... کرائے کا بسبب کمی ہو مال واولاد وخیر دنیا وآخرت سے

اور ایک شخص نے خدمت امام علی نقی علیہ السلام مین شکایت کی اولاد نہونے کی تو حضرت مسکرائے اور فرمایا کہ ایک انگوٹھی فیروزہ کی لے اور کندہ کرا وسپر رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ راوی کہتا ہے کہ ایسا ہی کیا مین نے پس ایک سال نہ گذرا تھا کہ خدا نے فرزند نرینہ مجھکو کرامت فرمایا اور تحت سورہ نوح بحوالہ کافی ہے کہ ابرش کلبی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے شکایت کی اولاد نہونے سے اور کہا کہ مجھے کچھ تعلیم فرمایئے فرمایا کہ ہر روز اور ہر شب سو مرتبہ استغفار کر کہ خدا فرماتا ہے استغفار کرو اپنے پروردگار سے کہ وہ بخشنے والا ہے اور پانی برسانیوالا اور بڑھانے والا ہے تمھارے مال واولاد کو اور امام محمد باقر علیہ السلام ایک بار ہشام بن عبد الملک کے پاس تشریف لیگئے اوسنے بلانے مین دیر کی تا اینکہ حضرت مغموم ہوے اور اوسکے ایک دربان تھا جو کثیر المال تھا مگر اولاد اوسکو نہین ہوتی تھی پس امام محمد باقر علیہ السلام اوسکے قریب گئے اور فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ تو مجھے ہشام تک پہونچا دے اور بعوض اسکے تجھکو ایسی دوا بتاؤن جس سے تو صاحب فرزند ہو پس اوسنے ہشام تک حضرت کو پہونچا دیا جب وہ جناب فارغ ہوے تو دربان نے کہا کہ میری جان فدا ہو اب وہ دوا ارشاد ہو فرمایا کہ ہر روز صبح وشام ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور استغفار کر دس مرتبہ اور تسبیح کر نو مرتبہ اور ختم کر دسوین مرتبہ اسطرح ساتھ قول خدا کے اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا پس اوس دربان نے ایسا ہی کیا اور بہت سے لڑکے ہوے پھر برابر وہ خدمت امام محمد باقر وامام جعفر صادق علیہما السلام مین آیا کرتا تھا سلیمان کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے کہتا ہے کہ مین نے اپنی دختر عم سے نکاح کیا تھا اور تولد فرزند مین دیر ہوئی تو مین نے اپنی زوجہ کو بھی عمل تعلیم کیا پس وہ

چند لوگون کو جنکے اولاد نہین ہوتی تھی اسکو تعلیم کیا اور وہ سب صاحب اولاد ہوئے اور طب الائمہ مین ہے کہ ایک شخص نے خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین کمی اولاد کی شکایت کی اور عرض کیا کہ مین کنیز و زوجات سے طلب اولاد کرتا ہون مگر کوئی فرزند نہین ہوتا اور سِن اوسکا ساٹھ سال کا تھا پس حضرت نے فرمایا کہ تین دن بعد نماز عشا اور بعد نماز صبح کے ستر مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ستر مرتبہ اور ختم کرا وسے ساتھ اس قول خدا کے اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا پھر اپنی زوجہ سے مجامعت کر تیسری شب مین کہ تجھے خدا فرزند نرینہ عطا فرمائیگا پس اوسنے ایسا ہی کیا اور ایک سال نگذرا تھا کہ بیٹا پیدا ہوا اور وسائل مین ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے فرزند نہین ہوتا حضرت نے فرمایا کہ استغفار کر صبح کو سو مرتبہ پس اگر بھول جائے تو قضا کر اور امام حسن علیہ السلام ایک بار معاویہ کے پاس تشریف لے گئے جب وہان سے برآمد ہوے تو بعض دربانان معاویہ حضرت سے ملحق ہوا اور عرض کیا کہ مین مالدار ہون لیکن مجھے اولاد نہین ہوتی پس کوئی چیز ایسی تعلیم فرمایئے جس سے خدا مجھے صاحب اولاد کرے فرمایا کہ استغفار کر پس وہ بہت استغفار کرتا تھا تا اینکہ کبھی دن مین سات سو مرتبہ استغفار کرتا تھا پس اوسکے دس بیٹے پیدا ہوئے اور معاویہ کو اسکی خبر ہوئی تو اوسنے کہا کہ تو نے یہ کیون نہ پوچھا کہ استغفار کرنے کو کسوجہ سے آپ نے فرمایا پس جب دوسری مرتبہ حضرت آئے تو اوس شخص نے وجہ پوچھی حضرت نے فرمایا کہ آیا نہین سنتا تو قول خدا کو قصہ ہود مین وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ یعنے زیادہ کریگا قوت طرف تمھاری قوتون کے اور قصہ نوح مین فرماتا ہے وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ یعنے زیادہ کریگا تمھارے مال اور اولاد کو اور مجمع البیان مین بھی قریب اسی مضمون کے مذکور ہے اور یوسف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ایک

تھا پس کہا اوسنے کہ میری جان فدا ہو مین بہت مالدار ہون لیکن مجھے فرزند نہین
ہوتا پس کوئی تدبیر ہے۔ فرمایا ہان استغفار کر ایک سال تک آخر شب مین سو مرتبہ
پس اگر بھول جائے شب کو تو قضا کر دن کو پس بدرستیکہ خدا فرماتا ہے استغفروا
ربکم الی اٰخرہ استغفار کرو خدا سے تا آخر اور تحت سورہ والفجر
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے فرمایا کہ جو شخص لکھے اس سورہ کو اور
لٹکا دے درمیان اپنے اور اپنی زوجہ سے بحلال جماع کرے تو خدا اوسے
فرزند نرینہ کرامت فرمائیگا اور بروایت دیگر جو شخص لکھے اور لٹکا دے اپنی زوجہ
پر تو خدا اوسے فرزند مبارک کرامت فرمائیگا۔ اور جناب صادق علیہ السلام سے
منقول ہے فرمایا کہ جو شخص لکھے اوسکو اور لٹکا دے درمیان اپنے پھر اپنی زوجہ سے
جماع کرے تو خدا اوسے فرزند کرامت فرمائیگا۔ اور مصباح کفعمی مین ہے
کہ جو شخص اس سورہ کو گیارہ مرتبہ اپنے ذکر پر پڑھ کر جماع کرے تو اوسکو خدا فرزند
کرامت فرمائیگا اور تحت سورہ انّا انزلناہ بحوالہ مکارم الاخلاق و وسائل
منقول ہے کہ ایک شخص خدمت جناب صادق علیہ السلام مین حاضر ہوا اور عرض
کیا کہ یا بن رسول اللہ مجھکو آٹھ لڑکیان پے درپے پیدا ہوئین اور مین نے
فرزند نرینہ نہین دیکھا پس آپ دعا فرمائین کہ خدا مجھے فرزند نرینہ کرامت فرمائے
پس حضرت نے فرمایا کہ جب تو ارادہ مجامعت کر اور بیٹھ جسطرح مرد مجامعت کے
واسطے پاس عورت کے بیٹھتا ہے پس داہنا ہاتھ اپنا داہنی جانب ناف پر عورت
کے رکھ اور پڑھ انّا انزلناہ فی لیلۃ القدر سات مرتبہ پھر مجامعت کر اپنی زوجہ
سے کہ موافق مقصود ہوگا اور جب حمل ظاہر ہو تو جب شب کو کروٹ بدل تو ہاتھ
اپنا اوسکے داہنی ناف پر رکھکر اور انّا انزلناہ سات مرتبہ پڑھ وہ شخص کہتا ہے کہ
ایسا ہی کیا مین نے پس سات بیٹے پے درپے پیدا ہوئے اور چند لوگون نے
ایسا ہی کیا اور صاحب اولاد نرینہ [illegible] طلب فرزند مین

مذکور ہوا ہے کہ ... کافی ... الشیعہ مین ہے کہ ہشام بن ابراہیم نے خدمت
امام موسی کاظم علیہ السلام مین شکایت کی اپنی بیماری کی اور اسکی کہ اولاد اوسے
نہین ہوتی حضرت نے اونھین حکم دیا کہ اپنے گھر مین آواز اذان کی بلند کرین کہتے
ہین کہ مین نے ایسا ہی کیا پس خدا نے مجھسے بیماری دفع کی اور مین کثیر الاولاد
ہوا۔ اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک نبیؑ نے شکایت کی درگاہ
خدا مین کمی نسل سے پس فرمایا کہ کھاؤ گوشت بیضہ کے ساتھ اور فرمایا امام
موسی کاظم علیہ السلام نے کہ بہت کھانا بیضہ کا زیادہ کرتا ہے اولاد کو اور ایک
شخص نے خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام مین شکایت کی کمی اولاد کی حضرت نے
فرمایا کہ استغفار کر اور کہا بیضہ ساتھ پیاز کے اور امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا کہ ایک نبیؑ نے انبیا سے شکایت کی درگاہ خدا مین کمی نسل کی اپنی امت
مین پس حکم دیا کہ اپنی امت کو حکم کرین ساتھ کھانے بیضہ کے پس ایسا ہی کیا اور
نسل اونکی زیادہ ہوئی اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسکو فرزند نہو تو
چاہیئے کہ بیضہ کھائے اور زیادہ کھائے رسم سوم جو حاملہ یا زچہ کو کھلانا
چاہیئے۔ وسائل الشیعہ مین شرجیل بن مسلم سے منقول ہے کہ حاملہ عورت
بہی کھائے کہ فرزند خوش رائحہ اور صاف رنگ ہوگا۔ اور جناب امام جعفر صادق
علیہ السلام نے ایک خوبصورت لڑکے کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے
کہ باپ نے اس لڑکے کے بہی کھائی ہے اور فرمایا امام حسن علیہ السلام نے کہ فرمایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ کھلاؤ اپنی حاملہ عورتون کو لبان یعنی
کندر پس بدرستیکہ بچہ جب غذا پاتا ہے شکم مادر مین ساتھ لبان کے تو قوی ہوتی
ہے عقل اوسکی پس اگر پسر ہے تو شجاع ہوگا اور اگر دختر ہے تو سرین اوسکے بزرگ
ہونگے پس محبوب ہوگی نزدیک اپنے شوہر کے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا
کہ کھلاؤ اپنی حاملہ عورتون کو لبان پس اگر شکم مین اوسکے فرزند نرینہ ہے تو ذکی القلب
عالم وشجاع پیدا ہوگا اور اگر دختر ہے تو خوبصورت وخوش خلق ہوگی اور سرین اوسکے

[illegible] اور جب ہوئی نزدیک اپنے شوہر کے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام

نے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ چاہیئے کہ اول وہ چیز جسکو زچہ کھائے

وہ رطب یعنی خرمائے تر ہو پس بدرستیکہ خدا نے مریم سے کہا وَهُزِّي إِلَيْكِ

بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا یعنی ہلاؤ طرف اپنے ڈال کو

درخت خرما کی کہ گرے گا تجھپر رطب تازہ۔ کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر نہو زمانہ رطب کا

فرمایا کہ سات خرما مدینہ کے خرموں سے پس اگر نہو سکے تو سات خرما تمھارے شہروں سے

پس بدرستیکہ خدا فرماتا ہے کہ مجھکو قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور عظمت و بلندی

مکان کی کہ نہ کھائیگی زچہ بروز ولادت رطب کو پس ہوگا پسر مگر یہ کہ حلیم ہوگا اور اگر دختر

ہوگی تو حلیمہ ہوگی اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ کھلاؤ برنی (اور وہ ایک قسم کا خرما ہے)

اپنی عورتوں کو اونکے نفاس میں کہ حلیم ہونگی اولاد تمھاری اور فرمایا کہ فرمایا امیر المومنین ع

علیہ السلام نے کہ بہترین خرما تمھارا برنی ہے پس کھلاؤ اپنی عورتوں کو اونکے نفاس میں

کہ اولاد تمھاری حلیم نکلینگی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہوتا کوئی

طعام عمدہ رطب سے تو کھلاتا خدا اوسے مریم کو اور فرمایا کہ نہین شفا حاصل کی زچہ

نے مثل رطب کے اسلیئے کہ کھلایا مریم کو خدا نے رطب تازہ اونکے نفاس مین۔ اور

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جانتا ہے تو کہ کس چیز سے مریم حاملہ ہوئین مین نے

کہا کہ نہین فرمایا کہ تمر صرفان سے (اور یہ ایک قسم کا خرما ہے) اسکو لیکر جبرئیل نازل ہوئے

اور کھلایا اونھین پس حاملہ ہوئین رسم چہارم جماع حاملہ یا عود جماع مین وضو

مستحب ہے۔ وسائل الشیعہ ابواب الوضوء مین ابو سعید خدری سے وصیت جناب

رسولخدا ص مین منقول ہے فرمایا اے علی جب زوجہ تیری حاملہ ہو تو اوس سے جماع نکر

مگر حالت وضو مین اسلیئے کہ اگر تم دونو مین فرزند پیدا ہوگا تو قلب کا نابینا اور ہاتھ کا بخیل

ہوگا۔ اور حسن بن علی الوشا کہتے ہین کہ فلان بن محرز نے کہا کہ ہمین خبر پہونچی ہے کہ جناب

صادق علیہ السلام جب ارادہ عود مجامعت کا فرماتے تھے تو وضوء نماز کرتے تھے پس مین

جانتا ہوں [illegible]

جماع کرتے تھے اور ارادہ عود جماع کا فرماتے تھے تو وضوے نماز فرماتے تھے اور جب
پھر ارادہ کرتے تھے تو پھر وضوے نماز فرماتے تھے وکتاب مذکور کتاب النکاح مین
جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب کوئی شخص مجامعت کرے
اپنی کنیز سے پھر ارادہ کرے دوبارہ مجامعت کا تو وضو کرے رسم پنجم تعویذ واحراز
حفاظت حمل مین اور اکتفا کرتا ہون مین اس رسم ورسم ششم مین اون تعویذات پر
جنکو مین نے فوائد القرآن عربی وغیرہ اوسکے ترجمہ مین ذکر کیا ہے پس تحت سورہ
انبیا مصباح کفعمی سے منقول ہے کہ قول خدا وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ
مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ فَکَشَفْنَا مَا بِہٖ مِنْ
ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰہُ اَھْلَہٗ وَمِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِکْرٰی
لِلْعٰبِدِیْنَ جو شخص کہ لکھے اسکو کاغذ پر اور لٹکا دے اپنی زوجہ پر اول زمانہ حمل
مین چالیس دن تک پھر کھول لے اور پھر لٹکا وے اوس ماہ مین جس مین لڑکا
پیدا ہوگا تو فرزند اوسکا بعون خدا محفوظ رہیگا آفات سے اور تحت سورہ حجرات
بحوالہ کتاب لبرہان فی تفسیر القرآن جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ جو شخص لکھے اس سورہ کو اوپر اوسکے جسپر شیطان نے اثر کیا ہوگا تو محفوظ
رہیگا اپنے شیطان سے اور پھر وہ عود نکریگا اور محفوظ رہیگا ہر خوف سے اور جب
عورت اس سورہ کا پانی پیے تو دودھ اوسکا جاری ہوگا بعد خشک ہوجانے کے
اور محفوظ رہیگا بچہ شکم اوسکا اور خود محفوظ رہیگی ہر خوف ومحذور سے باذن خدا
اور تحت سورہ حاقہ بحوالہ کتاب مذکور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وجناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا دونو حضرات نے کہ جو شخص لکھے اس سورہ کو
اور لٹکا وے عورت حاملہ پر تو بچہ شکم محفوظ رہیگا بلاؤن سے اور اگر دھو کر پانی
اوسکا شیرخوار کو پلایا جائے تو زکی وقوی الحافظہ نکلیگا اور خدا اوسے سلامت
رکھیگا اور بعمدگی بالیدہ ہوگا اور تحت سورہ جن بحوالہ طب الائمہ جابر بن یزید

ہوا اور مومن و موالی اہلبیت تھا پس عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ میری کنیز اپنے
ماہ مین داخل ہوئی ہے اور میرے کوئی فرزند نہین ہے پس فرمایا کہ خدایا اسکو
فرزند نرینہ کرامت فرما۔ پھر فرمایا جبکہ وہ اپنے ماہ مین داخل ہوئی ہے تو پڑھ اوسکے
و بچہ شکم پر اس تعویذ کو اور لکھ اوسکے لیئے انا انزلناہ کو مشک و زعفران سے اور دھو
اوسکو اور پلا اوس عورت کو اور دھو اوسکی فرج کو آب انا انزلناہ سے اور پڑھ بچہ
شکم پر یہ تعویذ اُعِیْذُ مَوْلُوْدِیْ بِسْمِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنَاھَا
مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّشُھُبًا وَاِنَّا کُنَّا نَقْعُدُ مِنْھَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ
یَّسْتَمِعِ الْاٰنَ یَجِدْ لَہٗ شِھَابًا رَّصَدًا الآیہ پھر کہہ بِسْمِ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ
بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اَنَا وَاَنْتَ وَالْبَیْتُ وَمَنْ فِیْہِ
وَالدَّارُ وَمَنْ فِیْھَا نَحْنُ کُلُّنَا فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ وَعِصْمَۃِ اللّٰہِ وَجِیْرَانِ اللّٰہِ وَ
جِوَارِ اللّٰہِ اٰمِنِیْنَ مَحْفُوْظِیْنَ پھر پڑھ معوذتین اور شروع کر پہلے سورہ حمد
پھر سورہ اخلاص سے پھر پڑھ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا
لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ
اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ لَوْ
اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَتِلْکَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ
الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ
ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ پھر کہہ مَدْحُوْرًا اُمِدْحُوْرًا مَنْ
بِیْثَاقِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا بَیْتُ وَمَنْ فِیْکَ بِالْاَسْمَآءِ

مجحوباً عن هذه المرأة وما في بطنها كل عرض واختلاس ولمس او
لمعة او طيف مس من انس او جان اور اگر کہے وقت فراغ اس قول اور کل
تعویذ کے اعنی بهذا القول وبهذه العوذة فلاناً واهله وولده
وداره ومنزله اور چاہیے کہ نام لے اپنے نفس کا اور نام لے اپنی منزل و
مکان واہل واولاد کا اور زبان پر جاری کرے اور کہے اهل فلان بن فلان
وولد فلان بن فلان اسلیئے کہ یہ زیادہ استواری وعمدگی ہے اور مین ضامن
ہون اوسکے نفس واہل واولاد پر کہ کسی آفت مین مبتلا نہونگے اور نہ دیوانگی اور نہ
جنون مین باذن خدا رسم ششم تعویذات دفع عسر ولادت مین پس مین نے ذکر
کیا ہے فوائد القرآن تحت سورہ حمد بحوالہ مکارم الاخلاق کہ جس عورت پر ولادت
دشوار ہو تو یہ کلمات بھرے ہوے کوزہ پر تین بار پڑھے جائین اور عورت اوسکو
پیے اور باقی پانی اوسکے پیٹھ اور سینہ پر چھوڑا جائے کہ فوراً لڑکا پیدا ہو گا بسم اللہ
الذي لا اله الا هو الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم
الحمد لله رب العالمين بسم الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش
العظيم الحمد لله رب العالمين كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا عشية
او ضحاها كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار
وصلى الله على سيدنا محمد واله وسلم اور تحت سورہ مریم بحوالہ طب الائمہ
جابر بن یزید جعفی سے منقول ہے کہ ایک شخص خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین حاضر
ہوا اور عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ میری فریاد کو پہونچیے حضرت نے فرمایا کہ کس
امر مین عرض کیا کہ میری عورت قریب ہلاکت پہونچی ہے درد زہ سے حضرت نے فرمایا
کہ جا اور پڑھ اوسپر فاجاءها المخاض الى جذع النخلة قالت يا ليتني
مت قبل هذا وكنت نسياً منسياً فناداها من تحتها الا تحزني
قد جعل ربك تحتك سرياً وهزي اليك بجذع النخلة تساقط

وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ كَذٰلِكَ اُخْرُجْ اَيُّهَا الطَّلْقُ اُخْرُجْ بِاِذْنِ اللّٰهِ بدرستیکہ وہ اوسیوقت نجات پاویگی باذن خدا اور تحت سورہ طٰہٰ بحوالہ مکارم الاخلاق ہے کہ لکھے واسطے عسر ولادت کے پہلو پر عورت کے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اُخْرُجْ بِاِذْنِ اللّٰهِ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پھر درود بھیجے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ پر بھی اوسی کتاب سے ہے کہ جس عورت یا جانور پر ولادت دشوار ہو تو پڑھے اوسپر يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْهَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ اور مثل اسکے ہے کہ لکھے دو پارچہ پر اسی کو جسپر اثر پانی کا نہو اور رکھے زیر پا اے عورت تو اوسیوقت لڑکا پیدا ہوگا اور دوسری روایت میں ہے

کہ لکھے اس شکل کو اور لٹکا دے داہنی ران پر اور لکھے کاغذ پر اور باندھے بائیں ران پر مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى يَا خَالِقَ النَّفْسِ

اسمعیل ۷۸۱

اخرج جعفی من هذا المجلس

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اذا قامت علافی

مِنَ النَّفْسِ فَرِّجْ عَنْهَا پس لڑکا اوسکو پیدا ہوگا۔ اور مثل اوسکے ہے کہ لکھے یہ صورت کسی پشت تختہ پر اور بیٹھے اوپر اوسکے وہ عورت جسکو درد زہ ہو کہ فورًا لڑکا پیدا ہوگا انشاءاللہ اور کیفیت اوسکے لکھنے کی یہ ہے کہ شروع کرے دو کو سطر بالائی سے پھر تین کو پھر چار کو پھر تین کو نیچے کی سطر سے پھر دو کو پھر چار کو تاکہ خاصیت اوسکی تمام ہو۔ اور تحت سورہ انبیاء بحوالہ مکارم الاخلاق ہے

۴	۳	۲
۳	۲	۴

لکھے واسطے عسر ولادت کے اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ اور مثل اسکے ہے کہ لکھے ایک کاغذ پر اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ وَلَمْ یَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اور لٹکاوے اوسکے میان مین پس جب لڑکا پیدا ہو تو کاٹ کر نکال لے اور رہنے نہ دے اور تحت سورۂ حج بحوالہ طب الائمہ امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ مین جانتا ہون دو آیت قرآن کی جو لکھی جاتی ہین عورت کے لئے جب اوسپر ولادت دشوار ہوتی ہے لکھے پوست آہو پر اور لٹکاوے اوسکے زیر ناف پر بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا سات مرتبہ یَآاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ایک مرتبہ لکھے کاغذ پر اور باندھے کتان کے دوڑے سے جو گرہ ندیا گیا ہو اور باندھے بائین ران پر پس جب لڑکا پیدا ہو تو اوسیوقت کھول لے اور دیر نکرے اور اونھین حضرت سے منقول ہے کہ لکھے حِیْنَ وَلَدَتْ مَرْیَمُ وَمَرْیَمُ وَلَدَتْ حَیٌّ یَا حَیُّ اِهْبِطْ اِلَى الْاَرْضِ السَّاعَةَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور تحت سورۂ یاسین بحوالۂ طب الائمہ جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ لکھے ان آیات کو ایک کاغذ پر واسطے حاملہ کے جب وہ اوس مہینہ مین پہونچے جسمین جنے گی پس بدرستیکہ نہ مبتلا ہو گی دردزہ او نہ عسر ولادت مین اور لپیٹے ایک کاغذ مین نرمی سے اور نہ باندھے اور لکھے اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ

وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ وَخَلَقْنَا لَهُمْ
مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْقَذُونَ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَى حِينٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ
مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ اور لکھے پشت پر کاغذ کے ان آیات کو
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ وَلَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ
بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ
يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا اور لٹکا دے اوس کاغذ کو وسط میں اوسکے
پس جب لڑکا پیدا ہو تو کاٹ لے اور ایک ساعت بھی اوسپر لٹکا نہ رہنے دے
اور تحت سورہ زمر بحوالہ مکارم الاخلاق جناب صادق علیہ السّلام سے منقول
ہے فرمایا کہ لکھے عورت کے لیئے جب ولادت اوسپر دشوار ہو ایک کاغذ پر اَللّٰھُمَّ
یَا فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا
اِرْحَمْ فُلَانَۃَ بِنْتَ فُلَانَۃَ اور اسجگہ نام اوس عورت اور اوسکی ماں کا لکھے
رَحْمَۃً تُغْنِیْھَا بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ جَمِیْعِ خَلْقِکَ تُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتَھَا
وَتَکْشِفُ بِھَا غَمَّھَا وَتُیَسِّرُ وِلَادَتَھَا وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَھُمْ
لَا یُظْلَمُوْنَ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور تحت سورہ مومن
بحوالہ مصباح کفعمی جناب صادق علیہ السّلام سے واسطے عسر ولادت کے
منقول ہے فرمایا کہ لکھے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے مَرْیَمُ وَلَدَتْ عِیْسٰی
هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ
طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا
اور تحت سورہ ذاریات بحوالہ کتاب البرہان جناب رسول خدا وجناب صادق
علیہما السّلام سے منقول ہے فرمایا کہ اگر یہ سورہ لکھکر لٹکا دے اوس عورت پر

منقول ہے کہ یہ سورہ آسان کرتا ہے ولادت کو اگر لٹکایا جائے اور تحت سورہ نازعات بحوالہ طب الائمہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب عورت پر ولادت دشوار ہو تو لکھے ان آیات کو ظرف پاک پر مشک و زعفران سے پھر دھووے اوسکو آب چاہ سے اور پئے اوس پانی سے عورت اور چھڑکا جائے اوسکے شکم اور فرج پر پس بدرستیکہ اوسیوقت لڑکا پیدا ہوگا لکھے کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰھَا کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّھَارٍ بَلٰغٌ فَھَلْ یُھْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِھِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اور سرائر ابن ادریس میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب عورت پر ولادت دشوار ہو تو لکھ اوسکے لیے پوست پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ كَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّھَارٍ كَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰھَا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا پھر باندھ اوسکو تاگہ سے اور پھر باندھ اوسکے داہنی ران پر پس جب وہ جنے تو کھول لے۔ اور مکارم الاخلاق میں ہے کہ واسطے عسر ولادت کے لکھے اور لٹکاوے عورت کے بائیں پنڈلی پر بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰھَا اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَلَبِثُوْا فِیْ كَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا اُخْرُجْ بِاِذْنِ اللّٰهِ مِنَ الْبَطْنِ اِلَی الْاَرْضِ الطَّیِّبَةِ مِنْھَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی اُخْرُجْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَاسْمِهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ

يُهلكُ اِلَّا الْقومُ الْفاسِقُونَ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ
اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ فَسُبْحَ
الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ
آخر سورہ تک واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن اور تحت
سورہ انشقت بحوالہ کتاب البرہان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہے کہ اگر یہ سورہ لکھکر اوس عورت پر لٹکایا جائے جسپر ولادت دشوار ہو
یا پڑھا جائے اوسپر تو اوسیوقت لڑکا پیدا ہوگا۔ اور قریب مضمون اسکے جناب
صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے اور اوسمین فرمایا کہ بعد وضع حمل فوراً اوٹھا
لے تاکہ نہ خارج ہو جائے کل وہ جو اوسکے پیٹ مین ہے اور تحت سورہ ضحیٰ
والم نشرح بحوالہ مکارم الاخلاق مذکور ہے کہ واسطے عسر ولادت کے ہے بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ
الْعُسْرَ وَيُهَيِّئُ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ مِرْفَقًا وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا وَعَلَى
اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا
يُؤْمِنُوْنَ اور تحت سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر بحوالہ مکارم الاخلاق مذکور
ہے کہ مروی ہے واسطے عسر ولادت کے کہ لکھے اوسکے لیے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور
پلاوے پانی اوسکا اوسکو اور چھڑکے اوسکی فرج پر اور مروی ہے کہ پڑھے پاس اوسکے
انا انزلناہ فی لیلۃ القدر مؤلف کہتا ہے کہ حال ولادت جناب صاحب الامر علیہ السلام
وعجل اللہ ظہورہ مین مذکور ہے کہ وقت دردزہ نرجس خاتون رضی اللہ عنہا کے جناب
امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنی عمہ حکیمہ سے چلا کر فرمایا کہ اسپر انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

پھر دھوا اور تحت سورہ بینہ ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اگر پیے پانی اسکا
حاملہ تو اوسکو نافع ہوگا اور دشواری ولادت کو دفع کریگا۔ رسم ہفتم تعویذات
زیادتی شیر زنان مین رسالہ فوائد القرآن سے پس تحت سورہ حجر بحوالہ کتاب البرہان
تصنیف علامہ سید ہاشم بحرانی جناب رسول خدا و جناب صادق علیہما و آلہما السلام سے
منقول ہے فرمایا کہ جو شخص لکھے اس سورہ کو زعفران سے اور پلادے اوس عورت کو
جسکو دودھ کم ہوتا ہے تو دودھ اوسکا زیادہ ہوگا اور تحت سورہ یٰسین بحوالہ کتاب
مذکور جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ اگر پیے پانی اوسکا عورت تو دودھ
اوسکا جاری ہوگا اور اوسمین بچہ کے لیے عمدہ غذا ہوگی اور تحت سورہ فتح بحوالہ
مصباح کفعمی منقول ہے کہ اگر پیے عورت پانی اس سورہ کا تو دودھ اوسکا جاری ہوگا
اور تحت سورہ حجرات بحوالہ کتاب البرہان جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ جو شخص لکھے اس سورہ کو اور لٹکاوے اوس شخص پر جسپر اثر شیطان ہو تو محفوظ
رہیگا اوس سے اور پھر وہ عود نکرے گا اور ہر خوف سے محفوظ رہے گا اور عورت اگر
پیے پانی اوسکا تو دودھ جاری ہوگا بعد خشکی کے اور محفوظ رہیگا بچہ شکم اوسکا اور خود وہ
محفوظ رہیگی ہر خوف و محذور سے رسم ہشتم تعویذات ام الصبیان و گریہ و صرع
اطفال وغیرہ مین رسالہ مذکورہ سے۔ پس تحت سورہ فاتحہ بحوالہ طب الائمہ
منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی اور عرض کیا
میرے تئین ایک لڑکا ہے کہ جب وہ ریح صبیان مین مبتلا ہو جاتا ہے تو مین اوسکی شدت
مرض سے مایوس ہو جاتا ہون پس اگر مناسب ہووے فرزند رسول تو آپ اوسکی صحت کی
دعا فرمائین پس حضرت نے دعا فرمائی پھر فرمایا کہ لکھ اوسکے لیئے سات مرتبہ الحمد زعفران و مشک
سے پھر دھوا اوسکو پانی سے اور پلا وا اوسکو اور چاہیے کہ ایک مہینہ اوسی پانی سے وہ
دھویا جائے پس بدرستیکہ خدا اوسکو صحت دیگا راوی کہتا ہے کہ مین ایک ہی شب
اوسکو عمل مین لایا اور پھر مرض نے عود نہ کیا اور اوس بچہ نے اور ہمنے استراحت پائی۔ اور
تحت سورہ ابراہیم بحوالہ کتاب البرہان جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے

رہیگا گریہ وخوف سے اور اوس سے جو لڑکون کو عارض ہوا کرتا ہے اور جناب صادق
علیہ السلام سے بھی مثل اسکے منقول ہے لیکن اوسمین ہے کہ باندھے بازو پر طفل
صغیر کے تو محفوظ رہیگا وخوف اور اثر شیاطین سے اور خدا آسان کریگا دودھ
بڑھائی اوسکی اور مصباح کفعمی مین بھی مثل اسکے ہے اور یہ زیادہ ہے کہ محفوظ رہیگا
جملہ بدیون سے اور تحت سورہ بنی اسرائیل بحوالہ کتاب برہان جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ اگر لکھے اس سورہ کو کسی ظرف مین اور پلاوے
پانی اوسکا تو کلام سے متعذر نہوگا اور زبان اوسکی بصواب گویا ہوگی اور فہم
زیادہ ہوگا اور جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ اگر لکھے اس سورہ کو
واسطے اوس صغیر بچہ کے جسپر کلام دشوار ہو لکھے زعفران سے اور پلاوے پانی اوسکا
تو خدا اوسکی زبان کو گویا کریگا اور وہ بولنے لگے گا۔ اور بحوالہ الدر النظیم منقول
ہے کہ ایک عورت خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین ایک صغیر بچہ لیکے
آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ فرزند میرا صرع مین مبتلا ہے پس آپ دعا فرماوین
پس اوس جناب نے پڑھا اوسپر وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ پس اوس بچہ کو شفا ہوئی اور تحت سورہ کہف مصباح کفعمی سے
منقول ہے کہ جو شخص بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے لکھے فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ
دو آیہ تک وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ آخر آیہ تک اَفَمِنْ هٰذَا
الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اور لٹکاوے
اوسکو بچہ پر تو کم ہوگا رونا اوسکا اور تحت سورہ طہ بحوالہ کتاب مذکور منقول ہے
کہ قول خدا يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ
لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا لکھے پوست آہو پر اور رکھے تانبے کے ڈھکنے
مین اور لٹکاوے واسطے کار اطفال کے اور تحت سورہ سبا بحوالہ کتاب
مذکور منقول ہے کہ جو شخص لکھے وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ

سے اور تحت سورہ شوریٰ کتاب مذکور سے منقول ہے کہ اگر پانی اس سورہ
کا چھڑکا جائے صاحب صرع پر تو شیطان اوسکا جل جائیگا- اور پھر عود نکریگا
اور تحت سورہ زخرف بحوالہ کتاب البرہان جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ سے اس سورہ کی نسبت بھی یہی خواص لکھے ہین اور تحت سورہ
دخان مصباح کفعمی سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو بچہ پر لٹکاوے
تو وہ محفوظ رہیگا جن اور حشرات الارض سے اور تحت سورہ احقاف
بحوالہ کتاب البرہان جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ
جو شخص لکھے اس سورہ کو اور لٹکاوے بچہ پر یا لکھے اور پلاوے پانی اوسکا اوسکو
تو قوی الجسم اور صحیح وسالم رہیگا اون عوارض سے جنمین اطفال مبتلا ہوتی ہین
اور خنک چشم رہیگا اپنے گہوارہ مین اور تحت سورہ ق بحوالہ کتاب البرہان
جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص لکھے اسکو اور
لٹکاوے صاحب صرع پر تو اوسے افاقہ ہوگا اور بحوالہ مصباح کفعمی منقول ہے
کہ اگر دھویا جائے اوسکے پانی سے وہان بچہ کا تو دانت اوسکے بغیر تکلیف کے
نکلینگے اور تحت سورہ نجم بحوالہ مصباح کفعمی ہے کہ قول خدا اَفَمِنْ
هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ
لکھے اور لٹکاوے واسطے بکاء اطفال کے اور تحت سورہ تحریم بحوالہ کتاب
البرہان جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ اگر چھڑکا جائے
پانی اوسکا مصروع پر تو شیطان اوسکا جل جائیگا اور تحت سورہ حاقہ بحوالہ
کتاب البرہان جناب رسول خداﷺ وجناب صادق ع صلے اللہ علیہما وآلہما سے
منقول ہے فرمایا کہ جو شخص لکھے اس سورہ کو اور لٹکاوے حاملہ عورت پر تو محفوظ
رہیگا بچہ شکم اوسکا اور اگر لکھے اور دھوے اور پلائے پانی اوسکا اوس بچہ کو جو
دودھ پیتا ہے قبل دودھ بڑھنے کے تو ذکی وقوی الحافظ نکلیگا- اور تحت سورہ

لٹکایا گیا یہ سورہ کسی بچہ پر مگر آسان کر دیتا ہے خدا اوسکے دودھ بڑھائی کو اور
تحت سورۂ غاشیہ بحوالۂ کتاب مذکور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہے فرمایا کہ جو شخص پڑھے اس سورہ کو وبروایت دیگر پڑھے اور لکھے کسی اوس
مولود کے لیے انسان ہو یا حیوان جو چلّاتا ہو اور بھاگتا ہو تو اوسکو سکون ہوگا اور
تحت سورۂ بلد بحوالۂ کتاب مذکور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے
فرمایا کہ جو شخص لکھے اسکو اور لٹکا دے کسی مولود پر تو وہ محفوظ رہیگا ہر آفت سے
اور گریۂ اطفال سے اور خدا نجات دیگا اوسکو ام الصبیان سے اور جناب صادق
علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ اگر لٹکایا جائے کسی بچہ پر تو وہ محفوظ رہیگا ناقص
ہونے سے اور اگر سعوط کیا جائے اوسکے پانی سے تو محفوظ رہیگا اوس چیز سے جو اوسکے
گلو کو تکلیف مین لاتی ہے اور بعد کی نشو ونما کریگا۔ اور تحت سورہ زلزال بحوالۂ
مکارم الاخلاق ہے کہ واسطے فزع وخوف صبیان کے اذا زلزلت آخر سورہ تک
فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ
اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا شَهِدَ اللّٰهُ آخر آیہ تک قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ
اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ
وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ
تَكْبِيْرًا لَقَدْ جَآءَكُمْ آخر سورہ توبہ تک شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ
قَدْرًا اور تحت سورہ معوذتین بحوالۂ طب الائمہ جناب امام رضا علیہ السلام سے
منقول ہے کہ اوس جناب نے ایک مصروع کو دیکھا پس طلب کیا ایک ظرف کو جسمین
پانی تھا پھر پڑھا اوس پر سورہ حمد اور معوذتین [illegible]

غار رضی عود نکریگا اور بحوالہ برہان جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا
کہ جو شخص سورہ ناس ہر شب اپنے گھر مین پڑھے تو محفوظ رہیگا جن و وسواس سے
اور جو شخص لکھے اوسکو اور لٹکا وے چھوٹے بچون پر تو محفوظ رہینگے جن سے اور
جلد سیزدہم بحار اخبار معمرین قصہ طویل مین ابو الحسن کاتب بصری سے منقول ہے
اور ملخص اوسکا یہ ہے وہ کہتا ہے کہ مین ساتھ چند لوگون کے طلب فائدہ علم مین
نکلا کہ ایک مکان مین ایک مرد پیر کو جسکے ابرو بسبب پیری کے لٹک آئے ہین دیکھا
اور گرد اوسکے اوسکے غلام و اصحاب تھے پس مین نے بعد سلام کے اوس سے کچھ فائدہ
علم پوچھا اوسنے کہا کہ میرے باپ سے پوچھو اور یہ مکان اوسکا ہے جب مین وہان
گیا تو اوسے لیٹا پایا اور گرد اوسکے خادم اوسکے تھے پھر مین نے جو اوسکے بیٹے نے کہا
تھا بیان کیا اوسنے کہا کہ اگر تم طالب فائدہ ہو تو میرے باپ کے پاس جاؤ اور یہ مکان
اوسکا ہے اور اشارہ کیا طرف اوسکے مکان کے ہم سب نے کہا کہ اس پیر کے باپ کا
دیکھنا بھی ایک فائدہ ہے اور اگر اوس سے فائدہ حاصل ہوا تو پھر بلا حساب فائدہ
ملا جب ہم وہان گئے تو بہت سی لونڈی و غلامون کو دیکھا جو گرد اوس پیر کے تھے
اور ایک تکیہ پر وہ پیر سر رکھے تھا جس سے کہنگی اوسکی ظاہر تھی اور بال سر کے
جھڑ گئے تھے پس ہم لوگون نے سلام کیا اوسنے جواب سلام دیا پس ایک نے ہم
مین سے کہا کہ تمہارے بیٹے نے واسطے طلب فائدہ کے ہمین تمہارے پاس بھیجا ہی
پس اوس پیر نے آنکھین کھولین اور آنکھین اوسکی گھس گئی تھین پیشانی مین اور
خادمون سے کہا کہ بٹھاؤ مجھے پھر کہا کہ مین ایک حدیث تمسے بیان کرتا ہون اوسکو
مجھ سے حفظ کرو وہ یہ ہی کہ میرے والد کی اولاد جیتی نہ تھی اور مین اوسکے زمانہ
پیری مین پیدا ہوا تو وہ بہت مسرور ہوا پھر جب مین سات سال کا ہوا تو اوسنے
انتقال کیا اور میری کفالت میرے چچا نے کی پس ایک روز مجھے لیکر خدمت جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ مین گیا اور عرض کیا کہ یہ فرزند برادر میرا اور باپ اسکا

ارشاد ہو جسکی برکت سے یہ صحیح و سالم رہے حضرت نے فرمایا کہ تو کیون غافل ہے ذات
قلاقل سے مین نے کہا کہ ذات قلاقل کیا ہے فرمایا کہ تعویذ کرا وسکے تئین اور پڑھ اوسپر
سورہ جحد اور سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس یعنی چارون قل اور مین
آج تک ہر صبح ان سورتون کو پڑھ لیا کرتا ہون بس نہ مین کسی مصیبت مین مبتلا ہوا
اور نہ میرا مال ضایع ہوا اور نہ مین مریض ہوا اور نہ فقیر ہوا اور میرا یہ سن پہونچا جسے
تم دیکھتے ہو پس حفظ کرو ان سورتون کو اور بہت پڑھا کرو مؤلف کہتا ہے کہ تعویذات
دفع جن و شیاطین مع دیگر تعویذات امراض و بلیات وغیرہا کے مین نے کتاب
فوائد القرآن مین ذکر کیا ہے جو شخص زیادہ چاہے اوسکی طرف رجوع کرے رسم
نہم جو امور وقت ولادت کرنا چاہیئے۔ کتاب خصال ثلاث و سبعون خصلة
فی آداب النسائ الخ مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث طویل مین منقول ہے
فرمایا کہ جب وقت ولادت عورت کو قریب ہو تو واجب ہے کہ جو عورت گھر مین ہو
وہ نکال دیجائے تاکہ اوّل دیکھنے والی طرف اندام نہانی اوس عورت کے نہو بیان
یہ حدیث وسائل باب جملة من الاحکام المختصة بالنسا مین بھی کتاب مذکور سے منقول ہے
اور اس حدیث و حدیث آیندہ سے ظاہر ہے کہ عورت کو عورتین اوس عورت کی
یا مولود کی عورتین کو اوسوقت دیکھنا سزاوار نہین ہے اور وافی مین ہے فرمایا
امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جناب سید الساجدین ع جب ولادت عورت کی قریب
ہوتی تھی تو فرماتے تھے کہ نکال دو عورتون کو جو گھر مین ہون کہ نہو عورت اوّل
نظر کرنے والی طرف عورت طفل کے بیان ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ یعنے
اوّل جو اوسکی طرف نظر کرے وہ عورت نہو اور اپنی نظر عورت طفل کی طرف سے
باز رکھے پس عورتین پہلے عورت طفل کی طرف دیکھتی ہین واسطے علم اس امر کے کہ بیٹا
ہے یا بیٹی بلکہ سزاوار ہے کہ پہلے نظر اوسپر مرد کی پڑے اور وہ غیر عورت طفل کی طرف
دیکھے مؤلف کہتا ہے کہ شاید تو یہ کہیگا کہ تعمیل اس حدیث کی ہندمین دشوار ہے

پس ایسا خیال کرنا کہ یہ شریعت سہلہ ہے پس ممکن ہے کہ دو طرح اسکی تعمیل کیجائے
ایک یہ کہ مولود کو چھپائے رہین تاآنکہ اذان دہندہ آوے اور وقت اذان وہ مولود کو
دیکھکر اذان دے یا کوئی پسر جو بالغ نہو وقت ولادت موجود رکھا جائے تاآنکہ اوسکا
بعد پیدا ہونے کے اوسی کو دکھلایا جائے اور اول نظر اوسی پسر کی مولود پر پڑے
اور وافی مین ہے کہ جناب سید الساجدین ع جب خبر ولادت فرزند سنتے تھے تو یہ پوچھتے تھے کہ فرزند
نرینہ ہے یا دختر ہے تاآنکہ فرماتے تھے کہ مستوی الخلقۃ ہے پس اگر مستوی الخلقۃ ہوتا تھا تو فرماتے
تھے کہ حمد ہے اوس خدا کے تئین جسنے مجھے ایسا فرزند نہین دیا جو قبیح و معیوب ہو پھر
اوسی کتاب مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب تمھین فرزند متولد
ہوتا ہے تو کیا کرتے ہو راوی کہتا ہے کہ مین نے عرض کیا کہ مین نہین جانتا کہ کیا
کرنا چاہیئے فرمایا کہ بقدر عدس[1] جاؤشیر لو اور پانی مین حل کرو اور چھوڑو دو قطرے
داہنی ناک مین بچہ کے اور ایک قطرہ بائین ناک مین اور اذان دو اوسکے داہنے
کان مین اور اقامت کہو بائین مین پہلے اسکے کہ ناف اوسکی قطع کیجائے پس بدرستیکہ
وہ بچہ کبھی خائف نہوگا اور ام الصبیان مین مبتلا نہوگا۔ اور فرمایا امام جعفر صادق
علیہ السلام نے کہ حکم کرو قابلہ کو یا جو اوسکے قریب ہو کہ اقامت کہے داہنے کان مین
اوسکے کہ نہ مبتلا ہوگا جنون مین اور نہ اثر کریگا اوسپر شیطان کبھی بیان اس حدیث
سے دو امر مستفاد ہوئے ایک یہ کہ قابلہ یا دوسری عورت بھی مولود کے کان مین
اقامت کہہ سکتی ہے۔ دوسرے اقامت داہنے کان مین بھی کہنا چاہیے پس مناسب
ہے کہ بعد اسکے کہ اذان و اقامت کوئی مرد یا باپ داہنے کان اور بائین کان مین کہہ چکے
قابلہ یا اور عورت پھر دوبارہ اقامت داہنے کان مین کہے تاکہ دونو حدیث کی تعمیل
ہوجائے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب مولود پیدا ہو تو اذان کہی
جائے اوسکے داہنے کان مین اور اقامت کہی جائے بائین مین اور امام محمد باقرؑ
نے فرمایا کہ تالو اوبھارا جائے مولود کا آب فرات سے اور اقامت کہی جائے اوسکے
کان مین اور دوسری روایت مین ہے فرمایا کہ تالو اوبھارو اپنی اولاد کا آب فرات سے

[1] عدس مسور کو کہتے ہین۔

[illegible] امام حسین علیہ السلام کے پیش [illegible] ہو تو اب باران لے اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ تالوا و بھار و اپنی اولاد کا خرملے
کہ ایسا ہی کیا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے ساتھ حسن و حسین کے
صلے اللہ علیہم اور فرمایا حضرت صادق علیہ السّلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ جسکو کوئی فرزند متولد ہو تو اذان کہے اوسکے داھنے کان مین
اور اقامت کہے بائین کان مین پس بدرستیکہ یہ حفاظت و عصمت ہے شیطان رجیم
سے اور بحار الانوار جلد بست و دوم مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ جو شخص پیے آب فرات سے اور تالو اوسکا اوسی سے اوبھارا جائے تو وہ محب
ہے ہم اہلبیت ع کا بیان مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شاید حکم متعلق ہو ساتھ مجموع
پینے اور تالو اوبھارنے کے نہ ساتھ ہر ایک کے اون دونو سے۔ اور فرمایا جناب صادق
علیہ السّلام نے کہ مین نہین گمان کرتا کسیکو جسکا تالو آب فرات سے اوبھارا جائے مگر وہ
دوست رکھے گا ہم اہلبیت ع کو۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ مگر وہ ہمارا شیعہ ہوگا
اور وسائل الشیعہ مین ہے کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام فرماتی ہین کہ جب علی رضا
علیہ السلام پیدا ہوئے تو والد ماجد حضرت کے امام موسی کاظم علیہ السلام تشریف
لائے پس مین نے دیا حضرت کو اپنے فرزند کے تئین پارچہ سفید مین پس اذان کہی
اوس جناب نے داھنے کان مین اور اقامت کہی بائین کان مین اور آب فرات طلب
کیا اور اوس سے تالو اون حضرت کا اوبھارا بیان اس حدیث سے و حدیث ماقبل سے
جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے مستفاد ہوتا ہے کہ باپ کو اذان
و اقامت کہنا اپنے فرزند کے کانون مین سنت ہے اور اسماء بنت عمیس کہتی ہین کہ
جب امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تو آئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور فرمایا کہ اے اسماء لاؤ میرے فرزند کو پس مین نے حضرت کو پارچہ زرد مین دیا
تو حضرت نے اوسے پھینکدیا اور اذان کہی داھنے کان مین اور اقامت کہی بائین
مین تا اینکہ کہا اور جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو [illegible] مین نے [illegible] حضرت کو

دوسری روایت مین ہے کہ جب مین نے امام حسن علیہ السلام کو پارچہ زرد مین کرکے
دیا تو حضرت نے اوسکو پھینکدیا اور فرمایا کہ مین نے نہین تاکید کی تھی کہ مولود کو پارچہ
زرد مین نہ لپیٹنا پھر پارچۂ سفید منگوایا اور اوسمین لپیٹا۔ رسم دہم تہنیت ولادت
فرزند مین۔ وافی مین ہے جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے
ایک شخص کو تہنیت فرزند دی اور کہا کہ مین مبارکباد دیتا ہون تجھے سوار کی تو امام
حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ تو کیونکر جانتا ہے کہ وہ سوار ہے یا پیادہ ہے اوسنے کہا
کہ پھر کیا کہون فرمایا کہ کہہ شکر کرتا ہون مین واہب یعنی بخشندہ کا اور مبارک ہو تیرے
لیئے موہوب اور اوسکو قوت پہونچائے اور نیکی اوسکی تجھے کرامت فرمائے۔ مؤلف
کہتا ہے کہ قریبا اسی مضمون کے جناب صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے اور
وسائل الشیعہ مین حسین بن خالد سے منقول ہے کہ مین نے امام علی رضا علیہ السلام
سے پوچھا کہ تہنیت فرزند کب چاہیئے فرمایا کہ جب امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے
تو جبرئیل ساتوین روز پاس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے واسطے مبارکباد
کے آئے اور حضرت کو حکم دیا کہ نام وکنیت رکھین اور سر کو اوس جناب کے مونڈین
اور عقیقہ کرین اور کان چھیدین اور ایسا ہی ہوا جب کہ پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام
تو جبرئیل ساتوین روز آئے اور مثل اسکے حکم کیا۔ رسم یازدہم نام رکھنے مین
فرزند کے۔ مؤلف کہتا ہے کہ حدیث سابق مین گذرا کہ ساتوین روز جبرئیل نے
حسنین علیہما السلام کے نام رکھنے کی بابت حکم دیا تھا وسائل الشیعہ مین ہے
جناب صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے
کہ نام رکھو اپنی اولاد کا قبل ولادت کے پس اگر نہ جانو کہ وہ فرزند نرینہ ہے یا دختر ہے
تو نام رکھو اون ناموں سے جو دونون کے لیئے ہو سکتا ہو پس بدرستیکہ تمھارے اسقاط
(یعنی وہ بچے جو نا تمام شکم سے گر جاوین) جب تمسے قیامت مین ملاقات کرینگے اور تم
نام نہ رکھ چکے ہوگے تو سقط اپنے باپ سے کہیگا کہ کیون تو نے میرا نام نہ رکھا حالانکہ

جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ نام رکھو اپنے اسقاط کا پس جب لوگ پکارے جائینگے بروز قیامت اپنے نامون سے تو اسقاط اپنے آبائے سے لپٹ جائینگے اور کہینگے کہ کیون تمنے ہمارا نام نہین رکھا لوگون نے حضرت سے عرض کیا کہ اگر ظاہر نہو کہ بیٹا ہے یا بیٹی۔ فرمایا اسماء مشترکہ سے نام رکھو مثل زائدہ و طلحہ و عنبسہ و حمزہ کے بیان کل احادیث مختلفہ کا مقصود یہ ہے کہ بچہ دنیا سے گمنام نہ اوٹھے خواہ نام اوسکا قبل ولادت رکھا جائے یا حالت سقط مین ہو یا روز ہفتم ہو پس اگر نام رکھنے کے قبل مرجائے تو بھی اوسکو نامزد ضرور کر دینا چاہیئے۔ اور امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اول جو نیکی مرد کی اپنے فرزند سے ہوتی ہے یہ ہے کہ نام اوسکا عمدہ رکھے پس چاہیئے کہ اچھا نام اپنی اولاد کا رکھو اور وصیّت جناب رسول خدا ص مین ہے فرمایا اے علی حق فرزند اوسکے باپ پر یہ ہے کہ نام اوسکا عمدہ رکھے اور عمدہ ادب اوسے دے اور اوسکو جاے صالح پر رکھے مؤلف کہتا ہے کہ چونکہ مقصود اس رسالہ کا اور ہے لہذا تصریح اسمائے متبرکہ کی جو رکھنا چاہیئے نہین کی گئی رسم دوازدہم[۱۲] کھانا کھلانا ولادت مین۔ وسائل الشیعہ مین ہے منہال قصاب کہتے ہین کہ مین مکہ سے بارادہ مدینہ چلا اور ابواء مین پہونچا تو جناب صادق علیہ السلام کے فرزند امام موسے کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے پس مین حضرت کے پہلے مدینہ آیا اور حضرتؑ ایک دن بعد میرے آئے پس لوگون کو تین دن کھانا کھلایا اور مین بھی کھانا کھانے والون مین تھا پس مین دوسرے دن کچھ نہ کھاتا تھا تا اینکہ واپس آتا تھا اور اسیطرح تین دن گذرے تا اینکہ مین سیر ہو کر لیتا تھا اور کوئی چیز دوسرے دن تک نہ کھاتا تھا بیان یہ حدیث جلد یازدہم بحار مین مذکور ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ ولادت مین اپنے گھر کھانا کھلانا چاہیئے جیسا امام علیہ السلام نے کیا اور جو طریقہ خاص ولادت و شادی مین تھال کھلانے کا ہندوستان مین رائج ہے وہ کسی حدیث سے ثابت نہین وسائل الشیعہ کتاب الاطعمہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا

اور سنہ مین - اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ ولیمہ یعنی طعام دعوت چار امر مین ہے شادی مین اور
خرس مین اور وہ مولود ہے کہ عقیقہ کیا جائے اوسکا اور کھانا کھلایا جائے اور
اعذار مین اور وہ ختنہ لڑکے کا ہے اور ایاب مین اور وہ یہ ہے کہ مرد طلب کرے
اپنے برادران ایمانی کو جب اپنے غیبت سے واپس آوے اور دوسری روایت مین
ہے کہ یا نو کیر مین اور وہ گھر بنانا ہے اور جناب صادق علیہ السلام سے وصیت
نبی ص مین منقول ہے فرمایا کہ اے علی نہین ہے ولیمہ مگر پانچ چیز مین عُرس مین اور
خُرس مین یا عذار مین یا وکار مین یا رکاز مین پس عُرس تزویج ہے اور خرس نفاس ہے
اور عذار ختنہ ہے اور وکار گھر بنانا اور گھر مول لینا ہے اور رکاز جب شخص مکہ سے
واپس آوے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ولیمہ ایک دن ہے یا دو دن
مکرمت ہے اور جو اس سے زائد ہو وہ ریا و سمعہ ہے یعنی تا لوگ دیکھین اور سنین
اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ ولیمہ اول روز حق ہے اور دوسرے روز نیکی ہے اور جو زائد ہو
اس سے وہ ریا و سمعہ ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو
شخص کھانا کھلاوے ریا و سمعہ سے تو خدا کھلاویگا اوسکو مثل اوسکے ریم کو اہل
جہنم کے اور گردانے گا اوس کھانے کو آگ شکم مین اوسکے - رسم بیست و نہم
غسل نفاس کتنے دن مین کرنا چاہیئے و بعض احکام حیض مین - وسائل الشیعہ مین
جناب امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ
نفاس والی عورت باز رہیگی نماز سے اپنے اون ایام تک جنمین اوسے حیض ہوتا
تھا پھر غسل کریگی اور عمل کریگی جیسا عمل کرتی ہے مستحاضہ اور امام محمد باقر ع
نے فرمایا کہ نفاس والی عورت بیٹھیگی بقدر حیض اپنے اور احتیاط کریگی دو دن پس
اگر خون منقطع ہو گیا ورنہ غسل کریگی اور روئی رکھیگی اور کپڑا رکھیگی اور نماز پڑھیگی

مین شوہر اوسکا جماع کر سکتا ہے فرمایا ہان جبکہ قدر رنگ جانے کو تاکہ [illegible] بعد ایام
حیض کے پھر احتیاط کریگی ایک دن پس کچھ مضائقہ نہین کہ بعد اسکے شوہر اوسکا
اوس سے مجامعت کرے حکم کرے اوسکو غسل کا پھر مجامعت کرے اگر چاہے
اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اخبار معتمدہ مین وارد ہوا ہے
کہ انتہائے مدت نفاس مدت حیض ہے اور وہ دس دن ہین اور روافی مین
ہی زرارہ نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ نفسا کب نماز پڑھیگی فرمایا
کہ بیٹھیگی بقدر حیض اپنے اور احتیاط کریگی دو دن پس اگر خون منقطع ہوا ورنہ
غسل کریگی اور روئی لیگی اور کپڑا لیگی اور نماز پڑھیگی اور اگر خون روئی سے
تجاوز کر جائے تو باندھے گی اور غسل کریگی پھر نماز صبح غسل سے کریگی اور
نماز ظہر و عصر غسل سے کریگی اور نماز مغرب و عشا غسل سے کریگی اور اگر خون
روئی سے تجاوز نکرے تو ایک ہی غسل سے نماز بجالاوے گی مین نے کہا کہ
حائض کیا کریگی فرمایا مثل اسکے برابر پس اگر خون اوس سے منقطع ہو جانے
والا وہ مستحاضہ ہے عمل کریگی مثل نفسا کے برابر پھر نماز پڑھیگی اور نہ چھوڑیگی
نماز کو کسی حال مین پس بدرستیکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
فرمایا ہے کہ نماز ستون دین ہے تمہارا کتاب مذکور باب احکام حائض مین ہی
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب عورت حیض سے ہو تو اوسپر نماز
حلال نہین ہے لیکن اوسے چاہیئے کہ وضو سے نماز کرے وقت ہر نماز کے پھر
جائے طاہر پر بیٹھے اور ذکر خدا کرے اور تسبیح و تہلیل و تحمید پڑھے مثل
مقدار اپنی نماز کے پھر فارغ ہو اپنی حاجت کے لیئے اور دوسری حدیث مین
فرمایا کہ سزاوار ہے حائض کو کہ وضو کرے ہر نماز کے وقت پھر قبلہ رخ بیٹھے اور
ذکر خدا کرے مقدار اوس زمانہ کی جسمین نماز پڑھتی تھی اور جناب صادق علیہ السلام
فرماتے ہین کہ حائض قرآن پڑھ سکتی ہے اور نفاس والی عورت اور جنب بھی

دوسری حدیث مین فرمایا کہ حائض پڑھے قرآن جسقدر چاہے اور فرمایا امام محمد باقر
علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حائض صوم کو قضا کریگی اور نماز
کو نہ قضا کریگی۔ و وسائل الشیعہ مین ہی باب جواز مجامعت حائض مین وقت
انقطاع خون اور تعذر غسل کے بعد تیمم کے اور وجوب تیمم بعوض غسل حیض کے
وقت تعذر۔ ابو عبیدہ کہتے ہین کہ مین نے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے
حال حائض کا کہ پاک ہوجائے حالت سفر مین اور پانی بقدر غسل اوسکے پاس
نہو اور وقت نماز آجائے فرمایا کہ جب بقدر فرج دھونے کے پانی ہو تو
دھوئے اوسکو پھر تیمم کرے اور نماز پڑھے مین نے کہا کہ اوس حال مین شوہر اوسکا
اوس سے مجامعت کر سکتا ہے فرمایا ہان جبکہ فرج اپنی دھوئے اور تیمم کرے
تو کوئی مضائقہ نہین اور عمار ساباطی نے اونھین حضرت سے پوچھا کہ اگر عورت
بعد حیض تیمم کرے تو حلال ہے اوسکے شوہر کے لیئے فرمایا ہان پھر اوسی کتاب
مین ہے باب تحریم مجامعت نفسا قبل انقطاع کے اور جواز مجامعت بعد انقطاع
خون کے بکراہت قبل غسل کے مالک بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے
پوچھا آخر اوس حدیث تک جو وافی سے منقول ہوئی اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ جب خون منقطع ہوجائے اور غسل نکیا ہو پس مجامعت کرے
شوہر اوسکا اگر چاہے پھر اوسی کتاب مین ہے باب جواز مجامعت بعد انقطاع
حیض کے قبل غسل کے بکراہت اور استحباب مجامعت بعد دھونے فرج کے
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اوس عورت کے باب مین جسکا خون حیض کا منقطع
ہوگیا ہو اوسکے آخر ایام مین فرمایا کہ جب اوسکے شوہر کو خواہش جماع ہو تو حکم کرے
اوسکو کہ دھوئے فرج اپنی پھر مجامعت کرے قبل اسکے کہ وہ غسل کرے اور علی بن
یقطین نے جناب امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر حائض پاک ہوجائے
تو شوہر اوسکا قبل غسل مجامعت کر سکتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ [illegible]
مجھے محبوب تر ہے اور وسائل الشیعہ مین ہے باب [illegible]

ہین کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ حائض پر غسل مثل غسل جنب کے ہی فرمایا ہان
اور جواہر الکلام مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ ہر غسل کے
پہلے وضو چاہیئے مگر غسل جنابت مین اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ نے کہ ہر غسل مین وضو ضروری ہے مگر جنابت مین اور صاحب شرایع
فرماتے ہین کہ کیفیت غسل حیض کی مثل غسل جنابت کے ہے لیکن ضروری ہے
ساتھ اوسکے وضو قبل غسل ہو یا بعد غسل نفسا کا مثل غسل حائض کے ہے اور
وسائل الشیعہ مین ہے علی بن ابی حمزہ کہتے ہین کہ مین نے امام موسی کاظم علیہ السلام
سے پوچھا کہ عورت بیٹھ سکتی ہے سرہانے مریض کے درحالیکہ حائض ہو نا موت
اوسکی فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہین کہ بیمارداری کرے اوسکی لیکن جب خوف موت ہو
اور قریب وقت آوے تو حائض کو ہٹا دین اوس جگہ سے اور قرب مریض سے
کہ ملائکہ اذیت اوٹھاتے ہین اس سے پھر اوسی کتاب مین ہے زرارہ کہتے ہین
کہ مین نے پوچھا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ حائض وجنب کچھ قرآن پڑھ سکتی ہین
فرمایا ہان جتنا چاہین مگر سورۂ سجدہ اور ذکر خدا کرین ہر حال مین اور عبید اللہ بن
علی الحلبی کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا پڑھ سکتی ہین
نفسا اور حائض اور جنب اور وہ شخص جو پایخانہ پھر رہا ہو قرآن کو فرمایا پڑھین
جو چاہین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جنب اور حائض کھولین مصحف کو
پس پارچہ سے اور پڑھین قرآن سے جو چاہین مگر سورۂ سجدہ کو اور محقق نے معتبر مین
فرمایا ہے کہ جائز ہے جنب اور حائض کے لیئے کہ پڑھین قرآن جتنا چاہین مگر سور
عزائم اربعہ اور وہ اقرا باسم ربک اور والنجم اور تنزیل السجدہ اور حم السجدہ ہی
روایت کی ہے اسکی بزنطی نے جناب صادق علیہ السلام سے رسم [illegible]
اس امر مین کہ لڑکے کو دودھ کس سے پلوانا چاہیئے اور کس سے نہ چاہیئے
وسائل الشیعہ مین جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ ارشاد کیا

عورت سے جسکی آنکھ سے پانی جاتا ہو وہ ضعیف البصر ہو پس بدرستیکہ دودھ
اثر پہونچا دیتا ہے اور فرمایا کہ نہیں ہے بچہ کے لیے بہتر ماں کے دودھ سے اور
امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے
کہ اختیار کرو دودھ پلانے کے لیئے جیسا کہ اختیار کرتے ہو نکاح کے لیئے پس بدرستیکہ
دودھ پلانا بدل ڈالتا ہے طبیعتوں کو اور علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام سے پوچھا اوس عورت سے جو زنا سے بچہ جنی ہے آیا صلاحیت رکھتا ہے
کہ دودھ اوسکا پلوایا جائے فرمایا کہ نہیں صلاحیت رکھتا اور نہ دودھ اوس لڑکی کا
جو زنا سے پیدا ہوئی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دودھ یہودیہ اور
نصرانیہ اور مجوسیہ کا محبوب تر ہے میرے نزدیک ولد الزنا سے اور عبید اللہ حلبی
کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا خدمت جناب صادق علیہ السلام میں کہ وہ عورت جو
زنا سے جنی ہے اوسکو میں دایہ بناؤں فرمایا نہ دودھ پلواؤ اوس سے اور نہ اوسکی لڑکی
سے اور فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ فرمایا مجھسے جناب صادق علیہ السلام نے دودھ
پلانا یہودیہ و نصرانیہ کا بہتر ہے دودھ پلانے سے ناصبیہ کے اور محمد بن مروان
کہتے ہیں کہ فرمایا مجھسے امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دودھ پلواؤ اپنی اولاد کو خوبصورت
عورتوں سے اور پرہیز کرو بدصورت عورتوں سے پس بدرستیکہ دودھ اثر پہونچا
دیتا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب تک لڑکا دودھ پیتا رہے
تو وہ درمیان والدین کے برابر ہے اور جب دودھ چھوٹے تو باپ احق ہے ماں سے
اور اونھیں حضرت سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص طلاق دے اپنی زوجہ کو اور
درمیان دونو کے کوئی لڑکا ہو تو کون اونمیں احق ہے اس لڑکے کا فرمایا کہ عورت
احق ہے ساتھ لڑکے کے جب تک اوسکا نکاح نہ کیا جائے بیان علامہ شیخ حر عاملی
فرماتے ہیں کہ شیخ نے کہا ہے کہ محتمل ہے اس مقام پر لڑکے سے مراد فرزند دختر ہو
الی آخرہ۔ اور دوسری حدیث میں جو قریب اسی مضمون کے ہی لکھتے ہیں کہ ایک

بیان مین۔ رسم اول تاکید عقیقہ و عقیقہ کب چاہیے و فقیر سے
عقیقہ ساقط ہے تا اینکہ قادر ہو۔ وسائل الشیعہ مین جناب صادق علیہ السلام
سے منقول ہے فرمایا کہ ہر مرد بروز قیامت گروے ساتھ اپنے عقیقہ کے اور عقیقہ
واجب تر ہے قربانی سے۔ دوسری حدیث مین فرمایا کہ ہر انسان گرو ہے ساتھ فطرہ کے
اور کل مولود گروے ساتھ عقیقہ کے دوسری حدیث مین فرمایا کہ عقیقہ واجب ہے
اور امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ عقیقہ واجب ہے جب کسی کو فرزند پیدا ہو پس
اگر چاہے کہ اوسی روز نام رکھے تو رکھے اور عمر بن یزید کہتے ہین کہ مین نے جناب
صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ واللہ مین نہین جانتا کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ
کیا ہے یا نہین پس مجھے حکم دیا حضرت نے تو مین نے عقیقہ اپنا کیا حالت پیری مین اور
حدیث ولادت امام حسن علیہ السلام مین ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
ساتوین روز عقیقہ امام حسن علیہ السلام کا کیا اور ایسا ہی امام حسین علیہ السلام کا اور
امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ عقیقہ مولود پسر و دختر کا واجب ہے اور ایسا ہی نام اوسکا
رکھنا اور سر مونڈنا اوسکا بروز ہفتم اور تصدق کرے بوزن بال کے سونا یا چاندی
اور قریب مضمون اس حدیث کے جناب صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے
اور اس مضمون کی بہت احادیث ہین اور اسحاق بن عمار نے جناب صادق علیہ السلام سے
پوچھا کہ ابتدا کس چیز سے کیجائے فرمایا کہ سر مونڈے اوسکا پھر عقیقہ کرے اور تصدق
دے بوزن بال اوسکے چاندی ہو ایسا ایک ہی مکان مین۔ بیان اس حدیث سے
ظاہر ہے کہ سب سے پہلے بچہ کا سر مونڈے پھر عقیقہ کرے یعنی ذبیحہ کو ذبح کرے پھر
اوسیوقت اوسی جگہ بال اوسکے چاندی یا سونے سے تول کے راہ خدا مین تصدق
کرے اور حدیث جمیل بن دراج جو رسم آیندہ مین بیان ہوگی اسی پر دلالت کرتی ہے
اور جناب صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا علت ہے مولود کے سر مونڈنے کی
فرمایا کہ تطہیر ہے اوسکی رحم کے بال سے اور ہارون بن مسلم کہتے ہین کہ مین نے جناب

صاحب الزمان علیہ السّلام کو لکھا کہ مجھے فرزند پیدا ہوا ہے اور اوسکا سر مین نے مونڈا
اور اوسکے بال کو درہم سے تولا اور تصدق کیا حضرت نے جواب دیا کہ نہین جائز ہے
وزن اوسکا مگر سونے یا چاندی سے اور اسیطرح سنت جاری ہوئی بیان اس حدیث
سے واضح ہے کہ بچہ کا بال روپیہ یا اشرفی سے تولنا نادرست ہے گو وہ خالص چاندی
وسونے کے ہون بلکہ خالص چاندی یا خالص سونے سے تولے جسپر نام درہم ودینار
کا صادق نہ آئے اور احتیاط یہ ہے کہ کٹوری یا استرہ وغیرہ چاندی کا بھی تولنے کے
لیئے ہو اور خالص چاندی وسونے مین حسب مقدرت اختیار ہے ۔ اور عبد اللہ
بن بکیر کہتے ہین کہ مین خدمت جناب صادق علیہ السلام مین تھا کہ رسول عم اوس
جناب کا آیا اور کہا کہ آپکے چچا کہتے ہین کہ ہمنے عقیقہ یعنی وہ ذبیحہ جو مولود کی جانب سے
کیا جاتا ہے تلاش کیا مگر دستیاب نہوا پس آپکی کیا رائے ہے ہم قیمت اوسکی تصدق
کرین حضرت نے فرمایا کہ نہین بدرستیکہ خدا دوست رکھتا ہے کھانا کھلانے کو اور
خون گرانے کو یعنی ذبح کو اور محمد بن مسلم کہتے ہین کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے دو بیٹے
ساتھ پیدا ہوئے تو حضرت نے زید بن علی سے فرمایا کہ دو بچے پنج سالہ اونٹ کے
عقیقہ کے لیئے مول لین اور زمانہ گرانی کا تھا پس ایک بچہ اونٹ کا مول لیا اور
دوسرے کے ملنے مین دقت ہوئی پس امام محمد باقر علیہ السلام سے اونھون نے
عرض کیا کہ دوسرا بچہ اونٹ کا نہین ملتا اب اوسکی قیمت مین تصدق کرون فرمایا
نہین بلکہ تلاش کرو پس بدرستیکہ خدا دوست رکھتا ہے کھانا کھلانے اور خون گرانے
کو بیان اس حدیث سے تین امر واضح ہوئے ایک یہ کہ قیمت تصدق کرنا عقیقہ کی
کافی نہین ہے دوسرے توامین کے لیئے دو عقیقہ ہونا چاہیئے ۔ تیسرے عقیقہ مین
پنج سالہ بچہ اونٹ کا سنت ہے اور ادریس بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مین نے پوچھا
جناب صادق علیہ السلام سے کہ جو مولود ساتوین روز مرجائے عقیقہ اوسکا کرنا چاہیئے
فرمایا کہ اگر قبل ظہر مرا ہے تو عقیقہ اوسکا نچاہیئے اور اگر بعد ظہر مرا ہے تو عقیقہ اوسکا
چاہیئے بیان عقیقہ وہ ذبیحہ ہے جو بچہ کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے اور سر مونڈنے کا

علیہ السلام سے پوچھا حال اوس مولود کا جسکا سر بعد روز ہفتم مونڈا جائے فرمایا کہ
جب سات روز گذر جائیں تو نہیں ہے اوسپر مونڈنا بیان مقصود یہ ہے کہ سر مونڈنا
بچہ کا بھی مثل عقیقہ کے ساتویں روز سنت موکدہ ہے پس اگر سات روز گذر جائیں
تو استحباب سے تجاوز ہو گیا اور وافی میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا عقیقہ میں کہ جب تجاوز ہو جائیں سات دن تو عقیقہ اوسکے لیے نہیں ہے بیان
ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ گویا یہ حدیث بجائے رخصت وارد ہوئی
ہے اسلیئے کہ گذر چکا ہے کہ عقیقہ بعد پیری کے بھی جائز ہے یا یہ مراد ہو کہ کامل
عقیقہ اوسکے لیے نہیں ہے ہر چند واجب ہے اوسپر مثل قول معصوم ؑ کے کہ جو شخص
نہ پڑھے جماعت سے تو نہیں ہے نماز اوسکے لیے اور وسائل الشیعہ میں جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ عقیقہ لازم ہے اوس شخص کے لیے جو
غنی ہے اور جو فقیر ہے اوسوقت جب فراخ دست ہو تو عقیقہ کرے اور اگر
نہ قادر ہو اسپر تو اوسپر کوئی شے نہیں ہے۔ پھر اوسی کتاب میں ہے علی بن
جعفر نے اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا حال اوس مولود کا
جسکا سر مونڈنا بروز ہفتم چھوڑ دیا گیا ہے آیا بعد اسکے اوسپر لازم ہے کہ سر مونڈا جائے
اور صدقہ بوزن بال دے فرمایا کہ جب سات دن گذر جائیں تو اوسپر سر مونڈوانا
نہیں ہے جز این نیست کہ سر مونڈوانا اور عقیقہ اور نام رکھنا بروز ہفتم ہونا چاہیے
بیان شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سابقا بیان ہو چکا جو دلالت کرتا ہے
استحباب پر سر مونڈوانے اور عقیقہ کے بعد گرچہ مؤلف کہتا ہے کہ روز ہفتم باپ پر مستحب ہے اور بعد کو
خود اوسکے نفس پر اور بعض علما وجوب عقیقہ کے قائل ہیں اور احادیث بھی آہ
دلالت کرتے ہیں۔ رسم دوم اس بیان میں کہ عقیقہ پسر و دختر کا کیا کیا
ہو سکتا ہے اور گوشت عقیقہ کا کسکو کھانا چاہیئے اور کسکو نہ چاہیے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عقیقہ مین ذبح کیا جائے مولود کی طرف سے گوسفند
پس اگر نہ ملے تو کافی ہے جو قربانی مین کافی ہوتا ہے والا بره یکسالہ ہو اور جناب
صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عقیقہ پسر و دختر کا برابر ہے دوسری حدیث مین فرمایا
کہ عقیقہ پسر و دختر کا گوسفند ہی اور محمد بن مارد نے جناب صادق ع سے پوچھا کہ عقیقہ مین کیا ہونا
چاہیئے فرمایا کہ بکری یا گائے یا شتر اور اونھین حضرت سے منقول ہی فرمایا کہ اگر پسر ہو تو اوسکی جانب سے
نر عقیقہ کیا جائے اور اگر دختر ہو تو مادہ عقیقہ کیجائے اور دوسری روایت مین ہی کہ پسر کیجانب سے
دو مادہ اور دختر کی طرف سے ایک مادہ ہو اور جناب صادق ع ایک حدیث مین فرماتے ہین
کہ عقیقہ بمنزلہ قربانی نہین ہی جو ذبیحہ ہو اوسمین کافی ہی۔ دوسری حدیث مین ہے کہ عقیقہ بمنزلہ
ہدی نہین ہے بہترین عقیقہ فربہ ہے بیان علامہ مجلسی حلیۃ المتقین مین فرماتے ہین
کہ مشہور میان علما یہ ہے کہ سنت ہے کہ عقیقہ پسر نر ہو اور عقیقہ دختر مادہ ہو اور
گمان فقیر کا یہ ہے کہ دونون کے لیئے گوسفند نر خوب ہے موافق احادیث بسیار کے اور
دونون کے لیئے گوسفند مادہ بھی خوب ہے۔ اور جمیل بن دراج نے جناب صادق
علیہ السلام سے پوچھا عقیقہ اور سر مونڈنے اور نام رکھنے کو کہ انمین ابتدا کس سے
کیجائے فرمایا کہ یہ سب ایک وقت مین ہو سر مونڈے اور ذبح کرے اور نام رکھے اور
صباح کنانی کہتے ہین کہ مین نے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے کہ کب مولود کا
عقیقہ کیا جائے اور سر مونڈا جائے اور بوزن بال اوسکے تصدق کیا جائے اور نام
رکھا جائے فرمایا ہر ایک ساتوین روز ہونا چاہیئے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ عقیقہ بروز ہفتم ہونا چاہیئے اور قابلہ کو جسنے وقت جننے کے مدد کی ہے ران
دینا چاہیئے اور ہڈی نہ توڑنی چاہیئے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ قابلہ کو ربع عقیقہ
کھلانا چاہیئے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ قطع کر عقیقہ کو عضو عضو اور پکا و اوسکی
او طلب کر اوسکے لیئے ایک گروہ مسلمان کو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اگر
قابلہ یہودیہ ہو تو ذبیحہ مسلمین سے نہ کھائے گی دیجائیگی ربع قیمت گوسفند کی مول لیا جائیگا

اگر قابلہ ہو تو ماں کیلیے جسقدر چاہے دے اور کھلا دے اوسمین دس مسلمانون کو اور جو زیادہ
ہو وہ اور بہتر ہے اور روایت مین ہے کہ افضل جو اوسکے ساتھہ پکایا جائے پانی اور
نمک ہے۔ اور جناب صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ عقیقہ جب ذبح ہو جائے
تو اوسکی ہڈیان توڑنی چاہئیں فرمایا ہان ہڈیان توڑے اور گوشت کاٹے اور بعد
ذبح جو چاہے کرے بیان اس حدیث سے ہڈیون کے توڑنے کا جواز ہے اور اگر نہ توڑے
تو بہتر ہے جیسا حدیث سابق مین گذرا اور آتا ہے۔ اور جناب صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ باپ اور جو اوسکے عیال سے ہے گوشت عقیقہ کا نہ کھائے اور قابلہ کے لیے ثلث
عقیقہ ہے اور اگر قابلہ مان اوس شخص کی ہو یا اوسکے عیال مین ہے تو اوسکے لیے کچھ
اوسمین سے نہین ہے اور عضو عضو جدا کرے پھر پکا دے اور تقسیم کرے اوسکو اور نہ دے
مگر اہل ولایت یعنی مومن و شیعہ کو اور فرمایا کہ عقیقہ سے ہر ایک کھا سکتا ہے مگر مان اوسکی
بیان اس حدیث سے تقسیم کرنا پختہ عقیقہ کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور حدیث گذشتہ
سابق مین دعوت مسلمین مذکور ہے پس دونون امر سے جو مصلحت وقت ہو عمل اوسپر
اولی ہے اور نیز ہر دو حدیث موٗمی الیہا سے ثابت ہے کہ عقیقہ کے لیے محتاج کی شرط نہین
ہے ہر شخص کھا سکتا ہے سوا والدین کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ کھائے
عورت اپنے فرزند کے عقیقہ سے اور کوئی مضائقہ نہین اگر اپنے ہمسایہ محتاج کو گوشت
کھلا دے رسم سوم جو چیزین لڑکے کے لیے عقیقہ یا سر مونڈنے کے
وقت ممنوع یا مستحب ہین۔ وسائل الشیعہ مین جناب صادق علیہ السلام سے
منقول ہے فرمایا کہ کچھ لوگ سر پر لڑکے کے خون عقیقہ کا ملتے تھے اور میرے والد
فرماتے تھے کہ یہ شرک ہے۔ اور عاصم کوزی نے اونھین حضرت سے پوچھا کہ آیا خون
عقیقہ کا لیکر سر پر بچے کے ملا جا سکتا ہے فرمایا کہ یہ شرک ہے مین نے کہا سبحان اللہ
یہ شرک ہے فرمایا کیونکر شرک نہو کہ یہ عمل جاہلیت ہے اور اسلام مین اوسکی ممانعت
ہوگئی ہے بیان واضح ہو کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جو چیزین عمل جاہلیت کی

ہین وہ شرک ہین اور اکثر رسوم ہندوستان مین ماخوذ کفار سے ہین پس بالضرور وہ واجب الترک ہین مگر وہ جو احادیث ائمہ معصومین علیہم السلام سے ثابت ہون اور ملا محسن کاشانی وافی مین فرماتے ہین کہ شرک اعتقاد کسی چیز کا ہے خلاف واقع پر اور یہ شرک اس سبب سے ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس اعتقاد سے اوسکو بجا لاتے تھے کہ سنت ہے یا یہ کہ عمل کرنا اوسکا اولے تھا اوسکے ترک سے اور دونو خلاف واقع ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ادنے وہ چیز جسمین آدمی مشرک ہو جاتا ہے کیا ہے فرمایا کہ جو شخص خرما کے بیج کو سنگریزہ کہے اور سنگریزہ کو خرمہ کا بیج کہے پھر اوسپر ایمان لاے یعنی واقعیت اوسی مین سمجھے اور جلد عاشر بحار مین بطریق خاصہ امام علی رضا علیہ السلام سے و بطریق عامہ اسماء بنت عمیس سے حدیث ولادت حسنین علیہما السلام مین مذکور ہی کہ ساتوین روز دونو بزرگوار کی جانب سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے دو دو گوسفند ذبح کیے اور قابلہ کو ران اور ایک ایک دینار دیا اور سر دونو حضرات کے مونڈے اور تصدق کیا ہم وزن بال کے چاندی اور طلا سر پر دونو بزرگوار کے خلوق اور فرمایا کہ اے اسماء خون فعل جاہلیت ہے بیان مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ خلوق معروف ہے مرکب ہوتا ہے زعفران و دیگر انواع خوشبو سے اور سرخی و زردی اوسمین غالب رہتی ہے مؤلف کہتا ہے کہ ان اطراف کا رسم ہے کہ کٹوری و استرہ چاندی کا بنلتے ہین اور اوسی کو تصدق کرتے ہین اور اوسی کٹوری مین زعفران رکھتے ہین اور بعد سر مونڈنے کے بچے کے سر پر لگاتے ہین حالانکہ جلد چہاردہم بحار الانوار کتاب السماء والعالم مین دو طریقہ سے محمد بن مسلم سے منقول ہے وہ کہتے ہین کہ منع کیا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے ظرف سونے و چاندی سے اور چند طریقون سے جناب رسول خدا و جناب امام موسی کاظم صلے اللہ علیہما وآلہما سے منقول ہے فرمایا کہ ظرف سونے اور چاندی کا متاع و منفعت اون لوگون کی ہے جو ایمان نہین لاتے اور ان دونو حدیثون سے علماء نے عموماً استعمال سے تحریم مراد لی ہے جیسا کہ علامہ مجلسی مقام تحقیق مین لکھتے ہین پھر مقام مذکور مین نقل کیا ہی کہ مروی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ

وسائل الشیعہ احکام اولاد مین ہے جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ امیر المومنین
علیہ السلام نے ایک بچے کے زیر سر استرہ دیکھا لوہے کا پس حضرت نے اوسے اوٹھا کر
پھینکدیا اور وہ جناب کراہت کرتے تھے اس سے کہ بچہ کوئی چیز لوہے کی پہنے مولف
کہتا ہے کہ اکثر نسوان اپنے بچون کو لوہے کا چھلہ پہنا دیتی ہین اسطرح کہ ڈورے مین
تعویذ کے باندھ دیتی ہین اور معلوم نہین کہ اس سے کیا غرض ہوتی ہے اور وجہ
کراہت کی دوسری حدیث سے معلوم ہوتی ہے جو کتاب مشار الیہ کے ذکر لباس مصلے
مین مذکور ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ پہنے مرد انگوٹھی لوہے کی کہ وہ
لباس اہل نار ہے۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ لوہا زیور اہل جہنم ہے اور دنیا مین
خدا نے لوہے کو زینت جن اور شیاطین کی گردانی ہے پس حرام ہے مرد مسلمان پر کہ
اوسکو نماز مین پہنے مگر یہ کہ پیش رو دشمن کے ہو تو کوئی مضائقہ نہین مین نے کہا کہ
پھر کوئی شخص سفر مین ہو اور ساتھ اوسکے چھرا ہو موزہ مین جس سے چارہ نہو یا
اوسکے پایجامہ مین بندھا ہو یا کنجی ہو جسپر خوف رکھتا ہو کہ اگر رکھیگا تو ضایع ہو جائیگی
یا کمر مین اوسکے کمر بند ہو لوہے کا فرمایا کچھ مضائقہ نہین چھرے اور کمر بند سے مسافر کے
لیے وقت ضرورت کے اور ایسا ہی کنجی بھی ہے جب اوسکے ضایع ہونے اور بھول جانے
کا خوف ہو اور نہین ہے کوئی مضائقہ تلوار سے اور تمام آلہ جنگ سے لڑائی مین اور
اسکے سوا نہین جائز ہے نماز کسی چیز مین جو لوہے کی ہو پس بدرستیکہ وہ نجس اور مسخ
کیا ہوا ہے بیان شیخ حر عاملی فرماتے ہین کہ نجاست اس مقام پر محمول ہی کراہت پر
یا معنی لغوی پر یعنے عدم نظافت و نزاہت پر اور وسائل الشیعہ مین ہے
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ بناؤ بچون کے لیے قزع اور قزع یہ ہے
کہ مونڈے ایک جگہ اور چھوڑ دے ایک جگہ اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے پاس ایک لڑکے کو واسطے دعا کے لائے اور
اوسکے چند جگہ بال نہین مونڈے تھے تو حضرت نے اوسکے لیے دعا کرنے سے انکار کیا

[illegible]

مونڈنے کا اور دوسری حدیث مین ہے کہ جناب صادق علیہ السلام نے کراہت کی ہر قزع سے سر ہاے اطفال مین اور ذکر کیا کہ قزع یہ ہے کہ سر مونڈا جاے قلیل اور چھوڑ دیا جائے درمیان سر کے اور اوسکو قزع کہتے ہین اور کتاب مذکور ابواب حمام مین ہے عمر بن اسلم کہتے ہین کہ حجام نے مقام چاندی میرا مونڈا تو مجھے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دیکھا اور فرمایا کہ یہ کیا ہے جا اور تمام سر منڈوا۔

چندیان

رسم چہارم ادعیہ عقیقہ کے بیان مین۔ ووافی و وسائل مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ وقت ذبح گوسفند عقیقہ کے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ عَقِیْقَۃٌ عَنْ فُلَانٍ نام اوسکا لے لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَدَمُھَا بِدَمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جب ارادہ کرے تو ذبح عقیقہ کا تو کہے یَا قَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اس مقام پر نام مولود اور اوسکے باپ کا لے پھر ذبح کرے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ کہا جائے وقت عقیقہ کے اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ مَا وَھَبْتَ وَاَنْتَ اَعْطَیْتَ اَللّٰھُمَّ فَتَقَبَّلْہُ مِنَّا عَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَنَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پھر نام لے مولود کا اور ذبح کرے اور کہے لَکَ سُفِکَتِ الدِّمَاءُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اخْسَاِ الشَّیْطٰنَ الرَّجِیْمَ اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ وقت ذبح یہ دعا پڑھ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَثَنَاءً عَلٰی

وَالْمَعْرِفَةِ بِفَضْلِهِ عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ پس اگر پسر ہو تو کہہ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
وَهَبْتَ لَنَا ذَكَرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ وَمِنْكَ مَا اَعْطَيْتَ
وَكُلَّمَا صَنَعْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا عَلٰى سُنَّتِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاخْسَأْ عَنَّا الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ لَكَ سُفِكَتِ الدِّمَاءُ
لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَدَمُهَا بِدَمِهِ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهِ وَشَعْرُهَا
بِشَعْرِهِ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور
بجاے فلان بن فلان کے نام مولود اور اوسکے باپ کا لے اور جناب صادق
علیہ السلام فرماتے ہین کہ عقیقہ جب ذبح کر تو کہہ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا
شَرِيْكَ لَهُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
اسجگہ نام لے مولود اور اوسکے باپ کا رسم پنجم کنچھیدن کے بیان مین
کافی مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ سوراخ کرنا گوش پسر مین
سنت ہے اور دوسری حدیث مین بھی مثل اسکے منقول ہے اور حدیث ولادت
حسنین علیہما السلام مین امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ آئے جبرئیل
پاس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے ساتوین دن اور حکم دیا حضرت کو کہ کان
مین حسن کے سوراخ کرین اور ایسا ہی کیا جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے اور سوراخ
دونو بزرگوار کے نرمہ گوش راست مین تھا اور جانب چپ بالاے گوش تھا پس
گوشوارہ داہنے کان مین اور گوشوارہ برین باین کان مین تھا اور وسائل الشیعہ
مین ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے فاطمہ ع سوراخ کرو
گوشہاے حسنین ع مین بمخالفت یہودیون کے اور کتاب الفتن بحار مین

... ہاتھ ... ہیں ایک

پراگندہ ہو گئے گوشوارے میرے کانون کے اور جلد عائشہ بحار میں درمیان

ایک روایت کے ہے کہ اوتارے اون معظمہ نے دونو گوشوارے کانون سے اور

روایات حالات کربلا ذکر خروج جناب زینب میں ہے کہ دونون گوشوارے اون

معظمہ کے لٹتے تھے درمیان دونو کانون کے اور جناب فاطمہ دختر امام حسین علیہ السلام

فرماتی ہین اپنے حال میں کہ لیگئے گوشوارے میرے کانون کو شگافتہ کر کے مؤلف

کہتا ہے کہ ان روایات کی طرف اشارہ سے مقصود یہ ہے کہ دختران اہل عصمت و

طہارت کے کان چھیدے گئے اور واسطے نسوان کے یہ امر دلیل استحباب ہو سکتا ہے

مگر اسمین کسی قسم کا اہتمام معلوم نہین ہوتا نہ پسر کے کانون مین سوراخ کرتے وقت

نہ دختر کے پس اسمین اہتمام و مبالغہ کرنا مخالف سیرت اہل عصمت ہوگا فصل ختنہ کے

بیان مین رسم اول تاکید ختنہ مین اور ختنہ کب چاہیے وسائل

الشیعہ میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب امیر المومنین

علیہ السلام نے کہ کوئی مضائقہ نہین اگر عورت کا ختنہ نکرین لیکن ختنہ مرد کا ضروری

ہے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ختنہ سنت واجبہ ہے اور عبد اللہ بن جعفر نے

امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ مروی ہے ائمہ طاہرین علیہم السلام سے کہ ختنہ

کروانی اولاد کا ساتوین روز کہ پاکیزہ ہونگے پس بدرستیکہ زمین فریاد کرتی ہے درگاہ

خدا مین بول سے اوس شخص کے جسکا ختنہ نہ کیا گیا ہو اور نہین ہے میری جان

فدا ہو ہمارے شہر کے حجامون کو حذاقت اسکی اور نہین ختنہ کرتے بروز ہفتم اور

ہمارے قرب مین یہودی حجام ہین پس جائز ہے کہ وہ ختنہ کرین اولاد مسلمین کا یا نہین

حضرت نے جواب لکھا کہ سنت ختنہ مین روز ہفتم ہے پس مخالفت سنت کی نکرو

اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ نے ختنہ کروانی اولاد کا بروز ہفتم پس وہ زیادہ پاکی و طہارت طفل کا

باعث ہے اور باعث ... گوشت کا ہے ... بدرستیکہ زمین نجس رہتی ہے

علیہ السلام سے مثل اسکے منقول ہے اور بعد بروز ہفتم کے زیادہ ہے کہ مانع ہو تمکو گرمی
اور نہ سردی اور علی بن یقطین نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ختنہ بچہ کا
ساتوین روز سنت ہے یا تاخیر کیجائے پس کون ان دونوین افضل ہے فرمایا کہ ساتوین
روز سنت ہے اور اگر تاخیر کیجاے تو کوئی مضائقہ نہین اور کافی مین ہے محمد بن قزعہ
کہتے ہین کہ مین نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ ہمارے پاس چند
لوگ ہین جو کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم نے اپنا ختنہ خود کیا پیرانہ سالی مین فرمایا کہ سبحان اللہ
ایسا نہین ہے جیسا کہتے ہین افترا کیا اونھون نے جناب ابراہیم پر پس مین نے عرض کیا
کہ پھر کیونکر ہے فرمایا کہ انبیا کا زائد چمڑا مع ناف کے ساتوین روز گر جاتا تھا پس جب
حضرت ابراہیم کے بیٹا ہاجرہ سے پیدا ہوا تو سارہ نے ہاجرہ سے طعنہ زنی کی پس ہاجرہ
روئین اور بہت گران گذرا اون پر پس جب اسماعیل نے اونھین روتے دیکھا تو خود بھی
رونے لگے پس حضرت ابراہیم آئے اور کہا کہ کیون روتے ہو اے اسماعیل اونھون نے
کہا کہ سارہ نے میری مان کو ان باتون کا طعنہ دیا ہے پس مان میری رونے لگین
اور مین بھی اونکے رونے سے رونے لگا پس ابراہیم اپنی جاے نماز پر کھڑے ہوئے
اور مناجات کی درگاہ خدا مین اور دعا کی کہ غم ہاجرہ کو برطرف کرے پس خدا نے
برطرف کیا پس جب سارہ سے اسحاق پیدا ہوے اور روز ہفتم ہوا تو ناف اسحاق کی
جدا ہو کر گر گئی لیکن زائد چمڑا ختنہ کا نہ گرا پس سارہ بہت بیتاب ہوئین اور جب
ابراہیم آئے تو اونسے کہا کہ یہ کیا بلا آل ابراہیم و اولاد انبیاء پر نازل ہوئی ہے یہ فرزند
آپکے اسحاق ہین کہ ناف اونکی تو کٹ کر گر گئی مگر زائد چمڑا عضو تناسل کا نہ گرا پس ابراہیم مصلے پر
کھڑے ہوے اور درگاہ خدا مین مناجات کی اور عرض کیا کہ خدایا یہ کیا بلا آل ابراہیم
و اولاد انبیاء پر نازل ہوئی یہ فرزند میرا اسحاق ناف اوسکی کٹ کر گر گئی مگر زائد چمڑا
عضو تناسل کا نہ گرا تو وحی کی خدا نے اونحضرت کی جانب کہ اے ابراہیم یہ اس سبب سے
واقع ہوا کہ سارہ نے ہاجرہ کے ساتھ طعنہ زنی کی تھی پس مین نے قسم کھائی ہے کہ کسی کا

پھر اولاد انبیاء کے اور ... جب ... ختنہ ... ستارہ ... ہاجرہ کے پس اب اسحاق کا
ختنہ لوہے سے کرو اور چکھاؤ اونکو تیزی آہن کو پس ابراہیم نے ختنہ کیا اونکا لوہے سے
اور جاری ہوئی سنت ختنہ کی اولاد اسحاق مین بعد اسکے۔ اور بروایت دیگر پس
جاری ہوئی سنت لوگون مین بعد اسکے رسم دوئم جو لڑکا مختون پیدا ہو
اوسکے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ وسائل الشیعہ مین ہے کہ ایک حدیث مین ہے
کہ صاحب الزمان علیہ السلام مختون پیدا ہوے اور امام حسن عسکری علیہ السلام
نے فرمایا کہ اسیطرح ہم اہلبیت ع پیدا ہوئے ہین لیکن استرہ پھیر دیتے ہین واسطے
جاری ہونے سنت کے۔ رسم سوئم اس امر مین کہ جسکا چمڑا بعد ختنہ
کے بڑھ جائے اور جو پیرانہ سالی مین مسلمان ہوا وسکو کیا کرنا چاہیئے
وسائل الشیعہ مین ہے کہ جناب صاحب الامر علیہ السلام نے بدست محمد بن
عثمان عمری جوابات مسائل محمد بن جعفر اسدی مین لکھا تھا لیکن یہ جو تو نے
پوچھا کہ وہ مولود جسکا چمڑا بعد ختنہ کے بڑھ جائے آیا وہ پھر سے دوبارہ
ختنہ کیا جائیگا پس بدرستیکہ واجب ہے کہ اوسکا چمڑا زائد کاٹا جائے پس
بدرستیکہ زمین فریاد کرتی ہے درگاہ خدا مین بول سے اوس شخص کے جسکا
ختنہ نہوا ہو چالیس روز تک اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ ارشاد کیا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جب کوئی شخص مسلمان ہو
تو ختنہ کرے ہرچند سن اوسکا اسی سال کا ہو۔ رسم چہارم دعاے
ختنہ مین وسائل ووافی مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ
جب بچہ کا ختنہ ہو تو پڑھے یہ دعا اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ سُنَّتُکَ وَسُنَّۃُ نَبِیِّکَ
صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاتِّبَاعٌ مِنَّا لَکَ وَلِدِیْنِکَ بِمَشِیَّتِکَ وَبِاِرَادَتِکَ
لِاَمْرٍ اَرَدْتَہٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَہٗ وَاَمْرٍ اَنْفَذْتَہٗ وَاَذَقْتَہٗ حَرَّ الْحَدِیْدِ
فِیْ خِتَانِہٖ وَحِجَامَتِہٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ فَطَھِّرْہُ
مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِیْ عُمُرِہٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِہٖ وَالْاَوْجَاعَ

ولا اعلم فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص نہ پڑھے اس دعا کو وقت ختنہ کے تو پڑھ لے اوسے اپنے فرزند پر تا بلوغ جس وقت ہو پس اگر نہ کہیگا اس قول کو تو محفوظ رہیگا وہ حرارت آہن سے مانند قتل وغیرہ کے۔ رسم پنجم کھانا کھلانا تقریب ختنہ مین۔ مؤلف کہتا ہے کہ رسم دوازدہم مین ولادت کے مذکور ہوا ہے کہ کھانا کھلانا تقریب ختنہ مین سنت ہے اور دو روز سے زیادہ کھانا کھلانا ریا و سمعت ہے الا ولادت مین فتذکر فصل بیان حقوق اولاد مین والدین پر۔ رسم اول جو امور تا بلوغ اولاد کے ساتھ کرنا چاہیے۔ وسائل الشیعہ مین ہے سوال کیا جناب صادق ع سے دودھ پلانے کے باب مین فرمایا کہ آزاد عورت فرزند کے دودھ پلانے پر مجبور نہ کیجائیگی اور وہ لونڈی جس سے فرزند ہو مجبور کیجائیگی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین ہے کوئی دودھ جسکو بچہ پیتا ہے عظیم تر برکت مین ماں کے دودھ سے ام اسحاق کہتی ہین کہ میری طرف جناب صادق علیہ السلام نے دیکھا در حالیکہ مین دودھ پلا رہی تھی اپنے بیٹے محمد و اسحاق کو پس فرمایا کہ اے مادر اسحاق نہ پلاؤ اسکو ایک پستان سے بلکہ پلاؤ دونون پستان سے کہ ایک بجائے کھانے کے ہو اور دوسرا بجائے پانی کے۔ اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ رضاعت اکیس مہینے ہین پس جو اس سے کم ہوگی ظلم ہے بچہ پر اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ سزاوار نہین ہے کہ عورت اپنے فرزند کے دودھ پلانے مین زیادہ دو سال سے مزدوری لے پس اگر اسکے قبل دودھ چھوڑانا چاہے برضامندی تو بہتر ہے اور سعد اشعری نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا بچہ کو دو سال سے زیادہ دودھ پلا سکتے ہین فرمایا دو سال پلانا چاہیے مین نے کہا کہ اگر دو سال سے بڑھ جائے تو والدین اوسکے گنہگار ہین فرمایا نہین۔ اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ پسر ماخوذ کیا جائیگا نماز کے لئے حالت ہفت سالگی مین

اور عورت اپنے بالون کو اوس سے نہ چھپائیگی جب تک اوسکو احتلام نہو اور بروایت
جناب صادق علیہ السلام فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ پسر و پسر و پسر
و دختر و دختر و دختر جدا کیا جائے خوابگاہ انکا آپسمین دسوین برس اور پھر اونھین
حضرت نے اپنے آباے طاہرین ع سے روایت کی ہے فرمایا کہ جدائی ڈالیجاویگی
درمیان بچون اور عورتون کے سونے مین جب دسوین برس پہونچین۔ دوسری
حدیث مین فرمایا کہ جدائی ڈالیجاویگی درمیان لڑکون اور درمیان عورتون کے
خوابگاہ مین جب پہونچین دہ سالگی مین اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ
ہم لوگ حکم کرتے ہین بچون کو کہ جمع کرین درمیان دو نمازون کے یعنی نماز ظہر و عصر
و مغرب و عشا کے جب تک باوضو رہین اور ایوب بن نوح نے جناب امام علی نقی ع کو
لکھا کہ میری جان فدا ہو ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اوس سے وہ
صاحب فرزند ہوا پھر اوسنے اوس عورت سے مفارقت کی تو کب لازم ہے اوسکو
کہ اپنے فرزند کو اوس سے لے لے حضرت نے جواب لکھا کہ جب سات سال کا ہو جائے
پس اگر لیگا اوسکو جب بھی اوسی کا ہے اور اگر مان کے پاس چھوڑ دیگا تب بھی اوسیکا ہے
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ چھوڑ دے اپنے فرزند کو سات سال تک
کہ کھیلتا رہے پھر اپنی صحبت مین رکھہ اوسکو سات سال تک پس اگر رستگار ہوا تو ہوا
و الا پھر اوسے خیر و نیکی نہین ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ چھوڑ اپنے بچہ کو تا اینکہ
گذرین چھہ سال پھر اپنی صحبت مین سات سال رکھہ اور اوسکو آداب اپنے تعلیم کر پس
اگر اوسنے قبول کیا اور صلاحیت پائی تو بہتر و الا چھوڑ دے اوسکو اور روگردانی کر
اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب بچہ
سال سوم مین پہونچے تو اوس سے کہلوایا چاہیئے سات مرتبہ کہ کہہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پھر چھوڑ دیا جائے تا اینکہ تین سال و سات مہینے و بیس دن تمام ہون پس کہلایا جائے
اوس سے کہ کہہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سات مرتبہ پھر چھوڑ دیا جائے تا اینکہ چار سال
تمام ہون پس کہا جائے اوس سے کہ سات مرتبہ کہہ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

تیرا کون ہے اور ہمارا نبی کون ہے پس جب اسکو سمجھ جائے تو منھ اوسکا قبلہ کی طرف
پھیرا جائے اور کہا جائے اوس سے کہ سجدہ کر پھر چھوڑ دیا جائے تا اینکہ چھ سال
اوسکے تمام ہوں پس جب چھ سال تمام ہوں تو نماز پڑھایا جائے اور رکوع و سجود
تعلیم کیا جائے تا اینکہ سات سال اوسکے تمام ہوں پس جب سات سال تمام ہوں
تو کہا جائے اوس سے کہ منھ اور ہاتھ اپنا دہو پس جب دھوئے تو کہا جائے اوس
سے کہ اب نماز پڑھ پھر چھوڑ دیا جائے تا اینکہ نو سال اوسکے تمام ہوں پس جب
تمام ہوں تو وضو تعلیم کیا جائے اور مارا جائے اوسپر اور نماز تعلیم کیا جائے اور
مارا جائے اوسکے ترک مین پس جب وضو اور نماز سیکھ جائے تو خدا اوسکے
والدین کو بخش دیتا ہے بیان اس حدیث مین لفظ سات مرتبہ کے دو احتمال ہو سکتے
ہین ایک یہ کہ اوس سے کہا جائے سات مرتبہ کہ تم پڑھو دوسرے یہ کہ سات مرتبہ
خود اوس سے کہلوایا جائے اور جلد ہفتم بحار الانوار مین جابر بن عبداللہ
بن حرام انصاری سے منقول ہے کہتے ہین کہ ہم لوگ ایک جماعت انصار کی
خدمت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ مین ایک روز بیٹھے تھے پس فرمایا حضرت نے
کہ اے گروہ انصار امتحان کرو اپنی اولاد کا ساتھ حبّ علی بن ابی طالبؑ کے پس
جو اونکو دوست رکھے اوسکو سمجھو کہ یہ ولد حلال ہے اور جو اونکو دشمن رکھے تو سمجھو
کہ وہ ولد حرام ہے اور غایۃ المرام مین ہے ابو الزبیر مکی کہتا ہے کہ مین نے جابر کو
عصا پر تکیہ لگائے گلیون مین انصار کی اور اونکے بیٹھنے کی جگھون مین پھرتا دیکھا
اور اوسوقت وہ کہتے تھے کہ علی خیر البشر ہین اور جو انکار کرے وہ کافر ہے اے
گروہ انصار ادب دو اپنی اولاد کو محبت علی علیہ السلام پر پس جو انکار کرے تو نگاہ
کرو اوسکی ماں کے حال کو اور جلد نہم بحار الانوار مین انس سے مروی ہے کہ
بعد جنگ خیبر کے لوگ اپنے فرزند کو اپنے شانہ پر لیکر گذرگاہ امیر المومنین عم پر
کھڑے ہوتے تھے اور جب حضرت کو دیکھتے تھے تو اونگلی سے اشارہ کرتے تھے کہ

مین قبول کرتے تھے اور اگر نہین کہتا تھا تو اوسکو زمین پر پھینکدیتے تھے اور کہتے تھے
کہ اپنی مان سے جاکر مل اور جلد یازدہم بحار الانوار مین درمیان حدیث
حاضری کمیت خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین مذکور ہے اور اونھون نے
حضرت سے حال اون دو شخصون کا پوچھا جو شیعون مین مشہور و معروف ہین
پس اوس جناب نے بعد مذمت اون دونون کے بابلغ وجوہ فرمایا کہ ہم بنی ہاشم
حکم کرتے ہین اپنے بڑون اور چھوٹون کو ساتھ سبّ و بیزاری کے اون دونو سے
اور جلد ہشتم بحار الانوار باب کفر ثلثہ مین ہے حنان اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین کہ مین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اونھین دونو شخصون کا حال پوچھا
حضرت نے فرمایا کہ اے ابو الفضل کیا پوچھتا ہے اون دونو کو پس واللہ نہین
مرا ہم مین کوئی میت مگر غضبناک تھا اون دونو پر اور نہین ہے ہم مین سے
کوئی آج تک مگر غضبناک دونون پر وصیت کرتا ہے اسکی کبیر ہم مین سے صغیر کو
بدرستیکہ دونو نے حق ہمارا چھین لیا اور ہمارے حصہ کو ہم سے باز رکھا اور تھے
وہ دونو اول وہ جسنے ہمپر ظلم و ستم کیا اور ایسا فتنہ ہمارے اوپر اسلام مین برپا کیا
جو کبھی بند نہوگا تا اینکہ قائم ہمارے ظہور کرین واللہ کہ نہین بنیاد ڈالی گئی کسی بلا کی
جو ہم اہلبیت ع پر جاری ہوتی ہے مگر یہ کہ وہ دونو بنیاد اوسکی پہلے قائم کر گئے تھے
پس دونو پر لعنت خدا اور ملائکہ اور تمام لوگون کی ۔ پھر کتاب مذکور مین ہے
امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین کہ اے گروہ شیعہ تعلیم کرو اپنی اولاد کے تئین بغض
ثالث کو اور نام اوسکا حضرت نے لیا پس بدرستیکہ جسکے قلب مین محبت اوسکی ہوگی
اور وہ زمانہ دجال تک پہونچیگا تو اوسپر ایمان لاویگا اور اگر اوسکے زمانہ تک نہ پہونچیگا
تو اپنی قبر مین اوسپر ایمان لاویگا اور وسائل الشیعہ ابواب احکام اولاد مین جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جلدی کرو اپنے نوخیزون کو حدیث سکھانے
مین قبل اسکے کہ سبقت کرین [illegible]

علوم سے جس سے خدا اوسکو نہین نفع پہونچاتا ہے غالب ہوان اوپر پیچ الفین
اپنی رایون کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ لہو ولعب کریگا پسر سات
سال تک اور سیکھیگا لکھنا سات سال تک اور سیکھے گا حلال وحرام سات سال تک
اور بروایت امیر المومنینؑ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ سکھاؤ
اپنی اولاد کو پیرنا اور تیراندازی اور بروایت جناب صادق علیہ السلام فرمایا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص بوسہ دے اپنے فرزند کو تو لکھیگا خدا اوسکے
لیئے ایک حسنہ اور جو اوسکو خوش کرے گا تو خدا اوسکو خوش کرے گا بروز قیامت
اور جو شخص تعلیم کرے اوسکو قرآن تو والدین اوسکے بروز قیامت طلب ہونگے
اور ایسے دو حلے پہنائے جائینگے جنکے نور سے روہائے اہل جنت روشن ہونگے
اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ پرورش کیا جائے گا بچہ سات سال اور
تعلیم کیا جائیگا سات سال اور خدمت کیجائیگی اوسکی سات سال اور انتہائے طول
اوسکا تیئیس ۲۳ سال تک ہے اور عقل اوسکی پینتیس ۳۵ سال تک ہے اور بعد اسکے
اوسکو تجربہ حاصل ہوتا ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ
اکرام کرو اپنی اولاد کا اور نیک ادب دو کہ تمھارے گناہ بخشے جائینگے اور کتاب
مذکور کتاب التجارۃ مین ہے اسحاق بن عمار کہتے ہین کہ مین نے خدمت جناب
صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ میرے تئین فرزند پیدا ہوا ہے کونسا عمل اوسکے
متعلق کرون فرمایا کہ اوسکو پانچ چیز سے باز رکھ اور سوا اونکے جو چاہتا ہو متعلق کر
نہ سپرد کر اوسکو کسی صراف کے کہ صراف نہین محفوظ رہتا سود سے اور نہ سپرد کرو
کفن بیچنے والے کو کہ ایسا شخص وبا سے خوش ہوتا ہے اور نہ سپرد کرو اوسے کھانا
بیچنے والے سے کہ وہ محفوظ نہین رہتا احتکار سے یعنی غلہ کے حبس کرنے سے
کہ جب گرانی ہو تو بیچے اور نہ سپرد کرو اوسکو کسی قصاب کو کہ قصاب سے رحمت سلب
ہو جاتی ہے اور نہ سپرد کرو اوسے کسی دلال کو جو بردہ فروشی مین دلالی کرتا ہے

فرمایا ہے کہ بدترین مردم وہ ہیں
جو مردم فروش ہو اور بروایت جناب صادق علیہ السلام فرمایا جناب رسول خداص
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین نے اپنی خالہ کو ایک لڑکا دیا اور منع کیا اونھین کہ نہ بنانا اسکو
قصاب یا حجام یعنی جو پچھنا دیتا ہے یا صایغ یعنے زرگر اور تفسیر امام حسن عسکری
علیہ السلام مین ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ حسنین علیہما السلام کو
لیے تھے جب زمین پر اوتارا تو دونو بزرگوار کشتی لڑنے لگے پس جناب رسول خداص
امام حسن علیہ السلام سے فرمانے لگے کہ لو اے ابو محمد پس تقویت دیتے تھے حسن کو
اور قریب ہوتا تھا کہ امام حسین پر غالب آوین پھر تقویت دیتے تھے امام حسین کو
پس وہ جناب مقابل ہوتے تھے امام حسن کے تو جناب فاطمہؑ نے کہا کہ یا رسول اللہ
آپ دلیر کرتے ہین کبیر کو صغیر پر حضرت نے جواب دیا کہ اے فاطمہؑ ایسا ہی جبرئیل
ومیکائیل کہتے ہین اور وسائل الشیعہ کتاب النکاح مین ہے سکونی کہتے ہین کہ مین
خدمت جناب صادق علیہ السلام مین غمگین حاضر ہوا پس فرمایا کہ اے سکونی کیون
غمگین ہے مین نے کہا کہ مجھے ایک دختر پیدا ہوئی ہے فرمایا کہ اے سکونی زمین پر
اوسکا بار ہے اور خدا پر اوسکا رزق ہے زندگانی کریگی وہ بغیر تیری زندگانی کے
اور کھائیگی سوا تیرے رزق کے پس غم میرا جاتا رہا پھر فرمایا کہ کیا نام اوسکا تونے
رکھا مین نے کہا کہ فاطمہؑ فرمایا آہ آہ آہ پھر دست مبارک پیشانی پر رکھا اور فرمایا کہ
جب تونے اوسکا نام فاطمہ رکھا ہے تو اوسکو سب وشتم نکرنا اور نہ مارنا اور ایک
شخص نے جناب صادق علیہ السلام سے کہا کہ کس سے نیکی کرون فرمایا کہ اپنے والدین
سے اوسنے کہا کہ دونو مر گئے فرمایا کہ نیکی کر اپنی اولاد سے اور جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے فرمایا کہ دوست رکھو بچون کو اور رحم کرو اونپر اور جب اونسے کسی چیز کا
وعدہ کرو تو اوسکو وفا کرو کہ وہ سمجھتے ہین کہ تم رزق اونکو دیتے ہو اور جناب صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ بدرستیکہ خدا رحم کرتا ہے بندہ پر بسبب شدۂ محبت اوسکے
اپنے فرزند سے اور امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہین کہ خدا غضبناک نہین ہوتا

صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نیکی مرد کی اپنی اولاد سے نیکی اوسکی ہے اپنے والدین سے
اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک شخص خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اور کہا کہ مین نے اپنے کسی بچہ کو بوسہ نہین دیا ہے جب اوسنے
مُنھ پھیرا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص میرے نزدیک اہل جہنم سے ہے اور فرماتے ہین
کہ فرمایا اونھین حضرت نے کہ جو شخص بوسہ دے اپنے فرزند کو تو خدا اوسکے لیے
ایک حسنہ لکھتا ہے اور فرمایا کہ بہت بوسہ دو اپنی اولاد کو پس بدرستیکہ تمھارے لیے
بعوض ہر بوسہ کے درجہ ہے جنت مین جو پانچسو سال کی راہ ہے اور جناب رسولخدا
حسنین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے تو اقرع بن حابس نے کہا کہ میرے دس
فرزند ہین اور کسی کا بوسہ مین نے نہین لیا حضرت نے فرمایا کہ جو رحم نہین کرتا اوپر
رحم نہین کیا جاتا اور اصول کافی مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ نہ چاہیئے بوسہ دہن پر مگر زوجہ اور فرزند صغیر کے لیے اور وسائل الشیعہ مین ہے
فرمایا جناب رسول خدا و امیر المومنین صلے اللہ علیہما وآلہما نے کہ جسکے پاس بچہ ہو تو
اوسکے ساتھ روش بچون کی کرے اور رفاعہ بن موسے کہتے ہین کہ مین نے امام
موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ کسی شخص کے چند فرزند ہون اور مان اونکی ایک
نہین ہے آیا ایک کو دوسرے پر فضیلت دیسکتا ہے فرمایا ہان کوئی مضائقہ نہین –
اور وسائل کتاب الصدقات مین ہے عمر بن یزید کہتے ہین کہ مین نے خدمت
امام رضا علیہ السلام مین عرض کیا کہ مجھے دو فرزند پیدا ہوئے اور ایک فرزند صغیر باقی
رہا ہے فرمایا کہ صدقہ دے اوسکی جانب سے پس جب مین کھڑا ہوا تو فرمایا کہ حکم کر اوس
بچے کو کہ اپنے ہاتھ سے صدقہ دے ٹکڑا روٹی کا اور کف دست مین کوئی چیز اور جلیں
جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ پسر قبل بلوغ صدقہ دیسکتا ہے فرمایا ہان
کوئی مضائقہ نہین جب عمل مین لاوے صدقہ کو اوسکی جگھہ پر بیان ان دو نو
حدیثون سے ظاہر ہے کہ لڑکے سے واسطے دفع بلیات کے صدقہ دلوانا چاہیئے

اور جلد یازدہم بحار معجزات امام موسی کاظم علیہ السلام مین ہے یعقوب سراج کہتے ہین
کہ مین خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین حاضر ہوا اور وہ جناب بالائے سر امام
موسی کاظم علیہ السلام کھڑے تھے اور وہ حضرت گہوارہ مین تھے اور امام جعفر صادق
علیہ السلام اوس جناب سے باتین کرتے تھے۔ الحدیث اور جلد عاشر بحار الانوار
مین جناب صادق علیہ السلام سے ایک حدیث مین منقول ہے کہ ارشاد کیا جناب
رسول خداؐ نے جناب سیدہؑ سے کہ مجھے دو میرے فرزند حسینؑ کو پس جناب سیدہ
قماط مین بندھا ہوا اوس جناب کو گھوارہ سے اوٹھا لائین اور قماط وہ کپڑا ہے جس سے
بچہ کو گہوارہ مین باندھ دیتے ہین بیان ان دونون حدیثون سے و دیگر احادیث
سے جو بوجہ طوالت مذکور نہوئین ظاہر ہے کہ بچہ کے لیے گہوارہ بنانا اور قماط سے
باندھنا سنت ہے اور وسائل کتاب النکاح مین ہے فرمایا امیر المومنین ع نے
کہ مرض بچے کا کفارہ ہے گناہون کا اوسکے والدین کے اور یونس بن یعقوب خدمت
جناب صادق علیہ السلام مین نالہ کرتے آئے حضرت نے فرمایا کہ نالہ کیون کرتے ہو
جواب دیا کہ ایک فرزند میرے ہے اوسکے سبب سے تمام شب مین بیچین ہا فرمایا
کہ میرے والد نے اپنے آبائے طاہرینؑ سے روایت کی ہے کہ جبریل جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے اور جناب رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ نالہ کرتے تھے
جبرئیل نے کہا کہ اے حبیب خدا آپ کیون نالہ کرتے ہین فرمایا کہ بسبب دو فرزند کے
جنکے رونے سے ہم لوگ اذیت مین ہین جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہؐ چپ رہیے
پس بدرستیکہ خدا ان لوگون کے لیے شیعہ مخلوق کرے گا جب ایک اونکا روئیگا تو
رونا اوسکا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہوگا تا اینکہ سات سال کا ہو پس جب سات سال سے
متجاوز ہوگا تو رونا اوسکا استغفار ہے واسطے والدین کے تا اینکہ حد بلوغ کو پہونچے
پس جب حد بلوغ کو پہونچے گا تو جو نیکی کریگا وہ والدین کے لیے لکھی جائیگی اور
جو گناہ کرے گا اثر اوسکا والدین پر نہ پہونچے گا۔ رسم دوم جو چیزین بچون
کو قوت کے لیے کھلانی چاہئین۔ جلد چہاردہم بحار مین ہے فرمایا

یا صغیر بچہ کھائیگا الحدیث اور فرمایا اونھین حضرت نے کہ کھلاؤ اپنے بچون کو انار کہ جلد
اونکو جوان کردیگا۔ اور زرارہ کہتے ہین کہ مین نے دایہ امام موسی کاظم علیہ السلام کو دیکھا
کہ اون حضرت کو چاول کھلاتی ہے اور اوسکے کھلانے پر سختی کرتی ہے اسکو دیکھکر مین
غمگین ہوا پھر خدمت جناب صادق علیہ السلام مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ مین
سمجھتا ہون کہ تجھے جو غم ہے وہ بسبب اسکے ہے جو دایہ موسی ع سے تو نے دیکھا مین نے
عرض کیا کہ ایسا ہی فرمایا کیا اچھا کھانا ہے چاول کہ وسیع کرتا ہے آنتون کو اور قطع
کرتا ہے بواسیر کو اور ایک شخص خدمت جناب صادق علیہ السلام مین آیا اور عرض
کیا کہ ہمکو فرزند پیدا ہوتا ہے تو دُبلا اور ضعیف رہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ تجھے
کیا مانع ہے ستو کھانے سے پس بدرستیکہ وہ قوی کرتا ہے ہڈی کو اور رویدہ کرتا ہی
گوشت کو اور علیمہ خدمت جناب صادق علیہ السلام مین مع اپنے فرزند محمد کے آئین
حضرت نے فرمایا کہ تیرا فرزند نحیف البدن کیون ہے اونھون نے کہا کہ علیل ہے
حضرت نے فرمایا کہ اوسکو ستو پلاؤ کہ گوشت رویدہ کرتا ہے اور ہڈی کو مضبوط
کرتا ہے۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ پلاؤ اپنے بچون کو ستو اونکے صغرسنی مین
پس بدرستیکہ وہ رویدہ کرتا ہے گوشت کو اور مضبوط کرتا ہے ہڈی کو اور جو شخص
ستو چالیس روز تک پیے صبح کو تو اوسکے شانے مضبوطی سے پُر ہو جائینگے۔ اور وہ انھین
حضرت سے ایک شخص نے کہا کہ فرزند پیدا ہوتا ہے ضعیف وصاحب رطوبت حضرت
نے فرمایا کہ کیا امر مانع ہے تجھے ستو سے پی اوسکو اور اپنی زوجہ کو بھی اوسکے پینے کا
حکم کر پس بدرستیکہ وہ رویدہ کرتا ہے گوشت کو اور مضبوط کرتا ہے ہڈی کو اور
نہ پیدا ہوگا پھر کوئی لڑکا مگر قوی بیان حدیث اول وچہارم مین والدین کے
ستو کھانے کی بابت مذکور ہے جو بچہ مین اثر کرے گا اور حدیث دوم وسوم مین
خود بچہ کی نسبت فلا تغفل اور صاحب مخزن الادویہ لکھتے ہین کہ ستو جو اور
چاول اور گندم کا واسطے تسکین التہاب وتپ ہاے حارہ اور اعراض اطفال کے

نافع ہے پھر جو کے ستو کے باب مین لکھتے کہ اگر کچھ شکر کے ساتھ اوسکا شربت
بناوین اور اطفال کی غذا او ستو کو کرین تو بدن کو اونکے فربہ کریگا۔ رسم سوم
فضل ورعایت دختران مین۔ وافی مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ کیا خوب فرزند ہین لڑکیان
نکوئی کرنے والیان ہین مہیا رہتی ہین کامون پر انس رکھنے والیان ہین مبارک ہین
جُون نکالنے والیان ہین وبروایت امام رضا علیہ السلام فرمایا بدرستیکہ خدا لڑکیون پر
مہربان تر ہے بہ نسبت لڑکون کے اور کوئی مرد نہین ہی جو داخل کرتا ہی خوشی اوس
عورت پر جسکے درمیان مین حرمت وقرابت ہے مگر خدا اوسے بروز قیامت خوش کریگا
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ لڑکیان حسنات ہین اور لڑکے نعمت ہین۔
اور جزین نیست کہ ثواب ملتا ہے حسنات پر اور سوال کیا جاتا ہے نعمت سے اور دوسری
حدیث مین فرمایا کہ جناب رسول خدا پدر دختران تھے اور فرمایا کہ ابراہیم نے خدا سے
سوال کیا کہ اونکو ایک دختر عطا کرے جو روئے اوپر بعد موت کے اور ایک شخص کو
لڑکی پیدا ہوئی اور وہ خشمناک خدمت جناب صادق علیہ السلام مین آیا حضرت نے
فرمایا کہ اگر خدا تیرے پاس وحی بھیجے کہ تو اختیار کر اپنے نفس کے لیے تو کیا اختیار
کریگا جواب دیا کہ مین کہونگا کہ خدایا تو میرے لیے اختیار کر حضرت نے فرمایا کہ یہ لڑکی
خدا ہی نے تیرے لیئے اختیار کی ہی پھر فرمایا کہ وہ لڑکا جسکو حضرت خضر نے قتل کیا بعوض
اوسکے خدا نے ایک لڑکی عطا کی کہ اوس سے ستر نبی پیدا ہوئے اور جارود نے
جناب صادق علیہ السلام سے کہا کہ میرے چند لڑکیان ہین حضرت نے فرمایا کہ
شاید تو اونکے موت کی تمنا کرتا ہے آگاہ ہو کہ اگر تو متمنی اونکی موت کا ہی تو مر جانے پر
اونکے تجھکو کچھ ثواب نہ ملیگا اور خدا سے گنہگار تو ملاقات کریگا اور ایک شخص خدمت
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین خبر ولادت دختر سنکر متغیر ہوا حضرت نے فرمایا
کہ گرانی اوسکی زمین پر ہے اور آسمان اوسپر سایہ کرتا ہے اور خدا رزق دیتا ہے اور
وہ ایک پھول ہے جسکو تو سونگھیگا بعد ازان اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

خداسے اور جسکے تین لڑکیان ہون تو جہاد اور ہر مکروہ اوس سے ساقط ہے اور جسکے
چار بیٹیان ہون پس اے بندگان خدا اونکی اعانت کرو اے بندگان خدا اونکو
قرض دو اے بندگان خدا اونپر رحم کرو اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص قوت دے تین
لڑکیون یا تین بیٹیون کو تو جنت اوسپر واجب ہو جاتی ہے کسی نے کہا کہ یا رسول
اللہ اگر دو ہون فرمایا کہ ہر چند دو ہون پھر کہا کہ اگر ایک ہو حضرت نے فرمایا کہ اگر
ایک بھی ہو جب بھی جنت اوسپر واجب ہے اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص بازار جائے اور کوئی تحفہ مول لے کر اپنے
عیال کے لیئے لائے تو مثل اسکے ہے کہ صدقہ محتاجون کے لیے اوٹھا کر لاتا ہے
اور چاہیئے کہ شروع کرے لڑکیون سے پہلے لڑکون کے پس بدرستیکہ جو شخص
فرحناک کرے ایک دختر کو تو گویا اوسنے ایک بندہ اولاد اسماعیل سے راہ خدا مین
آزاد کیا اور جو شخص خنک کرے چشم کو ایک پسر کی تو گویا رویا وہ خوف خدا مین اور
جو شخص روئے خوف خدا مین تو خدا اوسے داخل جنات النعیم فرمائیگا۔ رسم
چہارم دیگر حقوق اولاد مین۔ وسائل الشیعہ مین امام موسی کاظم علیہ السلام
سے منقول ہے فرمایا کہ ایک شخص خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین
آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا حق ہے میرے اس فرزند کا فرمایا کہ نام اوسکا
عمدہ رکھ اور عمدہ تعلیم کر اور عمدہ جگہہ اوسکے رہنے کے لیئے قرار دے اور داؤد
بن زربی نے اپنے فرزند کی شکایت خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام مین کی کہ
اوسنے کچھہ نقصان کر دیا ہے فرمایا کہ درست کر لے پس نہین ہے لاکھہ درہم مقابل
اوس انعام کے جو خدا نے بسبب اوسکے تجہپر انعام کیا ہے اور جناب صادق علیہ السلام
فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے نماز ظہر پڑھائی اور اخیر دو رکعتون
مین تخفیف کی جب پڑھکر فارغ ہوے تو لوگون نے کہا کہ نماز مین کوئی امر حادث

جناب صادق علیہ السلام نے کہ خدا رحم کرے اون والدین پر جو اپنی اولاد کو اپنی
نیکی پر اعانت کرین اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ لازم ہوتا ہی
والدین پر حقوق رنجیدہ کرنے سے اولاد صالح کے جو لازم ہوتا ہے اولاد پر والدین کے
حقوق اور رنجیدہ کرنے سے۔ اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
کہ حق فرزند اوسکے باپ پر یہ ہے اگر پسر ہو تو اوسکے لیے دایہ نیک مقرر کرے اور
نام اوسکا نیک رکھے اور قرآن اوسکو پڑھاوے اور ختنہ اوسکا کرے اور پیرنا اوسکو
سکھاوے اور اگر لڑکی ہو تو دایۂ نیک اوسکے لیئے قرار دے اور عمدہ نام اوسکا رکھے
اور تعلیم کرے اوسکو سورۂ نور اور نہ تعلیم کرے سورۂ یوسف اور بالاخانہ پر اوسکو
رہنے کی جگہہ نہ دے اور جلد اوسکو شوہر کے گھر پہونچاوے اور جناب صادق
علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ خدا رحم
کرے اوس شخص پر جو اعانت کرے اپنے فرزند کی اپنی نیکی پر راوی نے کہا کہ
کیونکر اعانت کرے فرمایا کہ قبول کرے اوسکے امر آسان کو اور درگذر کرے اوسکے
امر دشوار کو اور اوسپر ستم نکرے اور بلا سبب اوسپر غضبناک نہو اور فرمایا کہ حق
فرزند سے اوسکے باپ پر تین ہین نام اوسکا عمدہ رکھے اور کتابت اوسکو سکھلاوے
اور نکاح اوسکا کرے جب وہ بالغ ہو اور انوار نعمانیہ مین ہے فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خدا لعنت کرے اون والدین پر جو اپنی اولاد
کو اپنے عقوق پر برانگیختہ کرین اور فقہ الرضا علیہ السلام مین ہے کہ امام
موسی کاظم علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ آیا تیرے والدین ہین اوسنے
کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ تیرے فرزند ہے اوسنے کہا کہ ہان حضرت نے
فرمایا کہ احسان و نیکی کر اپنے فرزند سے محسوب کیجائیگی تیرے لیئے نیکی والدین سے
اور مروی ہے کہ نیکی کرو اپنی اولاد سے اور احسان کرو اون سے کہ وہ گمان کرتی
ہین کہ تم اونکو رزق دیتے ہو۔ اور مروی ہے کہ ابرار جو اسی نام سے پکارے گئے

صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خدا رحم کرے اوس باپ پر جو اعانت کرے اپنے فرزندکی
نیکی پر رسم پنجم ذکر بخور جو بچون کے لئیے معمول ہندوستان ہے
مکارم الاخلاق مین ہے۔ کہ جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا حال اسپند
ولُبان کا حضرت نے فرمایا لیکن اسپند پس نہین روئیدہ ہوتی بیخ اوسکی اور نہین بلند
ہوتی شاخ اوسکی جانب آسمان مگر خدا موکل کرتا ہے اوسپر ایک فرشتہ تا اینکہ ریزہ
ہو یا کسی کام مین آوے اور بدرستیکہ شیطان دوری کرتا ہے ستر مکان تک سوا
اوس مکان سے جسمین اسپند ہو اور وہ شفا ہے ستر بیماریون سے کہ آسان تر اونکا
جذام ہے پس وہ ضایع نہونے پاوے لیکن لُبان پس انبیانے اوسکو اختیار کیا اور
اور اوسی سے استعانت کرتی تھین حضرت مریم اور نہین ہے کوئی دھوان جو
آسمان کی طرف اوڑتا ہو سریع تر اوس سے اور وہ دور کرنے والا ہے شیطان کو
اور دفع کرنے والا ہے آفت کا پس ضایع نہونے پاوے مؤلف کہتا ہے
کہ سابقاً لبان کا کھلانا حاملہ کو بیان ہو چکا ہے اور جلد چاردہم بحار باب
نوادر رطبہم مین منقول ہے کہ دھوان انار کی لکڑی کا دفع کرتا ہے حشرات الارض
کو اور کتاب مذکور باب فضل الرُمان مین امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے
فرمایا کہ لکڑی انار کی دفع کرتی ہے حشرات الارض کو فصل بیان حقوق والدین
مین اولاد پر۔ رسم اوّل وجوب اطاعت واحسان والدین مین
ہر چند کافر ہون وتحریم عقوق مین۔ وسائل الشیعہ مین ابو الولاد
سے منقول ہے کہ مین نے پوچھا جناب صادق علیہ السلام سے معنی اس آیہ کے
وبالوالدین احسانا یہ کونسا احسان ہے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ اون سے
عمدہ صحبت کر اور نہ تکلیف دے اونکو اسکی کہ تجھسے کوئی چیز مانگین جسکی احتیاج
ہو ہر چند مستغنی ہون کیا نہین خدا فرماتا لن تنالوا البر حتی تنفقوا یعنی
نہ پہونچوگے نیکی کو تا اینکہ صرف کرو اون چیزون سے جنکو دوست رکھتے ہو اور فرمایا

تنھرھما یعنے اگر تیرے پاس ایک اون دونوسے یا دونو بوڑھے ہون تو نکہہ
اونکے لیے اُف اور نہ جھڑک اون دونون کو فرمایا کہ اگر تجھکو چھڑکین تو نہ کہہ
اونکے لیے اُف اور نہ جھڑک اگر مارین تجھکو فرمایا وقل لھما قولاً کریماً یعنی
کہہ اونکے لیئے نیک قول فرمایا کہ اگر مارین تجھکو تو کہہ خدا بخش دے تم دونو کو
اور یہی قول نیک ہے تیرا فرمایا واخفض لھما جناح الذل والرحمة
اور گرا اونکے لیے بازو ذلت کا رحمت سے فرمایا کہ نہ پُر کر آنکھون کو اونکے دیکھنے
مین مگر رحمت ونرمی سے اور نہ بلند کر آواز اپنی اون دونو کی آواز سے اور نہ اپنے
ہاتھ کو اونکے ہاتھون سے اور نہ بڑھ آگے اونکے اور تفسیر صافی مین ہے
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اگر جانتا خدا کسی چیز کو ادنی اُف سے
تو منع کرتا اوسکی اور اُف کہنا ادنی عقوق سے ہے اور عقوق سے یہ ہے
کہ دیکھے مرد اپنے والدین کی طرف تیز نظر سے اور امام موسی کاظم علیہ السلام نے
فرمایا کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا کہ حق باپ کا
اوسکی اولاد پر کیا ہے فرمایا کہ نام اوسکا نہ لے اور آگے اوسکے نہ چلے اور قبل
اوسکے نہ بیٹھے اور ایسا کام نہ کرے کہ لوگ اوسکے باپ کو دشنام دین اور فرمایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ ناک رگڑی گئی اوسکی تین بار لوگون
نے کہا کسکی یا رسول اللہ صہ فرمایا کہ جو اپنے والدین کے بوڑھاپے تک یا ایک
کے بوڑھاپے تک پہونچے اور داخل جنت نہو۔ اور حذیفہ نے اجازت چاہی
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے اپنے باپ کے قتل کی اور وہ صف
مشرکین مین تھا حضرت نے فرمایا کہ جانے دے کہ دوسرا قتل کرے سوا تیرے
اور وسائل الشیعہ مین ہے منصور بن حازم کہتے ہین کہ مین نے امام جعفر
صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے فرمایا کہ نماز وقت پر اور اطاعت
والدین اور جہاد راہ خدا مین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کو ایک بار

ہوے اور اپنی چادر اونکے لیئے بچھائی اور اونکو بٹھایا پاس ہنس ہنس کر باتین کرنے لگے
پھر وہ چلی گئین اور بھائی اونکا آیا تو حضرت نے وہ امور نہ کیے جو کر چکے تھے کسی نے
کہا کہ یا رسول اللہ صلعم اسکی بہن کا اکرام آپنے اتنا کیا اور اسکا اکرام مثل اوسکے نکیا
فرمایا اسلیئے کہ وہ اپنے والدین کی اطاعت مین اس سے زیادہ ہے اور فرمایا کہ ایک
شخص خدمت مین اونحین حضرت کے آیا اور عرض کیا کہ مجھے وصیت کیجیے فرمایا
کہ کچھ شرک خدا نکر ہرچند آگ مین جلایا جائے اور عذاب کیا جائے مگر یہ کہ قلب
تیرا مطمئن رہے ایمان کے ساتھ اور والدین کی اطاعت کر اور نیکی اونسے کر زندہ
ہون یا مر وہ اور اگر حکم کرین تجھسے کہ اپنے اہل و مال سے دوری اختیار کر تو ایسا ہی
کر کہ یہ بھی ایمان سے ہے اور معمر بن خلاد کہتے ہین کہ مین نے امام علی رضا علیہ السلام
سے کہا کہ مین اپنے والدین کے لیے دعا کرون جبکہ وہ راہ حق پر نہون فرمایا کہ
دعا کر اونکے لیئے اور صدقہ دے اونکی طرف سے اور اگر زندہ ہون اور ناحق شناس
ہون تو اون سے مدارات کر کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے
کہ خدا نے مجھکو رحمت کے ساتھ بھیجا ہے نہ ساتھ عقوق کے اور جابر کہتے ہین
کہ مین نے ایک شخص کو خدمت جناب صادق علیہ السلام مین کہتے سنا کہ میرے
والدین مخالف مذہب ہین فرمایا کہ نیکی کر اونسے جس طرح نیکی کرتا ہے اون مسلمانون
سے جو ہمکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ تین چیزین
ایسی ہین جن مین خدا نے کسیکو رخصت نہین دی ہے اداے امانت مین خواہ
مومن ہو یا کافر اور وفاے عہد مین مومن سے ہو یا کافر سے اور اطاعت والدین
مین مومن ہون یا کافر اور انوار نعمانیہ مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہے فرمایا کہ کہا جاتا ہے مطیع والدین سے کہ عمل کر جو جی چاہے بدرستیکہ
مین تجھکو بخش دونگا اور کہا جاتا ہے عاق و رنج دینے والے سے والدین کے کہ

... نیکی والدین سے کرتاہے اور صلۂ ارحام کرتاہے تو
خدا اوسکی موت کو تیس ۳۰ سال مؤخر کردیتاہے اور اگر باقی رہے اوسکی عمر مین تین سال اور
وہ قطع ارحام کرے اور والدین کو رنجیدہ کرے تو خدا محو کردیتاہے اون تیس ۳۰ سال کو
اور قائم کرتاہے بجائے اوسکے تین سال کو اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے کہ ایک شخص کو مین نے خواب مین دیکھا کہ جب ملک الموت اوسکی قبض روح کو
آئے تو احسان والدین نے اوسے عذاب سے باز رکھا اور فرمایا جناب صادقؑ نے
کہ جو شخص دوست رکھے کہ سکرات موت اوسپر آسان ہون تو اپنی قرابت سے صلۂ
رحم کرے اور اپنے والدین سے نیکی کرے پس جب ایسا ہوگا تو خدا اوسپر سکرات
موت کو آسان کریگا اور فقر زندگی مین اوسکو نہ لاحق ہوگا اور ایک شخص نے خدمت
جناب صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ مین نے اپنے والدین کی خدمت کی تا اینکہ
وہ بوڑھے ہوئے پس مین اسطرح اونکی خدمت کرتا تھا جس طرح اطفال کی خدمت
کیجاتی ہے پس مین نے اونکا حق ادا کیا حضرت نے فرمایا کہ نہین اسلیئے کہ اونھون نے
جو تیری خدمت کی تو تیری زندگانی کو دوست رکھتے تھے اور تو نے جب اونکی خدمت
کی تو تو اونکی زندگانی سے کراہت رکھتا تھا اور وسائل الشیعہ ابواب حمام مین
ہے جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ اے علیؑ حق باپ کا اوسکے فرزند پر یہ ہے
کہ نام اوسکا نہ لے اور آگے اوسکے نہ چلے اور آگے اوسکے نہ بیٹھے اور ساتھ اوسکے
حمام نہ جائے اور کتاب مذکور ابواب احتضار مین ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام
سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کہے اپنے پسر یا دختر سے کہ میرے باپ مان تجھپر
فدا ہون آیا اسمین کوئی مضائقہ ہے فرمایا کہ اگر والدین اوسکے مومن ہین اور زندہ ہین
تو میرے نزدیک یہ عقوق ہے اور اگر والدین اوسکے مردہ ہین تو کوئی مضائقہ نہین
اور کتاب مذکور ابواب الصوم المحرم والمکروہ مین ہے فرمایا جناب سید الساجدین
علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے

والدین کے والا فرزند عاق ہوگا- اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ روزہ سنتی نہ رکھے اور حج سنتی نہ کرے اور نماز سنتی نہ پڑھے مگر باجازت والدین کے اور کتاب مذکور آخر باب احکام عشرہ مین ہے کہ مروی ہے کہ نظر طرف والدین کے عبادت ہے اور کتاب مذکور ابواب جہاد نفس مین ہے فرمایا جناب سید الساجدین علیہ السلام نے کہ حق تیری مان کا تجھپر یہ ہے کہ تو سمجھے کہ تجھکو اسطرح اوسنے اوٹھایا ہے کہ کوئی کسی کو نہین اوٹھاتا اور وہ میوہ دل تجھے دیا کہ کوئی کسی کو نہین دیتا اور تیری حفاظت کی جمیع جوارح سے اپنے اور نہ پروا کی اپنی بھوکھ پر مگر تجھے سیر کیا اور اپنی پیاس پر مگر تجھے سیراب کیا اور اپنی عریانی پر مگر تجھے کپڑا پہنایا اور اپنے دھوپ مین رہنے پر مگر تجھپر سایہ کیا اور نہ سوتے تھے تیرے سبب سے اور حفاظت کی گرمی و سردی سے تاکہ تو اوسکے لیئے باقی رہے پس تو اوسکے شکر کی طاقت نہین رکھتا مگر بعون و توفیق خدا لیکن حق تیرے باپ کا پس سمجھ تو کہ وہ اصل تیری ہے پس اگر وہ نہوتا تو تو نہوتا پس جب تو دیکھے اپنے نفس مین وہ امر جو تجھے تعجب مین لاوے تو سمجھ کہ باپ تیرا اصل نعمت ہے تیرے اوپر پس حمد و شکر خدا کر اسی مقدار پر اور نہین ہے قوت مگر باعانت خدا اور امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کبائر سے ہے عقوق والدین اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کتاب علی ع مین کبائر سات ہین منجملہ اونکے فرمایا اور عقوق والدین ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اگر کبائر سات ہین پھر عقوق والدین کو اونمین شمار فرمایا اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اعظم کبائر نو ہین پھر اونمین عقوق والدین کو فرمایا اور کتاب مذکور ابواب ایمان مین کہ ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ نہین ہے قسم فرزند کے لیئے ساتھ اوسکے والد کے اور نہ عورت کے لیے ساتھ اوسکے شوہر کے بیان یعنی قسم منعقد نہین ہوتی مگر باذن باپ کے السلام علیہ ... [illegible]

... بلکہ عورت
وغلام کی نذر مین شرط اجازت شوہر وآقا کی مذکور ہے اور اسیطرح شرائع الاسلام
مین بھی ہے وحاشیہ پر مسالک سے نقل کیا ہے کہ الحاق کیا ہے علامہ اور شہید
نے اسمین فرزند کو کہ انعقاد نذر مین اوسکی اجازت پدر کی شرط ہے مثل قسم کے
اور سید نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ انوار النعمانیہ مین لکھتے ہین کہ فرزند کو ترک
صوم سنتی کرنا چاہیئے مگر باذن باپ کے اوسمین واقف نہین ہوا کسی نص پر ان کے
باب مین ونیز ترک قسم وعہد مگر باجازت باپ کے اوس امر مین جو واجب نہو یا ترک
حرام مین ہو اور نہین واقف ہوا ہین نذر مین کسی خاص نص پر مگر یہ کہ کہا جائے
کہ وہ بھی قسم ہے اور رما لغت قسم مین داخل ہے مؤلف کہتا ہے کہ حدیث مشہور
مین ہے کہ جنت زیر قدمہاے والدین ہے اور وسائل کتاب الامر بالمعروف
الخ باب تحریم التظاہر بالمنکرات مین بحدیث طویل جناب صادق علیہ السلام سے
منقول ہے فرمایا کہ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو اپنے باپ کو یا مان کو مارے
ملعون ہے ملعون ہے وہ جو عاق والدین ہو اور کتاب مذکور ابواب الدعا
مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ بچو بد دعا سے باپ کی کہ وہ تلوار سے بھی تیز تر ہے اور فرمایا کہ وصیت
نبی مین ہے کہ اے علیؑ چار دعائین مسترد نہین ہوتین منجملہ اونکے فرمایا کہ دعا
والد کی اپنے فرزند کے لیئے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ تین دعائین نامقبول
نہین ہوتین دعا باپ کی اپنے فرزند کے لیئے جب اونکے ساتھ نیکی کرے اور بد دعا
اونکی اوسی پر جب اونکو رنجیدہ کرے الحدیث اور کتاب مذکور باب استحباب
دعاء الانسان لوالدیہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ پانچ
دعائین نامقبول نہین ہوتین تا اینکہ فرمایا اور دعا فرزند صالح کی والدین کے لیے
اور دعا پدر صالح کی فرزند کے لیے۔ اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ ارشاد کیا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ چار دعائین مسترد نہین ہوتین تا اینکہ

والد کی اپنے فرزند کے لیئے الحدیث اور کتاب مذکور کتاب الجہاد مین جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص خدمت جناب رسول خدا مین
آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مین بڑی رغبت جہاد کی رکھتا ہون فرمایا کہ جہاد
کر راہ خدا مین پس اگر تو قتل ہو جائیگا تو زندہ رہیگا نزدیک خدا کے اور رزق
دیا جائیگا اور اگر مر جائیگا تو ثواب تیرا خدا پر ہی اور اگر زندہ واپس آویگا تو گناہون سے خارج
ہوگا جسطرح اپنی مان کے شکم سے پیدا ہوا ہے اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم
میرے والدین کبیر السن ہین اور مجھسے انس رکھتے ہین اور میری جدائی گوارہ نہین
کرتے فرمایا رہ پاس اپنے والدین کے پس قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ قدرت
مین میری جان ہے کہ انس اون دونو کا ایک شبانہ روز بہتر ہے ایک سال کے
جہاد سے اور جابر کہتے ہین کہ ایک شخص اونحضرت کی خدمت مین آیا اور
عرض کیا کہ مین جہاد کو بہت دوست رکھتا ہون مگر میری والدہ کو میری جدائی پر
کراہت ہے ۔حضرت نے فرمایا کہ واپس جا اور رہ اپنی والدہ کے پاس پس قسم ہے
اوس شخص کی جسنے مجھے بحق مبعوث کیا کہ انس اوسکا ایک شب تجھسے بہتر ہے
ایک سال کی جہاد راہ خدا سے اور خصال مین امام محمد باقر علیہ السلام سے
منقول ہے فرمایا کہ چار امر جسمین ہون اوسکے لیے خدا جنت مین مکان بنائے گا
تا اینکہ فرمایا اور نیکی کرے اپنے والدین سے اور جلد یازدہم بحار حدیث طویل
مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ نے کہ پانچ خرمے یا پانچ قرص نان یا دینار یا درہم کہ انسان پاوے اور
ارادہ اونکے خرچ کا رکھتا ہو تو افضل ترین خرچ یہ ہے کہ اپنے والدین پر خرچ
کرے پھر دوسری بار اپنے نفس و عیال پر پھر تیسری بار اپنے قرابت دار فقیر ونکو
پھر چوتھی بار اپنے ہمسایہ کے فقیرون پر پھر پانچوین بار راہ خدا مین اور اوسکا ثواب

اوس سے اور امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ نیکی کر والدین سے اور اکتفا کر جنت پر اور اگر عاق ہوا تو اکتفا کر جہنم پر
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک پردہ پردہاے
جنت کا کھولا جائیگا پس پاویگا خوشبوے جنت کو ہر ذی روح پانچسو سال کی راہ سے
مگر ایک قسم اونکی راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ وہ کون ہے فرمایا کہ عاق والدین اور
فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ ہر صاحب نیکی کے لیے
نیکی ہے تا اینکہ قتل ہو راہ خدا مین پس جب قتل ہو راہ خدا مین تو اوسپر بالا کوئی نیکی
نہین ہے اور بالاے ہر عقوق ایک عقوق ہے تا اینکہ قتل کرے مرد ایک کو اپنے
والدین سے پس جب ایسا کرے تو اوسپر بالا کوئی عقوق نہین ہے اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص دیکھے اپنے والدین کی طرف بنظر غضب درحالے کہ
وہ دونو اوسپر ظلم کرین تو نہ قبول کرے گا خدا کوئی نماز اوسکی۔ اور فرمایا امام محمد باقر
علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایک کلام مین کہ
بچو عقوق والدین سے پس بدرستیکہ خوشبوے جنت پانچسو سال کی راہ سے
پائی جائیگی مگر نہ پاویگا اوسکو عاق اور نہ قاطع رحم اور نہ پیر زناکار اور نہ وہ شخص جو پیراہن
اپنا از روے تکبر کے کھینچے جز این نیست کہ کبر خداے عالمین کے لیے ہے اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ اگر جانتا خدا کوئی چیز ادنے اُف سے تو منع کرتا اوس سے
اور اُف کہنا ادنی عقوق ہے اور عقوق سے ہے کہ دیکھے مرد اپنے والدین کی طرف
اور نظر تند کرے اونکی جانب اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار
نے دیکھا ایک شخص کو جسکے ساتھ اوسکا فرزند بھی چلا جاتا تھا اور فرزند دراع پدر پر
تکیہ لگائے ہوے تھا پس میرے پدر بزرگوار نے اوس سے کلام نہ کیا بوجہ بغض
اوسی شخص کے جو تکیہ لگائے تھا تا اینکہ رحلت فرمائی اور فرمایا جناب صادق ع نے
کہ ادنی عقوق اُف ہے اور اگر جانتا خدا آسان تر اس سے تو منع کرتا اوس سے

درمیان شوہر و زوجہ و آقا و غلام کے وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نہین ہے سود
درمیان مرد اور اوسکے فرزند کے اور نہین ہے درمیان آقا اور غلام کے اور
فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہین ہے درمیان مرد اور اوسکی اولاد کے اور
درمیان اوسکے اور اوسکے غلام کے اور نہ درمیان اوسکی زوجہ کے سود الخبر
رسم سیوم جو مخصوص رعایت مادر مین مذکور ہے - وسائل مین ہے
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ص کس سے نیکی کرون فرمایا کہ اپنی
مان سے کہا اوسنے کہ پھر کس سے نیکی کرون فرمایا اپنی مان سے کہا اوسنے کہ پھر کس سے
نیکی کرون فرمایا کہ اپنی مان سے کہا اوسنے کہ پھر کس سے نیکی کرون فرمایا باپ سے
اور زکریا ابن ابراہیم نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ مین نصرانی
تھا اور مسلمان ہوا ہون اور باپ اور مان میرے مذہب نصاری پر ہین اور مان
میری اندھی ہے پس مین اونھین مین رہتا ہون اور اونکے ظروف مین کھاتا ہون
فرمایا کہ گوشت خوک کھاتے ہین مین نے کہا کہ نہین بلکہ چھوتے بھی نہین فرمایا کچھ
مضائقہ نہین پس نگاہ کر اپنی مان کی طرف اور نیکی کر اوس سے اور جب مرجائے تو
دوسرے کے حوالہ نکر بلکہ خود تو اوسکے امور مین متوجہ ہو پس جب مین کوفہ مین آیا تو
اپنی مان سے نرمی کی اور اوسے کھانا کھلاتا تھا اور اوسکا کپڑا صاف کرتا اور سر سے
جون نکالتا تھا اور خدمت گذاری کرتا تھا پس مجھسے کہا اوسنے کہ اے فرزند تو ایسا
میرے ساتھ نکرتا تھا جب میرے دین پر تھا پس کیا وجہ ہے کہ یہ امور تجھسے دیکھتی
ہون جبسے تو نے اسلام قبول کیا ہے مین نے کہا کہ ایک شخص نے فرزندان رسول سے
مجھے اسکا حکم کیا ہے اوسنے کہا کہ وہ شخص نبی ہے مین نے کہا کہ نہین بلکہ فرزند نبی ہے
پس کہنے لگی

منقول ہے اور تمام حدیث جلد یازدہم بحار مین مذکور ہے اور مین نے تتمہ حدیث کا ترجمہ بحار سے کیا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص خدمت جناب رسولؐ مین آیا اور احسان والدین سے سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ نیکی کر اپنی مان سے نیکی کر اپنی مان سے نیکی کر اپنی مان سے نیکی کر اپنے باپ سے نیکی کر اپنے باپ سے نیکی کر اپنے باپ سے اور شروع کیا مان سے قبل باپ کے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ موسی نے کہا کہ خدایا مجھے وصیت کر خدانے جواب دیا کہ مین تجھے وصیت کرتا ہون خود تیرے باب مین تین بار پھر حضرت موسی نے کہا کہ خدایا وصیت کر فرمایا کہ وصیت کرتا ہون تجھے تیرے مان کے باب مین دو بار پھر عرض کیا کہ خدایا وصیت کر فرمایا کہ وصیت کرتا ہون مین تیرے باپ کے باب مین پس اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ مان کے لیے دو ثلث نیکی ہے اور باپ کے لیے ایک ثلث ہے اور انوار نعمانیہ مین ہے کہ روایت مین ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ایک جوان کے پاس آئے درحالیکہ وہ سکرات موت مین تھا اور قبض روح اوسپر بہت دشوار تھی پس حضرت نے اوس سے کہا کہ اے فلان جب اوسنے جواب دیا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا دیکھتا ہے اوسنے کہا کہ دو شخص سیاہ کو دیکھتا ہون کہ میرے پاس سامنے کھڑے ہین اور مین اون سے خائف ہون حضرت نے فرمایا کہ آیا اس جوان کے مان ہے کسی نے کہا کہ ہان پس حضرت نے اوس سے پوچھا کہ تو اپنے فرزند سے راضی ہے یا ناراض اوسنے کہا کہ مین ناراض ہون اور اب آپکے سبب سے راضی ہوئی اس درمیان مین وہ جوان غش کر گیا جب غش سے افاقہ ہوا تو حضرت نے پوچھا کہ اب کیا دیکھتا ہے اوسنے کہا کہ دونو شخص سیاہ چلے گئے اور اب دو شخص سفید آئے ہین اور مین اونکو دیکھکر خوش ہون پھر اوسیوقت وہ جوان مرگیا اور دوسری حدیث مین ہے کہ ایک شخص اونھین حضرت کے زمانہ مین مرگیا جب اوسلو دفن کرنے لگے تو زمین نے اوسکو پھینک دیا اور قبول نکیا حضرت نے

جب وہ راضی ہوئی تب زمین نے اوس شخص کو قبول کیا پھر اوسی کتاب مین ہی کہ ایک
گروہ علمائے شیعہ نے کہاہی کہ اگر والدین فرزند کو حالت نماز سنتی مین پکارین تو
اوسکو نماز قطع کرنا چاہیئے اسلیے کہ حدیث صحیح مین ہے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ ایک عورت نے اپنے فرزند کو پکارا اور وہ اپنی عبادت گاہ مین تھا
پس کہا اوسنے کہ اے جریح پس کہا اوسنے کہ خدایا مان میری پکارتی ہے اور مین
نماز مین ہون اور بعض روایات مین ہے کہ اگر جریح فقیہ ہوتا تو جانتا کہ جواب دینا
مان کا افضل ہے اوسکی نماز سے اور حلیۃ المتقین مین امام محمد باقر علیہ السلام
سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا کہ اوسے جریح کہتے تھے اور ہمیشہ وہ
اپنے صومعہ مین مشغول عبادت رہتا تھا ایک روز مان اوسکے پاس اوسکی آئی اور
وہ نماز مین مشغول تھا اوسکو آواز دی اوسنے جواب نہ دیا دوبارہ آئی اور اوسے
پکارا پھر مشغول نماز رہا اور جواب نہ دیا پس سہ بارہ آئی اور اوسے طلب کیا پھر اوسنے
جواب نہ دیا اور مشغول نماز رہا پس اوسکی مان نے کہا کہ خداے بنی اسرائیل سے چاہتی
ہون کہ تجھے اس گناہ مین ماخوذ کرے دوسرے روز ایک زن زناکار جو بنی اسرائیل مین
تھی آئی اور پاس اوسکے صومعہ کے بیٹھی اور بچہ جنی اور کہا کہ یہ فرزند جریح ہے کہ مجھے
زنا کیا اور یہ فرزند پیدا ہوا بنی اسرائیل مین شہرت ہوئی کہ جو شخص زنا کی ملامت کرتا تھا
اوسنے خود زنا کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسے دار پر کھینچین پس مان اوسکی آئی اور منھ پر
طمانچے مارنے لگی جریح نے کہا کہ چپ رہ کہ یہ بلا تیری ہی نفرین سے میری طرف متوجہ
ہوئی ہے جب لوگون نے اسے سنا تو سبب واقعہ کو پوچھا عابد نے نقل کیا جو کچھ گذرا تھا
لوگون نے کہا کہ ہم کیونکر جانین کہ تو سچ کہتا ہے اوسنے کہا کہ اوس بچہ کو لاؤ جب
لائے تو عابد نے اوس بچہ سے پوچھا کہ تو کسکا فرزند ہے وہ بچہ باذن خدا گویا ہوا
اور کہا کہ فرزند فلان شخص کا ہون جو چراست فلان شخص کے گوسفندون کی کرتا تھا
پس قتل سے اوسنے نجات پائی اور قسم کہائی

جناب سید الساجدین علیہ السلام اپنی والدہ کے ساتھ کھانا نوش نفرماتے تھے اور سب سے زیادہ نیکی اپنی والدہ سے کرتے تھے پس کسی نے سبب اسکا پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مجھے خوف آتا ہے کہ اگر کھانا مین اونکے ساتھ کھاؤن اور نظر اونکی کسی کھانے کی طرف سبقت کرے درحالے کہ مین نجانتا ہون اور کھالون تو باعث عقوق اونکا ہوگا

بیان جناب سید نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ بعد نقل حدیث لکھتے ہین کہ صدوق رحمہ نے روایت کی ہے امام رضا علیہ السلام سے کہ شہربانوع مادر جناب سید الساجدین عنے جب حضرت پیدا ہوئے تو حالت نفاس مین انتقال کیا اور امام حسین علیہ السلام کی ایک کنیز مدخولہ تھی اور حضرت نے اوس جناب کے تیئن اوسی کنیز کے سپرد کیا تھا اور اوسی نے حضرت کی تربیت کی تھی اور جناب سید الساجدین ع اوسی کو مان کہتے تھے اور یہ احترام اوسی کا کرتے تھے اور بعض روایات مین ہے کہ شہربانو نے اپنے تیئن فرات مین ڈال دیا وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کے خوف سے یزید کے اسلیئے کہ وہ عجم سے کراہت رکھتا تھا اور کہا گیا ہے کہ جناب سید الساجدین ع نے اوس واقعہ مین اونھین شتر پر سوار کیا اور فرمایا کہ اسپر سوار ہو جدھر جائے پس کہا گیا ہے کہ وہ شتر اونھین شہر رے مین لایا اور اسوقت وہان ایک زمین ہے جسکی لوگ زیارت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ قبر مادر جناب سید الساجدین علیہ السلام کی ہے لیکن اعتماد اوسی پر ہے جو جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے مؤلف کہتا ہے کہ مین نے مجالس الابرار مین عرائس التیجان ثعلبی سے نقل کیا ہے اور ملخصاً یہان لکھتا ہون کہ جناب سلیمان نے دریا مین ایک قبہ شیشے کا دیکھا جیسے موج تھپیڑا مارتی ہے جناب سلیمان نے پیراکون سے کہا کہ فوراً اسا تھی اس قبہ کو غوطہ لگاؤ پس پیراکون نے غوطہ لگایا اور جب اوس قبہ کو لاکر کنارہ دریا رکھا تو اوس قبہ کے دروازے کھل گئے اور اوسمین سے ایک جوان سفید پوش نکلا جناب سلیمان نے اوس سے پوچھا کہ اے جوان تو جن ہے یا انسان

اوس نے عرض کیا کہ میں انسان ہوں جناب سلیمان نے متعجب ہوکر اوس سے پوچھا کہ

سب سے زیادہ اوس سے نیکی کرتا تھا اور اوسے کھانا کھلاتا تھا اور پانی پلاتا تھا اور
کوئی نیکی اوٹھا نہ رکھتا تھا جو مین اوسکے ساتھ کرتا نہ رہا ہون جب اوسکی وفات کا زمانہ
آیا تو مین نے کہا کہ میرے لیئے دعائے خیر کر تو اوسنے سر آسمان کی طرف اوٹھایا اور کہا
کہ خدایا تجھے نیکی میرے فرزند کی مجھسے معلوم ہے پس اوسے ایسے مقام پر عبادت عطا فرما
جہان شیاطین اوسے تکلیف نہ پہونچائین یہ کہکر مر گئی اور مین نے اوسے دفن کیا اور
ایک دن کنار دریا آیا تو اسی قبہ کو دیکھا اور میرے دل مین آیا کہ اسکے اندر جاؤن جب
مین اندر پہونچا تو دروازے اسکے بند ہو گئے اور موج نے بہایا اور مین دریا مین برابر
رہا تا اینکہ خدمت شریف مین پہونچا جناب سلیمان نے فرمایا کہ تو کھاتا پیتا کیونکر ہے عرض
کیا کہ جب رات ہوتی ہے تو ایک طائر سفید اپنی منقار مین کوئی سفید چیز لیکر آتا ہے اور
مجھے دیتا ہے اور مین اوسکو کھاتا ہون پھر مجھے آب و طعام کی حاجت نہین ہوتی جناب
سلیمان نے کہ تجھے تاریکی دریا مین دن و رات کیونکر معلوم ہوتے ہین عرض کیا کہ اے
نبی خدا اس قبہ مین دو ڈورے ہین ایک سفید دوسرا سیاہ جب مین سفید کو زیادہ دیکھتا ہون
تو معلوم کرتا ہون کہ دن ہے اور جب سیاہ ڈورے کو زیادہ دیکھتا ہون تو معلوم کرتا ہون
کہ رات ہے بعد ازان پھر وہ اپنے اوسی قبہ مین چلا گیا اور موجہائے دریا اوسے بہا لیگئی

رسم چہارم اس بیان مین کہ باپ اگر فرزند کو قتل کرے تو بعوض اوسکے قتل نہ کیا جائے گا۔

وسائل الشیعہ کتاب الحدود باب حکم قذف الاب الولد وانہ الخ مین ہے محمد بن مسلم کہتے ہین کہ مین نے سوال کیا امام محمد باقر علیہ السلام سے
ایسے شخص سے جو اپنے فرزند کو قذف کرے ساتھ زنا کے فرمایا کہ اگر قتل کر ڈالے اوسکو
تو نہ قتل کیا جائیگا بسبب اوسکے اور اگر قذف کرے تو نہ حد تازیانہ لگایا جائے گا
مین نے کہا کہ اگر باپ اوسکا قذف کرے اوسکی مان کو فرمایا کہ اگر قذف کرے اوسکی
مان کو اور انکار کرے اوس عورت کے فرزند سے تو لعان ہوا اور نہین لازم ہے یہ

قذف بمعنی دشنام دینا و نسبت بدکاری کی کرنا ۱۲

زندہ ہووے پسیر زانیہ اور نہ انکار کرے اوس عورت کے فرزند سے تو حد تازیانہ لگایا
جائیگا اوس عورت کیلیئے اور نہ جدائی ڈالی جائیگی درمیان دونوکے فرمایا اور اگر کہے وہ
شخص اپنے فرزند کو کہ اے پسیر زانیہ درحالیکہ ماں اوسکی مردہ ہو اور نہ ہو کوئی اوس
عورت کے جو اوس عورت کے حق کو اوس مرد سے لے سکے مگر فرزند اوس عورت کا اوسی
مرد سے تو نہ قایم کیجائیگی اوسپر حد اسلیئے کہ حق حد کا اوسکے اوس فرزند کو پہونچا جو اوسی عورت
سے ہے اور اگر اوس عورت کے دوسرا فرزند ہو غیر سے اوس شخص کے تو وہ ولی اوس
عورت کا ہے اوسکے لیئے اوس شخص کو حد تازیانہ لگائی جائیگی اور اگر ہو اوس عورت کے
کوئی فرزند غیر سے اوس شخص کے اور اوس عورت کے اہل قرابت ہوں تو وہ اگر حد
لینا چاہیں تو اونکے لیئے حد تازیانہ اوسے لگائی جائیگی اور کتاب مذکور باب ثبوت
القصاص علی الولد اذا قتل اباہ او امہ و عدم ثبوت القصاص علی الاب اذا قتل الولد او
جرحہ مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نہ قتل کیا جائیگا مرد جب
اپنے فرزند کو قتل کرے اور فرزند قتل کیا جائیگا جب اپنے باپ کو قتل کرے اور اونھین
حضرت نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے فرمایا کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے
تھے کہ نہ قتل کیا جائیگا باپ بسبب اپنے فرزند کے جب وے قتل کر ڈالے اور قتل کیا جائیگا
فرزند بسبب اپنے باپ کے جب اوسکو قتل کرے اور نہ حد لگایا جائیگا باپ واسطے اپنے
فرزند کے جب اوسکو قذف کرے اور حد لگایا جائیگا فرزند واسطے اپنے باپ کے جب
اوسکو قذف کرے۔ اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اگر کوئی شخص قتل کرے اپنے
فرزند کو یا غلام کو تو نہ قتل کیا جائیگا بعوض اوسکے لیکن مارا جائیگا بضرب شدید اور شہر
بدر کردیا جائے گا۔ رسم پنجم حقوق والدین کیونکر ادا ہو سکتے ہین۔
انوار نعمانیہ مین ہے بند بد ضمیری کہتے ہین کہ مین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا
کہ آیا فرزند باپ کا عوض دیسکتا ہے فرمایا کہ نہین ہے اوسکے لیے عوض مگر دو صورتون مین
ایک یہ کہ باپ غلام ہو پس بیٹا مول لیکر آزاد کرے یا باپ پر قرض ہو اور بیٹا اوسکی طرف سے

اپنے والدین کا اونکی حیات مین اور جب وہ مرجاتے ہین تو اونکا قرض ادا نہین کرتا اور اونکے
لیے استغفار نہین کرتا تو خدا اوسکو عاق لکھتا ہے اور کبھی وہ عاق رہتا ہے اونکی
حیات مین اور غیر مطیع رہتا ہے پس جب وہ فرد تو مرجاتے ہین تو ادا کرتا ہے اونکے
قرض کو اور استغفار کرتا ہے واسطے اونکے پس لکھتا ہے خدائے عزوجل اوسکو
اطاعت کنندہ مؤلف کہتا ہے کہ مین نے نقل کیا ہے فوائد القرآن مین تحت
سورہ بقرہ وسائل الشیعہ سے بروایت ابن مسعود فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ نے کہ جو شخص پڑھے شب پنجشنبہ درمیان مغرب وعشا کے دو رکعت نماز پڑھے
ہر رکعت مین الحمد ایک مرتبہ اور آیۃ الکرسی پانچ مرتبہ اور قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا
الکافرون اور معوذتین ہر ایک پانچ مرتبہ پس جب نماز سے فارغ ہو تو استغفار کرے
خدا سے پندرہ مرتبہ اور گردانے ثواب اسکا اپنے والدین والدین کے لیئے تو بدرستیکہ
اوسنے حق والدین کا ادا کیا **فصل امور متعلق تزویج مین۔ رسم اول بیان**
ثواب نکاح وکراہت عزوبت اور جو شخص نکاح پر قادر نہو وہ کیا کرے
اور استحباب تعجیل تزویج دختر مین۔ وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہین بنائی گئی کوئی بنا اسلام مین جو محبوب تر ہو
نزدیک خدا کے تزویج سے اور فرمایا کہ زوجہ اپنے لیئے قرار دو کہ باعث زیادتی رزق ہے
اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ تزویج کرو پس بدرستیکہ تزویج سنت رسول ہے
اور وہ جناب فرماتے تھے کہ جو شخص دوست رکھے اتباع سنت کو میرے پس میری سنت
سے تزویج ہے پس طلب کرو فرزند کہ مین زیادتی لیجانے والا ہون بسبب تمھارے
امم سابقہ سے بروز قیامت اور بروایت جناب صادق علیہ السلام فرمایا جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص تزویج کرے تو اوسنے اپنے نصف دین کی حفاظت کی
پس پرہیز کرے خدا سے نصف باقی مین اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

پڑھتا ہے افضل ہی ستر رکعتون سے جو بے زوجہ پڑھتا ہے اور فرمایا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ ارذال مردہ یا تمہارے مردون کے عزب لوگ ہین اور فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص ترک تزویج کرے بخوف فقر تو اوسنے خدا سے
سوء ظن کیا اور اسحاق بن عمار کہتے ہین کہ مین نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین
عرض کیا کہ جو حدیث لوگ روایت کرتے ہین حق ہے کہ ایک شخص خدمت جناب رسولخدا
مین آیا اور احتیاج کی شکایت کی حضرت نے تزویج کا اوسکو حکم دیا پس اوسنے نکاح کیا
اور پھر آکر احتیاج کی شکایت کی پھر حضرت نے تزویج کا حکم دیا تا اینکہ تین بار حکم دیا
پس حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے پھر فرمایا کہ رزق عورتون
اور عیال کے ساتھ ہے اور ایک شخص خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین
آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم میرے پاس مال نہین ہے جس سے مین نکاح کرون اور
عزوبت کی شکایت آپسے کرتا ہون فرمایا کہ بال بڑھا اپنے بدن کے اور صوم کی مداومت
کر پس ایسا ہی کیا اوسنے اور خواہش نسوان جاتی رہے اور امام محمد باقر علیہ السلام
فرماتے ہین کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ نہین کثیر ہوئے بال مرد کے کبھی مگر
شہوت اوسکی کم ہو جاتی ہے اور وافی مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے
منقول ہے فرمایا کہ اکثر اہل نار عزب لوگ ہین اور وسائل الشیعہ کتاب الصوم
مین ہے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے عثمان بن مظعون سے جب اونھون نے
خصی ہونے کا قصد کیا کہ خصا میری امت کا صیام ہے پس جو شخص استطاعت نکاح کی
رکھتا ہو تو نکاح کرے اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو تو روزے رکھے پس بدرستیکہ صوم
خصاء باہ ہے اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سعادت مرد سے یہ ہے کہ بیٹی
اوسکی نہ حائض ہو اوسکے گھر مین اور ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ منبر پر
تشریف لے گئے اور بعد حمد وثنائے خدا کے فرمایا کہ اے گروہ مردم جبرئیل خدا کی جانب
سے میرے پاس آئے اور کہا کہ یا کرام لڑکیان بمنزلہ ثمر درخت ہین جب ثمر اوسکے پختہ

خصا
روزہ
کرنا

کر دیتی ہے اور اسیطرح باکرہ لڑکیان ہین جب بالغ ہوتی ہین تو اونکی کوئی دوا نہین ہے سوا شوہر کے والا فساد سے وہ امین نہین ہین اسلیئے کہ وہ بشر ہین رسم دوم استحباب محبت لنسوان حلال ہین اور کراہت افراط محبت ہین وسائل الشیعہ مین ہے جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہین کہ قول مرد کا عورت سے کہ مین تجھکو دوست رکھتا ہون کبھی اوسکے قلب سے نہین جاتا اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ جسقدر زیادہ عورتون کو دوست رکھتا ہے اوتنا ہی ایمان اوسکا زیادہ ہوتا ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ بہت کرو نیکی عورتون سے دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو شخص ہماری محبت مین شدید ہے وہ عورتون کی محبت مین بھی شدید ہے اور شیرینی کی محبت مین اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ فتنے تین ہین محبت لنسوان اور وہ تلوار شیطان ہے اور شراب خواری اور وہ جال شیطان کا ہے اور حب دینار و درہم اور وہ تیر شیطان کا ہے پس جو شخص محبت کرے عورتون کی تو وہ منتفع ہوگا اپنی زندگانی سے اور جو شخص دوست رکھے شراب خواری کو تو جنت اوسپر حرام ہوگی اور جو شخص دوست رکھے دینار و درہم کو پس وہ عبد دنیا ہے بیان ظاہر اس حدیث سے افراط محبت لنسوان مقصود ہے جیسا شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے سمجھا ہے اور مقصود محبت لنسوان حرام اس حدیث مین ظاہر تر ہے قرینہ ما بعد حدیث سے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اول وہ چیز جسمین معصیت خدا کی گئی چھ خصلتین ہین حب دنیا و حب ریاست و حب خواب و حب نسا و حب طعام و حب راحت اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہین دیکھا مین نے ضعیف دین مین اور ناقص عقل مین زیادہ زائل کرنے والا عقل کا واسطے ذی عقل کے تم عورتون سے رسم سوم جن صفتون کی عورتون و مردون سے نکاح مین اجتناب مستحب ہے یا واجب ہے
اور انکا ...

اور ہو وہ پرہیز کرے کسی بلا سے ظاہر کرے زینت اپنی اوسکے لیے جب شوہر غائب ہو
اور پارسائی کرے ساتھ اوسکے جب وہ حاضر ہو نہ سنے قول اوسکا اور نہ اطاعت کرے
اوسکے حکم کی اور جب خلوت کرے اوس سے شوہر اوسکا تو انکار کرے اوس سے
جس طرح جانور تند وقت سواری دشواری کرتا ہے اور نہ قبول کرے عذر اوسکا اور
نہ بخشے گناہ کو اوسکے اور بدترین مرد تمھارا وہ ہے جو بہتان کرنے والا بخیل و بدکار
ہو تنہا کھانے والا اور باز رکھنے والا اپنی عطا کا اور مارنے والا اپنی زوجہ اور غلام
کا ہو پناہ دینے والا ہو اپنی عیال کا اپنے غیر کیطرف اور عاق والدین ہو دوسری
حدیث مین فرمایا کہ ہین بدترین زنان تمھاری عقیمہ اور نجس و لجاجت کنندہ گنہگار
و ذلیل اپنی قوم مین بزرگ اپنے نفس مین پارسا اپنے شوہر پر منھ کے بھل گرانے
والی اوسکے غیر پر دوسری حدیث مین فرمایا کہ بچو اوس خوبصورت عورت سے جو
بدکار ہو اور فرمایا زید سے کہ پانچ طرح کی عورت سے نکاح نکرنا کبود چشم بیہودہ گو سے
اور بلند قد لاغر سے اور پستہ قد بدنما سے اور عجوزہ سے جسکی شہوت پچھڑ گئی ہے اور
اوس عورت سے جسکو فرزند ہو تیرے غیر سے اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے
ہین کہ خدمت رسولؐ مین ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ اے نبیؐ خدا میرے چچا کے
ایک لڑکی ہے جسکے حسن و جمال و دین سے مین راضی ہون مگر وہ عقیمہ ہے فرمایا
نہ تزویج کر اوس سے اور دوسرے روز دوسرا شخص آیا اوسنے بھی مثل اسکے کہا
حضرت نے فرمایا کہ تزویج کر بدصورت سے مگر اولاد پیدا کرے کہ مین بسبب تمھارے
زیادتی لیجاؤنگا بروز قیامت امم سابقہ سے اور جناب صادق علیہ السلام نے
فرمایا ایک حدیث مین کہ شومی عورت کی یہ ہے کہ مہر اوسکا کثیر ہو اور رحم اوسکا عقیم
ہو اور فرمایا جناب سید الساجدین علیہ السلام نے کہ زن سیاہ بچہ لانے والی محبوب
تر ہے میرے نزدیک زن خوبصورت و عقیمہ سے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ جو شخص تزویج کرے اپنی دختر کو شراب پینے والے سے تو اوسنے قطع رحم اوس

ذکر کیا اور فرمایا جناب [illegible]

نکاح کی کرے تو اوسکو تزویج نکرو اور بشار واسطی کہتے ہین کہ مین نے امام رضا علیہ السلام کو
لکھا کہ ایک میرا قرابتدار ہے اور اوسنے مجھسے درخواست نکاح کی ہے اور وہ کج خلق ہے
فرمایا کہ نہ تزویج کر اوس سے اگر کج خلق ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ
مناکحت کرو زنگی سے اور نہ خزری سے پس بدرستیکہ اونکے تئین ایسے رحم ہین جو دلالت
کرتے ہین عدم وفا پر اور فرمایا کہ سندھ و ہند و قندھار مین کوئی نجیب و برگزیدہ نہین
ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہ ساکن کرو خوزی کو اور نہ تزویج
کرو اونکی طرف پس اونکے تئین ایک رگ ہے جو طلب کرتی ہے اونھین طرف عدم وفا
کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اے ہشام نبطی نہ عرب سے ہے نہ عجم سے
پس نہ بناؤ اون مین سے کسی کو دوست اور نہ مددگار پس اونکے لیئے اصول ہین جو طلب
کرتے ہین اونکو طرف عدم وفا کے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث
مین کہ نہ نکاح کرو کسی کُردی سے کہ وہ لوگ ایک قسم کے جن ہین جنکا پردہ کھل گیا ہے
اور فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ بچو احمق عورت کے نکاح کرنے سے پس
بدرستیکہ صحبت اوسکی بلا ہے اور اولاد اوسکی ضائع ہین اور فرمایا جناب صادق ع نے
کہ تزویج کرو احمق مرد سے اور نہ تزویج کرو احمق عورت سے پس بدرستیکہ احمق مرد
نجیب ہوتا ہے اور احمق عورت نجیب نہین ہوتی اور ایک شخص نے امام محمد باقر
علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک مرد مسلم کو ایک عورت خوبصورت پسند آئی لیکن وہ مجنونہ
ہے صلاحیت رکھتا ہے کہ اوس سے نکاح کرے فرمایا نہین لیکن اگر پاس اوسکے کنیز مجنونہ
ہو تو کوئی مضائقہ نہین کہ اوس سے جماع کرے مگر فرزند طلب نکرے اور ہشام بن حکم
کہتے ہین کہ کسی نے امام جعفر صادق ع یا امام موسی کاظم علیہما السلام سے کہا کہ ہم اپنے
بچون کو صغر سنی مین تزویج کر دیتے ہین فرمایا کہ اگر صغر سنی مین تزویج کیئے جاوین تو اونمین
میل و محبت نہین رکھتے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی شخص تزویج
کرے عورت [illegible] اور اگر بخیال

ف خوز [illegible] ۱۲

ف یعنی انزال با [illegible] ۱۲

سدیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے سدیر مجھے خبر پہونچی ہے کہ نساء اہل
کوفہ حسن و جمال رکھتی ہین اور شوہر کی اطاعت کرتی ہین تو میرے لیئے کوئی عورت
صاحب جمال تلاش کرین سدیر نے عرض کیا کہ ایک عورت مین نے پائی ہے اور وہ فلانہ
بنت فلان بن محمد الاشعث بن قیس ہے حضرت نے فرمایا کہ اے سدیر بدرستیکہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے لعنت کی ایک گروہ کو پس جاری ہوئی لعنت
اونکے اعقاب و اولاد مین قیامت تک اور مین کراہت رکھتا ہون کہ میرا بدن کسی
اہل جہنم کے بدن سے ملے بیان اوّل اس حدیث کا ماقبل سے منافی نہین ہے اسلیئے
کہ محض تلاش جمیلہ مقصود امام نہ تھا بلکہ ساتھی اوسکے مطیعہ شوہر کی بھی تلاش تھی
اور کراہت اوسمین ہے جو محض جمال یا مال مقصود ہو ہر چند عورت کسی طرح کی ہو
اور فضیل بن یسار کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق علیہ السلام سے کہا کہ میری
زوجہ کی ایک بہن ہے جو ہمارے مذہب پر ہے اور بصرہ مین ہمارے مذہب پر
نہین ہے مگر قلیل پس تزویج کرون اوسکو ایسے شخص سے جو اوسکے مذہب پر نہو فرمایا
نہین اور نہین ہے اسمین خوبی بتحقیق کہ خدا فرماتا ہے فلا ترجعوھن الی الکفار
لاھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن یعنی نہ پھیرو اونکو طرف کافرون کے کہ
نہ وہ عورتین اونکے لیے حلال ہین اور نہ وہ مرد اون عورتون کے لیئے حلال ہین
پھر اونھین سے منقول ہے کہتے ہین کہ مین نے پوچھا اونھین حضرت سے کہ ناصب سے
نکاح ہوسکتا ہے فرمایا واللہ نہین حلال ہے فضیل کہتے ہین کہ دوبارہ مین نے
پوچھا کہ میری جان فدا ہو آپ کیا فرماتے ہین اوسکے نکاح مین فرمایا کہ مومنہ نہ
نکاح کیجائیگی مگر مومن سے اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نکاح یہودیہ
و نصرانیہ کا محبوب تر ہے میرے نزدیک نکاح ناصبیہ سے دوسری حدیث مین
ہے کہ نکاح یہودیہ و نصرانیہ کا افضل ہے نکاح ناصبی و ناصبیہ سے دوسری
حدیث مین فرمایا کہ نہ دو بیٹی اوار ... مسلمے کے لیئے ... سے کسی ناصبی ... مین

اوسکے جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جو شخص جنگ قائم کرے
اوسکو کچھ حصہ اسلام مین نہین ہے اسی لیئے نکاح اونکا حرام ہے اور فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ دو قسم کو میری امت کے حصہ اسلام مین نہین ہے
جو جنگ قائم کرے میرے اہلبیت سے اور غلو کرے دین مین اور جو شخص حلال جانے
لعن جناب امیر المومنین صلوات اللہ و سلامہ علیہ وآلہ کو اور خروج کرنا مسلمانون پر
اور قتل کرنا بھی باعث حرمت نکاح ہے اسلیئے کہ اسمین ہلاکت مین ڈالدینا ہے اور
جہال توہم کرتے ہین کہ ہر مخالف ناصب ہے حالانکہ ایسا نہین ہے شیخ حر عاملی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ سابقا تفسیر ناصب کے خمس مین بیان ہوئی ہے اور آویگا
جو اسپر دلالت کرتا ہے اور جو صدوق نے ذکر کیا وہ ایک قسم ہے اوسکی مولف کہتا ہے
کہ احادیث دیگر سے واضح ہوتا ہے کہ ناصبی وہ ہے جو غیر امیر المومنین ع کو اوس جناب
پر فضیلت دے اور وہ ہے جو جبت و طاغوت یعنی صنمی قریش کو امام و پیشوا جانے
اور وہ ہے جو شیعہ اہلبیت سے نصب عداوت کرے بوجہ اسکے کہ وہ اہلبیت سے محبت
رکھتے ہین اور اسی وجہ سے بعض علماء کل مخالفین کی نجاست کے قائل ہوئے ہین اور
کچھ تحقیق اسکے انوار نعمانیہ مین بھی فرمائی ہے اور محل ذکر اوسکا یہ نہین ہے اور فضیل
بن یسار کہتے ہین کہ مین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ زن مومنہ کا نکاح ناصب
سے کرون فرمایا نہین اسلیئے کہ ناصب کافر ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ نکاح کرو شکاک مین اور نہ دو لڑکی اونھین پس بدرستیکہ عورت اخذ کرتی ہے ادب
اپنے شوہر کے اور وہ قہر کرتا ہے اوسپر اور زرارہ کہتے ہین کہ مین نے امام محمد باقر
علیہ السلام سے پوچھا کہ مین خوف کرتا ہون کہ میرے لیے حلال نہو نکاح اوسکا
جو میرے مذہب پر نہو فرمایا کہ کس امر نے منع کیا تجھے نکاح بلہ سے مین نے کہا کہ بلہ کون
ہے فرمایا کہ وہ مستضعفات ہین اون عورتون سے نہ نصب عداوت کرتین نہ جانتی
[illegible]

نکاح ابلہ کا اور حمران بن اعین کہتے ہین اور بعض اعزہ اونکی نکاح چاہتے تھے مگر کوئی عورت
مسلمہ مومنہ نملی پس مین نے اسکا ذکر جناب صادق علیہ السلام سے کیا حضرت نے
فرمایا کہ کیون غافل ہے تو اون ابلہ لوگون سے جو کچھ نہین پہچانتے رسم چہارم
جن صفات کی نسوان و رجال سے نکاح مستحب ہے وسائل الشیعہ
مین ہے ابراہیم کرخی کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا خدمت جناب صادق علیہ السلام
مین کہ زوجہ میری مرگئی اور میرے موافق مزاج تھی اور اب مین قصد رکھتا ہون کہ پھر
نکاح کرون فرمایا کہ نگاہ کر کہ نفس اپنا کہان تو رکھتا ہے اور کسکو اپنے مال مین شریک
کرتا ہے اور مطلع کرتا ہے اپنے راز اور دین پر پس اگر ضروری نکاح کرنے والا ہے
تو اوس باکرہ سے جو خیر کی طرف منسوب ہو و نیز حسن خلق کی طرف اور آگاہ ہو کہ
عورتین اوسی طرح کی ہین جیسا کہ کہا ہے پھر یہ اشعار حضرت نے پڑھے اشعار

اَلَا اِنَّ النِّسَاءَ خُلِقْنَ شَتّٰی	فَمِنْهُنَّ الْغَنِيْمَةُ وَالْغَرَامُ
وَمِنْهُنَّ الْهِلَالُ اِذَا تَجَلّٰی	لِصَاحِبِهٖ وَمِنْهُنَّ الظَّلَامُ
فَمَن يَظْفَرْ بِصَالِحِهِنَّ يَسْعَدْ	وَمَن يُغْبَنْ فَلَيْسَ لَهٗ انْتِقَامُ

آگاہ ہو کہ عورتین بہت سی خلق ہوئی ہین پس اونہین سے غنیمت و شیفتگی ہین اور
بعض اونہین ہلال ہین جو اپنے شوہر کے لیے روشن ہوتی ہین اور اونہین سے تاریکی
ہین پس جو شخص ظفریاب ہو ساتھ صالح عورتون کے وہ تو سعید ہوا اور جو شخص
نقصان مین پڑا تو نہین ہے اوسکے لیے عوض پھر فرمایا کہ عورتین تین ہین زن بچہ آور
جو اپنے شوہر کی معین ہے امور دنیا و آخرت مین اور عورت عقیم ہے جو جمال و خلق
نہین رکھتی اور اپنے شوہر کی معین خیر نہین ہے اور عورت چیخنے والی دوسرے
اشیا عیب جو کثیر کو کم سمجھتی ہے اور کم کو قبول نہین کرتی اور فرمایا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ بہترین زنان تمہارے بچہ آور عفیفہ عزیزہ اپنے قوم مین
ذلیل اپنے شوہر کے ساتھ

اوس سے تخلیہ کرتا ہے تو عطا کرتی ہے جو وہ اوس سے چاہتا ہے اور نہین تکلیف
دیتی اوسکو جماع پر اور امام رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا امیر المومنین ع نے
کہ بہترین زنان تمھاری پانچ ہین دھیمی اور نرم مزاج خلوص رکھنے والی اپنے
شوہر سے جب شوہر اوسکا غضبناک ہو تو نہ سوئیگی تا اینکہ شوہر اوسکا راضی ہوجب
شوہر اوسکا حاضر نہ رہے تو حفاظت کرے اوسکی غیبت مین پس ایسی عورت عمل کنندہ
ہے عمل کنندگان خدا سے اور جو رضاے خدا کے لیے عمل کرے وہ ناامید نہین رہتا
اور فرمایا جناب رسول خدا و جناب صادق صلے اللہ علیہما و آلہما نے کہ بہترین زنان
تمھاری خوش رائحہ ہے جب کلام کرے تو نیکی سے کلام کرے اور جب چپ رہے تو نیکی
چپ رہے پس ایسی عورت اون لوگون مین ہے جو رضائے خدا کے لیے عمل کرتی ہین
اور عامل رضاے خدا ناامید نہین ہوتا اور نہ اوسکو ندامت ہوتی اور جناب صادق
علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ بہترین زنان
تمھاری عفیفہ و پر شہوت ہین دوسری حدیث مین فرمایا کہ بہترین زنان میری امت کی
وہ ہے جو خوش رو ہو اور مہر اوسکا کم ہو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بہترین
زنان وہ ہے کہ جب شوہر کے ساتھ تنہا ہو اور پیراہن اوتارے تو ساتھی اوسکے حیا
اوترجائے اور جب پیراہن پہنے تو ساتھی اوسکے حیا پہن جائے اور ایک شخص خدمت
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ مین آیا اور عرض کیا کہ میری ایک زوجہ ہے جب مین
داخل مکان ہوتا ہون تو میرا استقبال کرتی ہے اور جب مین نکلتا ہون تو میری
مشایعت کرتی ہے اور جب مجھکو غمگین دیکھتی ہے تو کہتی ہے کہ کیون غمگین ہو اگر رزق
کے لیے غمگین ہو تو دوسرا اوسکا متکفل ہے اور اگر امر آخرت کے لیئے غمگین ہو تو خدا
تمھارے غم کو زیادہ کرے حضرت نے فرمایا کہ خدا کے بہت سے عمال ہین اور
یہ عورت اوتھین مین سے ہے اور اوسکے لیے نصف اجر شہید ہے اور جناب صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کو خدا [illegible]

سونا و چاندی بھی نہین ہے بلکہ وہ بہتر ہے سونے و چاندی سے اور زن غیر صالحہ کی
قیمت مٹی بھی نہین ہے بلکہ مٹی اوس سے افضل ہے اور فرمایا امیر المومنین ع نے
کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ بہترین زنان تمھاری زنان
قریش ہین کہ مہربان ترہین اپنے شوہرون سے اور رحیم ترہین اپنی اولاد سے انکار
نہین رکھتین اپنے شوہرون سے پارسا ہین دوسرون سے اور فرمایا امام رضا ع نے
کہ نہین فائدہ اوٹھایا کسی بندہ نے کوئی فائدہ جو بہتر ہو زوجہ صالحہ سے جب کہ دیکھتا ہے
اوسکو خوش ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے تو وہ اپنی حفاظت کرتی ہے اور مال
شوہر کی حفاظت کرتی ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ سعادت
مرد سے ہے زوجہ صالحہ کا ہونا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ تین چیزین
ایسی ہین جنمین مومن کے لیے راحت ہے مکان کشادہ جسمین اپنی بدحالی کو لوگون سے
پوشیدہ کرتا ہے اور زن صالحہ جو معین ہوتی ہے اوسکے امور دنیا و آخرت پر اور
دختر جسکو گھر سے نکالتا ہے بسبب موت کے یا نکاح کردینے کے اور فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ نکاح کرو کفو مین اور نکاح کرواونسے یعنی لڑکی دو اور
لو اور پسند کرو اپنے نطفہ کے لیئے ایسی عورت جو شائستہ ہو اور فرمایا کہ جو شخص کسی
عورت سے نکاح نہ کرے مگر اوسکے جمال کے لیے تو محروم رہیگا یا مال کے لیئے تو محروم
رہیگا پس لازم ہے تم لوگون پر کہ دیندار عورت سے نکاح کرو اور فرمایا کہ نکاح کرو
باکرہ سے جو بچہ آور ہو اور نہ نکاح کرو خوبصورت اور عقیم سے کہ مین مباہات کرونگا
بسبب تم لوگون کے بروز قیامت امم سابقہ سے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ نکاح
کرو باکرہ سے کہ دہن اونکے خوشبوتر اور رحم اونکے کشادہ تر اور پستان اونکے پرشیرتر
اور زیادہ بچہ جنے والیان ہین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ امیر المومنین
علیہ السلام فرماتے ہین کہ نکاح کرو زن گندم گون فراخ پیشانی سیاہ چشم بزرگ سرین سے
پس اگر ایسی عورت [illegible]

کہ زن بزرگ سرین نجیب تر ہوتی ہے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جب ارادہ
تزویج کرتے تھے تو کسی عورت کو بھیجتے تھے اور فرماتے تھے کہ گردن اوسکی سونگھ پس اگر
گردن سے اوسکے خوشبو آتی ہوگی تو خوش رائحہ ہوگی اور فرماتے تھے کہ دیکھ اوسکے بالا
پا کو پس اگر وہ پر گوشت ہوگا تو فرج اوسکی پر گوشت ہوگی اور امام رضا علیہ السلام فرماتے
ہین کہ سعادت مرد سے ہے کہ رخ زن سفید سے پردہ اوٹھائے یعنی عورت اوسکی سفید ہو
اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ جب تم مین سے کوئی چاہے کہ نکاح کرے تو سوال کرے
عورت کے بال سے جسطرح اوسکے مونھ سے سوال کرتا ہے کہ بال نصف حسن ہے۔ اور
فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ طلب
کرو نیکی پاس خوبصورت عورتون کے پس فعل اونکا لائق تر ہے کہ نیک ہو اور نہج البلاغہ
مین ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ بہترین خصال زنان بدترین خصال مردان
ہین تکبر اور جبن اور بخل پس جبکہ عورت متکبرہ ہوگی تو اپنے نفس پر کسی کو قدرت نہ دیگی
اور جب بخیل ہوگی تو اپنا اور اپنے شوہر کا مال حفاظت سے رکھیگی اور جب جبن دیعنی اسہین
ہوگا تو دوری کریگی جملہ اون امور سے شر کے جاوسپیدا ہونگے رسم پنجم
اس بیان مین کہ مومن کفو مومن ہے اور مستحب ہے نکاح اعلی النسب
والے کو ادنی نسب والی عورت سے۔ کافی مین ابو حمزہ ثمالی سے حدیث
طویل مین منقول ہے ملخص اوسکا یہ ہے کہ ایک شخص خدمت امام محمد باقر علیہ السلام
مین آیا اور عرض کیا کہ مین نے آپکے دوست فلان بن ابی رافع سے اوسکی دختر کی
خواستگاری کی لیکن اوسنے انکار کیا اور مجھے حقیر سمجھا بسبب میری فقیری و غربت کے
اور اس امر سے بیانے صدمہ پہونچا ہے کہ مین نے موت کی تمنا کی امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو جا اور میری طرف سے اوس سے کہہ کہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابیطالب
علیہ السلام تجھسے کہتے ہین کہ منجح بن ریاح میرے دوست سے اپنی فلان بیٹی کا نکاح
کردے اور ہرگز انکار نکر پس وہ شخص نہایت مسرور چلا اور جب نظر سے غائب ہوا

تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص یمامہ کا رہنے والا جسکو جویبر کہتے تھے
طالب دین اسلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس آیا اور مسلمان ہوا اور
تھا وہ پستہ قد بدہیئت محتاج وعریان اور برے سیاہ لوگون مین تھا پس حضرت نے
اوسکو اپنے متعلق کیا اور لباس پہنایا پس ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے اوس سے بکمال لطف وکرم فرمایا کہ اے جویبر اگر تو تزویج کرتا کسی عورت سے
اور وہ تیری معین دنیا وآخرت ہوتی تو بہتر تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ص میرے
باپ مان فدا ہون کون مجھسے رغبت کریگا کہ نہ تو مجھ مین حسب ہے نہ نسب ہے
نہ مال ہے نہ جمال ہے پس کون عورت مجھسے رغبت کریگی حضرت نے فرمایا کہ اے
جویبر خدا نے کمینہ کیا ہے بسبب اسلام کے اوسکو جو جاہلیت مین شریف تھا اور شریف
کر دیا گیا بسبب اسلام کے وہ جو جاہلیت مین کمینہ تھا اور بزرگ کیا بسبب اسلام کے
اوسکو جو جاہلیت مین ذلیل تھا اور دور کیا بسبب اسلام کے نخوت جاہلیت اور
مفاخرت قبائل کو اور سبکو عالی نسب کیا پس تمام لوگ آجکے روز سیاہ وسفید اور قرشی
اور عربی اور عجمی آدم سے ہین اور آدم کو خدا نے مٹی سے پیدا کیا ہے اور محبوب تر
لوگون کا خدا کے نزدیک بروز قیامت مطیع تر اوسکا ہے اور پرہیزگار تر ہے اور
مین نہین جانتا اے جویبر کسی مسلمان کے تئین تیرے اوپر فضیلت مگر اوس شخص کو
جو تجھسے زیادہ پرہیزگار اور مطیع ہو پھر فرمایا کہ جا اے جویبر زیاد بن لبید کے پاس
کہ وہ اشرف اولاد بیاضہ ہے حسب مین اور کہہ اوس سے کہ مین رسول خدا کا بھیجا ہوا
آیا ہون اور وہ حضرت تجھ سے فرماتے ہین کہ جویبر سے اپنی دختر ذلفا کو تزویج کردے
امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جویبر نے جاکر پیغام پہونچایا زیاد نے کہا کہ کیا
رسول خدا نے فرمایا ہے جویبر نے کہا کہ ہان مین اتہام حضرت پر نہین کرتا زیاد نے
کہا کہ ہم لوگ اپنے جوانون کا نکاح نہین کرتے مگر انصار مین جو کفو ہوتے ہین پس تو
واپس جا تا اینکہ مین خود حضرت سے ملاقات کرون اور میرا عذر حضرت سے بیان کر جویبر
یہ کہتے واپس چلے گئے واللہ اس راہ پر قرآن نازل نہین ہوا اور نہ اس امر پر نبوت خاتم

سنا اور وہ پردہ مین تھی پس اپنے باپ کو بلوایا اور پوچھا کہ جویبر سے کیا گفتگو تھی اوسنے
سب قصہ بیان کیا کہ اسطرح اگر اوسنے پیغام رسولؐ پہونچایا ہے ولفائے کہا کہ واللہ
جویبر نے جناب رسول خداؐ پر اتہام نہین کیا ہے پس اوسکو واپس بلواؤ پس زیاد نے
جویبر کو واپس بلوا کر متوقف کیا اور خود جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے پاس
آیا اور عرض کیا کہ جویبر آپکا یہ پیغام میرے پاس لیگیا تھا کہ تو اپنی دختر دلفا کا نکاح
جویبر سے کردے پس مین نے اوسکے قول کو صحیح نجانا بلکہ خدمت اقدس مین حاضر
ہوا اور ہم لوگ تزویج نہین کرتے مگر اونہین جو ہمارے کفو ہین انصار سے جناب
رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے زیاد جویبر مومن ہے اور مومن کفو ہے مومنہ کا اور
مسلم کفو ہے مسلمہ کا پس تو تزویج کر اے زیاد اپنی دختر جویبر کو اور روگردانی نہ کر
پس زیاد نے واپس آکر اپنی دختر سے کل ماجرا بیان کیا اوسنے کہا کہ اگر تو مخالفت
رسولؐ کی کریگا تو کافر ہو جائے گا اب تزویج کر جویبر سے پس اوسنے اپنی لڑکی کا
نکاح جویبر سے کردیا اور حدیث طویل ہے پھر اوسمین یہ ہے کہ تین دن تک جویبر نے اپنی
زوجہ سے التفات نکیا پس اوسکے باپ نے آکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے
شکایت کی اور جب حضرت نے جویبر سے پوچھا تو اوٹھون نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ
مین نے اپنی حالت غربت و فقر و لباس فقیرانہ کو یاد کیا اور دوست رکھا مین نے
کہ بعوض مکان واسع و فرش و متاع و زوجہ حسینہ و جمیلہ کے شکر خدا بجا لاؤن اور اب
آجکی رات مین اسکو انشاء اللہ رضامند کرونگا پس جویبر کے کلام سے زیاد کو حضرت نے
آگاہ کیا اور سب مطمئن ہوے اور جویبر نے وعدہ اپنا وفا کیا اور جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ کسی جہاد کو چلے اور جویبر بھی ہمراہ تھے پس وہان شہادت پائی رحمہ اللہ
اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ تزویج کیا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مقداد بن اسود سے ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب
کو پھر فرمایا جو مین نے ... کہ تزویج کیا اوسکو مقداد سے تاکہ پست کرین امور نکاح کو اور لوگ

پرہیزگار تر ہے اور تھے زبیر بھائی عبد اللہ اور ابو طالب کے ایک مان اور ایک باپ سے
اور انوار نعمانیہ مین ہے کہ نکاح کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے
عم زبیر بن عبد المطلب کی دختر کا مقداد سے اور تھے وہ پست نسب لیکن اسلام نے
پستی نسب کو اونکے اوٹھا دیا "تاکہ سبب حجت ہو امت پر جیسا کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین نے نکاح کیا زید بن حارثہ کا زینب بنت جحش سے اور نکاح
کیا مقداد کا ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب سے تاکہ جانین لوگ کہ شرف محض شرف
اسلام ہے بیان زید غلام جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ تھے اور زینب دختر جحش
دختر امیمہ دختر عبد المطلب تھین اور بعد طلاق زید کے جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے اونھین زینب سے نکاح کیا اور حیات القلوب مین ہے کہ طبرسی
نے روایت کی ہے کہ جب زینب دختر جحش کہ مان اونکی امیمہ دختر عبد المطلب
تھین حضرت نے اونکو زید کے لیئے خواستگاری کی اونھون نے بہت انکار کیا
اور کہا کہ مین دختر عمہ ہون آپکی اور ہرگز راضی نہونگی کہ زن زید ہون اور بھائی
نے اونکے بھی یہی کہا پس آیہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ نازل ہوا پس
زینب نے کہا کہ مین راضی ہوئی اور اپنے باب مین حضرت کو اختیار دیا پس اوس
جناب نے زینب کا زید سے نکاح کر دیا اور وسائل الشیعہ مین جناب صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب سید الساجدین علیہ السلام نے ایک کنیز سے
نکاح کیا تو عبد الملک بن مروان نے حضرت کو لکھا کہ آپ شوہر کنیزون کے ہو گئے
پس حضرت نے جواب لکھا کہ خدا نے اوٹھا دیا ہے بسبب اسلام کے فرومائگی کو اور
تمام کیا ہے بسبب اوسکے کمی کو اور اکرام کیا ہے بسبب اوسکے عیب سے پس نہین ہے
کوئی برائی مسلم پر جزین نیست کہ برائی برائی جاہلیت کی ہے بدرستیکہ جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے نکاح کر دیا اپنے غلام کا اور خود نکاح کیا اوسکی کنیز سے اور علی بن
اسباط نے جناب [illegible]

تو کسی کو اپنا مثل نہین پاتا پس نہ خیال کر اس باب مین خدا تجھپر رحم کرے بدرستیکہ
فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب آوے تمہارے پاس وہ شخص
جسکے خلق و دین سے تم راضی ہو تو اوسکو لڑکی دو اور اگر ایسا نہ کروگے تو باعث
فساد عظیم ہوگا اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب آوے تمہارے پاس وہ شخص جسکے خلق و دین سے
تم راضی ہو تو اوسکو لڑکی دو مین نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم ہر چند پست نسب ہو
فرمایا کہ جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص جسکے دین و خلق سے تم راضی ہو
تو اوسکو تزویج کر دو اور اگر نہ کروگے تو باعث فساد عظیم ہوگا- اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ کفو وہ ہے جو عفیف و پارسا ہو اور پاس اوسکے یسار ہو
یعنی غنی ہو اور محتاج نہو رسم ششم اس بیان مین کہ جس عورت کے ساتھ
نکاح مقصود ہو اوسکے ہاتھ اور بال اور رخسار دیکھ سکتا ہے اور
بلا تلذذ غور کر سکتا ہے- وسائل الشیعہ مین ہے حسن بن السری
کہتے ہین کہ مین نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کوئی شخص کسی عورت سے
قصد نکاح رکھتا ہے پس اوسکو بہ تامل دیکھ سکتا ہے جانب پشت اوسکے اور منھ کو
اوسکے فرمایا کہ ہان کوئی مضائقہ نہین کہ دیکھے مرد اوس عورت کو جسکی تزویج کا
ارادہ رکھتا ہے دیکھے جانب پشت اوسکی اور منھ کو اوسکے اور ایک شخص نے
اونھین حضرت سے کہا کہ آیا دیکھ سکتا ہے بالون اور رخسارون کو عورت کے
وہ شخص جو اوس سے ارادہ تزویج رکھتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہین اگر تلذذ کی
ارادے سے نہو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہین کہ دیکھے مرد منھ
اور ہاتھون کو اوس عورت کے جس سے ارادہ تزویج رکھتا ہے رسم ہفتم
اس بیان مین کہ ولایت باکرہ بالغہ عاقلہ کی مشترک ہے درمیان

سے روایت کرتے ہین فرمایا کہ مشورہ کیا جائے باکرہ سے اور غیر باکرہ سے اور نہ نکاح
کیا جائے مگر باجازت اوسکے اور صفوان کہتے ہین کہ مشورہ کیا عبدالرحمان نے امام
موسی کاظم علیہ السلام سے اپنی لڑکی کے نکاح کر دینے مین اپنے بھتیجے سے فرمایا کہ کر
اور ہو ایسا برضامندی لڑکی کے کہ اوسکے لیئے اوسکے دل مین بھی حصہ ہے اور مشورہ
کیا خالد بن داؤد نے اونھین حضرت سے اپنی لڑکی کے نکاح مین علی بن جعفر سے فرمایا
کہ کر اور ہو ایسا برضامندی لڑکی کے کہ اوسکے لیئے اوسکے دل مین حصہ ہے اور ابو مریم سے
منقول ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ وہ لڑکی باکرہ جسکا باپ موجود ہو اوسکا
نکاح نہوگا مگر باجازت باپ کے اور جب وہ اپنے نفس کی مالک ہو تو خود نکاح کرے
جب چاہے اور حدیث عبدالخالق مین ہے کہ مین نے پوچھا امام جعفر صادق علیہ السلام
سے کہ آیا عورت ثیبہ خواستگاری نکاح کی اپنے لیئے کریگی فرمایا کہ وہ مالک تر ہے
اپنے نفس کی جسکو چاہے متولی عقد کرے جبکہ کفو ہو بعد اسکے کہ پہلے اسکے شوہر
کر چکی ہو۔ رسم ہشتم اس بیان مین کہ استیذان باکرہ مین سکوت
وظہور عدم کراہت کافی ہے۔ وسائل الشیعہ مین ہے امام موسی کاظم
علیہ السلام فرماتے ہین کہ عورت باکرہ کی اجازت اوسکا سکوت ہے اور ثیبہ اپنے
نفس کی مالک ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے اوس شخص کے باب مین
جو اپنی بہن کے نکاح کر دینے کو چاہے کہ اوس سے مشورہ لے اگر سکوت کرے تو وہی
اقرار ہے اور اگر انکار کرے تو نکاح نکرے اور ضحاک بن مزاحم کہتے ہین کہ مین سنا ہی
علی بن ابی طالب علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے پھر حدیث تزویج فاطمہ علیہا السلام
کو بیان کیا اور اپنی خواہش جناب رسول خداؐ سے بیان کی تو حضرت نے فرمایا کہ اے
علی قبل تمہارے چند لوگون نے مجھسے درخواست کی اور مین نے فاطمہؑ سے ذکر کیا تو چہرہ
اونکے کراہت پائی لیکن توقف کر دتا اینکہ میں واپس آؤن پس پاس جناب سیدہؑ کے آئے
اور اون معظمہ کو اطلاع کی اور فرمایا کہ علیؑ نے تمھارے باب مین ذکر کیا ہے اے فاطمہ

کراہت نہ پائی پس اوٹھے وہ جناب کہتے ہوے کہ اللہ اکبر سکوت اوسکا اقرار اوسکا ہے
بیان اس حدیث سے تین امور مستفاد ہوئے ایک یہ کہ باپ کو دختر سے نکاح مین
اجازت لینی چاہیئے دوسرے لڑکی کا سکوت بمنزلۂ اقرار ہے تیسرے اگر قرائن سے
کراہت ثابت ہو تو پھر سکوت کافی نہین ہے۔ رسم نہم اس بیان مین
کہ جد و پدر دختر صغیر کو ولایت اوسکی حاصل ہے اور جد اولے
ہے پدر سے۔ وسائل الشیعہ مین ہے زرارہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا خدمت
جناب صادق علیہ السلام مین کہ اگر کسی لڑکی کا باپ چاہتا ہے کہ ایک شخص سے
اوسکا نکاح کرے اور دادا اوسکا چاہتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے حضرت نے
فرمایا کہ جد اولی ہے اگر کوئی ضرر نہو اور اگر باپ نے پہلے اوسکے اوسکا نکاح نکیا ہو
اور جائز ہے کہ لڑکی کا نکاح باپ کرے اور دادا کرے دوسری حدیث مین فرمایا
کہ جب پدر و جد دونو نکاح کر دین تو صحت نکاح اول کے لیئے ہے اور اگر دونو ایک
وقت مین نکاح کرین تو جد اولی ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین
کہ ایک روز مین زیاد بن عبد اللہ کے پاس تھا کہ ایک شخص نے آکر شکایت اپنے
باپ کی کی اور کہا کہ اے امیر میرے باپ نے میری دختر کا نکاح بغیر اجازت میری
کر دیا پس زیاد نے اپنے جلیسون سے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اس مسئلہ مین اونھون نے
کہا کہ نکاح اوسکا باطل ہے پھر میری طرف متوجہ ہوا اور مجھسے کہا کہ آپ کیا فرماتے
ہین پس مین جواب دینے والون کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ کیا تم لوگ روایت نہین
کرتے کہ ایک شخص مثل اسکے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے پاس آیا تھا اور
اپنے باپ کی شکایت کی تھی تو حضرت نے فرمایا کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے
ہے اون لوگون نے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہے پس مین نے کہا کہ پھر کیونکر نکاح
باطل ہے درحالے کہ وہ اور اوسکا مال اوسکے باپ کے لیے ہے حضرت فرماتے ہین کہ

اوسکی دختر کی درخواست نکاح کی غرض سے اور وہ ایک شخص سے خواہش نکاح کی کرے
اور باپ اوس شخص کا دوسرے سے خواہش کرے تو کون احق نکاح ہے فرمایا وہ ہے
جس سے جد خواہش کرے اسلیے کہ دختر اور باپ اوسکا اوسکے جد کے لیے ہے
رسم دہم اس بیان مین کہ نہین ہے ولایت والدین پسر پر اور
جائز ہے کہ پسر نکاح کرلے ہر چند والدین کو کراہت ہو۔ وسائل الشیعہ
مین ہے ابن ابو یعفور کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق ع سے عرض کیا کہ مین
ایک عورت سے نکاح چاہتا ہون اور والدین میرے دوسری عورت سے چاہتے ہین
فرمایا کہ نکاح کر جس سے تو خود خواہش رکھتا ہے اور ترک کر اوسے جسکو تیرے والدین
خواہش رکھتے ہین اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب تزویج کرے
مرد اپنے پسر کو تو اوسکے پسر کو اختیار ہے اور اگر تزویج کرے اپنی دختر کے تئین
تو جائز ہے۔ رسم یازدہم اس بیان مین کہ نکاح صغیر اگر باپ یا جد کردے
تو عقد صحیح ہے اور اگر دوسرا کرے تو موقوف ہے اوسکی رضا پر بعد
بلوغ و عقل کے وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اوس
لڑکے کے باب مین جو نکاح کردیا جاے کسی دختر سے کہ اگر اوسکے والدین نے نکاح کردیا ہے
تو زوجین وارث شرعی ہونگے راوی نے کہا کہ باپ اگر پسر کی طرف سے طلاق دے
تو جائز ہے فرمایا کہ نہین شیخ حُر عاملی فرماتے ہین کہ بعض مقصود سیاق کو ہوا
اور آتا ہے جو اسپر دلالت کرتا ہے مواریث وغیرہا مین رسم دوازدہم اس
بیان مین کہ عقد صحیح ہے اگر زن معیّنہ کے نام لینے مین وکیل خطا کرے
وسائل الشیعہ مین ہے محمد بن شعیب کہتے ہین کہ مین نے حضرت کو لکھا کہ ایک شخص نے
درخواست نکاح کی اپنے چچا زاد بھائی سے اوسکی دختر کی پس اوسنے اپنے بعض
اخوان کو حکم دیا کہ نکاح اوسکی بیٹی کا اوس سے کردے اور اس شخص نے نام مین اوس

اور اوس شخص [illegible] کوئی اور ذکر نہین تھی اوس نام کی گفتگو ذکر کیا ہے تو تزویج کنندہ نے حضرت نے جواب لکھا کہ کوئی مضائقہ نہین

فصل بیان آرائش نکاح مین رسم اول فرش و آراستگی مکان مین۔

وسائل الشیعہ مین ہے حماد بن عیسے سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے دیکھا ایک فرش کو جو ایک شخص کے گھر مین بچھا تھا پس فرمایا کہ ایک فرش مرد کا ہوتا ہے اور ایک فرش اوسکی زوجہ کا اور ایک فرش اوسکے مہمان کا اور چوتھا فرش شیطان کا ہے اور عبد اللہ بن عطا کہتے ہین کہ مین خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین گیا تو دیکھا حضرت کے مکان مین چند بچھونے اور تکیے اور بچھونے صوف کے اور بغلی تکیے دیکھے پس کہا مین نے کہ یہ کیا ہے فرمایا کہ متاع زن ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ چند لوگ خدمت امام حسین علیہ السلام مین آئے اور کہا کہ یا ابن رسول اللہ صلعم آپکے گھر مین ہم ایسی چیزین دیکھتے ہین جنسے ہم کراہت رکھتے ہین اور دیکھا تھا حضرت کے گھر مین فروش اور مسندین تو حضرت نے فرمایا کہ ہم تزویج کرتے ہین عورتون سے اور دیتے ہین مہر اونکا تو مول لیتی ہین جو چاہتی ہین اسمین سے ہمارا کچھ نہین ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس بچھونے اور تکیے تھے جسمین تصویرین بنی تھی اوسی پر حضرت بیٹھتے تھے اور امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک گروہ خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین آیا اور وہ جناب ایسے بچھونے پر بیٹھے تھے جسمین تصویرین بنی تھین پس اون لوگون نے آپ سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ مین نے چاہا کہ اسکی اہانت کرون اور امام رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ جھاڑو دینا مکان مین باعث زیادتی رزق ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دھونا برتن کا اور جھاڑو دینا رزق کو زیادہ کرتا ہے اور فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ نہ رکھے وہ جھاڑو اپنے گھرون مین شب کو اور باہر کردو دن ہی کو کہ وہ نشستگاہ ہے شیطان کی اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے

اور ابو حنیفہ کے ہاں کہ تکیہ نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ پر زنی ہی فرمایا

کہ میرے والد ماجد پیمہ کا تکیہ لگاتے تھے اور حیات القلوب حال تزویج جناب

خدیجہ مین ہے ورقہ نے اون معظمہ سے کہا کہ اپنے مکان کو مزین کرو اور اسباب

ولیمہ کل مہیا کرو کہ اکابر قریش تمھارے گھر آوینگے پس خدیجہ نے حکم دیا اپنے غلامون

وکنیزون کو کہ فروش اور تکیے اور پردے اور جو کچھ اسباب زینت سے تھا باہر نکالین اور

مکان کو ہر زینت سے آراستہ کرین اور بہت سے حیوانات ذبح کیے اور طرح طرح کے

حلوے و میوے و کھانے ترتیب دیئے جب صبح ہوئی تو اکابر قریش ستارون کے مکان

خدیجہ مین مجتمع ہوے اور خدیجہ نے بہت سی کرسیان اونکے لیے مرتب کی تھین اور

ایک بڑی کرسی صدر مجلس مین رکھی گئی جو سب کرسیون سے ممتاز تھی اور جب ابوجہل

لعین داخل ہوا تو کمال تکبر و جہل سے اوسی کرسی کی طرف متوجہ ہوا کہ آکر بیٹھے پس میسرہ نے

آواز دی کہ اپنی جگہ کو پہچان اور دوسری کرسیون پر بیٹھ کہ یہ تیری جگہہ نہین ہے اسی

اثنا مین شور ہوا اور تمام اہل مجلس اوٹھ کھڑے ہوے اور واسطے استقبال کے

دوڑے اور دیکھا کہ عباس و حمزہ و ابوطالب جھومتے ہین اور حمزہ تلوار برہنہ لیے کہتے ہین

کہ اے اہل مکہ استقبال سید عرب و عجم کو دوڑو کہ تمھارے قریب آگیا ناگاہ دیکھا کہ سید عرب

و عجم مانند خورشید انور کے عمامہ سیاہ سر پر باندھے ہوے اور نور جبین انور سے ساطع

اور پیراہن عبد المطلب پہنے اور چادر الیاس شانہ پر ڈالے اور نعلین عبد المطلب پائے

انور مین پہنے اور عصاے ابراہیم خلیل ہاتھ مین لیے اور انگشتری عقیق سرخ کی انگشت

مبارک مین پہنے تشریف لاتے ہین اور افواج تماشائیان حیران حسن و جمال اوس جناب کے

ہوے ہین اور اعمام و عشائر اوس جناب کے درمیان مین اوس جناب کو لیے ہوے

آرہے ہین پس تمام اکابر قریش و اشراف استقبال کو دوڑے اور جب داخل مجلس ہوے

تو اوس جناب کو کرسی اعظم پر بٹھایا اور تمام بنی ہاشم گرد اوس جناب کے بیٹھے اور جلد

دوازدھم بحار ... تزویج ... امام محمد تقی علیہ السلام مین ... ام الفضل سے منقول ہے

رکھے جائین پس ایساہی کیا گیا اور امام محمد تقی علیہ السلام نکلے اور اوسوقت سن مبارک
نو سال اور چند ماہ کا تھا اور بیٹھے درمیان دو نو تکیون کے اور یحییٰ بن اکثم سامنے اوس
جناب کے بیٹھا اور لوگ اپنے مراتب پر کھڑے ہوے اور ماموں ایک مسند پر بیٹھا جو مسند
امام سے متصل تھی بیان محل استدلال اس روایت و روایت ماقبل مین فعل معصوم ہے نہ
اور فلا تغفل اور نہج البلاغۃ مین ہے فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے
ایک خطبہ مین کہ دروازۂ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر پردہ رہتا تھا جس مین تصویرین
بنی تھین تو بعض ازواج سے اپنے فرماتے تھے کہ اسکو مجھسے پوشیدہ کرو کہ جب مین اسکو
دیکھتا ہون تو دنیا و زینت دنیا کو یاد کرتا ہون اور مکارم الاخلاق مین امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب امیر المومنین ؑ نے جناب فاطمہ صلے اللہ علیہا والہا سے
تزویج کیا تو مکان مین بالو بچھایا تھا رسم دوم بیان زینت نوشاہ مین ۔
وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ خدائے عزوجل جمیل ہے
دوست رکھتا ہے جمال اور تجمل کو اور دشمن رکھتا ہے بدحالی کو اور بدحالی بنانے کو اور فرمایا
امیر المومنین علیہ السلام نے کہ خدا جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو اور دوست رکھتا ہے
کہ دیکھے اثر اپنی نعمتون کا اپنے بندہ پر اور فرمایا دوسری حدیث مین کہ چاہیئے کہ زینت کرے
ہر ایک تمھارا اپنے بھائی مسلمان کے لیئے جسطرح زینت کرتا ہے واسطے اوس مسافر کے
جسکے ساتھ نا خوش ہیئتی سے دوست رکھتا ہے اور مکارم الاخلاق مین ہے کہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ آئینہ دیکھتے تھے اور بالون مین کنگھی کرتے اور بالون کو
برابر کرتے تھے اور کبھی پانی مین دیکھکر بالون کو برابر کرتے تھے اور زینت کرتے تھے اصحاب کے
لیئے علاوہ اوس زینت کے جو اپنی ازواج کے لیئے کرتے تھے اور عائشہ نے دیکھا اوس
جناب کو کہ ایک ظرف آب مین دیکھتے ہین اور بالون کو برابر کرتے ہین اور قصد ملاقات اصحاب
رکھتے ہین عائشہ نے کہا کہ میرے باپ مان فدا ہون آپ ظرف آب مین دیکھکر بالون کو درست

مین ہے زرارہ کہتے ہین کہ دیکھا مین نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لباس سُرخ پہنے ہوئے
پس مجھسے فرمایا کہ مین نے ایک عورت قرشیہ سے نکاح کیا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ مکروہ ہے سُرخ رنگ مگر عروس کے لیئے اور فرمایا اونھین حضرت نے کہ جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ کے پاس ایک چادر زرد تھی کہ اوڑھتے تھے اوسکو پاس زوجہ کے تا اینکہ اوسکا
رنگ بدن اقدس پر اثر کرتا تھا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم پہنتے ہین سُرخ
رنگ کا لباس اور حکم بن عیینہ کہتے ہین کہ مین خدمت امام زین العابدین علیہ السلام مین
حاضر ہوا اور حضرت ایک مکان آراستہ مین تشریف رکھتے تھے اور ایک کُرتا تر اور چادر
رنگین اوڑھے تھے جسکے رنگ کا اثر حضرت کے شانہ پر تھا پس مین منظر حیرت مکان کو اور حضرت کی
ہیئت کو دیکھنے لگا پس فرمایا کہ اے حکم تو مجھے ایسے لباس مین دیکھکر کیا کہتا ہے مین نے
کہا کہ مین کیا کہون درحالیکہ آپکو ایسے لباس مین دیکھتا ہون ہمارے یہان تو ایسا لباس
نوجوان پہنتے ہین فرمایا کہ اے حکم کون شخص ہے جو حرام کرے اوس زینت کو جسکو خدا نے
اپنے بندون کے لیئے نکالی ہے لیکن یہ مکان جسکو تو دیکھتا ہے مکان زن ہے اور میری
عروسی کو قریب زمانہ گذرا ہے اور میرا وہی مکان ہے جسکو تو جانتا ہے اور فرمایا امام
محمد باقر علیہ السلام نے کہ کوئی مضائقہ نہین لباس سرخ مین اور حسن زیات کہتے ہین کہ مین
خدمت امام محمد باقر علیہ السلام مین آیا مع اپنے ایک ساتھی کے اور دیکھا کہ وہ جناب ایک
مکان آراستہ مین تشریف رکھتے ہین اور چادر گلابی اوڑھے ہین اور ریش مبارک آراستہ ہے
اور سرمہ لگائے ہین پس ہمنے سوال کیا چند مسائل کا جب اوٹھے تو فرمایا کہ اے حسن کل تو
مع اپنے ہمراہی کے میرے پاس آنا مین نے کہا کہ بہت خوب پس دوسرے روز مین گیا تو دیکھا
کہ وہ جناب ایک مکان مین ہین جسمین سوا چٹائی کے کچھ نہین ہے اور موٹا کُرتا پہنے وہ جناب
بیٹھے ہین پھر میرے ہمراہی کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کل تو جب آیا تھا تو مین مکان زن مین
تھا اور کل اوسی کا دن تھا اور وہ مکان اوسی کا مکان اور متاع اوسی کی متاع تھی پس میرے
لیئے اوسنے زینت کی تھی اس اقرار پر کہ مین بھی اوسکے لیئے زینت کرون جیسا اوسنے میرے لیئے

کہ ایک اعرابی خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین آیا تو حضرت کی داڑھی سرخ اور ط
نکلے اور احمد بن عبداللہ بن حارثہ کرخی کہتے ہین کہ مین خدمت امام علی رضا علیہ السلام مین
گیا تو حضرت پائجامہ گلابی پہنے نکلے اور وسائل الشیعہ ابواب حمام مین بحدیث
مرفوع منقول ہے کہ جو شخص نورہ لگاوے اور پھر ملے حنا سر سے پیر تک تو فقر اوس
سے دفع ہوگا اور احادیث مین ہے کہ امان ہے جذام و برص سے اور عبدوس بن
ابراہیم کہتے ہین کہ دیکھا مین نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہ وہ جناب حمام سے باہر
آئے ہین اور سر سے پیر تک گلرنگ ہین اثر حنا سے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ حنا دور کرتی ہے بدبو کو اور زیادہ کرتی ہے آب رو کو اور خوشگوار کرتی ہے
بوئے دہن کو اور حکم بن عتبہ کہتے ہین کہ دیکھا مین نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہ رنگ
حنا حضرت نے کیا ہے ناخنون پر پس مجھسے فرمایا کہ اے حکم تو اس مین کیا کہتا ہے
مین نے کہا کہ مین کیا کہون درحالیکہ آپ اسکو عمل مین لاتے ہین اور ہمارے یہان
نوجوان لوگ ایسا کرتے ہین فرمایا کہ اے حکم جب ناخنون پر نورہ پہونچتا ہے تو اونکو
متغیر کر ڈالتا ہے تا اینکہ مُردون کے ناخن سے مشابہ ہوجاتے ہین پس اوسکو ہم حنا سے
متغیر کرتے ہین اور امام موسی کاظم علیہ السلام ایک بار حمام سے نکلے اور حضرت کے
دست مبارک مین اثر حنا تھا اور حسن بن الجہم کہتے ہین کہ مین خدمت امام موسی کاظم
علیہ السلام مین گیا تو دیکھا کہ حضرت خضاب سیاہ کئے ہین مین نے کہا کہ آپ سیاہ خضاب
کئے ہین فرمایا کہ خضاب مین ثواب ہے اور خضاب و آرایش سے زیادہ کرتا ہے خدا
عفت زنان کو اور بدرستیکہ ترک کیا ہے عورتون نے عفت کو بسبب اسکے کہ اونکے
شوہرون نے اونکے لئے آراستگی ترک کی ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ سیاہ
خضاب زینت ہے نسوان کے لیے اور جناب سید الساجدین ع فرماتے ہین کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خضاب کرو حنا سے کہ جلا دیتی ہے بصر کو اور روئیدہ
کرتی ہے بالون کو اور خوشگوار کرتی ...

امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ حنا دور کرتی ہے بدبو کو اور زیادہ کرتی ہے آب رو
اور خوشگوار کرتی ہے گند ذہن کو اور حسین کرتی ہے فرزند کو اور جب امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام نے رحلت پائی تو ستر شیعہ حضرت کے دیکھنے کے لیئے آئے اور جسم مبارک پر
حضرت کے کوئی زخم نہین پایا اور پاہاے مبارک مین حضرت کے اثر حنا تھا اور
وسائل الشیعہ کتاب النکاح مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ تین
عورتین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے پاس آئین ایک نے کہا کہ میرا شوہر گوشت
نہین کھاتا دوسری نے کہا کہ میرا شوہر بوے خوش نہین سونگھتا تیسری نے کہا کہ میرا
شوہر قریب عورتون کے نہین جاتا پس جناب رسولخدا ص ردائے شریف کو کھینچتے ہوے
نکلے اور بالاے منبر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ چند لوگ میرے اصحاب کے
گوشت نہین کھاتے اور بوی خوش نہین سونگھتے اور مجامعت زنان نہین کرتے آگاہ ہو
کہ مین گوشت کھاتا ہون اور بوے خوش سونگھتا ہون اور مجامعت زنان کرتا ہون پس
جو شخص روگردانی کرے میری سنت سے وہ مجھسے نہین ہے مؤلف کہتا ہے
کہ یہ ہین احادیث زینت نوشاہ کی اور سہرہ باندھنا اور جامہ پہننا ہندؤن سے ماخوذ ہے
اور شرع سے ثبوت اسکا پایا نہین جاتا اور وسائل الشیعہ مین جناب صادق
و جناب امام رضا علیہما السلام سے منقول ہے فرمایا کہ وحی کی خدا نے طرف ایک نبی کے
کہ کہو مومنین سے کہ نہ پہنو لباس ہمارے دشمنون کا اور نہ کھاؤ کھانا ہمارے دشمنون کا
اور نہ چلو چال ہمارے دشمنون کی کہ ہو جاؤگے تم بھی دشمن جسطرح وہ ہمارے دشمن
ہین رسم سوم آراستگی دولھن مین۔ جلد عاشر بحار الانوار خبر تزویج
جناب سیدہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جناب رسول خدا ص نے
کف دست مین دراہم لیکر بلال کو دیئے اور فرمایا کہ مول لے فاطمہ کے لیے عطر تا اینکہ
فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا ص نے عورتون سے کہ آراستہ کرو میری دختر اور ابن عم
کے لیے میرے حجرہ مین ایک مکان ام سلمہ نے کہا کہ کس حجرہ مین یا رسول اللہ ص فرمایا کہ اپنے

کہا جناب سیدہ نے ...

کہ ہان ہے پھر ایک شیشی لائین اور اوسمین سے میری ہتھیلی پر گرایا تو اوس سے مین نے ایسی

خوشبو سونگھی کہ مثل اوسکے کوئی خوشبو مین نے نہ سونگھی تھی پس مین نے کہا کہ یہ کیا چیز ہے

جواب دیا کہ دحیہ کلبی جناب رسول خداؐ کے پاس آتے تھے تو مجھسے وہ جناب فرماتے تھے

کہ اے فاطمہ مسند لاؤ اور اپنے چچا کے لیئے بچھاؤ پس جب مین بچھاتی تھی تو وہ بیٹھتے تھے اور

اوٹھنے کے وقت اونکے لباس سے کچھ گرتا تھا تو حضرت اوسکے جمع کرنے کو مجھسے

فرماتے تھے تو علی علیہ السلام نے پوچھا اون حضرت سے کہ یہ کیا ہے تو فرمایا کہ یہ عنبر ہے

جو پرہاے جبرئیل سے گرتا ہے اور ابوایوب سے بعد مثل اس روایت کے مذکور ہے

کہ پھر جناب سیدہ گلاب لائین تو ام سلمہ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ عرق رسولؐ ہے

کہ مین لیلیا کرتی تھی جب وہ جناب میرے مکان مین قیلولہ کرتے تھے اور مروی ہے

کہ جبرئیل ایک حلہ لائے جسکی قیمت تمام دنیا تھی جب پہنا اون معظمہ نے تو زنان قریش

متحیر ہوئین اور کہنے لگین کہ یہ کہان سے آیا فرمایا کہ خدا کی جانب سے اور امام محمد باقر علیہ السلام

فرماتے ہین کہ جب تزویج کیا جناب امیر المؤمنین ؑ نے فاطمہ علیہما السلام سے تو مکان مین

بالو بچھایا اور فرش اون دونو بزرگوار کا پوست گوسفند تھا اور تکیے دونو بزرگوار کے

پر تھے پوست درخت خرما سے اور ایک لکڑی نصب کی گئی تھی جسپر مشک رکھی جاتی تھی

اور ایک کپڑے سے ڈھانپ دیجاتی تھی اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب فاطمہ کو امیر المؤمنین ؑ کے پاس پہونچایا تو پردہ

اون معظمہ کا ایک کمل تھا اور فرش پوست گوسفند تھا اور توشک چرمی تھی جو پر تھی مسد

سے بیان مسد رسی کو پوست درخت خرما کے کہتے ہین یا پوست گوگل کو یا جس چیز کی

ہو اور در روایت تزویج جناب سیدہ مین ؑ ہے کہ حکم دیا جناب رسول خداؐ نے اپنی ازواج کو

کہ آراستہ کرین فاطمہ کو اور خوشبو لگاوین اور ایک مکان مین فرش کرین اونکے لیے کہ وہ

اپنے شوہر کے پاس پہونچائی جائینگی اور اسماء بنت عمیس کہتی ہین کہ جب وفات جناب

عاشقین ہین ...

نہین روتی بلکہ اسلیئے روتی ہون کہ دُلھن کے لیئے شب زفاف کوئی عورت ضروری ہے جس سے اپنے راز کو کہے اور اپنی حاجات مین اعانت لے اور فاطمہؑ بہت کم سن ہین اور مجھے خوف آتا ہے کہ اونکے لیئے شاید کوئی عورت میسر نہ آئے تو مین نے کہا کہ مین عہد کرتی ہون کہ اگر مین اُسوقت تک زندہ رہی تو آپکی قائم مقامی کرون گی پس جب وہ روز آیا اور آئے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ تو سب عورتین بحکم اون حضرت کے چلی گیئن اور مین باقی رہی لیکن جب حضرت نکلنے لگے تو میری سیاہی دیکھکر فرمایا کہ کون ہے مین نے کہا کہ مین ہون اسما بنت عمیس پس فرمایا کہ کیا نہین کہا ہمنے کہ چلی جاؤ مین نے کہا کہ مین مخالفت نہین کرنا چاہتی لیکن خدیجہ سے مین نے عہد کیا تھا پھر مین نے بیان کیا عہد کو پس روئے حضرت اور میرے لیے دعائے خیر کی اور وافی مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ حق زوج سے ہے عورت پر کہ خوشگوار ترین خوشبو لگاوے اور عمدہ ترین لباس پہنے اور باحسن زیبایش اپنے تئین مزین کرے اور ہر صبح و شام اپنے نفس کو شوہر پر عرض کرے اور وسائل الشیعہ ابواب آداب حمام مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہین سزاوار ہے عورت کے لیئے کہ اپنے نفس کو معطل رکھے اگرچہ اپنی گردن مین گلوبند لٹکا دے اور نہین سزاوار ہے اوسکے لیے کہ ترک کرے ہاتھون کے خضاب کو اگرچہ حنا مل لے ہرچند مسنہ ہو اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اجازت دی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے عورت کو سر مین خضاب سیاہ کرنے کی فرمایا اور حکم دیا ہے اونھین حضرت نے عورتون کو خضاب کا شوہر والیان ہون یا بغیر شوہر والیان لیکن شوہر دار پس زینت کرین اپنے شوہر کے لیے اور غیر شوہر دار اسلیئے کہ اپنے ہاتھون کو مرد کے ہاتھ سے مشابہ نکرین اور کتاب مذکور مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مردون سے کہ کاٹو ناخن اپنے اور فرمایا عورتون سے

صادق علیہ السلام نے کہ نہ تیل لگاوے مرد ہر روز دیکھا جانا چاہیئے مرد ژولیدہ مو
نہ دیکھا جانا چاہیے آراستہ چمکتا ہوا گویا کہ عورت ہے اور کتاب مذکور ابواب لباس
مُصلّی مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ گردانا ہے خدا نے
سونے کو دنیا مین زینت عورتون کی پس حرام کیا مردون پر پہننا اوسکا اور نماز پڑھنا اوسکو
پہنکر اور کتاب مذکور کتاب النکاح مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ کسی نے
سوال کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے کہ زینت عورت کی نابینا شوہر کے لیے کیا ہے
فرمایا کہ خوشبو اور خضاب کہ یہ خوشبو ذی روح کی ہے اور کتاب مذکور ابواب ملابس
مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ امیر المومنین علیہ السلام
پہناتے تھے اپنی اولاد اور عورتون کو سونا اور چاندی دوسری حدیث مین فرمایا کہ میرے والد
اپنی اولاد اور عورتون کو زیور سونے اور چاندی کا پہناتے تھے پس کچھ مضائقہ نہین ہے
اوسمین و وسائل ابواب آداب حمام مین ہے جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین
کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص ایمان خدا و معاد کا رکھتا ہے
وہ ترک نکرے موے زہار کو چالیس روز تک اور نہین ہے حلال عورت کے لیے جو ایمان
خدا و معاد کا لائی ہو کہ ترک کرے زیادہ بیس دن سے **رسم چہارم آداب زینت**
نسوان مین - مؤلف کہتا ہے کہ ابھی گذر چکا ہے کہ عورت کو کچھ چھوڑ کر ناخن
کاٹنا چاہیئے کہ باعث زیادتی زینت ہے اوسکے لیئے اور زیورات نسوان مین ذکر ملے
وگلوبند کا جو شامل ہو سکتا ہے ہیکل و کنٹھ ملے و چنپاکلی و طوق وغیرہ پر اور نیز گوشوارے
کا جو جھومک اور بندے اور بالے وغیرہ پر شامل ہو سکتا ہے و نیز خلخال یعنے پازیب
جو شامل ہو سکتا ہے کڑے وغیرہ پر احادیث مین ملتا ہے اور ذکر نتھ کا جو ہندوستان مین
فرض عین سمجھا جاتا ہے یا پیشانی پر کسی زیور کا لٹکانا یا ٹکلی لگانا کسی حدیث مین دیکھنے مین
نہین آیا اور وسائل الشیعہ ابواب لباس مصلے مین ہے علی بن جعفر نے اپنے بھائی
امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ خلخال عورتون اور بچون کو پہننا چاہیئے فرمایا

کہ اگر آواز بدہے ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر او نہیں آواز نکلتی ہو تو نہ چاہیے اور

کتاب مذکور کتاب التجارۃ میں ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک ماشطہ

یعنی وہ عورت جو دولھن کو کنگھی کرکے سنوارتی ہے خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ

والہ مین آئی اوس سے حضرت نے فرمایا کہ تو نے اپنا کام چھوڑ دیا یا کرتی ہے اوسنے کہا

مین کرتی ہون مگر یہ کہ آپ منع فرمائین تو مین باز رہون حضرت نے فرمایا کہ کیے جا اور جب

کنگھی کر تو منھ کو پارچہ سے نہ مل دوسرے نسخہ مین ہے کہ منھ کو پارچہ سے جلا نہ دے

حسب حدیث دیگر نہ دہو منھ کو پارچہ سے کہ وہ دور کرتا ہے آب رو کو حسب حدیث دیگر

پارچہ جذب کر لیتا ہے آب رو کو اور نہ وصل کر بال کو بال سے اور سعد نے امام محمد باقر

علیہ السلام سے پوچھا مو بندہائے نسوان سے جسکو وہ اپنے سرون مین رکھتی ہین اور

وصل کرتی ہین اپنے بالون مین فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہین عورت پر اوس زینت مین

جو اپنے شوہر کے لیئے کرے مین نے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ

علیہ والہ نے لعنت کی ہے وصل کنندہ پر اور اوسپر جو وصل کرائے فرمایا اوسکا مقصود

اس جگہہ نہین ہے جز این نیست کہ لعنت کی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ نے

اوس وصل کنندہ کو جو اپنی جوانی مین زنا کرے اور جب کبیر السن ہو تو عورتون کو مردون کے

پاس پہونچائے پس یہی وصل کنندہ اور وصل کردہ شدہ ہے اور قاسم بن محمد نے علی

علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک عورت مسلمان کنگھی کرتی ہے عرائس کو اور اوسکی کوئی

اور معیشت نہین ہے سوا اسکے اور اوسے تنگی معاش ہے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہین

لیکن نہ وصل کرے بال کو بال مین اور عبد اللہ بن حسن کہتے ہین کہ مین نے پوچھا حضرت

سے موبند زنان کو فرمایا کہ موبند زنان کیا ہے مین نے کہا کہ صوف ہے جسکو عورتین اپنے

بالون مین رکھتی ہین فرمایا کہ اگر صوف ہے تو کوئی مضائقہ نہین اور اگر بال ہے تو نہین

بہتر ہے واسطے وصل کنندہ اور وصل کردہ شدہ کے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ

نہین ہے کوئی مضائقہ کسب ماشطہ مین اگر شرط نکی ہو اور قبول کرے جو پاوے اور نہ

فرماتے ہین کہ لعنت کی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے نامصہ اور منتمصہ
اور واشرہ اور موتشرہ اور واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ پر بیان یہ حدیث
وسائل مین معانی الاخبار سے نقل کی ہے اور چونکہ توضیح مین وسائل مین غلطی کاتب سے
ہوئی اوس نسخہ مین جو میرے پاس ہے لہذا اصل کتاب و دیگر لغات سے توضیح لکھی
جاتی ہے جناب شیخ صدوق رح بعد نقل حدیث معانی الاخبار مین فرماتے ہین کہ علی بن
غراب نے کہا ہے کہ نامصہ وہ عورت ہے جو بال اوکھاڑتی ہے چہرہ سے اور قاموس
مین ہے کہ یہ وہ عورت ہے جو زینت کرتی ہے عورتون کے بال اوکھاڑکر اور منتمصہ وہ ہے
جسپر اسکا عمل کیا جائے جناب شیخ صدوق رح لکھتے ہین کہ واشرہ وہ عورت ہے
جو دندان دوسری عورت کے چھیلتی اور پتلا کرتی ہے اور دو پارہ و تیز کرتی ہے اور
موتشرہ وہ ہے جسپر اسکا عمل کیا جائے اوراسی کے قریب صراح و قاموس مین ہے
اور واصلہ وہ ہے جو وصل کرتی ہے بال مین عورت کے دوسری عورت کا بال اور
مستوصلہ وہ ہے جسپر اسکا عمل کیا جائے اور واشمہ وہ ہے جو نقاشی کرتی ہے
ہاتھ مین عورت کے یا کسی جگہ اوسکے بدن مین اسطرح کہ سوئی دھساتی ہے ہاتھ مین
یا پشت دست مین یا کسی جگہ بدن کے تاکہ اوسمین اثر ہو پھر اوسمین سرمہ یا چونہ بھرتی ہے
تو وہ جگہ سبز ہو جاتی ہے اور صراح و قاموس مین بھی قریب اسی کے مذکور ہے اور
مستوشمہ وہ ہے جسپر اسکا عمل کیا جائے اور علی بن جعفر نے امام موسی کاظم ع سے
پوچھا کہ عورت زینت کرے اپنی پیشانی کے بال مین فرمایا کوئی مضائقہ نہین ہے اور
وسائل الشیعہ کتاب النکاح مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ
ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ واشمہ اور موتشمہ ملعون ہین بزبان
محمد پر صلے اللہ علیہ وآلہ اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ منع کیا ہے جناب
امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ نے چرخی سے اور موے پیشانی سے اور
نقش ونگار خضاب

فرمایا کہ جزین نیست کہ ہلاک ہوئین عورتین بنی اسرائیل کی موے پیشانی اور نقاشی کے
خضاب کے سبب سے دوسری حدیث مین فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ نہین حلال ہے عورت کو جو بالغہ ہو کہ موے پیشانی کو گوندھے اور پیشانی
کے بال کو مجتمع رکھے اور جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عورتین اپنی سرون مین
موبند رکھین فرمایا کہ موبند صوف رکھنا چاہیئے اور موبند ہو اوسی عورت کے بال کا اوسکے
لیئے اور مکروہ ہے عورت کو کہ موبند دوسری عورت کے بال کا رکھے پس اگر وصل کرے
بال اپنا صوف مین یا اپنے بال مین تو کوئی ضرر اوسکے لیے نہین ہے اور ابو بصیر کہتے ہین
کہ پوچھا مین نے امام ع سے کہ عورت پیشانی کے بال گوندھے اور مقصود اوسکا زینت ہو
اپنے شوہر کے لیئے اور زینت کرے اور موبند صوف یا مثل اسکے باندھے فرمایا کہ نہین
ہے مضائقہ ان سب امور مین بیان ان احادیث سے سمجھا جاتا ہے کہ عورت شوہر کے
لیے ہر طرح کی زینت کر سکتی ہے مگر نہ چاہیئے اوسے گوندھنا پیشانی کے بال کو خصوصًا
جب شوہر کے لیے نہو بلکہ اپنی ہمجنس عورتون کے لیئے ہو۔ **رسم پنجم** بیان جہیز مین
بحار الانوار جلد عاشر مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب تزویج
کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے امیر المومنین کو جناب سیدہ صلوات اللہ علیہما
والہما سے تو جناب سیدہ روتی ہوئی آئین پس فرمایا کہ کیون روتی ہو واللہ کہ اگر کوئی بہتر علی ع سے
ہوتا تو مین اوسی کے ساتھ تمھارا نکاح کرتا اور مین نے تزویج تمھاری نہین کی بلکہ خدا نے
کی اور تمھارے مہر مین خمس زمین کو قرار دیا جب تک آسمان و زمین باقی رہے اور جناب
رسول خدا صلعم نے امیر المومنین ع سے فرمایا کہ اوٹھو اور زرہ بیچو حضرت فرماتے ہین کہ مین نے
زرہ بیچی اور قیمت لایا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی گود مین گرا دی تو حضرت
نے پوچھا کہ کسقدر ہے نہ مین نے بتایا پھر اوس قیمت سے کف دست مین لیکر بلال کو دیا
اور فرمایا کہ فاطمہ ع کے لیئے خوشبو مول لاؤ پھر درہمون کو دونو کف دست مین لیا
اور ابوبکر کو دیا اور فرمایا کہ مول لے فاطمہ ع کے لیئے لباس اور اثاث البیت جو اوسکے
لیے مناسب ہو

اون چیزون مین جنھین خریدا گیا ایک پیراہن تھا سات درہم کا اور ایک مقنعہ چار درہم
اور ایک چادر سیاہ خیبری اور سریر جو بنا تھا رسن پوست خرما سے اور دو بچھونے تھے
کتان مصر کے ایک اونمین پُر تھا پوست خرما سے اور دوسرا پُر تھا صوف گوسفند سے
اور چار تکیے تھے پوست طائف کے جو پُر تھے اذخر گیاہ سے اور ایک پردہ صوف کا
تھا اور چٹائی شہر ہجر کی تھی اور ایک چکی تھی اور ایک لگن تھی تانبے کی اور ایک
مشک بھی پوست کی اور ایک قدح چوبین تھا واسطے دودھ پینے کے اور ایک قربہ کہنہ
تھا واسطے پانی کے اور ایک لوٹا روغنی تھا اور ایک آبخورہ سفالی تھا اور کوزے
گلی تھے پس جب یہ سب خرید کر چکے تو کچھ ابو بکر نے اوٹھایا اور باقی اور اصحاب
اوٹھا کر خدمت رسولؐ مین لائے اور حضرت اون چیزون کو اولٹ اولٹ کر دیکھنے
لگے اور فرماتے تھے کہ خدا برکت دے اہلبیت کو اور ایک روایت مین ہے کہ ایک
بچھونا پوست کا تھا اور چادر قطوانی تھی اور قربۂ آب تھا اور وہب بن وہب
قرشی کہتا ہے کہ مکان امیر المومنینؑ مین یہ سامان ہوا تھا کہ نرم بالو بچھا دیا گیا تھا
اور ایک لکڑی ایک دیوار سے دوسری دیوار تک رکھی گئی تھی واسطے لباس کے اور
بچھونا پوست گوسفند کا تھا اور تکیہ پوست درخت خرما کا تھا اور بطریق مخالفین
منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کف دست مین درہمون کو لیکر
ابو بکر کو دیا اور فرمایا کہ اے ابو بکر ان درہمون سے مول لے میری دختر کے لیے وہ
چیزین جنکی اوسے ضرورت ہوگی گھر مین اور ساتھ ابو بکر کے بھیجا سلمان و بلال کو کہ
لانے مین چیزون کے اعانت کرین ابو بکر نے کہا کہ وہ درہم جو مجھے حضرت نے دیے
تھے وہ تریسٹھ درہم تھے پس مین گیا اور ایک فرش کتان مصر کا مول لیا جو پُر تھا صوف
سے اور ایک ٹکڑا پوست کا اور مسند پوست کی تھی جو پُر تھی پوست درخت خرما سے
اور کمل خیبری اور قربۂ آب اور کوزے اور آبخورے تھے اور آفتابہ پانی کے لیے
اور پردہ باریک صوف کا اور درہم سب اوسکو لائے سامنے جناب رسول خدا کے

ہوئے رجم ستم اس بیان مین کہ وقت نکاح کیا چیز لٹانا چاہیے
و بیان نثار دولھن مین۔ جلد عاشر بحار مین ہے کہ وقت تزویج جناب
سیّدہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ نے طبق تازہ خرما کا منگایا اور حکم دیا
اوسکے لوٹنے کا اور دوسری روایت مین ہے کہ حکم دیا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ نے کہ طبق تازہ خرما کا آوے پس سامنے رکھا گیا پھر فرمایا کہ لوٹ لو اسکو
بیان واضح ہو کہ یہ دونون روایتین کتاب مذکور مین بطریق مخالفین منقول ہین اور
وسائل الشیعہ کتاب التجارۃ مین ہے فرمایا امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے
کہ نہین صلاحیت رکھتی قمار بازی اور نہ لوٹ اور علی بن جعفرؑ نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام سے پوچھا نثار کو شکر اور بادام اور امثال اسکے آیا حلال ہے کھانا اوسکا
فرمایا مکروہ ہے کھانا ہر لوٹ کا بیان جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مراد
کراہت سے تحریم ہے موافق حدیث آیندہ کے یا مخصوص ہو بعد حصول اجازت
کے اور محمد بن سنان ابو الجارود سے روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ سنا مین نے
امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے کہ نہین زنا کرتا زانی درحالیکہ وہ مومن ہے اور نہین چوری کرتا درحالیکہ
مومن ہے اور نہین لوٹتا لوٹ اسراف والی درحالیکہ وہ مومن ہے ابن سنان نے
کہا کہ مین نے ابو الجارود سے پوچھا کہ لوٹ اسراف والی کیا ہے اوسنے کہا کہ جیسا
حاتم نے کیا تھا جبکہ کہا تھا کہ جو شخص جو چیز لے لے تو وہ اوسی کی ہے اور اسحاق
بن عمار کہتے ہین کہ مین نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کہین
شادی و عروسی ہوتی ہے اور لوگ نثار کرتے ہین لوگون پر فرمایا کہ حرام ہے لینا
اوسکا مگر جو دین تجھے اوسمین سے تو لے اوسکو اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے
ہین کہ ارشاد کیا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کوئی مضائقہ نہین ہے نثار

عاشر بحار میں ہے جناب صادق علیہ السلام نے اپنے اباے طاہرینؑ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ آئین اُمّ ایمن پاس جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ کے اور اونکی چادر میں کچھ تھا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا ہے اے اُمّ ایمن
کہنے لگین کہ فلان عورت کی شادی ہوئی ہے اور اوسپر نثار کیا ہے پس مین اوسی نثار
لائی ہون یہ کہکر کہ اُمّ ایمن رونے لگین اور کہنے لگین کہ یا رسول اللہؐ فاطمہؑ کا نکاح
آپنے کیا اور کچھ اوسپر نثار نکیا حضرت نے فرمایا کہ اے اُمّ ایمن کیون جھوٹھ کہتی ہو
جبکہ مین نے فاطمہؑ کا نکاح علیؑ سے کیا تو خدا نے حکم دیا جنت کو کہ اہل جنت پر اپنے
زیور اور حلّے اور یاقوت و دُر و زمرد و استبرق کو گرادے پس بے اندازہ اوسے لیا
اونھون نے اور یہ دستیکہ بخشا خدا نے طوبیٰ کو مہر فاطمہؑ مین پس قرار دیا اوسکو مکان
علیؑ مین رسم ہفتم تحریم غنا و استماع غنا و تحریم آلات ملاہی مین
کافی کتاب الزّی والتجمل مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب رحلت
فرمائی حضرت آدم علیہ السلام نے تو شماتت کی اوسپر ابلیس و قابیل نے اور ابلیس و قابیل نے
بشماتت جناب آدم آلات ملاہی بنائے پس جتنی اس قسم کی چیزین ہین جنسے لوگ متلذذ
ہوتے ہین تو وہ اوسی سے ہین اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین منع کرتا ہون تمکو ناچ سے اور مزمار اور کوبات اور کبرات
سے بیان مجمع البحرین مین ہے کہ مزمار بالکسر ایک نَے ہے جسکو بجاتے ہین اور
اوسکو شبابہ بھی کہتے ہین اور جمع اسکی مزامیر ہے اور اوسی سے حدیث ہی کہ خدا نے
مجھے مبعوث کیا ہے کہ مین مٹاؤن آلات ملاہی اور مزامیر کو اور کوبات جمع ہے
کوبہ کی بعضون نے کہا ہے کہ کوبہ نرد ہے جو گنجیفہ کی قسم سے ہے اور بعضون نے
کہا ہے کہ کوبہ طبل ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ کوبہ بربط ہے اور وہ ملاہی عجم
سے ہے جو سینۂ بط کے مشابہ ہوتا ہے اور بجانے والا اوسکو سینہ پر رکھتا ہے اور صحاح مین

مین ہے مسعدہ کہتے ہین کہ مین خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین تھا کہ ایک شخص نے اوس جناب سے کہا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہون مین اپنے بیت الخلا مین جاتا ہون اور میرے ہمسایون کے پاس کنیزین ہین جو گاتی ہین اور عود بجاتی ہین پس کبھی مین دیر تک اونکے گانے بجانے کے سننے کے لیئے بیٹھا رہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ نہ کر ایسا اوس شخص نے کہا کہ واللہ مین سنّے جاتا نہین بلکہ اپنے کان سے سنتا ہون حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے نہین سنا خدا کے قول کو جو فرماتا ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا یعنے بدرستیکہ کان اور آنکھ اور دل ہر ایک انہین سے سوال کیا جائیگا اوسنے کہا کہ اب مین ایسا نکرونگا اور استغفار کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اوٹھ اور غسل کر اور نماز پڑھ پس تو ایک امر عظیم پر مقیم تھا بہت براحال ہوتا تیرا اگر تو اسی پر مرجاتا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جس شخص پر خدا کوئی نعمت انعام کرے پس وہ وقت اوس نعمت کے مزمار لاوے تو اوسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص کسی مصیبت مین مبتلا ہو اور وقت اوس مصیبت کے زن نوحہ کنندہ لاوے تو اوسنے اوس مصیبت مین کفران کیا دوسری حدیث مین فرمایا کہ مکان غنا نہین محفوظ رہتا مصیبت سے اور نہین مستجاب ہوتی اوسمین دعا اور نہین داخل ہوتا اوسمین فرشتۂ رحمت دوسری حدیث مین فرمایا کہ غنا ایسی مجلس ہے کہ نہین دیکھتا خدا بنظر رحمت اہل مجلس کی طرف دوسری حدیث مین ہے کسی نے پوچھا اوس جناب سے غنا کو تو فرمایا کہ نہ داخل ہو اون مکانات مین جنکے اہل سے خدا مُنھ پھیرے ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ سُننا غنا اور لہو کا رویدہ کرتا ہے نفاق کو قلب مین جس طرح رویدہ کرتا ہے پانی زراعت کو اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ جو شخص منزّہ رکھے اپنے نفس کو غنا سے پس بدرستیکہ جنت مین ایک درخت ہے کہ خدا ہوا کو حکم دیتا ہے اوسکے ہلانے کا تو اوسمین

ہے جنپر خدا نے جہنم کا وعدہ کیا ہے اور وسائل الشیعہ کتاب التجارۃ مین ہے
کہ مروی ہی کہ اُجرت مرد غنا کنندہ اور زن غنا کنندہ کی حرام ہی اور حماد بن عثمان کہتے ہین کہ مین نے
امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا معنی قول زور کے فرمایا کہ اوسی سے ہے
کہنا مرد کا اوس شخص سے جو گاتا ہے کہ خوب گایا تو نے دوسری حدیث مین فرمایا کہ
بدترین آواز غنا ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ غنا مورث نفاق و موجب فقر ہے
اور فرمایا اونھین حضرت نے کہ آیہ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ یعنی اجتناب کرو قول
زور سے مراد قول زور سے غنا ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
ایک حدیث مین کہ علامات قیامت سے ہے ضایع کرنا نمازون کا اور میل کرنا خواہشہاے
نفسانی کی جانب تا اینکہ فرمایا پس اوسوقت ایک قوم ہوگی کہ وہ لوگ قرآن کو
بغیر رضاے خدا سیکھین گے اور اوسکو مزمار مین پڑھینگے اور ایک گروہ ہوگا جو
بغیر رضاے خدا کے فقہ سیکھے گا اور کثیر ہونگی اولاد زنا اور غنا کرینگی ساتھ قرآن کے
اور عمدہ شمار کرینگی طبل اور آلات ملاہی کو اور انکار کرینگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کو تا اینکہ فرمایا پس وہ لوگ وہ ہین جو ملکوت آسمان مین پکارے جائینگے کہ یہ لوگ
رجس و نجس ہین اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میری امت کے
لوگ زمین مین دھنسین گے اور پتھر اونپر گرینگے لوگون نے کہا کہ کب ایسا ہوگا فرمایا
کہ جب ظاہر ہونگے آلات ملاہی اور گانے والیان اور پی جائیگی شراب واللہ کہ رات
بسر کرینگے میری امت سے فرح و سرور و لعب مین اور صبح کرینگے بندر اور سور ہو کر
بسبب حلال جاننے اونکے حرام کو اور رکھنے اونکی گانے والیون کو اور پینے اونکے
شراب کو اور کھانے اونکے سود کو اور پہننے اونکے حریر کو دوسری حدیث مین
فرمایا کہ جب میری امت عمل مین لاویگی پندرہ خصلت تو بلا اونپر نازل ہوگی منجملہ
اونکے فرمایا کہ جب لوگ حریر پہنین گے اور گانے والیون کو رکھینگے اور شراب

گھس جاے یا ج ہوچکے ہے اور ناہر و غائب ہوتے دشمن کے تمہارے

اوپر پھر مددیکے جاوگے اور مقنع مین ہے کہ اجتناب کر ملاہی اور انگشتری

بازی سے اور چودہ گوٹیہ اور ہر قمار سے کہ ایمۂ معصومین علیہم السلام نے منع

کیا ہے ان سب سے اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اے نوف پرہیز کر

اس سے کہ ہو تو فلان و فلان یا صاحب عرطبہ اور وہ طنبور ہے یا صاحب کوبہ

اور وہ طبل ہے کہ نبی خدا ایک شب کو نکلے اور آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا

کہ یہ وہ وقت ہے کہ جسمین کوئی دعا پھرتی نہین مگر دعا فلان و فلان و صاحب

طنبور اور صاحب طبل کے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ نہین داخل ہوتی ملائکہ

اوس گھر مین جسمین شراب ہو یا دف یا طنبور یا نرد ہو اور نہین قبول ہوتی دعا

اونکی اور اوٹھ جاتی ہے برکت اونسے اور امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباے

طاہرین سے روایت کی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جو چیز بھلاوے

ذکر خدا سے تو وہ قمار ہے اور وسائل مین ہے کہ ایک شخص نے جناب صادق

علیہ السلام سے پوچھا کہ بیچنا گانے والیون کا کیسا ہے فرمایا کہ مول لینا اونکا اور

بیچنا اونکا حرام ہے اور تعلیم اونکی کفر ہے اور سننا اونکا نفاق ہے و دیگر احادیث مین

ہے کہ قیمت اونکی حرام ہے رسم ہشتم ذکر اوس غنا کا جو عروسی مین

جائز ہے۔ وسائل الشیعہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے

ابو بصیر نے حضرت سے پوچھا کہ اجرت گانے والیون کی کیسی ہے فرمایا کہ وہ

عورت جسکے پاس مرد آتے ہین حرام ہے اور وہ عورتین جو عروسی مین بلائی جاتی

ہین اوسمین کوئی مضائقہ نہین دوسری حدیث مین فرمایا کہ وہ گانے والی جو

عروس کو اوسکے شوہر کے یہان پہونچاتی ہے اوسکی اجرت مین کوئی مضائقہ

نہین دوسری حدیث مین بھی نقل اسلئے ہے اور اوسلئے آخر مین ہے کہ یہ وہ عورت
نہین ہے جسکے پاس مرد آتے ہین اور علی بن جعفرؑ نے اپنے بھائی امام موسی کاظمؑ سے
پوچھا کہ آیا صلاحیت رکھتا ہے غنا عید فطر وعید قربان وخوشی مین فرمایا کوئی مضائقہ
نہین اگر گناہ کے امور اوسمین نہ کہے جائین اور روایت کی ہے علی بن جعفرؑ نے
اپنی کتاب مین اس حدیث کی لیکن اوسمین ہے کہ اگر وہ مامور رغنا نہو یعنی بلا تحریک
وہ خود گاوے اور کلام باطل نہو بیان جناب شیخ حرؒ عاملی علیہ الرحمہ فرماتے
ہین کہ یہ مخصوص ہے زفاف عرائس مین اور مخصوص ہے اوس عید فطر وعید
قربان مین جسکے ساتھ عروسی کا بھی اتفاق ہوا ور ممکن ہے حمل اسکا تقیہ پر وامر دیگر
بھی محتمل ہے مؤلف کہتا ہے کہ بہت خوب توجیہ فرمائی ہے جناب شیخ حر عاملی
علیہ الرحمہ نے جمع مین اس حدیث واحادیث سابقہ کے اور محمول ہونا اسکا تقیہ پر
اقرب الی الصواب ہے اسلیئے کہ سنیون کے یہان اعیاد وغیرہا مین غنا بلکہ دف بجانا
وناچنا جائز بلکہ مستحب ہے چنانچہ شرح مشکوۃ الانوار مین مولوی عبد الحق لکھتے ہین
کہ احادیث لعب ورقص حبشیہ صحیحین مین بھی مذکور ہے کہ حبشیہ اپنے چھوٹے سے
بازی کرتی تھی اور جناب رسول خدا عائشہ کو دکھاتے تھے پس عمر نے اگر منع کیا
اور پتھر مارنے لگا پس اونحضرتؐ نے فرمایا کہ چھوڑدے اے عمر کہ آج روز عید ہے
یعنے روز عید مین کچھ جنس لہو ولعب سے مباح ہے اور اوسی کتاب مین بروایت
بریدہ صحیح ترمذی سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت نے حضرت رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ کے سامنے گانے اور دف بجانے کی نذر کی تھی حضرت نے اجازت دی
پس وہ بجانے لگی پس آئے ابوبکر اور علی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعثمان اور وہ
بجاتی رہی پھر آیا عمر تو اوس عورت نے دف پھینکدیا اور اوسپر بیٹھ گئی اور اوسکو
چھپا لیا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ بدرستیکہ شیطان ڈرتا ہے
تجھسے اے عمر پھر عائشہ سے نقل کیا ہے کہ ایک حبشیہ ناچتی ہوئی آئی اور اوسکے

تو مین آئی اور رکھدی اپنی دوش رسول پر رکھا تماشا دیکھنے لگی پس حضرت نے
مکرر فرمایا کہ آیا تو سیر ہوئی اور مین کہتی گئی کہ ابھی مین سیر نہین ہوئی تا کہ دیکھون مین
کہ میرا مرتبہ حضرت کے نزدیک کیسا ہے ناگاہ عمر آیا پس اور لوگ ہیبت عمر سے متفرق
ہوگئے پس فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ مین دیکھتا ہون شیاطین والانس کو کہ
بھاگتے ہین عمر سے مولوی عبد الحق شرح حدیث بریدہ مین لکھتے ہین کہ
علما کو دف بجانے مین اختلاف ہے بعض مطلقاً مباح جانتے ہین اور بعضون نے
مطلقاً مکروہ کہا ہی اور بعضون نے مباح رکھا ہے عرایس واعیاد مین اور مانند اوسکے
سرور ہاے شرعی مین اور مذہب صحیح و مختار یہی ہی پھر لکھتے ہین کہ یہ حدیث دلالت
کرتی ہی اباحت ضرب دف پر بلکہ اوسکے مستحب ہونے پر انتہی موضع الحاجۃ
مؤلف کہتا ہے کہ ان روایات موضوعہ واقوال مخالفین سے واضح ہوا
کہ جو حدیث و روایت ہماری کتب مین مثل انکے یعنی جواز غنا غیر عرایس مین
یا دف بجانے مین یا رقاصی مین ہون پس وہ ماخوذ ہین کتب مخالفین سے
یا محمول ہین تقیہ پر اور قابل عمل نہونگے بلکہ وہ غنا جو اقوال باطلہ سے خالی ہو وے
اوسکو رجال نہ سنین محض عروسی مین جائز ہوگی رسم نہم ذکر سواری عروس
مین اور دیکھنے نوشاہ مین صورت دولہن کو جلد عاشر بحار الانوار مین
جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا ایک حدیث مین کہ جب شب
زفاف جناب سیدہ ہوئی تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ اپنے بغلہ شہبا کو
لائے اور اوسپر ایک چادر تہ کرکے بچھائی اور فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ سوار
ہو اور سلمان کو حکم دیا کہ اوسکو کھینچین اور خود اوسکو ہنکاتے تھے پس ابھی راستہ
ہی مین تھے کہ جبرئیل ستر ہزار ملائکہ سے اور میکائیل ستر ہزار ملائکہ سے نازل ہوے
حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ کیون نازل ہوے ہو عرض کیا کہ ہم لوگ فاطمہ کو علی
علیہما السلام کے یہان پہونچانے کو آئے ہین پس تکبیر کہی جبرئیل نے اور تکبیر
کہی میکائیل نے اور تکبیر کہی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے پس واقع ہوئی

تکبیر ... ابن عباس و جابر کہتے ہین کہ جب زفاف جناب
سیدہؑ ہوئی تو جناب رسول خداؐ آگے اون معظمہ کے اور جبرئیل داھنی جانب
اور میکائیل بائین جانب اور ستر ہزار ملائکہ پیچھے تسبیح و تقدیس خدا کرتے تھے
تا اینکہ صبح طالع ہوئی اور ابن بابویہ نے روایت کی ہے ایک حدیث مین کہ حکم
دیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے دختران عبد المطلب اور زنان مہاجرین
و انصار کو کہ جائین پاس جناب سیدہؑ کے اور خوشی کرین اور رجز پڑھین اور تکبیر و تحمید کرین
اور نہ کہین وہ کلام جس سے خدا ناراض ہو جابر کہتے ہین کہ پھر سوار کیا جناب
رسول خداؐ نے جناب سیدہؑ کو اپنے ناقہ پر اور بروایت دیگر اپنے بغلہ شہبا پر
اور سلمان نے مہار اوسکی پکڑی اور گرد اوسکے ستر حورین تھین اور جناب رسول خداؐ
اور حمزہ اور عقیل و جعفر اور دیگر اہل بیت پیچھے پیچھے چلے اور تلوارون کو کھینچے
ہوے تھے اور زنان بنی ہاشم سامنے اوس معظمہ کے رجز پڑھتی تھین پھر رجز پڑھتی اور
تکبیر کہتی ہوئی داخل مکان ہوئین پھر جناب رسول خداؐ نے جناب امیر المومنین
علیہ السلام کو مسجد مین بلوایا پھر جناب فاطمہؑ کو بلوایا اور ہاتھون کو اون معظمہ کے
دست امیر المومنین علیہ السلام مین دیا اور فرمایا کہ خدا برکت دے دختر رسولؐ
مین اور حدیث طویل مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب
آفتاب قریب غروب پہونچا تو جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے اُمّ سلمہ لاؤ فاطمہ کو
پس وہ لائین اور جناب سیدہ اپنے دامن ردا کو کھینچتی ہوئی آتی تھین اور بسبب
حیا کے عرق جاری تھا اس اثنا مین پائے مبارک کو لغزش ہوئی تو جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ خدا دور کرے لغزش کو تمسے دنیا و آخرت مین پس
جب سامنے اوس جناب کے کھڑی ہوئین تو روئے مبارک سے ردا حضرت نے
کھولدی تا اینکہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے دیکھا اون معظمہ کو پھر ہاتھ
اون معظمہ کا پکڑکر دست امیر المومنین علیہ السلام مین دیا اور فرمایا کہ خدا تمھین
برکت دے دختر رسول خداؐ مین یا علیؑ کیا خوب زوجہ ہے فاطمہؑ ...

کیا خوب شوہر ہے علیؑ اور مروی ہے کہ جب جناب سیدہ کا زفاف ہوا تو جبرئیل
و میکائیل و اسرافیل مع ستر ہزار ملائکہ کے نازل ہوے اور بغلہ رسولؐ یعنے دلدل پر
جناب سیدہ ایک ردا اوڑھا کر سوار کی گئین اور جبرئیل نے لگام اوسکی پکڑی اور اسرافیل نے
رکاب پکڑی اور میکائیل نے دُم پکڑی اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ لباس
جناب سیدہ کو درست کرتے تھے پس تکبیر کہی جبرئیل نے پھر تکبیر کہی اسرافیل نے پھر
میکائیل نے پھر سارے ملائکہ نے پس جاری ہوئی سنت کہ زفاف مین تکبیر کہین
قیامت تک رسم دھم تحریم دشنام دہی و فحاشی مین۔ وسائل الشیعہ
ابواب الحدود مین ہے کہ جناب صادق علیہ السلام نے منع کیا ہے قذف سے اوس
شخص کے جو غیر دین اسلام پر ہو مگر یہ کہ اوسکے حال سے مطلع ہو بیان قذف
دشنام دینے اور فاحشہ و بدکاری کی نسبت کرنے کو کہتے ہین اور ابو الحسن حذاء
کہتے ہین کہ مین جناب صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص نے مجھسے پوچھا
کہ تیرا قرضدار کیا ہوا مین نے کہا کہ وہ پسر زانیہ ہے پس حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام نے بنظر تندیری طرف دیکھا مین نے کہا کہ وہ مجوسی ہے مان اوسکی
بہن اوسکی ہے فرمایا کہ کیا اوسکے دین مین یہ نکاح نہین ہے اور امام علی رضاؑ نے
ایک حدیث مین فرمایا کہ حرام کیا ہے خدا نے قذف محصنات کو یعنی گالی دینے کو
شوہردار عورتون کے اسلیے کہ اسمین فساد نسب اور انکار فرزند اور ابطال مواریث
ہے اور نیکیون کا ترک اور گناہان کبیرہ سے ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ جو شخص کسی مرد صاحب زوجہ یا زن شوہردار کو نسبت زنا کی دے
تو خدا اوسکے عمل کو حبط فرمائے گا اور بروز قیامت ستر ہزار تازیانے اوسکو مار یگا
پھر حکم دیگا اوسکو جہنم مین لیجانے کا اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو عورت
کسی مرد کو دشنام دے تو اسی تازیانے اوسکو مارے جائینگے اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ حکم کیا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے کہ نسبت دروغ
تین طرح کے ہین ایک یہ کہ مرد مرد کو نسبت زنا کی دے دوسرے جب کہے کہ مان

اوسی زانیہ ہے ...

تازیانے حد کے ہین اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب کسی زانیہ سے
پوچھا جاے کہ کسنے تجھسے زنا کیا اور وہ جواب دے کہ فلان نے تو اوس عورت پر
دو حدین ہین ایک حد اوسکے زنا کی اور ایک حد نسبت دروغ کی طرف مرد مسلم کے
اور امام رضا علیہ السلام نے جواب مسائل محمد بن سنان مین لکھا کہ علت دشنام دہندہ
اور شراب خوار کے اسّی تازیانہ کی یہ ہے کہ دشنام دہی مین انکار فرزند اور قطع نسل اور
بطلان نسب ہے اور اسیطرح شراب خوار کی حد ہے اسلیے کہ جب وہ شراب پیئے گا
تو ہذیان بکے گا اور جب ہذیان بکے گا تو افترا کرے گا پس واجب ہوئی اوسپر حد
مفتری کی ۔ اور وسائل الشیعہ ابواب جہاد نفس مین ہے عمر بن نعمان جعفی کہتے
ہین کہ جناب صادق علیہ السلام کا ایک دوست تھا جو حضرت سے مفارقت نہین کرتا
تھا پس ایک دن اوسنے اپنے غلام سے کہا کہ اے پسر زانیہ تو کہان تھا پس حضرت
نے اپنا دست مبارک اپنی پیشانی پر مارا اور فرمایا کہ سبحان اللہ تو اوسکی مان کو دشنام
دیتا ہے مین تجھکو پرہیزگار جانتا تھا مگر تو پرہیزگار نہین ہے اوسنے کہا کہ میری
جان فدا ہو مان اوسکی مشرکہ ہے حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نہین جانتا کہ ہر گروہ
مین نکاح ہوتا ہے دور ہو میرے پاس سے پس پھر مین نے حضرت کو کبھی اوس شخص کے
ساتھ چلتے نہین دیکھا تا اینکہ رحلت فرمائی اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا
کہ علامات شرک شیطان سے ہے جسمین کوئی شک نہین اوس شخص مین جو فحاش
ہو یعنے وہ ولد شیطان ہے نہ پروا کرے جو خود کہے اور نہ اوسمین جو اوسکے باب مین
کہا جاے اور بحدیث مرفوع منقول ہے کہ جو شخص فحاشی کرے اپنے بھائی مسلمان
سے تو خدا اوسکی برکت رزق کو اوٹھالیگا اور اوسکی معیشت کو فاسد کرے گا
اور سماعہ کہتے ہین کہ مین خدمت جناب صادق علیہ السلام مین گیا تو حضرت نے
مجھسے ابتداءً فرمایا کہ اے سماعہ یہ کیا تھا درمیان تیرے اور درمیان تیرے

تو تو نے اوسکا بدلا دیا یہ امر میرے افعال سے نہین ہے اور نہ مین اسکا اپنے
شیعون کو حکم دیتا ہون استغفار کر خدا سے اور پھر عود نکرنا مین نے کہا استغفر اللہ اور
پھر عود نکرونگا اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ بدترین بندگان خدا سے وہ ہے جسکی صحبت سے بوجہ
اوسکے فحش کے کراہت کیجاے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جب دیکھو تم
کسی شخص کو کہ نہین پروا کرتا بکنے مین اور نہ بدکہے جانے مین تو اوسمین شیطان
شریک ہوا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خدا نے حرام کیا ہے جنت کو ہر فحاش اور بیہودہ گو قلیل الحیا
پر جو نہ پروا کرے اپنے کلام پر اور نہ دوسرے سے سننے مین پس اگر تو اوسکی تفتیش کریگا
تو نہ پاوے گا اوسکو مگر ولد الزنا یا اوسمین شیطان شریک ہو گیا ہے اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت مین ہے اور بدگوئی جفا
وستم سے ہے اور جفا جہنم مین ہے اور وسائل الشیعہ ابواب احکام عشرت مین ہے
امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کی ہے کہ ان شخصون پر
سلام نکرنا چاہیے یہودی و نصرانی پر اور اوس شخص پر جو پاخانہ پھر رہا ہو اور اوس
شاعر پر جو زنان محصنہ کو دشنام دیتا ہو اور اون لوگون پر جو خوش طبعی کرتے ہین
ساتھ سب وشتم مادران کے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین
سزاوار ہے کہ سلام کرین چھ شخصون پر یہود و نصاری پر اور صاحبان چوسر و شطرنج پر
اور صاحبان شراب و بربط و طنبور پر اور اون لوگون پر جو خوش طبعی کرتے ہین
دشنام مادران سے اور شعرا پر بیان وہ شعرا جو سب محصنات کرتے ہین جیسا کہ
حدیث سابق مین گذرا یا جو ہجا مومنین کرتے ہین اور اونکو برا کہتے ہین اور تقریب
استدلال ان احادیث سے غیر مستور ہے کہ شادیون مین فحاشی و دشنام دہی کا علی العموم

دور دور سے زیادہ کھانا کھلاتے ہین ۔ [illegible]

امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب نجاشی نے خطبۂ آمنہ بنت
ابوسفیان جناب رسول خداصؐ کے لیئے کیا اور حضرت سے تزویج کر دیا تو حضرت
نے طعام طلب فرمایا پھر فرمایا کہ سنت مرسلین سے ہے کھانا کھلانا وقت تزویج
کے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ولیمہ ایک دن اور دو دن مکرمت و
بزرگی ہے اور تین دن ریا و سمعۃ ہے اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین
کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میمونہ سے تزویج کیا تو ولیمہ
کیا اور کھلایا لوگون کو حیس بیان مجمع البحرین مین ہے کہ حیس خرما ہے جسکا بیج
نکال دیا جاتا ہے اور کوٹا جاتا ہے پنیر مین اور ملایا جاتا ہے گھی اوسمین پھر ملا جاتا ہے
ہاتھ سے اور کبھی اوسمین ستو بھی ملایا جاتا ہے اور فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ ولیمہ ایک دن حق ہے اور
دوسرے روز نیکی ہے اور اس سے زیادہ ریا و سُمعۃ ہے اور امام موسی کاظم ؑ
فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہین ہے ولیمہ مگر پانچ
امر مین عروسی مین تا آخر حدیث جو ذکر ولادت مین بیان ہو چکی ہی اور تفسیر صافی
مین ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے زینب بنت حجش سے تزویج کی
تو ولیمہ کیا اور اپنے اصحاب کو طلب کیا اور جلد عاشر بحار الانوار حدیث
طویل مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا امیر المومنین ؑ نے
کہ کہا مجھ سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے علی عمدہ کھانا مہیا
کرو اپنی زوجہ کے لیئے پھر فرمایا کہ ہم گوشت و روٹی دیتے ہین اور تم خرما اور گھی
لاؤ پھر حضرت نے آستین چڑھائی اور خرما توڑ توڑ کے گھی مین ڈالنے لگے تا اینکہ
اوسکو حیس کر ڈالا اور ہمارے پاس ایک گوسفند فربہ بھیجا پس وہ ذبح کیا گیا
اور بہت سی روٹی پکائی گئی پھر فرمایا مجھ سے جناب رسول خداصؐ نے کہ اب

اور پکارا کہ چلو ولیمہ فاطمہؑ مین پس لوگ چلے اور لوگون کی کثرت وقلت طعام سے مین
شرمندہ تھا پس جناب رسول خداؐ نے میرے دل کی بات کو سمجھکر فرمایا کہ اے
علیؑ مین برکت کی دعا کرونگا پس تمام لوگون نے میرا کھانا کھایا اور میرا پانی پیا
اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور واپس آئے اور وہ لوگ چار ہزار مرد سے
زیادہ تھے اور کھانے مین کچھ کمی نہوئی پھر جناب رسول خدا نے کاسے منگوائے
اور اونکو پرکرکے اپنی ازواج کے بھیجے پھر ایک کاسہ مین کھانا رکھا اور فرمایا
کہ یہ فاطمہؑ اور اوسکے شوہر کے لیے ہے بیان اس حدیث سے چند امور مستفاد
ہوے ایک یہ کہ طعام ولیمہ شیرین ہونا اور اوسمین گوشت و روٹی ہونا مستحب ہے
دوسرے اگر زوجین ایک جگہہ کے رہنے والی ہون تو دونو طرف کی مشارکت
سے ایک ولیمہ کافی ہے تیسرے اگر ایک جگہ چند لوگ مجتمع ہون تو بعض کو بلانا اور
بعض کو نہ بلانا خلاف مروت ہے چوتھے طعام ولیمہ سے اعزہ کے پاس کھانے کا بھیجنا
سنت ہے پانچوین زوجین کے لیے اوسی ولیمہ سے ایک ظرف مین کھانا علیحدہ
کرنا سنت ہے اور انوار نعمانیہ مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ
زفاف کروا اپنے عرائس کا یعنے اونھین اونکے شوہر کے پاس پہونچاؤ شب کو اور
کھانا کھلاؤ صبح کو بیان سید نعمۃ اللہ جزائری علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ظاہر حدیث تاخیر
طعام پر دلالت کرتا ہے اور اکثر اخبار تقدم پر اور بظاہر مراد اس سے تخییر ہے
جیسا کہ پوشیدہ نہین باوجود اسکے کہ واو افادہ ترتیب نہین کرتا رسم دوازدہم
ذکر اجتماع و مہمانی نسوان عروسی مین ۔ مؤلف کہتا ہے کہ رسم نہم مین
بیان ہوا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حکم دیا تھا دختران عبد المطلب
اور زنان مہاجرین و انصار کو کہ جائین پاس جناب سیدہؑ کے اور خوشی کرین اور
رجز پڑھین اور تکبیر و تحمید کرین اور نہ کہین وہ کلام جس سے خدا ناراض ہو اور

کہ اجابت رسول ...

کھانا کھا کر اور وہ لوگ زیادہ چار ہزار مرد سے تھے اور تمام زنان مدینہ بھین
اور کھانا اوٹھا کر گھر لائے جتنا چاہا اور کھانے سے کچھ کم نہوا اور وسائل الشیعہ
مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص اطاعت کرے
اپنی زوجہ کی تو خدا اوسے مُنھ کے بھل داخل جہنم کریگا کسی نے کہا کہ وہ اطاعت
کیا ہے فرمایا کہ طالب ہو شوہر سے کہ ماتم اور عروسی اور حمام مین جائے اور
باریک کپڑے پہنے پس وہ اجازت دے اوسکو اور دوسری حدیث جو جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے مثل مضمون اس حدیث کے ہے اور دو حدیث
دیگر بھی مثل مضمون اسکے مذکور ہے **بیان** علامہ سید نعمت اللہ جزائری رحمہ اللہ
بعد نقل حدیث انوار نعمانیہ مین فرماتے ہین کہ اگر تو معنی اس حدیث کے پوچھے
تو مین کہونگا کہ لیکن ماتم مین پس نہین حرام ہے عورت کا جانا اوسمین اسلیے کہ
مروی ہے کہ زنان ائمہ علیہم السلام بغرض تعزیت نکلتی تھین اور امام فرماتے تھے
کہ یہ حقوق مردم سے ہے پس اسے ادا کرنا چاہیے اور ایسا ہی عروسی کا حال ہے
پس وارد ہے کہ ام سلمہ اور سوا اونکے ازواج نبی صلے اللہ علیہ وآلہ سے جاتی تھین
عروسی اہل مدینہ مین پس اس حدیث مین جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اسپر
کہ جب جانا اونکا بغرض ادائے حقوق کے بلکہ بقصد تفریح طبع ہو اور اون محفلون
مین آلات لہو و طرب ناجائزہ کے ہون جیسا کہ معمول اس زمانہ کا ہے اور جلد
عاشر بحار مین ہے کہ مروی ہے کہ یہودیون کے گھر مین شادی تھی پس وہ لوگ
آئے خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین اور عرض کیا کہ ہماری لیے
حق جوار ہے پس ہم چاہتے ہین کہ آپ اپنی دختر فاطمہ ع کو ہمارے گھر مین بھیجدین
تاکہ ہماری عروسی مین برکت ہو اور الحاح کیا حضرت نے فرمایا کہ وہ زوجہ علی کی ہے
اور وہ اونھین کے حکم کی تابع ہے یہودیون نے حضرت سے سفارش کرنے کو کہا او

جنت لائے جنکا مثل نہ دیکھا گیا تھا پس پہنا اونھین جناب سیدہ ؑ نے اور لوگون نے اون معظمہ کی زینت و رنگ و خوشبو سے تعجب کیا پس جب وہ معظمہ داخل مکان یہودی ہوئین تو اونکی عورتون نے حضرت کو سجدہ کیا اور سامنے کی زمین چومنے لگین اور اس بزرگی کو دیکھکر بہت سے لوگ یہودیون سے مسلمان ہوے **فصل اوقات نکاح و مجامعت ادعیہ وغیرہ مین جو متعلق اوسکے ہین** رسم اول اوقات و تاریخہاے سعد و نحس نکاح مین - وافی و وسائل مین ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اے میسر تزویج کر شب کو کہ خدا نے اوسے آرام کے واسطے مقرر کیا ہے اور نہ طلب کر کوئی حاجت شب کو کہ شب تاریک ہوتی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام کو خبر پہونچی کہ ایک شخص نے گرم وقت نصف روز مین تزویج کیا ہے تو فرمایا کہ مین سمجھتا ہون کہ دونون مین اتفاق نہوگا - پس دونوں مین جدائی ہو گئی اور خود امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک نکاح گرم وقت مین کیا تھا اور اوسمین جدائی واقع ہوئی تو جناب سید الساجدین علیہ السلام نے فرمایا کہ چونکہ تمنے وقت گرم نکاح کیا تھا لہذا جدائی ہوئی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ زفاف کرو اپنے عروسون کا شب مین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے قمر در عقرب مین تو نہ دیکھے گا نیکی اور امام علی نقی علیہ السلام نے روایت کی ہے اپنے آباے طاہرین ؑ سے فرمایا مثل اسکے اور فرمایا کہ جو شخص تزویج کرے محاق ماہ مین یعنی دو یا تین روز آخر ماہ مین تو سمجھے رہے سقوط حمل کو اور تقویم المحسنین مین امام موسی کاظم علیہ السلام سے مثل اسکے منقول ہے اور فرماتے ہین کہ مثل اسکے منقول ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے لیکن وہ صریح ہے مجامعت مین اور وافی و وسائل مین ہے مسعدہ بن صدقہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا شوال مین نکاح

اور اون مین جو قریب العہد رہتی تھین نکاح مین واقع ہوتی تھی پس اسی وجہ سے اون
لوگون نے کراہت کی نہ سوا اسکے بیان مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین فرماتے ہین
کہ کراہت نکاح درمیان عید فطر و عید قربان کے بے اصل ہے اور شاید اصل اوسکی
عامہ سے ہو اور نہ شوال مین چونکہ عقد عائشہ کا ہوا اور اکثر مفاسد اوسپر مترتب
ہوئے اور بعض روایت سے کراہت معلوم ہوتی ہے پس اگر خصوص شوال مین احتراز
کرین تو بہتر ہے اور جلد چہاردہم بحار الانوار باب سعادۃ ایام الشہور العربیۃ
و نحوستہا مین جو تاریخین درباب تزویج و ولادت فرزند کے جناب صادق ع سے
منقول ہین اسجگہ بترتیب منتخب کیجاتی ہین پہلی فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ مبارک ہے واسطے تزویج کے و بروایت دیگر تزویج کر اسمین اور عمل کر جو چاہتا ہے
اور جو لڑکا اسمین پیدا ہوگا وہ مبارک ہوگا اور محبوب و مقبول و مرزوق ہوگا
دوسری فرمایا کہ بہتر ہے واسطے تزویج کے اور جو اسمین پیدا ہو اوسکی نیک تربیت ہو
اور مبارک ہو تیسری فرمایا کہ روز نحس ہے کوئی حاجت اسمین طلب نکر اور مولود
اسمین مرزوق و طویل العمر ہوتا ہے اور بروایت دیگر جو اسمین پیدا ہو وہ منحوس
ہوگا چوتھی فرمایا کہ نیک ہے واسطے تزویج کے اور جو اسمین پیدا ہو وہ مبارک
ہوگا پانچوین فرمایا کہ روز نحس ہے اور جو شخص اسمین پیدا ہو تو حال اوسکا
صالح ہو بروایت دیگر جو شخص اسمین پیدا ہو وہ شوم ہو اور زندگانی بسختی کرے
اور عسیر الرزق ہو چھٹی فرمایا کہ بہتر ہے واسطے تزویج کے اور جو اسمین پیدا ہو
نیک تربیت پاوے اور پیدا ہوئے اسمین حضرت نوح ساتوین فرمایا کہ نیک ہی
واسطے جملہ امور کے مثل چھٹی کے اور جو اسمین پیدا ہو نیک تربیت پاوے اور
سعید و مبارک ہو اور واسع الرزق ہو آٹھوین فرمایا کہ نیک ہے واسطے ہر حاجت
کے مگر واسطے سفر کے اور جو اسمین پیدا ہو وہ متوسط الحال اور طویل العمر ہوگا

اپنی حالات مین توفیق خیر پاوے اور مرزوق ہو اپنی معیشت مین اور نہ لاحق ہو اوسکو
تنگی پیدا ہوئے اسمین سام بن نوح دسوین[۱۰] فرمایا کہ مبارک ہے واسطے ہر امر کے اور
جو اسمین پیدا ہو وہ کبیر السن ہو اور صاحب رزق ہو اور تنگی اوسکو لاحق نہو اور مبارک
و صالح و حلیم و عفیف ہو اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت نوح اسمین پیدا ہوئے
گیارھوین[۱۱] فرمایا کہ پیدا ہوے اسمین حضرت شیث نیک ہے واسطے شروع کرنے
کام کے اور جو اسمین پیدا ہو وہ مرزوق ہوگا اور کبیر السن ہوگا اور کبھی فقیر نہوگا
مگر آخر زمانہ مین فقیر ہو جائے گا بارھوین[۱۲] فرمایا کہ بہتر ہے واسطے تزویج کے
و بروایت دیگر روز تزویج ہے اور جو اسمین پیدا ہو اوسکی تربیت آسان ہو اور
عفیف و عابد و صالح ہو تیرھوین[۱۳] فرمایا کہ روز نحس ہے پرہیز کر اوسمین ہر عمل سے
اور جو اسمین پیدا ہو وہ زندہ نہ رہیگا و بروایت دیگر کم بخت و عسیر الرزق و پر کینہ
ہوگا چودھوین[۱۴] فرمایا کہ نیک ہے واسطے سب کام کے اور جو اسمین پیدا ہو تو
ظالم ہوگا اور طویل العمر ہوگا اور دوست رکھیگا طلب علم کو اور کثیر المال ہوگا
آخر عمر مین و بروایت دیگر سلامت روی و سعادت سے زندگانی بسر کریگا پندرھوین[۱۵]
فرمایا کہ نیک ہے ہر کام کو و بروایت دیگر نحس ہے اور روایات سعادت کے زیادہ
ہین نحوست سے اور جو اسمین پیدا ہو وہ کج خلق اور توتلا یا گونگا یا ثقیل ہوگا زبان کا
سولھوین[۱۶] فرمایا کہ نحس ہے پس نہ طلب کر اسمین کوئی حاجت اور جو اسمین
پیدا ہو وہ مجنون اور بخیل ہوگا اور بروایت دیگر جو صبح سے زوال تک مین پیدا
ہوگا وہ مجنون ہوگا اور جو بعد زوال شام تک مین پیدا ہوگا تو نیک ہوگا حال اوسکا
اور بروایت دیگر تربیت اوسکی دشوار ہوگی اور منحوس رہیگا زندگانی مین سترھوین[۱۷]
فرمایا کہ نیک ہے واسطے تزویج اور کل حاجت کے اور بروایت دیگر روز گران ہے
نہ چاہیے طلب حوائج اسمین و بروایت دیگر روز متوسط ہے و بروایت دیگر پسندیدہ ہے
پس جو چاہو طلب کرو اور تزویج کرو اور جو شخص اسمین پیدا ہو تو طویل العمر ہو اور
نیک زندگانی کریگا اور فقیری نہ دیکھیگا اور مبارک و سعید ہوگا ... اٹھارھوین[۱۸]

کریگا اور نہ دیکھیگا فقر کو اور مریگا مگر تائب ہوکر اور نیک ہی واسطے سب کام کے [19] اونیسوین فرمایا کہ
روز خفیف ہے بہتر ہے ہر امر کے لیے اور نیک ہی واسطے تزویج کے پیدا ہوے اسمین اسحاق بن
ابراہیم اور جو شخص اسمین پیدا ہو وہ صالح ہوگا اور توفیق دیا جائیگا نیکیونکی اور مرزوق و مبارک
ہوگا و بروایت دیگر مثل اٹھارھوین کے ہی اور ایک روایت مین ہی کہ یہ روز سخت ہی و کثیر الشر ہے
پس اسمین کوئی عمل نکر [20] بیسوین فرمایا کہ مبارک ہی واسطے طلب حوائج و تزویج کے اور جو اسمین پیدا ہو
وہ بسختی زندگانی کرے اور ضعیف ہوگا و بروایت دیگر طویل العمر ہوگا اور حاکم ہوگا کسی شہر
یا دیہہ کا [21] اکیسوین فرمایا بہت نحس ہی نہ طلب کرو اسمین کوئی حاجت اور جو اسمین پیدا ہو وہ محتاج
و فقیر ہوگا [22] بائیسوین فرمایا کہ روز مختار و نیک ہی کوئی مکروہ اسمین نہین ہی بہتر ہی ہر حاجت کے لیے
اور تزویج اسمین خوب ہی اور جو اسمین پیدا ہو تو زندگانی اوسکی مبارک ہو اور خود وہ مبارک و نیکبخت
و سعید ہوگا [23] تیئیسوین فرمایا کہ روز سعید و مختار ہے پیدا ہوے اسمین حضرت یوسف نیک ہے
واسطے ہر حاجت اور ہر چیز کے اور خاصکر واسطے تزویج کے اور جو اسمین پیدا ہو وہ مرزوق و
مبارک ہوگا اور ایک روایت مین ہی کہ مثل بائیسوین کے ہی [24] چوبیسوین فرمایا کہ روز نحس و مذموم ہے
اور جو اسمین پیدا ہو وہ سقیم الحال ہو اور نہ توفیق پاوے خیر کی اور اگر خیر کیطرف حرص کرے تو بڑی
مشقت اوٹھاوی اور قتل ہوگا آخر عمر مین یا غرق ہوگا اور جناب امیر المومنین ع نے فرمایا کہ جو اسمین
پیدا ہو وہ بلند مرتبہ ہو مگر حزین و حقیر رہیگا [25] پچیسوین فرمایا کہ روز نحس و مذموم ہی پس نہ طلب
کرو اسمین کوئی حاجت اور جو اسمین پیدا ہو وہ مرزوق و نجیب ہوگا اور سخت بیمار ہو مگر پھر صحیح
ہوگا و بروایت دیگر فقیہ و عالم و مبارک ہوگا اور مبتلاے مرض سخت ہوگا اور صحت پاوے گا
[26] چھبیسوین فرمایا نیک ہی واسطے ہر کام کے مگر واسطے تزویج کے اسلیے کہ اسمین دریا موسی کے لیے
شگافتہ ہوا جو شخص کہ تزویج کرے اسمین تو زوجین مین جدائی ہوا اور جو اسمین پیدا ہو وہ
طویل العمر ہو و بروایت دیگر مجنون و بخیل ہوگا [27] ستائیسوین فرمایا کہ روز مبارک و مختار ہے
نیک ہی واسطے تزویج کے پیدا ہوے اسمین حضرت یعقوب جو شخص کہ اسمین پیدا ہو وہ مرزوق

اٹھائیسوین روز فرمایا کہ روز سعید و مبارک ہی پیدا ہوے اسمین یعقوب بہتر ہے واسطے
تزویج کے اور جو اسمین پیدا ہو وہ حسین و جمیل و مرزوق و محبوب و مبارک ہو لیکن محزون
و مغموم رہے اور مبتلا ہے مرض ہو اور آخر عمر مین صحیح ہو اور طویل العمر ہو اور عارضۂ
چشم مین مبتلا ہو ۲۹ و انتیسوین فرمایا کہ روز مختار ہی نیک ہی واسطے ہر حاجت کے اور
جو اسمین پیدا ہو حلیم و مبارک و صالح ہو ۳۰ تیسوین فرمایا کہ روز مختار ہی نیک ہی واسطے
ہر شے کے اور تزویج کے اور جو اسمین پیدا ہو وہ حلیم و مبارک ہو اور تربیت اوسکی دشوار
ہو اور کج خلق ہو اور بروایت دیگر جو اسمین پیدا ہو تو خدا اوسکو ہر امر موذی سے کفایت
کرے اور بلند مرتبہ اور مبارک و صالح ہو پیدا ہوئے اسمین اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام
مولف کہتا ہے کہ اب مین بیان کرتا ہون تاریخہاے نحس اکبر ہر ماہ کو جو تقویم المحسنین مین
جناب امیر المومنین علیہ السلام و جناب صادق علیہ السلام سے و جلد چہاردہم بحار مین جناب
امام حسن عسکری عم سے منقول ہین اسلیئے کہ تزویج مین اونسے اجتناب لازم ہے پس فرمایا

امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے منقول ہے کہ ہر سال مین چوبیس دن ایسے نحس ہین کہ جنمین
کوئی کام شروع ہو تو انجام کو نہ پہونچے اور جو فرزند اونمین پیدا ہو زندہ نہ رہے
اور جو شخص جنگ کرے ظفریاب نہو اور جو درخت اونمین لگایا جائے نشو ونما نکرے
اور ہر مہینہ مین دو دن اونمین سے ہین اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ سال
مین بارہ روز ہین کہ جو اونسے اجتناب کرے نجات پاوے اور جو اونمین پڑجائے
وہ کامیاب نہو پس اونھین یاد کرو اور ہر مہینہ مین اونسے ایک دن ہے اور امام
حسن عسکری علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہر مہینہ مین ماہہاے عربیہ سے ایک دن
ایسا نحس ہے جسمین کوئی عمل نکرنا چاہیے سوا خلوۃ و عبادت و صوم کے بس ان
تینون روایات کو ایک جگہہ لکھتا ہون اور حدیث جناب صادق و جناب
امام حسن عسکری علیہما السلام مین ایک ہی تاریخ ہر ماہ مین مذکور ہے اور شروع کرتا ہون
حدیث جناب امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے

پس محرم مین	گیارھوین	اور چودھوین	اور بائیسوین
اور صفر مین	پہلی	اور دسوین	اور بیسوین
اور ربیع الاول مین	چوتھی	اور دسوین	اور چوبیسوین
اور ربیع الثانی مین	پہلی	اور گیارھوین	اور اٹھائیسوین
اور جمادی الاولی مین	دسوین	اور گیارھوین	اور اٹھائیسوین
اور جمادی الثانیہ مین	پہلی	اور بارھوین	اور تیرھوین
اور رجب مین	گیارھوین	اور بارھوین	اور تیرھوین
اور شعبان مین	چوتھی	اور بیسوین	اور چوبیسوین
اور ماہ رمضان مین	تیسری	اور بیسوین	اور چوبیسوین
اور شوال مین	چھٹی	اور دوسری	اور آٹھوین
اور ذیقعدہ مین	چھٹی	اور دسوین	اور اٹھائیسوین

روز خطبہ ونکاح ہے مؤلف کہتا ہے کہ احادیث سے نحوست روز دوشنبہ و روز
چارشنبہ کے ایام سے معلوم ہوتی ہے خصوصاً آخر ماہ مین جو چارشنبہ واقع ہو اور سیوم
دوئم اوقات و کیفیات مکروہہ مجامعت مین - وافی مین ہے فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ نچاہیئے مرد کو کہ مجامعت کرے اپنی زوجہ سے شب چارشنبہ
کو اور امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا مجامعت کسیوقت مین مکروہ بھی ہے
گو بحلال ہو فرمایا ہان درمیان طلوع فجر کے طلوع آفتاب تک اور غروب آفتاب سے
زوال سُرخی طرف مغرب تک اور اوس دن مین جسمین آفتاب کو گہن لگتا ہے اور اوس
رات مین جسمین چاند کو گہن لگتا ہے اور اون دن و رات مین جنمین ہوائے سیاہ
و سُرخ و زرد ہو اور اون دن و رات مین جنمین زلزلہ ہو اور بدرستیکہ شب بسر کی
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے پاس اپنے بعض ازواج کے شب گہن مین
اور صبح تک کوئی امر واقع نہوا تو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ کچھ آپ نے مجھسے دشمنی کی
ہے فرمایا کہ نہین لیکن یہ علامت جو آجکی شب کو ظاہر ہوئی تو مجھے مکروہ معلوم ہوا
کہ مین اسمین لذت اوٹھاؤن پھر فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ واللہ نہ مجامعت
کریگا کوئی اون اوقات مین جنمین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے ممانعت
مجامعت کی کی ہے درحالیکہ اوسکو اس حدیث کی خبر پہونچی ہو اور وہ صاحب فرزند
ہو مگر نہ دیکھے گا اپنے فرزند مین وہ امر جسے دوست رکھتا ہے۔ اور امام موسی کاظمؑ نے
فرمایا کہ جو شخص مجامعت کرے اپنی زوجہ سے محاق ماہ مین یعنی جب دو روز آخر ماہ کے باقی
رہین تو قرار دے لے اسقاط حمل کو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ منجملہ وصایای جناب
رسول خداؐ کے ہے فرمایا کہ اے علی نہ مجامعت کرو اپنی زوجہ سے اول شب ہلال مین
اور نہ شب نصف ماہ مین اور نہ آخر شب ماہ مین کہ جو ایسا کریگا اوسکے فرزند پر خوف
ہے جنون وغیرہ کا امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کیا کہ کیون ایسا ہے یا رسول اللہ
فرمایا کہ جنات بہت اپنی عورتون سے جماع کرتے ہین اول شب و نصف شب و آخر

درمیان ماہ اور آخر ماہ مین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ مجامعت کرے
اپنی زوجہ سے اول ماہ اور نہ درمیان ماہ اور نہ آخر ماہ مین کہ جو ایسا کرے تو قرار
دے اسقاط حمل کو اور فرمایا کہ مکروہ ہے جنب ہونا جب آفتاب زرد ہوتا ہے
اور جب طلوع کرتا ہے اور زرد رہتا ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
و آلہ نے کہ جو شخص مجامعت کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین اور فرزند
مجذوم یا مبروص پیدا ہو تو نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ نہ دشمنی کرے گا ہم اہلبیت سے مگر ولد الزنا یا جسکی ماں
حیض مین حاملہ ہوئی ہو اور فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے کہ کوئی
مضائقہ نہین کہ عورت سے تزویج کرے حالت نفاس مین مگر مجامعت نکرے
تا اینکہ وہ پاک ہو خون نفاس سے اور مالک بن اعین نے جناب امام محمد باقر
علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا نفاس والی عورت سے جسکو خون جاری ہو شوہر
اوسکا مجامعت کر سکتا ہے فرمایا ہان جبکہ گذر جائے روز ولادت سے بقدر ایام
حیض کے پھر ایک دن احتیاط کرے پھر کچھ مضائقہ نہین کہ شوہر اوسکا اوس سے
مجامعت کرے اوسکو غسل کا حکم دے پھر مجامعت کرے اگر چاہے اور مالک بن
اعین کہتے ہین کہ مین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ مستحاضہ سے کیونکر
اوسکا شوہر مجامعت کر سکتا ہے فرمایا کہ نگاہ کرے اون ایام کو جنمین اوسکو حیض کا
معمول ہے پس نہ قریب جائے اوسکے اون دنون اوس مہینہ مین اور مجامعت
کرے سوا اوسکے اور ایام مین اور نہ مجامعت کرے تا اینکہ حکم غسل دے اوسکو
پھر مجامعت کرے اوس سے اگر چاہے مؤلف کہتا ہے کہ رسم سیزدہم
احکام ولادت مین جناب صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے فرمایا کہ جب
خون نفسا کا منقطع ہو جائے اور غسل نکیا ہو پس مجامعت کرے شوہر اوسکا
اگر چاہے و دیگر احادیث بھی متعلق اسکے اوس مقام پر مذکور ہین فتذکر اور وافی مین

نے کہ جب کوئی تم مین سے جماع کرے تو نکرے جسطرح طائر جماع کرتا ہے بلکہ چاہیئے
کہ توقف و دیر کرے دوسری حدیث مین فرمایا کہ جب تم مین کوئی شخص ارادہ مجامعت
کا کرے اپنی زوجہ سے تو جلدی نکرے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ بعض
لوگ تم مین سے مجامعت کرتے ہین اپنی زوجہ سے پس نکلتی ہے وہ نیچے سے اوسکے
اس حال سے کہ اگر کسی زنگی کو پاوے تو اوسکا دامن پکڑے پس چاہیئے کہ جب
کوئی شخص اپنی زوجہ سے قصد مجامعت کرے تو پہلے خوش طبعی و مزاج کرلے
کہ یہ مجامعت کے لیئے بہت اچھا ہے **مؤلف کہتا ہے** کہ گویا آخر اس حدیث کا
دو حدیث سابق کی شرح ہے اور ملا محسن کاشانی شرح مین لکھتے ہین کہ کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ مرد کی شہوت ساکن ہو جاتی اور وہ فارغ ہو جاتا ہے اور عورت کی شدت
شہوت باقی رہتی ہے اور زنگی سے اسوجہ سے مثال دی کہ باوجود بدصورتی کے
عورت اوسکا دامن پکڑلے بسبب شہوت کے اور انوار نعمانیہ رسالہ ذہبیہ مین
امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ سنگریزے اور عسر
بول مین مبتلا نہو تو منی کو وقت نزول شہوت نہ روکے اور عورت کے اوپر دیر
نکرے **مؤلف کہتا ہے** کہ اس حدیث و حدیث سابق سے مخالفت نہین ہے
جیسا کہ ظاہر ہے پھر اوسی کتاب مین ہے فرمایا کہ مجامعت کرنا حائض سے
باعث جذام فرزند ہوتا ہے اور جماع بعد جماع بغیر فصل غسل درمیان دونو جماع
کے مورث جنون فرزند ہے اور فرمایا کہ جو شخص نورہ کے لیئے ارادہ حمام جانے کا
کرے تو قبل اوسکے بارہ ساعت مجامعت سے اجتناب کرے یعنی ایک روز کامل اور
فرمایا کہ اول شب گرمی ہو یا سردی قریب عورت کے نہ جائے اسلیئے کہ معدہ اور عروق
پر رہتے ہین اور اوس سے قولنج و فالج و نقرس اور سنگریزہ اور تقطیر بول اور فتق
پیدا ہوتا ہے پس جب ارادہ کرا سکا تو چاہیئے کہ ہو آخر شب مین کہ وہ وقت مناسب
تر ہے واسطے بدن کے اور زیادہ امید فرزند اور زیادہ ہو ذکاوت اور عقلمندی اور زندگا

مجتمع ہوگی اسلیئے کہ منی اوسکی پستانون سے اوسکے نکلتی ہے اور شہوت اوسکی منھ اور آنکھون
سے ظاہر ہوتی ہے اوسوقت وہ خواہش کریگی تجھسے مثل اوسکے جسکی تو اوس سے
خواہش کرتا ہے اور نہ مجامعت کر عورت سے مگر درحالیکہ وہ حیض و نفاس سے
پاک ہو پس جب ایسا کر تو کھڑا نہو اور نہ سیدھا بیٹھ بلکہ جھک داہنی طرف پھر کھڑا ہو
پیشاب کے لیئے اوسی وقت کہ تو محفوظ رہیگا سنگریزہ سے باذن خدا پھر فوراً غسل کر
اور آگاہ ہو کہ جماع عورتون سے درحالیکہ قمر برج حمل یا دلو مین ہو بہتر اور افضل ہے
اس سے کہ برج ثور مین ہو اسلیئے کہ وہ شرف قمر ہے اور جلد چہاردہم بحار رسالہ
ذہبیہ مین جناب امام رضا علیہ السلام سے مثل اسکے منقول ہے اور وافی مین ہے
فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ درحالیکہ عورت و مرد خضاب لگائے ہون
جماع نکرین اور جناب صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی اپنی زوجہ
کو برہنہ کر کے دیکھے فرمایا کوئی اسمین مضائقہ نہین مگر کوئی لذت بہتر اس سے ہے اور
امام موسی کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ اگر وقت مجامعت لباس مرد کے
منھ سے دور ہو جائے تو کیسا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہین اور کسی نے اونھین حضرت
سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص فرج کو اپنی زوجہ کے بوسہ دے تو کیسا ہے فرمایا کوئی
مضائقہ[ط] نہین اور عبید بن زرارہ کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق علیہ السلام سے
پوچھا کہ ایک شخص کے پاس بہت سی کنیزین ہین اور وہ سب کی مجامعت پر قادر
نہین ہے تو کوئی چیز واسطے اونکی لذت کے بنا دے فرمایا کہ اگر اپنے کسی عضو بدن سے
اوسکی استعانت کرے تو کوئی مضائقہ نہین مگر کسی اور چیز سے سوا بدن کے استعانت
نکرے اور ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی پانی مین
مجامعت کرے تو کیسا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہین اور ابن بزیغ نے امام علی رضا
علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص حمام مین جماع کرے ... فرمایا کوئی

[ط] مضائقہ نہونا دلیل جواز ہے اور اس سے یہ لازم نہین آتا کہ مکروہ بھی نہو ۱۲ منہ

مضائقہ نہین اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ قسم ہے اوس شخص کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ اگر
کوئی شخص مجامعت کرے اپنی زوجہ سے اور اوس مکان مین کوئی بچہ جاگتا ہو
اور دونو کے کلام کو اور سانس کو سنتا ہو تو کبھی فلاحیت نہ پاویگا اگر لڑکا ہوگا
توزانی ہوگا اور اگر لڑکی ہوگی تو زانیہ ہوگی اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ جو شخص مجامعت کرے اپنی کنیز سے اور چاہے کہ دوسری کنیز سے بھی مجامعت
کرے تو وضو کرے بیان ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہین شاید مراد وضو سے
صفائی بدن ہو اور احتمال ہے کہ معنی شرعی مراد ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ کوئی مضائقہ نہین ایمین کہ مرد درمیان دو کنیزون اور دو آزاد عورتون کے سوئے
جنمین نیست کہ عورتین تمھاری بمنزلہ کھیل کے ہین اور محمد بن عیص نے جناب صادق
علیہ السلام سے پوچھا کہ مین مجامعت کرون درحالیکہ برہنہ رہون فرمایا نہین
اور نہ قبلہ رخ اور نہ قبلہ کی طرف پشت ہو اور فرمایا کہ نہ مجامعت کر کشتی مین اور
اسحاق بن عمار نے جناب امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کسی کے ساتھ
اوسکی زوجہ ہو سفر مین اور وہ پانی نہ پاوے تو مجامعت کرے اپنی زوجہ سے
فرمایا کہ مجھے یہ امر محبوب نہین ہے مگر یہ کہ اپنے نفس پر خوف رکھتا ہو اور فرمایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مکروہ ہے مجامعت کرنا مرد کو عورت
سے حالت احتلام مین تا اینکہ غسل کرے اوس احتلام سے اور اگر کرے اور
فرزند مجنون پیدا ہو تو نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو اور جناب صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزین گرا دیتی ہین قوت بدن کو پر شکم داخل حمام ہونا
اور پر شکم مجامعت کرنا اور مجامعت کرنا عجوز عورتون سے اور عبدالملک بن
عمرو کہتے ہین کہ پوچھا مین نے جناب صادق علیہ السلام سے کہ کیا چیز حلال ہے
عورت کی حالت حیض مین مرد کے لیے فرمایا کل چیزین سوا فرج کے پھر فرمایا

اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ منع کیا ہی
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہ مجامعت کرے مرد اپنی زوجہ سے قبلہ
رخ ہوکر اور گذرگاہ مردم پر پس جو ایسا کرے تو اوسپر لعنت ہے خدا اور ملائکہ
اور تمام لوگون کی بیان جناب شیخ حر عاملی فرماتے ہین کہ تخصیص لعن کی بسبب
وجود ناظر و احتقار قبلہ کے ہے واللہ اعلم اور امام محمد باقر یا امام جعفر صادق ع سے
پوچھا گیا کہ مجامعت مین منی باہر فرج کے گرانا چاہئے فرمایا کہ کنیز مین کچھ مضائقہ نہین
لیکن عورت آزاد مین مین کراہت کرتا ہون مگر یہ کہ شرط کرلے وقت تزویج کے اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ کراہت کی ہے جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجامعت زیر آسمان سے اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین
کہ فرمایا امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے کہ اجتناب کرو مجامعت سے
اوس رات مین جسمین سفر کا ارادہ رکھتے ہو پس جو شخص ایسا کرے اور فرزند پیدا ہو
تو وہ کسی امر پر قرار نہ پکڑے گا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بعض
اصحاب سے کہ نہ مجامعت کر اپنی زوجہ سے درحالیکہ خضاب لگائے ہو کہ اگر
فرزند پیدا ہوگا تو مخنث ہوگا اور حلیۃ المتقین مین ہے کہ فقہ الرضا مین
ہے کہ جب بعد غسل دینے کے اور پہلے غسل مس میت سے قصد جماع رکھتا ہو
تو پہلے وضو کر بعد ازان جماع کر اور امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب
صادق علیہ السلام بعد جماع اور قبل غسل جب ارادہ مجامعت کا کرتے تھے تو پہلے
وضو کرتے تھے اور دوسری روایت مین منقول کہ اگر ایسی انگوٹھی کوئی شخص پہنے
ہو جسپر نام خدا کندہ ہو تو اوس حال مین جماع نکرے اور علل الشرایع
ووافی مین بحوالہ من لایحضر ابوسعید خدری سے ایک حدیث مین منقول ہی
کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین صلے اللہ

یا علی نہ مجامعت کر واپنی زوجہ سے قبل ظہر کے اور وافی مین ہے بعد ظہر کے کہ اگر
فرزند پیدا ہوگا تو احول ہوگا اور شیطان شخص احول کو دیکھکر بہت خوش ہوتا ہے
ای علی نہ کلام کرو وقت جماع کے کثیر و لفظ کثیر وافی مین نہین ہے کہ اگر فرزند
پیدا ہوگا تو ایمن نہوگا گونگے ہو جانے سے اور نہ دیکھے طرف فرج زن کے اور
نظر اپنی چھپالے وقت جماع کہ نظر کرنا فرج کی طرف باعث کوری فرزند ہوتا ہے
اے علی نہ جماع کر واپنی زوجہ سے دوسری عورت کی شہوت سے پس مین خوف
کرتا ہون کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو مخنث ہوگا یا مجنون ہوگا اے علی جب تو جنب
مع زوجہ کے فرش خواب پر رہے اور وافی مین ضمیر غائب ہے یعنی جو شخص جنب
مع اپنی زوجہ کے فرش خواب پہ رہے تو قرآن نہ پڑھے کہ مین خوف رکھتا ہون
کہ دونو پر آسمان سے آگ برسے اور دونو کو جلادے اے علی نہ جماع کر واپنی زوجہ
سے مگر یہ کہ ایک دستمال تم لیئے ہو اور ایک تمھاری زوجہ لیے ہو اور دونو ایک دستمال
سے پاک نکرین اور ایک شہوت دوسری شہوت پہ واقع ہو کہ باعث دشمنی
ہوگا تم دونو مین اور آخر جدائی ہوگی اے علی استادہ اپنی زوجہ سے جماع نکرو
کہ یہ فعل خر ہے اور اگر فرزند پیدا ہو تو بانند خر کے فرش خواب پر پیشاب کیا کریگا
اے علی نہ جماع کر واپنی زوجہ سے شب عید فطر مین کہ اگر فرزند پیدا ہوگا اور
کبیر السن ہوگا تو صاحب فرزند نہوگا مگر کبر سنی مین اور وافی مین جو میرے پاس ہے
ظاہرا سہو کاتب سے یہ مقام مذکور نہین لیکن انوار نعمانیہ مین مذکور ہے مگر اسمین
ہے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو نہوگا وہ مگر کثیر الشر اے علی جماع نکر واپنی زوجہ سے شب
عید قربان مین کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو چھ انگلیان یا چار انگلیان والا ہوگا اے
علی نہ جماع کر واپنی زوجہ سے نیچے درخت میوہ دار کے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو جلاد
و کشندہ مردم یا سر گروہ ظالمون کا ہوگا اے علی جماع نہ کر واپنی زوجہ سے برابر
آفتاب مین مگر یہ کہ پردہ لٹکالو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو ہمیشہ فقیری اور سختی مین تا وقت

ذیاد یبح ... یا بلیب
... والنفس
وای علی ... الغزائم
الفران ...
... ما ... الشیب سد ... ...
... باصرة ...
... البحث والاهداة
احلال ما لا یعنیہ ...
... الغرانة
... ... الجوامر
اکادیث ... ۱۲ ...
[illegible]

فرزند پیدا ہوگا تو راغب ہوگا خون ریزی مین اے علی جب زوجہ تیری حاملہ ہو تو جماع
کرو مگر باوضو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو کوردل اور بخیل ہوگا اے علی نہ جماع کرو اپنی زوجہ سے
نصف ماہ شعبان مین کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اور منہ مین اوسکے نشان سیاہی کا
ہوگا اے علی نہ جماع کرو اپنی زوجہ سے آخر درجہ ماہ شعبان مین جبکہ دو روز اوسمین باقی رہین
کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو عشار اور مددگار ظالمون کا ہوگا اور بہت سے لوگون کے ہلاکت
کا باعث ہوگا اور علل الشرایع مین ہے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو رئیس ظالمون کا ہوگا اے
علی نہ جماع کرو اپنی زوجہ سے اوسکی بہن کی شہوت سے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو عشار اور
مددگار ظالمون کا ہوگا اور بہت سے لوگون کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ اور یہ زیادتی
وافی و انوار نعمانیہ مین نہین ہے اے علی نہ جماع کرو اپنی زوجہ سے چھتون پر کہ اگر فرزند
پیدا ہوگا تو منافق اور ریاکنندہ ہوگا اور صاحب بدعت ہوگا اے علی جب کسی سفر مین
جاؤ تو اوس شب مین جماع نکرو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو مال اپنا ناحق صرف کرے گا اور
اسراف کرنے والے برادران شیاطین ہین اے علی نہ جماع کرو جب ایسے سفر مین جاؤ
جو تین روز اور تین شب کا راستہ ہو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو مددگار ہر ظلم کنندہ کا ہوگا

رسم سوم جن اوقات مین جماع مستحب ہے حدیث سابق الذکر مین ہے
کہ اے علی جماع کرو شب دوشنبہ مین کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو حافظ قرآن و راضی بقسمت
خدا ہوگا اے علی جماع کرو اپنی زوجہ سے شب سہ شنبہ کو اور فرزند پیدا ہو تو خدا اوسے
شہادت نصیب کریگا بعد سعادت اسلام کے اور خدا اوسکو مشرکین کے ساتھ معذب
نفرمائے گا اور دہن اوسکا خوشبو کرے گا اور دل اوسکا رحیم اور سخی دست اور پاک

تو جو فرزند کہ پیدا ہوگا حاکم ہوگا حکام شرع سے یا عالم ہوگا اور اگر جماع کرو بروز پنجشنبہ
وقت زوال آفتاب کے اوسوقت جب آفتاب درمیان آسمان کے رہتا ہے پس
اگر فرزند پیدا ہوگا تو شیطان اوسکے قریب نہ جائے گا تا اینکہ وہ بوڑھا ہو اور خدا
سلامتی دنیا و آخرت اوسکو کرامت فرمائے گا اے علی اگر جماع کرو اپنی زوجہ سے
شب جمعہ کو اور فرزند پیدا ہو تو خطیب و سخنگو پیدا ہوگا اور اگر جماع کرو بروز جمعہ
بعد عصر کے تو جو فرزند کہ پیدا ہوگا وہ معروف و مشہور و عالم ہوگا اور اگر جماع کرو
شب جمعہ بعد نماز عشا کے تو جو فرزند کہ پیدا ہوگا امید ہے کہ وہ ابدال سے ہوگا
انشاء اللہ اے علی نہ جماع کرو اپنی زوجہ سے اول ساعت شب مین کہ اگر فرزند
پیدا ہوگا تو ایمن نہوگا اس سے کہ ساحر ہو اور دنیا کو آخرت پر اختیار کریگا اے علی اس وصیت
کو یاد کرو جسطرح مین نے جبرئیل سے یاد کیا ہے اور تقویم المحسنین مین جناب
امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے منقول ہے فرمایا کہ مستحب ہی مرد کے لیے
کہ جماع کرے اپنی زوجہ سے اول شب ماہ رمضان مین اور وسائل الشیعہ مین
مثل اسکے ہے اور آخر مین زیادہ ہے بسبب قول خدا کے احل لکم لیلۃ الصیام
الرفث الی نسائکم یعنی حلال کیا گیا تمھارے لیے شبہاے صیام مین جماع تمھاری
عورتون سے اور رفث کے معنی مجامعت کے ہین اور ایک حدیث مین جناب صادق
علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب سید الساجدین علیہ السلام جب اپنی زوجہ سے قصد
مجامعت فرماتے تھے تو دروازہ کو بند کرتے تھے اور پردے گرا دیتے تھے اور خادمونکو
باہر کر دیتے تھے اور امام رضا علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ والہ نے کہ سیکھو کوّے سے تین خصلتین پوشیدہ جفتی کہانا اور صبح کو
طلب روزی مین جانا اور حذر مین رہنا مؤلف کہتا ہے کہ رسم سابق مین امام
علی رضا علیہ السلام سے نقل ہوا کہ جماع چاہیے کہ آخر شب مین واقع ہو کہ مناسب
تر ہے بدن کے لیے

حلال مین نکاح ہو یا متعہ اور کس زمانہ مین عورت سے جماع واجب ہے اور کس سن مین عورت کے حرام ہے۔ وافی و وسائل مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ داخل خانۂ ام سلمہ ہوئے تو خوشبو عطر کی حضرت کو معلوم ہوئی پس فرمایا کہ یہان حولا عطارہ آئی ہے اُمّ سلمہ نے کہا کہ ہان آئی ہے اور اپنے شوہر کی شکایت کرتی ہے پس حولا خود سامنے حضرت کے آئی اور عرض کیا کہ میرے باپ مان فدا ہون شوہر میرا مجھسے روگردانی کرتا ہے فرمایا کہ اپنے تئین آراستہ کر تاکہ تیرے پاس آوے عرض کیا کہ مین نے کوئی خوشبو اوٹھا نہین رکھی جو لگائی نہو مگر پھر بھی مجھسے دوری کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر ثواب تیرے پاس آنے کا جانتا ہوتا تو تجھسے دوری نکرتا اوسنے عرض کیا کہ کیا ثواب اوسمین ہے فرمایا کہ جب تیری طرف متوجہ ہوتا ہے تو دو فرشتہ اوسکو احاطہ کر لیتے ہین اور مثل اوس شخص کے ثواب رکھتا ہے کہ جو تلوار کھینچے راہ خدا مین جہاد کرتا ہے پس جب مجامعت کرتا ہے تو اسطرح گناہ اوس سے گرتے ہین جسطرح برگ درخت سے گرتے ہین اور جب غسل کرتا ہے تو کل گناہون سے پاک ہو جاتا ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ ایک دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایک شخص اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آج تو نے روزہ رکھا ہے اوسنے کہا کہ نہین فرمایا کہ کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے اوسنے کہا کہ نہین فرمایا کہ جا اپنی زوجہ کے پاس اور اوس سے جماع کر کہ تیری جانب سے اوسپر یہ صدقہ ہے اور روافی حدیث اسحاق بن عمار مین مذکور ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جسطرح حرام کے بجالانے مین گنہگار ہوتا ہے اوسیطرح حلال کے بجالانے مین ثواب پاتا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہین ہے کوئی چیز جسمین ملائکہ حاضر ہوتے ہین مگر ...

مباح جسمین فرحت و لذت ہو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص رکھے کوئی
جاریہ یعنی کنیز یا جوان عورت تو اوس سے مجامعت کرے ہر چالیسوین روز ایک مرتبہ
دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو شخص اپنی عورتون کو جمع کرے جسنے جماع نکر سکے
اور وہ زنا کرین تو گناہ اس شخص پر ہے اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا امام
علی رضا علیہ السلام نے کہ سنت انبیاء سے ہے عطر لگانا اور بال کاٹنا اور بکثرت
مجامعت کرنا اور جلد چاردہم بحار مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے
منقول ہے فرمایا کہ سیکھو مرغ سے پانچ خصلتون کو محافظت اوقات نماز کی اور
غیرت و شجاعت اور سخاوت اور بکثرت جماع کرنا اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا
کہ مرغ مین پانچ خصلتین انبیاء کی ہین سخاوت اور معرفت اوقات نماز کی اور کثرت
مجامعت اور غیرت اور وسائل الشیعہ مین ہے بعض اصحاب جناب صادق
علیہ السلام کہتے ہین کہ مجھسے پوچھا اون حضرت نے کہ کون چیز لذیذ تر ہے مین نے کہا
کہ بہت سی چیزین ہین فرمایا کہ لذیذ ترین اشیا مجامعت زنان ہے اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ نہین لذت اوٹھائی لوگون نے دنیا و آخرت مین کسی لذت سے
جو زیادہ ہو لذت زنان سے پھر فرمایا کہ اہل جنت کسی چیز سے وہ لذت نہ اوٹھاوینگے
جو جماع سے اوٹھاوین گے نہ کھانے مین اور نہ پینے مین اور وسائل الشیعہ
ابواب المتعہ مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ مستحب ہے مرد کے لیے
کہ تزویج متعہ کرے اور نہین دوست رکھتا مین مرد کے لیے تم مین سے کہ دنیا سے
نکلے بغیر متعہ کیے ہوے ہر چند ایک بار ہو دوسری روایت مین ہے کہ مین نے
پوچھا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے بھی متعہ کیا تھا فرمایا ہان کیا تھا
اور ابن بابویہ نے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک عورت
قبیلہ بنی نہشل سے متعہ کیا تھا اور ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا

نامۂ عمل مین لکھے گا اور اوسکی طرف ہاتھ نہ بڑھائیگا مگر ایک حسنہ اوسکے نامۂ عمل مین لکھیگا
اور جب اوس سے مقاربت کرے گا تو خدا اوسکا ایک گناہ بخشے گا اور جب غسل کریگا
تو خدا بقدر ہر بال کے جسپر پانی جاری ہو گا گناہون کو بخشے گا مین نے کہا کہ بعدد بالون کے
فرمایا کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو معراج ہوئی تو فرمایا کہ مجھسے جبرئیل
ملحق ہوئے اور کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ مین نے بخش دیا متعہ کرنے والون کو جو تمھاری
امت سے عورتون کے ساتھ متعہ کرتے ہین اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ
کھیل مومن کا تین چیزون مین ہے عورتون سے تمتع کرنے مین اور آپسمین مزاح
کرنے مین اور نماز شب مین اور ایک شخص قرشی کہتا ہے کہ میری دختر عم نے میرے
پاس کہلوا بھیجا اور وہ بہت مالدار تھی کہ تم جانتے ہو کہ مجھسے کتنے لوگ درخواست
نکاح کی کرتے ہین مگر مین راضی نہین ہوتی اور مین نے بسبب اپنی رغبت کے مردونکی
جانب تمھارے پاس نہین کہلوایا ہے مگر مین نے سُنا ہے کہ متعہ کو خدا نے اپنی کتاب
مین حلال کیا ہے اور سنت رسولؐ اسمین جاری ہوئی لیکن زفر[سلہ] نے اسکو حرام کیا پس مین
چاہتی ہون کہ اطاعت خدا و رسولؐ کرون اور معصیت زفر کرون پس تم مجھسے
متعہ کرو مین نے کہا کہ بعد مشورۂ امام محمد باقر علیہ السلام مین جواب دونگا پس مین
حضرت کی خدمت مین گیا اور اصل حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ متعہ کرو خدا تم
دونو زوج پر درود بھیجے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہین ہے کوئی مرد
جو متعہ کرے پھر غسل کرے مگر یہ کہ خدا خلق کرے گا ہر قطرۂ غسل سے ستر ملائکہ جو استغفار
کرینگے اوسکے لیئے قیامت تک اور لعنت کرینگے اوس سے اجتناب کرنے والون پر
تا قیامت اور وسائل کتاب النکاح مین ہے صفوان بن یحیی نے امام علی رضا
علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی جوان عورت سے چند ماہ اور سال جماع
نکرے اور مقصود اوسکا ضرر رسانی نہو بلکہ بسبب کسی مصیبت کے ہو تو اوسمین کوئی

[سلہ] زفر سے مراد ثانی ہے بوجہ تقیہ اصطلاح لکھا ہے ۱۲

اپنی زوجہ سے قبل نو برس اوسکے پہونچنے کے اور اوسمین کوئی عیب ہوجائے تو وہ
ضامن ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہین جائز ہے دخول لڑکی سے
تا اینکہ وہ نو سال یا دس سال کی ہو اور فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ
حد عورت کے بلوغ کی نو سال ہین۔ **رسم پنجم نماز و دعا پیش تزویج**
وآداب وادعیۂ زفاف ومجامعت مین **وسائل الشیعہ** مین ہے
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب ارادہ کرے کوئی شخص تزویج کا تو کہے
اَقْرَرْتُ بِالْمِيثَاقِ الَّذِي اَخَذَ اللّٰهُ اِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ
بِاِحْسَانٍ اور ابو بصیر کہتے ہین کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب
تم مین سے کوئی تزویج کرتا ہے تو کیا کرتا ہے مین نے کہا کہ مین نہین جانتا فرمایا کہ
جب ارادہ تزویج کرے تو چاہیئے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور حمد خدا بجالاوے
اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ اَللّٰهُمَّ فَاقْدِرْ لِيْ مِنَ النِّسَاءِ
اَعَفَّهُنَّ فَرْجًا وَاَحْفَظَهُنَّ لِيْ فِيْ نَفْسِهَا وَفِيْ مَالِيْ وَاَوْسَعَهُنَّ
رِزْقًا وَاَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَاَقْدِرْ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا طَيِّبًا تَجْعَلُهُ
خَلَفًا صَالِحًا فِيْ حَيٰوتِيْ وَبَعْدَ مَوْتِيْ اور وافی مین بھی مثل اسکے ہے
لیکن اوسمین بجائے فاقدر فقدر دونو مقام پر ہے اور **علل الشرایع**
حدیث ابو سعید خدری مین ہے کہ وصیت کی جناب امیر المومنین علیہ السلام سے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اے علی جب عروس تمھارے گھر مین
داخل ہو تو کفش اوسکے پیرون سے وقت اوسکے بیٹھنے کے اوتار و اور دھو و
دونو پیرون کو اوسکے اور اوس پانی کو دروازہ سے منتہائے مکان تک چھڑکو
پس جب ایسا کروگے تو خدا تمھارے گھر سے ستر طرح کے وحسب نسخۂ وافی
ستر ہزار طرح کی پریشانی و فقیری دور کرے گا اور ستر ہزار طرح کی برکت اوس گھر مین

و برص سے جب تک اوس مکان مین رہیگی اور منع کرو عروس کو سات روز تک
دودھ اور سرکہ اور دھنیا اور سیب ترش سے پس کہا امیر المومنین علیہ السلام نے
کہ یا رسول اللہ ص کس سبب سے اوسکو ان چار چیزون سے باز رکھون فرمایا اسلیئے
رحم بسبب ان چار چیزون کے کھانے کے عقیم اور سرد ہو جاتا ہے اور فرزند
پیدا نہین ہوتا اور وہ حصیر جو گوشہ مکان مین ہو بہتر ہے اوس عورت سے
جسکو فرزند پیدا ہو پس کہا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ سرکہ سے کیون آپ
منع فرماتے ہین فرمایا کہ اگر سرکہ کھا کر اوسکو حیض ہوگا تو کبھی کلیۃً پاک نہوگی اور
دھنیا ہیجان مین لاتا ہے حیض کو اوسکے شکم مین اور باعث دشواری ولادت
ہوتا ہے اور سیب ترش قطع کرتا ہے اوسکے حیض کو پس اوسکے لیے باعث بیماری
ہوتا ہے اور وسائل الشیعہ مین بروایت ابو بصیر جناب صادق علیہ السلام سے
منقول ہے اور اول حدیث سابق مین مذکور ہوا فرمایا کہ بعد تزویج جب وہ عورت
داخل مکان ہو تو چاہیے کہ شوہر ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر رکھے اور کہے اَللّٰھُمَّ عَلیٰ
کِتابِکَ تَزَوَّجْتُھا وَفِی اَمانَتِکَ اَخَذْتُھا وَبِکَلِماتِکَ اسْتَحْلَلْتُ
فَرْجَھا فَاِنْ قَضَیْتَ لِی فِی رَحِمِھا شَیْئاً فَاجْعَلْہُ مُسْلِماً سَوِیّاً
وَلا تَجْعَلْہُ شِرْکَ شَیْطانٍ مین نے کہا کہ شرک شیطان کیونکر ہوتا ہی فرمایا
کہ جب مرد عورت سے قریب ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے واسطے مجامعت کے تو شیطان
آتا ہے پس اگر وہ شخص ذکر اسم خدا کرتا ہے تو شیطان دور ہو جاتا ہے اور اگر مجامعت
کرے اور نام خدا نہ لے تو شیطان دخول کرتا ہے اور جماع دونو سے واقع ہوتا ہی
اور نطفہ ایک ہی رہتا ہے مین نے کہا کیونکر شناخت اسکی ہوتی ہے فرمایا کہ ہماری
محبت اور ہماری عداوت سے اور روافی و وسائل مین ابو بصیر سے منقول ہے
کہتے ہین کہ مین نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت مین ایک شخص کو کہتے سنا

تو کہین پیرے خضاب اور کبر سنی کو دیکھکر کراہت نکرے پس فرمایا حضرت نے کہ جب وہ تیرے
پاس آوے تو حکم دے کہ قبل تیرے پاس پہونچنے کے باوضو ہو پھر تو بھی اوسکے پاس نہ آ
جب تک وضو نکر اور دو رکعت نماز پڑھ پھر حمد الٰہی بجا لا اور درود بھیج محمد وآل محمد پر
صلے اللہ علیہم پھر دعا کر اور روایتی ہین اسطرح ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ پھر اوس عورت کے
ساتھ والی عورتون کو حکم دے کہ اوسکو بھی دو رکعت نماز پڑھنے کو کہین پھر حمد الٰہی کر
اور درود بھیج محمد وآل محمد پر صلے اللہ علیہم پھر دعا کر اور اوسکے ساتھ کی عورتون کو
حکم دے کہ تیری دعا پر آمین کہین اور یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی اِلْفَھَا وَ
وُدَّھَا وَرِضَاھَا وَارْضِنِی بِھَا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَائْتِلَافٍ فَاِنَّکَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَتَکْرَہُ الْحَرَامَ پھر فرمایا کہ آگاہ ہو کہ الفت
خدا کی جانب سے ہے اور دشمنی شیطان کی جانب سے اور ابو بصیر سے جناب صادق
علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تو شب زفاف مین اپنی زوجہ کے پاس جا تو اوسکے
بال پیشانی کے پکڑ اور اوسکو رو بقبلہ کر اور کہہ اَللّٰھُمَّ بِاَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا
وَبِکَلِمَاتِکَ اسْتَحْلَلْتُھَا فَاِنْ قَضَیْتَ لِی مِنْھَا وَلَدًا فَاجْعَلْہُ
مُبَارَکًا تَقِیًّا مِنْ شِیْعَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ شِرْکًا
وَلَا نَصِیْبًا اور ایک شخص خدمت امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ مین
آیا اور عرض کیا کہ مین نے تزویج کی ہے پس آپ میرے لیے دعا فرماین حضرت نے
فرمایا کہ یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ بِکَلِمَاتِکَ اسْتَحْلَلْتُھَا وَبِاَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا وَلُوْدًا وَّدُوْدًا لَا تَفْرَکُ کُلُّ مِمَّا رَاحَ وَلَا تَسْئَلُ
عَمَّا سَرَحَ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے کہا کہ تم مین سے جسکے
پاس زوجہ اوسکی شب زفاف آتی ہے تو کیا کہتا ہے ابو بصیر نے کہا کہ بغیر تعلیم آپ
حضرات کے کیا کہہ سکتا ہے فرمایا کہ یہ دعا پڑھے بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اسْتَحْلَلْتُ
فُرُوْجَھَا وَفِی [illegible]

شِرکاً لِلشَّیطَانِ ابو بصیر نے کہا کہ شرکت شیطان بھی ہو سکتی ہے فرمایا ہاں
ہو سکتی ہے کیا تو قول خدا نہین سنتا کہ اپنی کتاب مین فرماتا ہے وَشَارِکھُم
فِی الاَموَالِ وَالاَولاَدِ بدرستیکہ شیطان آتا ہے اور بیٹھتا ہے جسطرح مرد
بیٹھتا ہے اور انزال کرتا ہے جسطرح مرد انزال کرتا ہے مین نے کہا کہ کیونکر اسکی
شناخت ہوتی ہے فرمایا کہ ہماری دوستی اور ہماری دشمنی سے مؤلف کہتا ہے
کہ ان جملہ احادیث سے نماز و دعا قبل نکاح یا بعد نکاح جب دولہن دولہہ کے پاس آوے
ظاہر ہے اور جو طریقہ نماز دامن دولہن پر قبل دولہن کے دولہہ کے پاس آنے کے
رائج ہے وہ بے اصل اور قابل ترک ہے اور وافی مین ہے کہ جناب صادق علیہ السلام
نے شرکت شیطان کو ذکر فرمایا اور اوسکو بہت عظیم شمار کیا راوی نے کہا کہ اس سے
خلاصی کی کیا صورت ہے فرمایا کہ پس جب ارادہ جماع کر تو کہہ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ
الرَّحِیمِ الَّذِی لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ بَدِیعُ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ اَللّٰھُمَّ اِن
قَضَیتَ مِنِّی فِی ھٰذِہِ اللَّیلَةِ خَلِیفَةً فَلاَ تَجعَل لِلشَّیطَانِ فِیہِ
شِرکاً وَلاَ نَصِیباً وَلاَ حَظّاً وَاجعَلہُ مُؤمِناً مُخلِصاً مُصَفّیً مِنَ
الشَّیطَانِ وَرِجزِہِ جَلَّ ثَنَاؤُکَ اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو شخص
وقت مجامعت خائف ہو شرکت شیطان سے تو کہے بِسمِ اللّٰہِ اور خدا سے پناہ
مانگے شر شیطان سے اور فرمایا امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ نے کہ
جب تم مین سے کوئی جماع کرے تو کہے بِسمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبنِی
الشَّیطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیطَانَ مَا رَزَقتَنِی پس اگر فرزند پیدا ہوگا تو کبھی
اوسکو شیطان کوئی ضرر نہ پہونچا سکے گا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب
تو ارادہ جماع کرے تو کہہ اَللّٰھُمَّ ارزُقنِی وَلَداً وَاجعَلہُ تَقِیّاً زَکِیّاً
لَیسَ فِی خَلقِہِ زِیَادَةٌ وَلاَ نُقصَانٌ وَاجعَل عَاقِبَتَہُ اِلٰی خَیرٍ

وجواز اسکا کہ مہر کچھہ قرآن کا تعلیم کرنا بھی ہو سکتا ہے وسائل الشیعہ
مین ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مہر وہ ہے جسپر مرد و عورت راضی ہون کم
ہو یا زیادہ پس یہی مہر ہے اور جمیل بن دراج نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا
مقدار مہر کو فرمایا کہ جسپر لوگ راضی ہون یا بارہ اوقیہ اور نش یا پانچسو درہم پھر فرمایا
کہ اوقیہ چالیس درہم ہین اور نش بیس درہم ہین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے کہ شومی تین چیزون مین ہے عورت مین اور مکان مین اور گھوڑے مین لیکن شومی
عورت کی پس زیادتی اوسکے مہر کی ہے اور عقیم ہونا اوسکے رحم کا ہے وحسب روایت
دیگر شومی زیادتی مہر اور دشواری ولادت ہے اور مروی ہے کہ برکت عورت کی کمی مہر ہے
اور شومی اوسکی کثرت مہر مین ہے اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے کہ بہترین زنان میری امت کی وہ ہین جو خوبصورت ہون اور مہر اونکا کم ہو
اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ گران بہا کرو مہر ہاے زنان کو کہ باعث عداوت
ہوگا اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک عورت خدمت جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ مین آئی اور عرض کیا کہ مجھے تزویج کیجیے فرمایا کہ کون اس عورت
سے تزویج کرے گا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ مین یا رسول اللہ ص حضرت نے فرمایا
کہ اسکو کیا مہر دیگا اوسنے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہین ہے پس پھر اوس عورت
نے وہی کلام اعادہ کیا اور اوسیطرح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے
کلام اعادہ فرمایا اور سوا اوس شخص کے دوسرا نہ اوٹھا اور پھر اوس عورت نے اپنے
کلام کا اعادہ کیا پس تیسری بار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اے
شخص تو کچھ قرآن جانتا ہے اوسنے عرض کیا کہ ہان جانتا ہون فرمایا کہ تیرے
قرآن کے جاننے پر جسقدر تو جانتا ہے اس عورت کو مین نے تجھسے تزویج کیا اب
تعلیم کر اس عورت کو اوسے — رسم دوم کراہت دخول مین قبل عطاے
مہر یا بعض

مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا اوس عورت کے باب مین جو ہبہ
کرے اپنے نفس کو کسی شخص کے لیئے اور وہ بغیر مہر دیئے جماع کرے فرمایا کہ یہ مخصوص
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے لیئے ہے پس نہین صلاحیت رکھتا جماع تا اینکہ
اوسکو کچھ عوض دے اور قبل دخول اوسکے پاس بھیجدے قلیل ہو یا کثیر ہر چند کوئی کپڑا
ہو یا درہم ہو اور فرمایا کہ ایک درہم بھی کافی ہے۔ اور ابو نصر کہتے ہین کہ مین نے
امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے مہر معلوم پر تزویج
کرے اور دخول کرے اوس سے قبل مہر دینے کے فرمایا کہ بھیجدے پاس اوسکے جو کچھ ہو قلیل یا کثیر
مگر یہ کہ اوسکو کسی کا قرض ادا کرنا ہو اور ادا کرے تو کوئی مضائقہ نہین ہے اور عبد الحمید
بن عواض نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے
تزویج کرے اور اوسکے پاس کچھ نہو جو اوس عورت کو دے تو اوس سے دخول کرسکتا ہے
فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہین جز این نیست کہ یہ قرض ہے اوس مرد پر اوس عورت کا اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ وہ شخص جو عورت سے نکاح کرے اور نیت اوسکے
مہر کے ادا کرنے کی نہ رکھتا ہو تو وہ زنا ہے اور فرماتے ہین کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خدا بخشیگا ہر گناہ کو بروز قیامت مگر مہر کو عورت کے اور
اوسے جو کہ کسی مزدور کی مزدوری غصب کرے اور اوسے جو کسی آزاد کو بیچ ڈالے
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ امام کل دیون مومنین کو رجعت مین ادا کریگا بعد
مگر مہر ہائے زنان کو اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو شخص تزویج کرے عورت سے
اور اوسکے مہر کے ادا کی نیت نکرے تو وہ پیش خدا زناکار ہے اور فرماتے ہین کہ فرمایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص کسی عورت پر ظلم کرے کہ اوسکا
مہر ندے تو وہ پیش خدا زناکار ہے کہیگا خدا اوس سے بروز قیامت کہ ای بندے
میرے مین نے اپنی کنیز کو تجھے تزویج کیا اپنے عہد پر اور تو نے میرے عہد کو وفا نکیا
اور میری کنیز پر ظلم کیا پس ... شخص کے حسنات لیکر ... اوسکے

...نفس کا کوئی حصہ باقی نہ رہیگا تو اوسکو جہنم کا حکم دیگا
بسبب اوسکی عہد شکنی کے اور امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ علت مہر اور
وجوب اوسکا مردون پر اور واجب نہین ہے عورتون پر کہ اپنے شوہرون کو دین اسلیئے
کہ مرد پر کفالت عورت کی ہے اور عورت بیع کنندہ ہے اپنے نفس کی اور مرد مشتری ہی
اور نہین ہوتی بیع مگر بقیمت اور نہ مول لینا بغیر عطاے قیمت کے باوجود اسکے کہ عورتین
ممنوع ہین معاملہ داری اور تجارت سے بسبب بہت سی وجہون کے اور فرمایا جناب
صادق ع نے کہ جزین نیست کہ مہر مرد پر لازم ہوا نہ عورت پر ہر چند فعل دونو کا ایک
ہی ہے اسلیئے کہ مرد جب اپنے امر سے فارغ ہوتا ہے تو عورت کے اوپر سے اوٹھ کھڑا
ہوتا ہے اور اوسکے فارغ ہونے کا انتظار نہین کرتا پس اسیوجہ سے مہر اوسی کے ذمہ
قرار پایا نہ عورت پر اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ چور تین ہین منع کنندہ زکوٰۃ کا اور حلال
سمجھنے والا مہرہاے زنان کو اور اسیطرح جو شخص قرض لے اور ادا کی نیت نکرے
رسم سوم اس بیان مین کہ اگر مہر معین نہ کیا جائے وقت تزویج
اور دخول واقع ہو تو عورت کو مہر مثل دلایا جائے گا اور اگر عورت
کی راے پر تزویج ہو تو اوسے جائز نہین کہ مہر سنت سے تجاوز
کرے۔ وسائل الشیعہ مین ہے منصور بن حازم نے جناب صادق علیہ السلام
سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر معین نکرے فرمایا کہ
اوسکے لیے کچھ مہر نہین ہے اور اگر دخول کرے اوس سے تو اوسکے لیے مہر اوس عورت کی
قرابت دار عورتون کا ہے اور زرارہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین نے امام
محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اوسکی راے پر تزویج کرے
فرمایا کہ تجویز اوسکی متجاوز مہر زنان آل محمد ع سے نہو سکیگی جو بارہ اوقیہ اور ایک نش ہے
اور وہ وزن پانچسو درہم چاندی کا ہے مین نے کہا کہ آپکی کیا راے ہے درصورتیکہ
اگر اپنی تجویز پر عورت سے تزویج کرے اور عورت بھی راضی رہے فرمایا کہ جو تجویز مرد کی
ہوگی...

[illegible]

کہ وہ حکم اسلیے ہے کہ مرد نے اختیار دیدیا اوس عورت کو تو اوسکے لیئے اختیار نہیں ہے
کہ اوس مہر سے تجاوز کرے جسکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے سنت قرار دیا
اور اوسی مہر پر اپنی عورتون سے نکاح فرمایا پس راجع کیا مین نے اوسکو طرف سنت کے
اور یہ حکم اسلیے ہے کہ عورت نے حاکم کردیا تجویز مہر مین اوس مرد کو اور اختیار دیدیا
اوسکو اور اس باب مین اوسکے حکم پر راضی ہوئی پس اوسپر لازم ہے کہ مرد کا حکم قبول
کرے قلیل ہو خواہ کثیر۔ رسم چہارم بیان مہر سنت مین اور وہ پانچسو
درہم ہین۔ مؤلف کہتا ہے کہ مین نے نقل کیا ہے کتاب تحفۃ الناظرین فی
تفضیل الزہرا علی الانبیاء والمرسلین مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی خبر تزویج جناب
سیدہ مین کہ ارشاد فرمایا خدا نے کہ اے محمد گردانی ہین مین نے بخشش اوسپر علی کی جانب سے
خمس دنیا اور ثلث جنت اور گردانین مین نے اوسکے لیے زمین مین چار نہرین فرات
اور نیل مصر اور نہروان اور نہر بلخ پس تزویج کر تو اسکے تئین پانچسو درہم پر کہ ہو
سنت تیری امت کے لیے اور وسائل الشیعہ مین حسین بن خالد سے منقول ہے
کہ مین نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ مہر سنت پانچسو درہم کیونکر ہوے
فرمایا کہ خدا نے اپنے نفس پر لازم کیا ہے کہ مومن نہ کہیگا سو تکبیر اور سو تسبیح اور سو
تحمید اور سو تہلیل اور سو مرتبہ درود محمد وآل محمد پر صلے اللہ علیہم اور پھر کہے گا
اَللّٰھُمَّ زَوِّجْنِیْ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ مگر یہ کہ تزویج کرے گا اوسکو حور العین سے
اور قرار دیا خدا نے یہی مہر اوسکا پھر وحی کی خدا نے اپنے نبی کی جانب کہ سنت قرار
دے مہر ہاے مومنات مین پانچسو درہم پس ایسا ہی کیا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے اور جو مومن کہ درخواست نکاح کرے اپنے برادر مومن سے اور عطا کرے
پانچسو درہم اور وہ نہ تزویج کرے اوسکے تو اوسنے اوسکو رنجیدہ کیا اور مستحق ہوا اس
امر کا کہ خدا حور سے اوسکو تزویج نکرے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا

اور اوقیہ چالیس درہم اور نش بیس درہم ہین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ وزن درہم وزن چھہ کا تھا اوس زمانہ مین بیان ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ بعد
نقل حدیث وافی مین فرماتے ہین کہ یعنی چھہ دانگ اور دانگ وزن آٹھہ متوسط جو کا
ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ مہر عورتون کا
چار ہزار کیونکر ہوا مین نے کہا کہ نہین فرمایا کہ ام حبیب بنت ابو سفیان حبشہ مین
تھی پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اوس سے درخواست نکاح کی تو
حضرت کی طرف سے نجاشی نے اوسکے پاس چار ہزار درہم بھیجے پس اسی وجہ سے مخالفین اسی
مقدار مین مہر قرار دیتے ہین لیکن مہر سنت پس بارہ اوقیہ اور ایک نش ہے اور
ابو العباس نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مہر کی کوئی حد ہے فرمایا
کہ نہین پھر فرمایا کہ مہر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا اور نش
نصف اوقیہ ہے اور اوقیہ چالیس درہم ہین پس یہ پانچسو درہم ہوئے۔ دوسری
حدیث مین فرمایا کہ مہر زنان زمانہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین بارہ
اوقیہ اور ایک نش تھا جسکی قیمت پانچسو روپیہ ہوتی ہے اور عمر بن یزید نے
جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص مہر سنت سے زیادہ پر
تزویج کرے تو جائز ہے فرمایا کہ جب مہر سنت سے تجاوز ہوگا تو یہ مہر نہین ہے
بلکہ وہ ہبہ اور عطیہ ہے اسلیئے کہ خدا فرماتا ہے فان اتیتم احدیھن قنطارا
فلا تاخذوا منہ شیئا یعنی اگر دو ایک کو اون عورتون سے قنطار کو تو
نہ واپس لو اوس سے کچھ بھی جز این نیست کہ مراد لی ہے خدا نے عطیہ سے اور
نہین مراد لی مہر سے کیا تو نہین دیکھتا کہ جب مرد عورت کا مہر دیچکے پھر وہ خلع
کرے تو مرد کو اختیار ہے کہ مہر کامل واپس لے پس جو مہر سنت سے زیادہ
ہوگا وہ عطیہ ہوگا جیسا مین نے تجھسے بیان کیا اور اسیوجہ سے لازم ہوا عورت کے
لیے مہر اپنے ہمجنس عورتون کا ...

فرمایا کہ مہر مومنات کا پانچسو درہم ہین اور یہی مہر سنت ہے اور کبھی کمتر پانچسو درہم سے
ہوتا ہے اور نہین ہوتا زیادہ اس سے اور جس عورت اور اوسکی ہمجنس عورتون کا
مہر کم پانچسو درہم سے ہوگا تو مرد اوتنا ہی دیگا اور جو فخر و کبر کرے مہر مین ور زیادہ
کردے پانچسو درہم سے پھر واجب ہو اوس عورت کے لیے مہر اوسکی ہمجنس عورتون کا
کسی ایک علت مین علتون سے تو نہ زیادہ کرے گا مرد مہر سنت سے جو پانچسو درہم
ہین بیان مجمع البحرین مین ہے کہ قنطار بالکسر بعضون کے نزدیک ایک ہزار اور
دوسو اوقیہ ہین اور بعضون کے نزدیک ایکسو بیس رطل ہین اور بعضون کے
نزدیک پوست گاو پر از طلا ہے اور بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ کوئی خاص وزن
اوسکا عرب مین نہین ہے اور ثعلب نے کہا ہے کہ اکثر عرب اوسے چار ہزار دینار
سمجھتے ہین پس جب کہین گے قناطیر مقنطرۃ تو وہ بارہ ہزار دینار ہین
اور بعضون کے نزدیک اسّی ہزار ہین اور امام محمد تقی علیہ السلام نے وقت تزویج
دختر مامون فرمایا تھا کہ محمد بن علی بن موسی خطبہ کرتا ہے ام الفضل دختر مامون
سے اور عطا کیا اوسکے لیے مہر جو اوسکی جدّہ فاطمہ علیہا السلام کا مہر تھا اور
وہ پانچسو درہم روان ورکھری ہین بیان حسب تحقیق مولانا مرحوم سید گلشن علی
صاحب علی اللہ مقامہ مہر سنت کہ پانچسو درہم شرعی ہین از روے سکہ وہ ماشی
کے ایک سو اٹھارہ روپیہ اور ایک ماشہ اور دو رتی ہوتے ہین ماشہ ۱۲ رتی

رسم پنجم بیان ثواب اوس عورت کا جو مہر اپنے شوہر کو بخشدے
وسائل الشیعہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرماتے ہین
کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو عورت ہبہ کرے مہر اپنا اپنے
شوہر کو قبل دخول کے تو خدا لکھتا ہے اوسکے نامہ عمل مین بعوض ہر دینار کے
ثواب بندہ آزاد کرنے کا کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم اگر بعد دخول ہبہ کرے

اوسے ثواب بندہ آزاد کرنے کا ہوگا اور فرمایا کہ تین عورتون سے عذاب قبر اوٹھ
جاتا ہے اور حشر اونکا جناب فاطمہ علیہا السلام کے ساتھ ہوگا وہ عورت جو صبر کرے
غیرت پر اپنے شوہر کے یعنی جب وہ دوسری عورت کی طرف توجہ کرے اور وہ عورت
جو صبر کرے کج خلقی پر اپنے شوہر کی اور وہ عورت جو ہبہ کرے مہر اپنا اپنے شوہر کو عطا
کریگا خدا ہر ایک کو انمین سے ثواب ہزار شہیدون کا اور لکھے گا نامہ عمل مین ہر ایک
کے ثواب ایک سال کی عبادت کا اور فصول المہمہ فی اصول الائمہ و نیز وسائل
کتاب الاجارہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ بدترین گناہ تین ہین
قتل کرنا بہیمہ کا اور حبس کرنا یعنی نہ دینا مہر کو عورت کے اور باز رکھنا مزدور کو اوسکی
مزدوری سے

فصل بیان اشہاد و خطبہ و صیغہ ہاے نکاح و متعہ و تہنیت تزویج مین

رسم اول استحباب اشہاد و اعلان تزویج مین و جواز عدم اشہاد ۔ وافی مین ہے زرارہ کہتے ہین کہ کسی نے جناب صادق
علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بلا شہود نکاح کرے تو کیسا ہے
فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہین تزویج دائم مین جو درمیان اوسکے اور درمیان خدا کے
ہو جز این نیست کہ قرار دیگئی شہود تزویج دائم مین بوجہ فرزند کے اور اگر نہوتا ایسا
تو کوئی مضائقہ نہین تھا بیان مولا محسن کاشانی فرماتے ہین کہ اس حدیث مین
تخصیص نکاح دائم کی اس حکم مین باوجود اشتراک حکم نکاح منقطع کے اسوجہ سے ہی
کہ حکم نکاح منقطع شیعون مین ظاہر ہے اور بسبب عدم توہم اشتراط اشہاد اوسمین
بلکہ اگر توہم ہوگا تو دائم مین اسلیئے کہ مخالفین مین رائج ہے اور آویگی یہ حدیث تہذیب
سے بھی باب شروط متعہ مین کچھ اختلاف الفاظ سے انتہی ۔ اور مسلم بن بشیر نے امام
محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے بلا شہود کے تزویج
کرے تو کیسا ہے فرمایا کہ خدا کے نزدیک اوسپر کچھ گناہ نہین ہے لیکن اگر بادشاہ
ظالم اوسکو ماخوذ کرے گا تو اوسے عقاب کریگا اور

اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو عین نسبت کہ قرار دیتی ہے شہادت نکاح مین و
میراث کے اور امام موسی کاظم علیہ السلام نے ابو یوسف قاضی سے فرمایا کہ خدا نے
قرآن مین حکم طلاق دیا اور تاکید کی اوسمین کہ سامنے دو شاہد کے ہو اور راضی نہوا مگر
دو شاہد عادل کی موجودگی مین اور حکم دیا اوسنے اپنی کتاب مین تزویج کا اور اہمال کیا
اور چھوڑ دیا اوسے بلا شہود کے پس اثبات کیا تم لوگون نے دو شاہدون کا اوس امر مین
جسمین خدا نے اہمال کیا اور ابطال کیا اور معطل و بیکار سمجھا تم لوگون نے دو شاہدونکو
اوس امر مین جسمین خدا نے تاکید کی مؤلف کہتا ہے کہ یہ حدیث و حدیث مسلم بن بشیر دلالت
کرتی ہے کہ بعض احادیث مین جو تاکید اشہاد وارد ہے وہ بسبب عمل مخالفین کے
ہے کہ عدم اشہاد باعث ضرر ہوگا اور استحباب اشہاد محل تامل ہے خصوصًا وقت
عدم احتمال مضرت لیکن مین نے حسب عنوان وسائل الشیعہ عنوان کیا ہے اور بعض
احادیث مین جو تعلیل اشہاد بوجہ میراث وغیرہ ہے اوسمین بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ
مخالفین مین یہی علت معتبر ہے اسلیئے فرمایا خصوصًا جب اونھین مخالفین مین نوبت
محاکمہ کی آوے تو بلا اشہاد نکاح معتبر نہ سمجھا جاے گا حالانکہ امور مسلمین محمول بر صحت
ہین اور عدم اشہاد جائز بلا کراہت ہے جیسا کہ وسائل مین ہے علی بن جعفر کہتے ہین
کہ مین ایک راستہ پر ساتھ اپنے بھائی امام موسی کاظم علیہ السلام کے تھا اور ہمارے
ساتھ کوئی نہ تھا سوا حضرت کے ایک غلام کے پس فرمایا اوس جناب نے کہ اے
غلام دور جا یہان سے کہ مین کچھ کلام کیا چاہتا ہون پھر فرمایا مجھسے کہ تم کیا کہتے ہو دو اس
اوس شخص کے باب مین جو اس جگہ یا دوسری جگہ تزویج کرے کسی عورت سے بلا بینہ
اور بلا شہود کے مین نے کہا کہ مکروہ ہے فرمایا اگر تزویج کرے اس جگہ اور علاوہ اسکے دوسری
جگہ بلا شہود اور بلا بینہ کے رسم دوم بیان خطبہ نکاح مین اور بلا خطبہ
بھی نکاح جائز ہے۔ جلد عاشر بحار الانوار مین امام رضا علیہ السلام سے
و بطریق مخالفین انس سے منقول ہے کہ وقت نکاح جناب سیدہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے خطبہ پڑھا الحمد للہ المحمود [illegible]

فیما عندہٗ
النّافذ امرہٗ فی ارضہٖ وسمائہٖ الّذی خلق الخلق بقدرتہٖ
ومیّزھم باحکامہٖ واعزّھم بدینہٖ واکرمھم بنبیّہٖ محمّد صلّی اللّٰہ
علیہ وآلہٖ انّ اللّٰہ جعل المصاھرۃ نسبًا لاحقًا ولکلّ قدرًا وامرًا مفترضًا وشجّ بھا
الارحام والزمھا الانام فقال تبارک اسمہٗ وتعالٰی جدّہٗ وھو الّذی
خلق من الماء بشرًا فجعلہٗ نسبًا وصھرًا وکان ربّک قدیرًا فامر اللّٰہ
یجری الٰی قضائہٖ وقضائہٗ یجری الٰی قدرہٖ فلکلّ قضاءٍ قدرٌ ولکلّ قدرٍ اجلٌ
ولکلّ اجلٍ کتابٌ یمحو اللّٰہ ما یشاء ویثبت وعندہٗ امّ الکتاب ۝
پھر فرمایا حضرت نے ثمّ انّی اشھدکم انّی قد زوّجت فاطمۃ من علیٍّ
علٰی اربعمائۃ مثقال فضّۃٍ یعنی پھر مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے تزویج کیا
فاطمہؑ کو علی سے چارسو مثقال زر پر اور کتاب مذکور مین بطریق مخالفین ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وآلہ نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہ تم اپنے نفس کے لیے خطبہ
پڑھو پس فرمایا حضرت نے الحمد للّٰہ الّذی قرب من حامدیہ ودنا من
سائلیہ ووعد الجنّۃ من یتّقیہ وانذر بالنّار من یعصیہ نحمدہٗ
علٰی قدیم احسانہٖ وایادیہ حمد من یعلم انّہٗ خالقہٗ وباریہ
ومُمیتہٗ ومُحییہ ومسائلہٗ عن مساویہ ونستعینہٗ ونستھدیہ
ونؤمن بہٖ ونستکفیہ ونشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک
لہٗ شھادۃً تبلغہٗ وترضیہ وانّ محمّدًا صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ عبدہٗ
ورسولہٗ صلٰوۃً تزلفہٗ وتحظیہ وترفعہٗ وتصطفیہ والنّکاح
ممّا امر اللّٰہ بہٖ ویرضیہ واجتماعنا ممّا قدّرہ اللّٰہ واذن فیہ
پھر فرمایا کہ جناب رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وآلہ نے تزویج کیا مجھے اپنی دختر فاطمہؑ کو
پانچسو درہم پر اور مین راضی ہون اور روایت دیگر مین یہ خطبہ باختصار اسطرح مذکور ہے

مِمَّا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ وَیَرْضِیْهِ وَمَجْلِسُنَا هٰذَا مِمَّا قَضَاهُ اللّٰهُ وَاَذِنَ فِیْهِ پھر فرمایا کہ تحقیق کہ تزویج کیا مجھسے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ نے اپنی دختر فاطمہ کو تا آخر اور جلد یازدہم بحار مین خطبہ امام محمد تقی علیہ السلام جو وقت تزویج دختر مامون پڑھا تھا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا لِوَحْدَانِیَّتِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِهٖ وَعَلَی الْاَصْفِیَاءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَائِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اور کافی مین ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نکاح مین یہ خطبہ پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِجْلَالًا لِقُدْرَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خُضُوْعًا لِعِزَّتِهٖ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عِنْدَ ذِکْرِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا اور اوسی کتاب مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب سید الساجدین علیہ السلام تزویج کرتے تھے درحالیکہ سینہ مین تر گوشت کھانے مین مشغول رہتے تھے اور زیادہ اس کلام سے نفرماتے تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پھر فرماتے تھے۔ وَقَدْ زَوَّجْنَاکَ عَلٰی شَرْطِ اللّٰهِ یعنی ہمنے تزویج کیا تجھسے شرط خدا پر پھر فرمایا جناب سید الساجدین علیہ السلام نے کہ جب حمد خدا کیا تو خطبہ پڑھا اور زرارہ کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ تزویج بلا خطبہ ہوسکتی ہے فرمایا کہ کیا عام جوان عورتین ہماری نہین تزویج کیجاتین درحالیکہ ہم سینہ مین خوان طعام پر گوشت کھانے مین مصروف رہتے ہین اور کہتے ہین کہ اے فلان تزویج کر فلان مرد کو فلان عورت سے بس وہ جواب دیتا تھا کہ مین نے

قولہ اصل روایت مین نہین لا یکون سے خط کھینچ دیا ہے ۱۲ منہ

وہ صورتین جنکی ہندوستان مین اکثر ضرورت واقع ہوتی ہے رسالہ نکاح علامہ مجلسی
سے منجملہ صورتین پس فرماتے ہین کہ صیغہ ہاے نکاح کو بقصد انشا واقع کرنا چاہیئے
یعنی اسوقت نکاح واقع کرتا ہون اور چاہیئے کہ جو شخص وکیل طرفین ہو وہ عربیت سے
واقف ہو کہ تمیز عدد و اعراب و تمام الفاظ کو درست تلفظ کر سکے و نیز اداے حروف
مخارج سے کر سکے اور رعایت وقف و وصل کی اپنے مواضع مین کر سکے اور اسماے
مرکبہ مین رعایت قواعد نحو کی کر سکے اور وقت عقد مرد و زن سے جو حاضر ہو وکیل بعوض
اسم هٰذَا یا هٰذِهٖ کہے تو بہتر ہے اور چاہیئے کہ وقت وکیل ہونے کے اور صیغہ جاری
کرنے کے تعین مہر کی کر لے اور چاہیئے کہ قبل از تمام صیغۂ ایجاب شروع بصیغۂ قبول
نکرے اور بعد اتمام صیغۂ ایجاب جواب مین فاصلۂ عرفی واقع نہو اور نکاح مین چند صورتین
ہو سکتی ہین صورت اوّل در صورتے کہ مرد و عورت بالغ و عاقل ہون اور عورت
باکرہ و ولی عورت کا موجود ہو اور دونو وکیل کرین تو احتیاطاً وکیل عورت کو چاہیئے
کہ وکیل عورت کا ہو اور نیز اوس عورت کے باپ کا یا جد پدری کا اوسکے ہو پس
وکیل عورت کا کہے اَنْکَحْتُ مُوَکِّلَكَ فُلَانًا مُوَکِّلَتِيْ فُلَانَةً عَلٰى صِدَاقٍ
خَمْسَمِأَةِ دِرْهَمٍ اور وکیل مرد کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمُوَکِّلِيْ فُلَانٍ عَلَى الصِّدَاقِ
الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت کا کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَكَ مُوَکِّلَتِيْ بِالْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
اور وکیل مرد کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِمُوَکِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت کا
کہے زَوَّجْتُ مُوَکِّلَكَ بِمُوَکِّلَتِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور وکیل مرد کہے قَبِلْتُ
لِمُوَکِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت کا کہے زَوَّجْتُ فُلَانًا فُلَانَةَ
عَلَى الصِّدَاقِ الْمُعَيَّنِ الْمَوْصُوْفِ وکیل مرد کہے قَبِلْتُ لِمُوَکِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ
الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل عورت کا کہے زَوَّجْتُ فُلَانَةَ فُلَانًا عَلَى الصِّدَاقِ
الْمُعَيَّنِ الْمَوْصُوْفِ وکیل مرد کہے قَبِلْتُ وَكَالَةً عَنْ مُوَکِّلِيْ عَلَى الصِّدَاقِ
الْمُعَيَّنِ

بالصداق المذکور وکیل مرد کہے قبلتُ النکاح لموکّلی بالصداق
المذکور پھر وکیل عورت کہے زوّجتُ بنت موکّلی من موکّلک بالمہر
المعلوم وکیل مرد کہے قبلتُ لموکّلی بالمہر المعلوم پھر وکیل عورت کہے
انکحتُ فلانۃً من موکّلک علی المہر المعلوم وکیل مرد کہے قبلتُ
لموکّلی علی المہر المعلوم صورت دوم درحالیکہ عورت باکرہ نہو یا ولی
نہ رکھتی ہو تو وکیل مثل سابق صیغہ جاری کرے مگر وکالت پدر کو لفظ سے ساقط
کرے صورت سوم درحالے کہ باپ عورت کا اوسکی طرف سے صیغہ جاری کرے
تو کہے مرد سے زوّجتک بنتی فلانۃً وکالۃً عنہا علی الصداق
المعلوم مرد کہے قبلتُ النکاح لنفسی علی الصداق المعلوم پھر پدر
زن کہے انکحتُ بنتی فلانۃً ولایۃً علیہا و وکالۃً عنہا بالمہر
المعلوم مرد کہے قبلتُ النکاح بنفسی بالمہر المعلوم پھر پدر زن
کہے زوّجتُ بنتی فلانۃً منک وکالۃً عنہا و ولایۃً علیہا
بالمہر المعلوم مرد مثل سابق جواب دے۔ پھر پدر زن کہے زوّجتک
بنتی فلانۃً علی الصداق المعین المعلوم مرد کہے قبلتُ التزویج
لنفسی علی الصداق المعین المعلوم صورت چہارم حالت سابقۃ
الذکر میں اگر مرد کی جانب سے وکیل ہو تو پدر زن بجاے زوّجتک وزوّجتُ
منک کے زوّجتُ بنتی موکّلک و من موکّلک کہیگا اور وکیل مرد
بجاے لنفسی کے لموکّلی کہیگا صورت پنجم اگر زوجین صغیر ہوں اور
بولایت عقد کریں تو ولی دختر کہے زوّجتُ ابنک بنتی ولایۃً علیہا
علی الصداق المعلوم اور ولی طفل کہے قبلتُ التزویج لابنی ولایۃً
علیہ علی الصداق المعلوم پھر ولی دختر کہے انکحتُ ابنک تا آخر

بنتی ابنک تا آخر جواب ولی پسر مثل سابق ہے پھر ولی دختر کہے انکحت
بنتی ابنک تا آخر ولی پسر جواب مین کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ تا آخر پھر ولی دختر
کہے اَنْكَحْتُ وَزَوَّجْتُ بِنْتِيْ فُلَانَةَ مِنْ اِبْنِكَ فُلَانٍ بِالْمَهْرِ
الْمَذْكُوْرِ ولی پسر کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ وَالتَّزْوِيْجَ لِابْنِيْ بِالْمَهْرِ
الْمَذْكُوْرِ صورت ششم اگر حالت سابقۃ الذکر مین ولی دختر وکیل مقرر
کرے تو وہ کہیگا اَنْكَحْتُ بِنْتَ مُوَكِّلِيْ اِبْنَكَ تا آخر اور صیغون کا عنوان
مثل سابق مختلف کرے ولی پسر مثل صورت پنجم جواب دے گا اور اگر ولی پسر نے
بھی وکیل مقرر کیا ہے تو وہ کہے گا قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِابْنِ مُوَكِّلِيْ تا آخر دیگر صورتین
انہین صیغون سے ونیز صیغہ ہاے متعہ آیندہ سے استخراج ہو سکتی ہین صراحت
اونکی موجب تطویل ہے رسم چہارم صیغہ ہاے متعہ مین پس واضح
ہو کہ اگر متعہ مین مہر اور مدت معین نہون تو متعہ باطل ہی جیسا حدیث جناب صادق
علیہ السلام مین ہی اور عدم ذکر مدۃ مین نکاح دائمی ہو جائیگا جیسا کہ حدیث مین ہی
اور مقدار مہر و تعیین مدت حسب تراضی طرفین ہوگی ہر چند مہر ایک کف آرد گندم
ہو اور ایک درہم ہو اور عدہ متعہ پینتالیس روز ہین اور احتیاط اسمین ہے کہ
پینتالیس شبین بھی دن مین شامل ہون جیسا امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین
اور قبل انقضاے مدۃ عدہ دوسرے شخص پر اوس سے نکاح یا متعہ حرام ہے اور علامہ
مجلسی رسالہ متعہ مین فرماتے ہین کہ چاہیے کہ ایجاب و قبول کو بلفظ عربی کہین اگر قادر ہون اور اگر قادر
نہون تو ترجمہ اوسکا جس لفظ مین کہ قادر ہون کہین اور اگر دو مین سے ایک عربی پر
قادر ہو تو وہ عربی مین کہے اور دوسرا بغیر عربی کے اور چاہیے کہ صیغہ ایجاب بصیغہ ماضی
ہو اور وہ شخص جو ایجاب کہتا ہے قصد وقوع کرے اوس لفظ سے نہ یہ کہ قصد خبر کرے اور چاہیے کہ
قبول عقب صیغہ ایجاب واقع ہو اس حیثیت سے کہ عرف مین جواب کہہ سکین والا عقد باطل ہوگا
اور اقسام صیغہا متعہ رسالہ متعہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ سے لکھے جاتے ہین قسم اول ہی کہ زوج و زوجہ خود صیغہ بجا

پوچھا کہ کیونکر مین عورت سے وقت صیغہ کے کہون فرمایا کہ ...

کِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ لَا وَارِثَةً وَلَا مَوْرُوثَةً كَذَا وَكَذَا يَوْمًا اور اگر چاہے تو کہہ کذا وکذا سَنَةً بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا اور مہر کی تعداد بیان کرے جسمین تم دونو راضی ہوئے ہو قلیل ہو یا کثیر پس جب وہ عورت کہے نَعَمْ یعنی ہان مین راضی ہوئی تو پھر وہ تیری عورت ہے اور تو اولی الناس ہے ساتھ اوسکے اور دوسری روایت مین ہے کہ اسطرح کہے أَتَزَوَّجُكِ مُتْعَةً عَلَى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ نِكَاحًا غَيْرَ سِفَاحٍ وَعَلَى أَنْ لَا تَرِثِينِي وَلَا أَرِثَكِ كَذَا وَكَذَا يَوْمًا بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا وَعَلَى أَنَّ عَلَيْكِ الْعِدَّةَ بیان اس حدیث سے ظاہر ہے کہ ایجاب مرد کی جانب سے اور قبول عورت کی جانب سے بھی ہو سکتا ہے و نیز صیغہ ایجاب مضارع سے بھی ہو سکتا ہے اور قسم اول مین علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ عورت کہے زَوَّجْتُكَ یا کہے مَتَّعْتُكَ یا کہے أَنْكَحْتُكَ نَفْسِي مُدَّةً كَذَا بِمَبْلَغِ كَذَا پس مرد فوراً کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِي قسم دوم وکیل زوجہ صیغہ ایجاب کہے اور زوج قبول کرے وکیل زوجہ کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ مُدَّةً كَذَا بِمَبْلَغِ كَذَا زوج فوراً کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِي قسم سوم وکیل زوج و زوجہ صیغہ ایجاب و قبول جاری کرین وکیل زوجہ کہے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ مِنْ مُوَكِّلِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُدَّةً كَذَا بِمَبْلَغِ كَذَا وکیل زوج بلا تاخیر کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قسم چہارم یہ ہے کہ زوجہ خود صیغہ ایجاب کہے اور وکیل زوج قبول کرے زوجہ کہے مَتَّعْتُ نَفْسِي مِنْ مُوَكِّلِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُدَّةً كَذَا بِمَبْلَغِ كَذَا وکیل زوج بے تاخیر کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قسم پنجم یہ ہے کہ ایک ہی شخص زوج و زوجہ کی طرف سے ایجاب و قبول کرے صیغہ ایجاب اس طرح کہے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ مِنْ مُوَكِّلِي فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُدَّةً كَذَا بِمَبْلَغِ كَذَا ... قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي فُلَانِ بْنِ

ایجاب اسطرح ہے

مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ مِنْ نَفْسِي مُدَّةَ كَذَا بِمَبْلَغِ كَذَا بعدازان فوراً کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِي قسم ہفتم یہ ہے کہ جانب زوج سے زوجہ وکیل ہو اور صیغہ ایجاب اسطرح کہے مَتَّعْتُ نَفْسِي مِنْ مُوَكِّلِي فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ بِمُدَّةِ كَذَا وَبِمَبْلَغِ كَذَا بعدازان بلاتاخیر کہے قَبِلْتُ لِمُوَكِّلِي فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مؤلف کہتا ہے کہ اگر جملہ صیغہ ہائے ایجاب مین بعد نام کے عَلَى كِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهٖ بھی کہے تو بہتر ہے کہ حدیث سابق الذکر مین مذکور ہے اور اگر بعد تعیین مدۃ اور مہر بجائے مُدَّةَ كَذَا بِمَبْلَغِ كَذَا کے عَلَى الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ وَبِالْمَهْرِ الْمَعْلُومِ یا الْمَذْكُورِ وغیرہ کہے تو شان ہے

رسم پنجم تہنیت تزویج مین و تہنیت کیونکر چاہیے

وسائل الشیعہ مین ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تزویج کیا جناب فاطمہ علیہا السلام کو امیر المومنین علیہ السلام سے تو لوگون نے کہا کہ خدا زوجین مین محبت دے اور اولاد زیادہ کرے تو حضرت نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ کہو کہ خدا خیر و برکت زیادہ کرے

فصل ذکر معاشرت زوجین مین و بیان حقوق ایک کا دوسرے پر

رسم اوّل کیفیت معاشرت زنان مین

۔ وسائل الشیعہ باب استحباب حسن الخلق مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ عمدہ ترین لوگون کے وہ ہین جو عمدہ ترین ہین اونکے ازروے خلق کے اور نرم ترین ہین اونکے اپنی زوجہ سے اور ام سلمہ نے اونھین حضرت سے کہا کہ میرے باپ مان فدا ہون اگر ایک عورت کے دو شوہر ہون اور دونو مر جائین اور دونو داخل جنت ہون تو وہ عورت کسکو لیگی فرمایا کہ اے ام سلمہ اختیار کریگی اون دونو سے اوسے جو خلق مین دوسرے سے اچھا تھا واسطے اپنی زوجہ کے اے ام سلمہ بدرستیکہ حسن خلق لیگیا دنیا و آخرت کو

وہ ہے جو عمدہ ترین اونکا ہے خلق مین واسطے اپنی عورتون کے اور جلد سوم بحار
مین جناب صادق علیہ السلام سے حدیث وفات سعد مین منقول ہے کہ جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے مشایعت اونکے جنازہ کی پابرہنہ کی اور اپنے ہاتھ سے اونکو
قبر مین اوتارا اور دفن کیا پس مادر سعد نے کہا کہ اے سعد جنت تجہین مبارک ہو
تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اے مادر سعد چپ رہ اور یقین نکر
کہ سعد کو فشار ہوا پس لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے دیکھا کہ سعد کو اسطرح
آپنے دفن کیا کہ کسی کو اسطرح نکیا تھا مشایعت جنازہ اونکی پابرہنہ بلاردا کی
فرمایا کہ ملائکہ بلاردا و پابرہنہ تھے تو مین نے اونکی پیروی کی لوگون نے کہا کہ پھر
آپ اونکے تابوت کو کبھی داہنے اور کبھی بائین اوٹھالیتے تھے فرمایا کہ میرا ہاتھ جبرئیل کے
ہاتھ مین تھا جب وہ اوٹھاتے تھے تو مین بھی اوٹھاتا تھا لوگون نے کہا کہ پھر آپنے
اونکو غسل دلوایا اور اونکے جنازہ پہ نماز پڑھی اور دفن کیا پھر فرماتے ہین کہ سعد
کو فشار ہوا فرمایا کہ ہان اسوجہ سے کہ وہ اپنی زوجہ سے بدخلق تھے اور وسائل الشیعہ
کتاب النکاح مین ہے امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ارشاد فرمایا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ آیا مارتا ہے ایک تم مین سے اپنی زوجہ کو پھر اوسکو گلے
لگاتا ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ عورت طفیل ہے پس جو شخص کہ اپنے لیے
قرار دے تو اوسے ضایع نکرے اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ بچو
خدا سے درباب دو ضعیفون کے مراد حضرت کی اس سے یتیم اور عورتون سے ہے
اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اکثر اہل جنت ضعیف لوگون سے عورتین ہین
جانا خدا نے ضعف اونکا پس رحم کیا اونپر اور امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام
فرماتے ہین کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے رسالہ مین ہے جو امام حسن علیہ السلام کے
پاس بھیجا تھا کہ عورت کو ایسے امور پر متعین نکر جو اوسکے نفس سے تجاوز کرے کہ یہ
واسطے حال و خوشنودی اور حسن و جمال اوسکے بہتر ہے اسلیئے کہ عورت گل ہے

اوسکو کہ دوسرے کی سفارش تیرے پاس لاوے اسلیئے کہ جسکی سفارش تیرے پاس
لائی ہے وہ تجھپر ظلم کریگا ساتھ اوس عورت کے اور باقی رکھ اپنے لیئے لقیہ کہ رُکاوُ
تیرا عورتون سنے در جالے کہ وہ تجھے صاحب اختیار سمجھتی رہین بہتر ہے اس سے کہ
تیرے حال کو شکستہ دیکھین اور اصبغ بن نباتہ نے مثل اسکے روایت کی ہے مگر اوسمین
ہے کہ یہ وصیت امیر المومنین علیہ السلام محمد بن حنفیہ کی جانب بھی اور اوسمین یہ مضمون
زائد ہے بعد اس قول کے کہ وہ خدمتگار نہین ہے پس مدارات کر اوسکی ہر حال مین
اور نیک صحبت کر اوس سے تاکہ زندگانی تیری براحت گذرے انوار نعمانیہ مین
ہے امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فاطمہ ع دیگ چڑھلئے کھانا پکانے مین مصروف
تھین اور مین مسور کو صاف کر رہا تھا پس فرمایا کہ اے ابو الحسن سنو میرے کلام کو
اور مین نہین کہتا مگر بامر خدا کہ نہین ہے کوئی مرد جو اعانت کرتا ہے اپنی زوجہ کی
گھر مین مگر اوسکو بعدد ہر بال کے جو اوسکے بدن پہ ہے ثواب ایک سال کی اوس
عبادت کا ہوگا جسمین دن کو روزے رکھے اور شب کو نمازین پڑھے اور عطا کریگا
خدا اوسے وہ ثواب جو صابرون کو اور داود ع و یعقوب ع و عیسیٰ علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام
کو عطا فرما چکا ہے اے علی جو خدمت عیال مین ہو اور کراہت و تکبر نہ کرے تو خدا
اوسکے نام کو دیوان شہدا مین لکھے گا اور لکھے گا واسطے اوسکے بعدد ہر روز و شب کے
ثواب ہزار شہیدون کا اور لکھیگا بعدد ہر قدم کے ثواب ایک حج اور عمرہ کا اور عطا
کریگا خدا بعدد ہر رگ کے جو اوسکے بدن مین ہے ایک شہر اے علی ایک ساعت
خدمت عیال مین اندر مکان کے بہتر ہے ہزار سال کی عبادت سے اور ہزار حج سے
اور ہزار عمرہ سے اور بہتر ہے ہزار بندے آزاد کرنے سے اور ہزار جہاد سے اور
ہزار عیادت اون مریضون سے جنکی عیادت کرے اور ہزار نماز جمعہ سے اور ہزار

بھیجے اور بہتر ہے اوسکے لیے ہزاروں دیناروں سے جنکو راہ خدا مین مساکین پر
تصدق کرے اور بہتر ہے اوسکے لیے توریۃ و انجیل و زبور و قرآن پڑھنے سے
اور ہزار اسیرون کے آزاد کرنے سے اور بہتر ہے اوسکے لیے ہزاراون قربانی
سے جنکو مساکین کو دے اور نہ نکلے گا دنیا سے مگر اپنی جگہ جنت مین دیکھ لیگا اے
علی ع جو شخص کراہت و استکبار نکرے خدمت عیال مین تو وہ بے حساب داخل
جنت ہوگا اے علی خدمت عیال کی کفارہ ہے گناہان کبیرہ کا اور رفع کردیتی ہے
غضب خدا کو اور مہر ہے حور عین کا اور باعث زیادتی حسنات و درجات
ہے اے علی ع نہین خدمت کرتا عیال کی مگر صدیق یا شہید یا وہ شخص جس سے خدا
ارادہ کرتا ہے بہتری دنیا و آخرت کا مؤلف کہتا ہے کہ انشاء اللہ تعالی احادیث
اس رسم کی آیندہ مذکور ہونگی رسم دوم پردہ داری زنان مین اور اونکو
رکن عورتون کی سامنے بے پردہ ہونا جائز نہین ہے۔ وسائل الشیعہ
مین ہے جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ امیر المومنین علیہ السلام نے
وصیت کی امام حسن علیہ السلام سے کہ پرہیز کرو مشورت زنان سے کہ رائے اونکی ضعیف
ہے اور عزم اونکا سست ہے اور اونکو برابر پردے مین رکھو کہ شدۃ پردہ داری اونکی
بہتر ہے تیرے لیے اور اونکے لیے ریب و تہمت سے اور نہین ہے نکلنا اونکا شدید تر
اس سے کہ ایسا شخص اونکے پاس آوے جسپر اطمینان نہو اونکی ذات کے لیے
پس اگر تجھسے ہوسکے کہ وہ نہ پہچانین کسی مرد کو سوا تیرے تو ایسا ہی کر اور فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ عورت مرد سے خلق ہوئی ہے تو ہمت اوسکی
مردون ہی مین ہے پس قید مین رکھو اپنی عورتون کو اور امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہین کہ ہم لوگ پاس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے تھے کہ فرمایا
حضرت نے کہ مجھے بتاؤ کہ کیا چیز عورت کے لیے بہتر ہے پس کسی نے جواب نہ دیا

لہذا عورتون کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ مردون کو نہ دیکھین اور نہ مرد اوٹھین دیکھین
پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جناب سیدہؑ کے اس بیان کو جناب رسولخداؐ سے
نقل کیا حضرت نے فرمایا کہ فاطمہؑ پارہ جگر میری ہے اور تفسیر صافی مین ہے کہ کسی نے
جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ دونو ذراع عورت کی وہی زینت ہین جسکے
باب مین خدا فرماتا ہے لَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ
أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ
أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ یعنی نہ ظاہر کرین اپنی زینت کو
مگر واسطے اپنے شوہرون کے یا پدران شوہر کے یا پسران کے یا فرزندان شوہر کے
یا برادران کے یا اولاد برادران کے یا اپنی عورتون کے یا جو اونکی غلامی مین ہو
فرمایا کہ ہان ذرا مین عورت کی اوسکی زینت سے ہین اور جو نیچے مقنعہ کے ہے وہ
بھی زینت سے ہے اور جو نیچے کنگن کے ہے تفسیر مجمع البیان مین ہے
کہ حلال نہین ہے بے پردگی عورت کے تئین سامنے زن یہودیہ یا نصرانیہ کے مگر
اون زنان یہود و نصاری کے جو کنیز ہون اور وسائل الشیعہ باب عدم جواز
بے پردگی زن مین سامنے یہودیہ اور نصرانیہ کے و نیز تفسیر صافی تفسیر آیہ مذکورہ مین
جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نہین سزاوار ہے عورت کے لیے
کہ بے پردہ ہو سامنے یہودیہ اور نصرانیہ کے کہ وہ سب صفت اوسکی بیان کرینگی
اپنے شوہرون سے اور کتاب مذکور باب احکام مختصہ زنان مین جناب امام
محمد باقر علیہ السلام سے حدیث طویل مین منقول ہے فرمایا کہ نہین جائز ہی عورت کے
لیے کہ بے پردہ ہو سامنے یہودیہ اور نصرانیہ کے اسلیے کہ وہ صفت بیان کرینگی اسکی
اپنے شوہرون سے اور جواہر الکلام مین شیخ الطائفہ یعنی ابوجعفر طوسی علیہ الرحمہ
کے قول کو نقل کیا ہے کہ ذمیہ یعنی یہودیہ و نصرانیہ نہ نظر کرے مسلمہ کے منھ اور
انھون کی طرف پس واجب ہی مسلمہ پہ پردہ یہودیہ و نصرانیہ سی بسبب قول خدا کے لَا يُبْدِينَ
زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ... أَوْ نِسَائِهِنَّ ...

پس اس رو سے نہین جائز ہے واسطے مسلمہ کے یہ کہ ذمیہ کے ساتھ حمام مین داخل ہو
اور قطب الدین راوندی اور طبرسی نے یہودیہ اور نصرانیہ مین سے لونڈی کو مستثنے
کیا ہے یعنی یہودیہ و نصرانیہ لونڈی کے سامنے ہونا جائز ہے رسم رسوم بیان
حقوق زوج مین زوجہ پر۔ وافی مین ہے امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین
کہ ایک عورت خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ کیا حق زوج کا ہے زوجہ پر فرمایا کہ اطاعت اوسکی کرے اور نافرمانی
نکرے اور صدقہ نہ دے اوسکے گھر سے بغیر اوسکی اجازت کے اور سنتی روزے نہ رکھے
مگر باجازت اوسکے اور اپنے نفس کو اوسپر باز نہ رکھے ہر چند پشت پالان شتر پر سوار ہو
نہ نکلے اوسکے گھر سے مگر باجازت اوسکی اور اگر بلا اجازت نکلیگی تو لعنت کرینگے اوسپر ملائکہ
آسمان اور ملائکہ زمین اور ملائکہ غضب اور ملائکہ رحمت تا اینکہ اپنے گھر واپس آوے اوس
عورت نے کہا کہ یارسول اللہ ص مرد پر کسکا حق عظیم تر ہے فرمایا اوسکے باپ کا اوس نے
کہا کہ عورت پر کسکا حق عظیم تر ہے فرمایا اوسکے شوہر کا اوس عورت نے کہا کہ پھر میرا حق
اوسپر نہین ہے مثل اوسکے حق کے جو مجھپر ہے فرمایا کہ نہین بلکہ سو سے ایک بھی نہین ہے
اوس عورت نے کہا کہ قسم ہے اوس شخص کی جسنے آپکو مبعوث بحق کیا کہ مین اپنے تئین
کبھی کسی مرد کی زوجیت مین نہ دونگی اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ
ایک عورت خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین آئی اور کہا کہ یارسول اللہ
کیا حق ہے شوہر کا اوسکی زوجہ پر فرمایا کہ زیادہ اوس سے ہے جو بیان ہوسکے اوس نے
کہا کہ کچھ بیان فرمایئے فرمایا کہ بلا اجازت اوسکے روزہ سنتی نہ رکھے اور بے اجازت
گھر سے نہ نکلے اور خوشگوار ترین خوشبو سے لگاوے اور بہترین لباس پہنے اور بہتر
زینت سے اپنے تئین آراستہ کرے اور ہر صبح و شام اپنے نفس کو اوسپر عرض کرے
کہ اگر ارادہ جماع رکھتا ہو انکار نکرے اور حقوق اوسکے زیادہ اس سے ہین کہ شمار
ہوسکین دوسری حدیث مین فرمایا کہ ایک عورت خدمت مین حضرت کے آئی اور

اوسپر اسکا گناہ ہوگا اور شوہر پر ثواب ہوگا اور کسی شب مین نہ سووے در حالیکہ
شوہر اوسکا اوس سے ناراض ہو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ ص ہر چند وہ ظالم ہو
فرمایا ہان اوس عورت نے کہا کہ واللہ مین کبھی تزویج نکرونگی اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ جو عورت شب بسر کرے در حالیکہ شوہر اوسکا اوس سے
ناراض ہو کسی امر مین تو خدا اوس عورت کی نماز کو قبول نفرماویگا جب تک کہ
شوہر اوسکا راضی نہوگا اور جو عورت کہ خوشبو لگاوے غیر شوہر کے لیے تو نماز
اوسکی قبول نہوگی جب تک کہ اوسکو نہ دھووے دوسری حدیث مین فرمایا کہ تین
شخصون کے عمل آسمان پر نہین جاتے غلام گریختہ اور وہ عورت جسکا شوہر اوسپر
ناراض ہو اور وہ شخص جو اپنے لباس کو از روے تکبر کے لٹکاوے دوسری
حدیث مین مثل مضمون اسکے ہے لیکن تیسرے شخص کو اسطرح فرمایا ہے کہ اور وہ
شخص جو نماز پڑھاوے اون لوگون کو جو اوسکے پیچھے نماز پڑھنے سے کراہت
رکھتے ہون اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ واجب کیا ہے خدا نے
جہاد کو مردون پر اور عورتون پر پس جہاد مرد کا یہ ہے کہ اپنا مال اور نفس راہ
خدا مین صرف کرے تا اینکہ قتل ہو اور جہاد عورت کا یہ ہے کہ صبر کرے شوہر کی
اذیت دینے پر اور امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جہاد عورت کا یہ ہے
کہ شوہر سے نیک معاشرت کرے اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک
گروہ خدمت جناب رسول خدا ص مین آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ص ہمنے دیکھا
ہند لوگون کو جو ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہین فرمایا حضرت نے کہ اگر مین حکم
دیتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا تو حکم دیتا عورت کو کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے
اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے تمھاری عورتون سے کہ اپنی نماز مین طول نہ دو اس غرض سے کہ تمھارے

شاید تو تاخیر کنندگان سے ہے اوسنے کہا کہ تاخیر کنندہ کون ہے فرمایا کہ وہ عورت
جسکا شوہر اوسے واسطے مجامعت کے بلاوے اور وہ پاس آنے مین تاخیر کرے
تا اینکہ شوہر اوسکا سو جائے تو ملائکہ اوسپر لعنت کرتے ہین تا اینکہ شوہر اوسکا بیدار
ہو دوسری حدیث مین فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
نے کہ جو عورت گھر سے اپنے بلا اجازت شوہر کے باہر نکلے تو شوہر پر اوسکا نفقہ
نہین ہے جب تک واپس نہ آوے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو عورت
لباس اپنا غیر شوہر کے مکان مین رکھے یا بغیر اجازت اوسکے رکھے تو برابر لعنت خدا
مین رہیگی تا اینکہ اپنے گھر واپس آوے اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین
کہ ایک شخص انصار سے زمانۂ جناب رسول خدا مین کسی غرض سے باہر نکلا اور اپنی
زوجہ سے اقرار لیلیا تھا کہ گھر سے نہ نکلے جب تک وہ واپس نہ آوے اور باپ اوس
عورت کا علیل ہوا تو اوس عورت نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے یہان
کہلوا بھیجا کہ میرا شوہر باہر گیا ہے اور مجھسے عہد لیا ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلون جبتک
وہ واپس نہ آوے اور باپ میرا علیل ہے پس آپ اجازت دیتے ہین کہ مین عیادت
کے لیے جاؤن حضرت نے جواب دیا کہ نہ جائے بلکہ اپنے گھر مین بیٹھی رہے اور اطاعت
شوہر کی کرے پس باپ کو اوسکے شدۃ ہوئی تو اوس عورت نے دوبارہ کہلوایا
کہ اگر آپ اجازت ہو تو مین عیادت کے لیئے جاؤن پھر حضرت نے جواب دیا کہ نہ
جائے اور اطاعت اپنے شوہر کی کرے پس باپ اوسکا مر گیا تو اوس عورت نے پھر
کہلوایا کہ باپ میرا مر گیا اب آپ اجازت دیتے ہین کہ مین اوسپر نماز پڑھنے جاؤن
فرمایا کہ نہ جائے اور اطاعت اپنے شوہر کی کرے پس باپ اوسکا دفن ہوا تو جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اوسکے پاس کہلوا بھیجا کہ خدا نے تجھے اور تیرے
باپ کو بخش دیا بسبب تیری اطاعت کے واسطے اپنے شوہر کے اور اسحاق بن عمار نے

کہے اوس سے کہ میرا حق تجھپر عظیم تر ہے بہ نسبت تیرے حق کے جو اس باب مین مجھپر ہے
اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ نہین ہے عورت کو اختیار موجودگی
شوہر مین بندہ آزاد کرنے کا اور نہ صدقہ دینے کا اور نہ کسی کو کچھ ہبہ کرنے کا اور
منذر کا اپنے مال مین لیکن باجازت شوہر کے مگر حج مین یا زکوۃ مین یا ہمای والدین
مین یا صلۂ قرابت مین اوسکے اور دوسری روایت مین ہے کہ اگر کوئی عورت
اپنے مال سے کچھ کسی کو دے بغیر اجازت شوہر کے فرمایا کہ اوسکو اختیار نہین ہے
اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ایکبار
عید قربان مین شہر بمہینہ پر سوار پشت مدینہ کی طرف چلے اور چند عورتون کو دیکھکر
ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اے گروہ زنان تصدق دو اور اطاعت کرو اپنے شوہرونکی
کہ بہت تم مین سے جہنم مین جائینگی یہ سنکر وہ عورتین رونے لگین اور ایک عورت
کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صہ کیا ہم جہنم مین کفار کے ساتھ جائینگے
واللہ کہ ہم کفار نہین ہین جو اہل جہنم سے ہون حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تم سبب
کافر ہو اپنے شوہرون کے حق کی اور دوسری حدیث مین فرماتے ہین کہ اگر عورتین
بدسلوکی نہ کرتین اپنے شوہرون کے ساتھ تو کوئی نماز گذار اونمین سے داخل جہنم
نہوتی۔ اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے
کہ مین نے تجھسے نیکی کبھی نہین دیکھی یا تیری ذات سے نہین دیکھی تو عمل اوسکا
حبط ہو جاوے گا۔ اور وسائل الشیعہ کتاب النکاح مین ہے کہ فرمایا امام
علیہ السلام نے کہ عورت صالحہ بہتر ہے ہزار مرد غیر صالح سے اور جو عورت کہ خدمت
کرے اپنے زوج کی سات دن تک تو خدا سات دروازے جہنم کے اوسپر بند کر
دیتا ہے اور آٹھ دروازے جنت کے اوسکے لیے کھول دیتا ہے کہ جس دروازہ
سے چاہے داخل جنت ہو اور فرمایا کہ کوئی عورت نہین جو اپنے شوہر کو ایک

شوہر کو پلاوے گی ایک شہر جنت مین اور بخش دیگا ساتھ گناہون کو اوسکے اور کتاب
مذکور باب جملۃ من الاحکام المختصہ بالنسا مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
حدیث طویل مین منقول ہے فرمایا کہ نہین ہے کوئی امر شفیع تر عورت کے لیے کافی تر
پیش خدا رضائے شوہر سے اور کتاب مذکور ابواب احکام اولاد مین ہے فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ
جو عورت اپنے شوہر کے گھر مین کوئی چیز ایک جگہ سے اوٹھا کر دوسری جگہ بغرض
اصلاح رکھے تو خدا اوسکی طرف بنظر رحمت دیکھے گا اور جسکی طرف خدا بنظر رحمت
دیکھتا ہے تو اوسپر عذاب نہین کرتا ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم تمام نیکیاں مردی
لیگئے پس عورتون کے لیئے کیا ہے پس حضرت نے ثواب حمل و وضع حمل و دودھ پلانے کا
بیان فرمایا اور کتاب مذکور مین ہے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
نے کہ نہین حلال ہے عورت کے لیئے کہ سوئے جب تک کہ عرض کرلے اپنے نفس کو
اپنے شوہر پر اسطرح کہ اپنے لباس کو اوتارے اور لحاف مین اوسکے داخل ہو
اور پوست بدن اپنا اوسکے پوست بدن سے ملاوے پس جب ایسا کرے تو اوسنے
اپنے نفس کو اپنے شوہر پر عرض کیا رسم چہارم بیان حقوق زوجہ مین
زوج پر وافی مین ہے اسحاق بن عمار کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق
علیہ السلام سے کہا کہ حق عورت کا اوسکے شوہر پہ کیا ہے فرمایا کہ اوسکو سیر کرے
اور لباس پہناوے اور اگر جہالت کرے تو بخشدے اور دوسری حدیث مین
فرمایا کہ ایک عورت میرے والد بزرگوار کے پاس تھی جو اذیت دیتی تھی اوس
جناب کو اور حضرت اوسے بخش دیا کرتے تھے اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے
ہین کہ ایک عورت خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین آئی اور پوچھا
کہ حق زوج زوجہ پر کیا ہے پس حضرت نے بیان کیا پھر اوسنے کہا کہ عورت کا حق

اور حق نہین ہے فرمایا نہین اوس عورت نے کہا کہ واللہ مین کبھی تزویج نکرونگی پس
واپس چلی تو جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ پھر آ جب وہ آئی تو فرمایا کہ اگر
عورتین طلب عفت کرین یعنی طلب شوہر کرین تو اونکے لیے بہتر ہے۔ اور شہاب بن
عبد ربہ کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا حق عورت کا
ہے اوسکے شوہر پر فرمایا کہ گرسنگی کو اوسکے بند کرے اور اوسکو لباس پہناوے اور اوس سے
ترش رو نہو پس جب ایسا کرے گا تو واللہ اوسکا حق ادا کیا مین نے کہا کہ تیل دینا اوسکو
کب چاہیئے فرمایا کہ دوسرے روز ایک روز ناغہ کرکے مین نے کہا کہ گوشت کب کھلاوے
فرمایا کہ ہر تیسرے دن مہینے مین دس مرتبہ نہ زیادہ اس سے اور رنگ دے ہر چھٹے مہینہ
اور ہر سال چار کپڑے اوسے دے دو واسطے جاڑے کے اور دو واسطے گرمی کے اور
نہین سزاوار ہے کہ خالی رکھے گھر اپنا تین چیزون سے سرکے تیل سے اور سرکہ اور روغن
زیتون سے اور قوت دے عورتون کو مُدّ سے (جو موافق وزن ہندوستان پندرہ چھٹانک
ہوتے ہین) کہ مین بھی اتنا ہی اپنے لیے اور اپنے عیال کے لیے قوت دیتا ہون اور
چاہیئے کہ معین کرے ہر انسان کے لیئے قوت اوسکا کہ اگر چاہے کھاوے اور اگر
چاہے کسی کو دیدے اور اگر چاہے صدقہ دے اور نہو میوہ فصل کا مگر کھلادے
اپنے عیال کو اور عید مین اتنا کھانا اونھین دے کہ کھانے سے بچ جائے اور جناب
صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
کہ وصیت کی مجھسے جبرئیل نے عورت کے باب مین اسقدر کہ مین نے گمان کیا کہ نہین
سزاوار ہے طلاق اوسکا مگر بدکاری مین اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
لباس دے عورت کو اور کھلانے کو دے والّا اوسکو طلاق دے اور دوسری حدیث
مین فرمایا کہ خدا رحم کرے اوس بندہ پر جو احسان و نیکی کرے اپنی زوجہ سے اسلیئے کہ خدا نے
اوسکو قبضۂ قدرت مین مرد کے دیا ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے

ہوا ور وہ اوسکو لباس پہننے کو نہ دے اور کھانے کو نہ دے تو امام پر حق ہے کہ درمیان
دونو کے جدائی ڈالے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ موجب ہلاکت ہے
وہ صاحب مروت جو رات بسر کرے اوس شہر مین جسمین اوسکی زوجہ ہو دوسری جگہ سوا
اپنے مکان کے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ عیال مرد کے اوسکے
اسیر ہین اور محبوب ترین بندگان خدا وہ ہین جو اپنے اسیرون پر بہت احسان کرین
اور امام موسی کاظم علیہ السلام فرماتے ہین کہ عیال مرد کے اوسکے اسیر ہین پس جبکہ
خدا کسی نعمت کا انعام فرمائے تو چاہیئے کہ وسعت دے اپنے اسیرون پر اور اگر ایسا
نکریگا تو قریب وہ نعمت زائل ہوجائیگی بیان بعد نقل اخبار مولانا محسن کاشانی
فرماتے ہین کہ گذر چکی ہے ایک حدیث کتاب الحجۃ مین کہ مرد کو اختیار حکم ورنہی نہین ہے
عیال پر اگر نان ونفقہ اونکو نہ دے اور سزاوار ہے حمل اس حدیث کا قادر یہ مؤلف
کہتا ہے کہ یہ حدیث جسکی طرف مولانا محسن رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے تفسیر صافی
تحت سورہ احزاب مین بھی نقل فرمائی ہے اور وہ اسطرح جناب صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین اولی ہون
ساتھ ہر مومن کے اوسکے نفس سے اور علی اولی ہے ساتھ اوسکے بعد میرے کسی نے
کہا کہ اسکے معنی کیا ہین فرمایا کہ قول نبیؐ ہے کہ جو شخص قرض یا عیال چھوڑ جائے
میرے اوپر ہے اور جو شخص کہ مال چھوڑ جائے تو وہ اوسکے ورثہ کے لیے ہے پس
مرد پر اوسکے نفس کی ولایت نہین ہے جب اوسکے پاس مال نہو اور نہین ہے
اوسکے لیے اوسکے عیال پر امر اور نہی جب اونکو نان ونفقہ ندے اور نبیؐ اور امیر المومنین
علیہ السلام اور بعد اونکے ائمہ علیہم السلام نے لازم کر دیا ہے مومنین پر اس امر کو
پس اسی وجہ سے وہ حضرات اولی ہوے ساتھ اونکے نفسون سے اونکے اور نہین
ہوا سبب اسلام عامہ یہود مگر بعد اس قول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے
اور اوبھون نے پناہ پائی

[illegible] علی بن جعفر کہتے ہین کہ مین نے
اپنے بھائی امام موسی کاظم سے پوچھا کہ عورت بغیر اجازت شوہر کے مکان سے
نکل سکتی ہے فرمایا نہین پھر مین نے پوچھا کہ روزہ بغیر اجازت شوہر کے رکھ سکتی ہے
فرمایا کوئی مضائقہ نہین **بیان** اس حدیث مین واجبی روزہ سے مقصود ہے
اور کتاب مذکور باب استحباب مدارات الزوجہ مین ہے فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ جناب ابراہیم ع نے شکایت کی درگاہ خدا مین کج خلقی سارہ کی
پس وحی کی خدا نے طرف اونکے کہ مثال عورت کی استخوان پہلو سے ہے کہ وہ کج
ہوتا ہے اگر اوسکو سیدھا کرے گا تو ٹوٹ جائے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو اوس سے
نفع پاوے گا صبر کر کج خلقی سارہ ع پر دوسری حدیث مین فرمایا کہ ارشاد کیا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص صبر کرے کج خلقی پر زوجہ کی اور امیدوار
ثواب ہو خدا سے تو خدا اوسے ثواب شکر گذارون کا عطا فرماتا ہے اور فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ نہ سکھاؤ اپنی عورتون کے تیئن سورہ یوسف کو اور نہ پڑھاؤ اوسے
کہ اوسمین فتنے ہین اور سکھاؤ اونکو سورہ نور کہ اوسمین مواعظ ہین اور فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہ جگہ دو عورتون کو بالاخانہ پر اور نہ سکھاؤ
کتابت اونکو اور سیکھاؤ اونکو چرخہ اور سورہ نور کو اور کسی نے جناب صادق علیہ السلام
سے پوچھا معنی قول خدا کو قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا یعنے بچاؤ اپنے نفسون
اور عیال کو نار جہنم سے کیونکر بچاؤن اونکو فرمایا کہ اونکو حکم کرو اور منع کرو کسی نے
کہا کہ ہم حکم دیتے ہین اور منع کرتے ہین مگر عورتین نہین مانتین فرمایا کہ جب تمنے
امر و نہی کیا اونکو تو جو تم پر واجب تھا اوسے ادا کیا اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام
نے کہ نہ سوار کرو عورتون کو زین پر کہ باعث ہوگا زنا کے ہیجان مین لانے کا اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہ اطاعت کرو عورتون کی نیکی مین پس حکم
کرینگی تمھین بدی کا مؤلف کہتا ہے کہ مثل اسکے احادیث مقدمہ کتاب مین
بیان ہوچکی ہین اور [illegible]

راز کا اور نہ اطاعت کرو اوسکی تو برکت ...

کہ برکت مخالفت زنان مین ہے اور جو مرد کہ اوسکے امور کا انجام اوسکی عورت

دے وہ ملعون ہے اور وافی باب حب المرأۃ لزوجہا مین جناب صادق عن سے

منقول ہے فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ کہنا مرد کا

عورت سے کہ مین تجھکو دوست رکھتا ہون کبھی اوسکے دل سے نہین جاتا اور

وسائل الشیعہ کتاب الحج مین ہے معاویہ بن وہب کہتے ہین کہ مین نے جناب

صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک عورت صاحب شوہر ہے اور شوہر اوسے

حج کرنے کی اجازت نہین دیتا اور وہ حج واجب ادا نہین کر چکی ہے پس شوہر

کہین چلا گیا اور منع کر گیا حج سے فرمایا کہ حج مین اطاعت شوہر کی نہین ہے اگر

چاہے حج کرے دوسری حدیث مین ہے کہ اگر شوہر کی مخالفت کرے اس باب مین

تو کوئی مضائقہ نہین ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ نہین ہے اطاعت مخلوق

کی معصیت خالق مین اور کتاب مذکور کتاب التجارۃ مین ہے راوی نے خدمت

امام جعفر صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ اگر عورت اپنے شوہر کو مال دے

اور کہے کہ اس سے اپنا کام کر اور جو جی چاہے کر تو اوسکو جائز ہے کہ اوس مال

سے کنیز مول لے اور اوس سے مباشرت کرے فرمایا نہین جائز ہے اوسکے لیے

اور حسین بن منذر نے اونھین حضرت سے پوچھا کہ میری زوجہ نے مجھے کچھ مال

دیا ہے کہ اوسے اپنے کام مین صرف کرون پس مین کوئی کنیز اوس مال سے لیکر اوس

سے مجامعت کرون فرمایا کہ ایسا نکر اوسنے چاہا کہ تیری آنکھین ٹھنڈی ہون اور

تو چاہتا ہے کہ اوسکی آنکھین گرم ہون اور وسائل الشیعہ ابواب متعہ مین ہے

کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نے بعض دوستون کو اپنے لکھا کہ نہ درپے ہو متعہ کے

جزین نیست کہ تمپر لازم ہے سنت کا قائم کرنا پس نہ زیادہ مشغول ہو اوسمین اپنی

عورتون کو چھوڑ کر کہ وہ کافر ہو جائینگی اور بد دعا کرینگی دین پر اور ہمکو نا سزا کہینگی

ہے قسم واسطے فرزند کے ساتھ اپنے باپ کے اور نہ واسطے عورت کے ساتھ اپنے شوہر کے
اور نہ واسطے غلام کے ساتھ اپنے آقا کے مؤلف کہتا ہے کہ سابق مین بیان
ہوا کہ عورت کی نذر منعقد نہین ہوتی بغیر اجازت شوہر کے اور کتاب مذکور
ابواب النفقات مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جبر کیا جائے گا
مرد نفقہ والدین اور اولاد اور زوجہ اور وارث صغیر پر دوسری حدیث مین فرمایا
کہ وارث صغیر سے مراد بھائی اور بھتیجے سے ہے اور جو مثل اسکے ہو رسم پنجم
تحریم ایذادہی ایک کی دوسرے پر وسائل الشیعہ مین ہے
فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جس شخص کی عورت اوسکو اذیت
دے تو خدا نہ قبول کرے گا اوسکی نماز کو اور نہ کسی نیکی کو تا اینکہ اوسکو راضی کرے
ہر چند ہمیشہ روزے رکھے اور نمازین پڑھے اور بندے راہ خدا مین آزاد کرے
اور مال راہ خدا مین خرچ کرے اور اوّل جو جہنم مین جائیگی وہی ہے پھر فرمایا کہ
مرد پر بھی مثل اسی کے گناہ اور عذاب ہے جبکہ عورت کو ایذا دے اور جو شخص صبر
کرے اپنی زوجہ کی بدخلقی پر اور امیدوار ثواب ہو خدا سے تو ہر مرتبہ جب وہ
صبر کرے گا خدا اتنا ثواب اوسے عطا فرمائے گا جو ایوب ع کو اونکی بلا پر عطا
فرمایا ہے اور عورت پر گناہ ہر روز اور ہر شب مثل ریگ بیابان کے ہوگا پس
اگر مر جائے عورت قبل اسکے کہ کوشش رضامندی کی اوسکی کرے اور قبل اسکے کہ مرد
راضی ہو اوس سے تو خدا حشر کرے گا اوسکا بروز قیامت اوندھے منھ ساتھ منافقین
کے اسفل طبقہ جہنم مین اور جس شخص کی کوئی عورت ہو اور نہ موافقت کرے اوسکی
اور نہ صبر کرے اوس چیز پر جو اوسکے شوہر کو خدا نے عطا کیا ہے اور دشواری ڈالے
اوسپر اور برانگیختہ کرے اوسکو اوس امر پر جسپر وہ قادر نہ ہو تو نہ قبول کرے گا خدا
اوس سے کسی نیکی کو جس سے جہنم سے بچ سکے اور خدا برابر اوسپر غضبناک رہے گا

منع ہوتی کی اپنے ... ہر ... [illegible]

رہجائے تو دودھ پیتے بچہ کی مین قتل کی باعث ہونگی اور مرد کو جو عورت بلاتی تھی

تو وہ کہتا تھا کہ مجھے خوف ہے کہ اگر جماع کرون تو اپنے فرزند کے قتل کا باعث ہونگا

پس باز رہتا تھا اور جماع نہین کرتا تھا پس منع کیا خدا نے اس سے کہ ضرر پہونچاوے

مرد عورت کو اور عورت مرد کو اور وسائل الشیعہ باب جملۃ مما یحرم علی النساء الخ مین جناب

صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ منع فرمایا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے

کہ عورت اپنے گھر سے بلا اجازت شوہر کے باہر نکلے پس اگر نکلے تو لعنت کرینگے اوسپر تمام

ملائکہ آسمان اور کل جن وانس تا اینکہ وہ گھر پر واپس آوے اور منع فرمایا ہے کہ زینت کرے

عورت غیر شوہر کے لیئے پس اگر کریگی تو حق ہوگا خدا پر کہ اوسکو جہنم مین جلاوے اور منع

فرمایا ہے کہ عورت کلام کرے غیر شوہر اور غیر ذی محرم سے زیادہ پانچ کلمہ سے جو ضروری

ہون اور منع فرمایا ہے کہ عورت عورت سے برہنہ لپٹے اور منع فرمایا ہے کہ عورت بیان کرے

دوسری عورت سے وہ امور جو اوسکے شوہر سے خلوت مین واقع ہوتے ہین پھر فرمایا

کہ جو عورت اذیت دے اپنی زبان سے اپنے شوہر کو تو نہ قبول کرے گا خدا اوسکے کسی

فدیہ کو اور نہ توبہ کو اور نہ کسی نیکی کو جب تک کہ شوہر کو راضی نکرے ہر چند دن کو روزہ

رکھے اور رات کو عبادت کرے اور بندے راہ خدا مین آزاد کرے اور جہاد راہ خدا

کرے اور پہلے جہنم مین جانے والے کے ساتھ یہ بھی ہوگی اور ایسا ہی مرد بھی کہ جو اپنی

زوجہ پر ظلم کرتا ہو پھر فرمایا کہ آگاہ ہو کہ جو عورت اپنے شوہر سے رفق و مدارات نکرے

اور برانگیختہ کرے اوسکو اوس امر پر جسپر وہ قادر نہو اور جسکی طاقت نہ رکھتا ہو تو نہ

قبول کریگا خدا اوسکی کسی نیکی کو اور ملاقات کرے گی خدا سے در حالیکہ وہ اوسپر

غضبناک ہوگا اور امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے امیر المومنین علیہ السلام

فرماتے ہین کہ مین اور فاطمہ ع جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے پاس گئے اور حضرت

کو شدت سے روتا پایا تو مین نے کہا کہ میرے باپ مان فدا ہون یا رسول اللہ

[illegible] عذاب کو دیکھ [illegible] روتا ہون

پھر حضرت نے حال اون عورتون کا بیان کیا جناب فاطمہ ع نے عرض کیا کہ اون عورتونکا عمل کیا کیا تھا فرمایا کہ جو عورت اپنے بالون پر لٹکائی تھی وہ بالون کو مردون سے نہ چھپاتی تھی اور وہ عورت جو اپنی زبان پر لٹکائی تھی وہ اپنے شوہر سے بدزبانی کرتی تھی اور جو اپنی پستانون پر لٹکائی گئی تھی وہ بے اجازت شوہر کے دوسرون کے لڑکون کو دودھ پلاتی تھی اور جو اپنے پیر پر لٹکائی تھی وہ بغیر اجازت شوہر کے گھر سے باہر نکلتی تھی اور جو عورت کہ اپنا گوشت بدن کھاتی تھی وہ لوگون کے لیئے اپنے تئین زینت کرتی تھی اور وہ عورت جسکے ہاتھ اوسکے پیرون مین بندھے ہین اور اوسکو سانپ اور بچھو کاٹتے ہین وہ طہارت نہین کرتی تھی اور لباس کو نجس رکھتی تھی اور غسل جنابت و حیض نہین کرتی تھی اور صفائی نہین کرتی تھی اور نماز کو باہانت بجالاتی تھی تا اینکہ فرمایا کہ وائے ہے اوس عورت کیلئے جو اپنے شوہر کو غضبناک کرے اور خوشا حال اوس عورت کا جسکا شوہر اوس سے راضی ہو اور وسائل کتاب الامر بالمعروف باب تحریم التظاہر بالمنکرات مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا حدیث طویل ہین ملعونہ ہے ملعونہ ہے وہ عورت جو اذیت دے اپنے شوہر کو یا غمگین کرے اوسکو اور سعادت مند ہے سعادت مند ہے وہ عورت جو اکرام کرے اپنے شوہر کا اور نہ اذیت دے اور اطاعت کرے ہر حال مین۔ فصل اس بیان مین کہ جس عورت کا طلاق خلاف سُنّت واقع ہو وہ شوہر دار ہے اور نکاح و متعہ اوس سے حرام ہے۔ وسائل الشیعہ ابواب مایحرم بالمصاہرۃ مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ بچو اون عورتون سے جو تین بار طلاق دیگئی ہین ایک مجلس مین اسلیئے کہ وہ شوہر والیان ہین۔ دوسری حدیث مین فرمایا کہ بچو تم لوگ شوہردار عورتون سے جنکا طلاق خلاف سُنّت پر ہوا ہے اور کتاب مذکور ابواب المتعہ مین ہے محمد بن فیض نے جناب صادق علیہ السلام سے

کون تو اسف اور دواعی اور بغایا اور شوہر والیون کے مین نے کہا کہ تو اسف کون
ہین فرمایا کہ وہ عورتین جو بے پردہ ہین اور مکانات اونکے معلوم ہین اور لوگ وہان
جاتے ہین مین نے کہا کہ دواعی کون ہین فرمایا کہ وہ عورتین جو اپنے نفسون کیطرف
طلب کرتی ہین اور فسق و فجور مین معروف ہین مین نے کہا کہ بغایا کون ہین فرمایا وہ
عورتین جو زناکاری مین مشہور و معروف ہین مین نے کہا کہ شوہر والیان کون ہین فرمایا
وہ عورتین جو طلاق دیگئی ہین خلاف سنت پر اور کتاب مذکور ابواب طلاق
و وافی مین ہے عمر بن رباح نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے
کہ آپ فرماتے ہین کہ جو شخص طلاق خلاف سنت دے تو آپکے نزدیک وہ طلاق کوئی
چیز نہین ہی حضرت نے فرمایا کہ مین نہین کہتا بلکہ خدا فرماتا ہے واللہ اگر ہم فتوی تمکو خلاف
واقع دین تو تمسے بھی ہم بدتر ہونگے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ طلاق
خلاف سنت باطل ہے اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا اونھین حضرت نے کہ طلاق
نہین واقع ہوتا مگر کتاب خدا اور سنت نبی پر اسلیے کہ وہ ایک حد ہے حدود خدا سے
فرماتا ہے اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ
یعنی جب طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو اونھین وقت عدہ کے یعنی جو زمانہ
طہارت کا ہے خون حیض سے اور ضبط و کامل کرو عدہ کو اور فرماتا ہے وَاَشْهِدُوْا
ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ یعنی گواہ کرو دو عادلون کو اور فرماتا ہے تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ یعنی یہ حدود خدا ہین جو تجاوز کرے
حدود خدا سے تو اوسنے ظلم کیا اپنے نفس پر یعنی مستحق عذاب ہوا مولف کہتا ہے
کہ چونکہ طلاق خلاف سنت اراذل مین بہت واقع ہوا کرتا ہے اور کچھ شرائط شرع کی
پابندی اس باب مین ملحوظ نہین رہتی اور ناواقف لوگ ایسی عورتون سے نکاح یا متعہ
کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین پس بغرض احتیاط یہ احادیث مذکور ہوئین کہ لوگ
بعد بہت لحاظ و غور کے ایسے امور کی طرف متوجہ ہون ۔ فصل احکام حقنا

وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام نے
کہ بیداری ایک شب کی بوجہ مرض یا درد کے افضل اور اعظم ہے از روے ثواب کے
ایک سال کی عبادت سے اور ابو حمزہ کہتے ہین کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ
بخار ایک شب کا برابر ہے ایک سال کی عبادت کے اور بخار دو شب کا برابر ہے
دو سال کی عبادت کے اور بخار تین شب کا برابر ہے ستر سال کی عبادت کے مین نے
کہا کہ اگر ستر سال اوسکے نہ ہون فرمایا کہ اوسکے والدین کے لیے ثواب ہے مین نے کہا
کہ اگر وہ بھی اس سن کو نہ پہونچے ہون فرمایا کہ اوسکے قرابت دار کو ثواب ملیگا مین نے
کہا کہ اگر وہ بھی اس سن کو نہ پہونچے ہون فرمایا کہ اوسکے ہمسایون کو ملیگا اور فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین صلے اللہ علیہما وآلہما سے کہ نالہ مومن
کا تسبیح ہے اور چیخنا اوسکا تہلیل ہے اور سونا اوسکا بچھونے پر عبادت ہے اور کروٹ
بدلنا اوسکا ثواب جہاد راہ خدا رکھتا ہے پس اگر صحت پاوے تو لوگون کے ساتھ
چلیگا در حالے کہ کوئی گناہ اوسپر نہوگا اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب
خدا دوست رکھتا ہے کسی بندے کو تو بنظر رحمت دیکھتا ہے اوسے اور جب دیکھتا ہے
تو تین چیز سے ایک تحفہ دیتا ہے درد سر یا بخار یا آشوب چشم اور فرمایا امام زین العابدین
علیہ السلام نے کہ بخار ایک شب کا کفارہ ایک سال کے گناہون کا ہے اسلیے کہ الم اوسکا
جسم مین ایک سال تک رہتا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ درد سر
ایک شب کا گرا دیتا ہے کل گناہون کو مگر گناہ کبائر کو اور فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ مریض کے لیے چار خصلتین ہین وہ مرفوع القلم ہو جاتا ہے اور حکم کرتا ہے
خدا فرشتہ کو پس لکھتا ہے اوسکے لیے ثواب اون اعمال کا جو صحت مین بجا لاتا تھا
اور مرض اوسکا داخل ہوتا ہے ہر عضو بدن مین پس خارج ہوتے ہین گناہ اوس سے
پس اگر مر گیا تو مرجاتا ہے در حالیکہ مغفور ہے اور اگر زندہ رہا ہنوز زندہ رہتا ہے
مغفور دوسری حدیث مین [illegible]

کرتے ہین کہ امیر المومنین علیہ السلام واسطے عیادت سلمان کے تشریف لیگئے اور
فرمایا کہ اے سلمان نہین ہے کوئی ایک ہمارے شیعہ سے جو مبتلاے مرض ہوتا ہے
مگر بسبب گناہ کے جو کرچکا ہے اور یہ بیماری باعث طہارت ہے واسطے اوسکے سلمان نے
کہا کہ پھر ہمارے لیئے بیماری مین کوئی ثواب نہین ہے سوا گناہون سے طہارت کے
فرمایا کہ اے سلمان تمھارے لیئے ثواب ہے بیماری پر صبر کرنے سے اور تضرع و دعا کرنے
سے خدا کی جانب انھین دوام کے سبب سے تمھارے لیے حسنات لکھے جاتے ہین اور
مراتب بلند کیے جاتے ہین لیکن بیماری خاص کر کفارہ ہے گناہون کا اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص مبتلاے مرض ہو اور صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو
تو خدا اوسکے نامۂ عمل مین ہزار شہیدون کا ثواب لکھے گا اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام
نے کہ جو مرض بچہ کو لاحق ہوتا ہے وہ کفارہ ہے اوسکے والدین کے گناہون کا اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص کسی شب مین مبتلاے مرض ہو اور اوسکو
قبول کرے اور شکر اوسکا خدا کی جانب ادا کرے تو اوسکو ساٹھ سال کی عبادت کا ثواب
عطا فرمائے گا راوی نے پوچھا کہ اوسکا قبول کرنا کیا ہے فرمایا کہ صبر کرے اوسپر اور
نہ اطلاع دے جو اوس مین واقع ہوا پس جب صبح ہو تو حمد خدا کرے اوسپر جو گذر گیا
اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جو شخص اپنی بیماری کو تین دن چھپا دے لوگون سے
اور شکایت اوسکی درگاہ خدا مین کرے تو حق ہوگا خدا پر کہ اوسکو صحت دے اور فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص مریض ہو تین دن تک پس چھپا دے اوسکو اور
نہ خبر کرے کسی سے تو خدا بدل دیگا گوشت کو اوسکے جو اوسکے گوشت سے بہتر ہوگا
اور خون کو جو اوسکے خون سے بہتر ہوگا اور پوست کو جو اوسکے پوست سے بہتر ہوگا
اور بال کو جو اوسکے بال سے بہتر ہوگا راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ کیونکر بدلے گا
فرمایا کہ بدل دے گا ایسا گوشت و خون و بال و پوست کہ جنمین خدا کا گناہ نہین
کیا ہے اور فرمایا [illegible]

جناب صادق علیہ السلام نے کہ جس شخص کی صحت اوسکی بیماری پر غالب ہو اور وہ
کوئی علاج کرے اور مر جائے تو مین اوس سے خدا کی جانب بیزار ہون اور دوسری
حدیث مین ہے کہ اجتناب کر علاج سے جب تک بدن کو تیرے تحمل ہو سکے پس
جب نہ تحمل ہو تو دوا کر اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اگر کوئی شخص کہے
کہ آج مین مبتلائے بخار ہوا اور شب گذشتہ بیدار رہا تو سچ کہا یہ شکایت نہین ہے
شکایت یہ ہے کہ کہے مین ایسا بیمار ہوا کہ کوئی ایسا بیمار ہوا تھا اور دوسری حدیث
مین فرمایا کہ جب تجھپر کوئی بلا نازل ہو تو نہ شکایت کر اوسکی اہل خلاف سے بلکہ
ذکر کر اوسکو اپنے برادر مومن سے کہ تو محروم نہ رہے گا ایک خصلت منجملہ چار خصلتون سے
یا وہ تیری کفایت کرے گا یا تیری اعانت کرے گا ساتھ کسی بزرگی کے یا دعاے
صحت کرے گا جو مستجاب ہوگی یا مشورہ دیگا اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو
شخص شکایت کرے طرف مومن کے تو گویا شکایت کی اوسنے طرف خدا کے اور
جو شکایت کرے طرف مخالف کے تو اوسنے خدا کی شکایت کی اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ مشی مریض لیئے باعث نکس مرض ہے
اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ سزاوار ہے مریض کے لیے تم مین سے کہ اطلاع دے
اپنے برادران دینی کو اپنے مرض کی کہ اونکے باب مین خود وہ ماجور ہو اور وہ
لوگ اسکے باب مین ماجور ہون کسی نے کہا کہ وہ لوگ تو اوسکی عیادت کے لیے
آنے مین ماجور ہونگے اور یہ کیونکر اونکے باب مین ماجور ہوگا فرمایا کہ اون لوگون کے
حسنات حاصل کرانے مین یہ ماجور ہوگا پس لکھا جائے گا اوسکے لیے اس باب مین
دس حسنہ اور بلند کیئے جائینگے اوسکے لیے دس درجے اور محو کیے جائینگے اوس سے
دس گناہ اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ جب تم مین سے کوئی بیمار ہو تو
اجازت دے لوگون کو آنے کی اسلیئے کہ نہین ہے کوئی کہ اوسکے لیئے ایک دعا
مستجاب ہوتی ہے اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایک حدیث مین مثل اسکے یہ فرمایا

کہ لوگ ہمارے شیعہ ہین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص عیادت
کرے کسی مریض مسلمان کی تو ہمیشہ خدا موکل کرتا ہے اوسپر ستر ہزار ملائکہ کو جو اوسکے
گھر کو گھیر لین گے اور تسبیح و تقدیس و تہلیل و تکبیر خدا کرینگے اوس مین تا قیامت اور
ثواب لنصف نمازون کا اوسکے عیادت کنندہ مریض کو ملیگا دوسری حدیث مین
فرمایا کہ جو شخص عیادت کرے کسی مریض کی تو مشایعت کرینگے اوسکی ستر ہزار ملائکہ
استغفار کرتے ہوے اوسکے لیے تا اینکہ وہ اپنے گھر واپس آوے اور فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ مین ضامن ہو چھ شخصون کے لیے جنت کا منجملہ اونکے وہ شخص ہے
جو بغرض عیادت کسی مریض کے گھر سے نکلے اور اگر مر جائے تو اوسکے لیے جنت ہے
اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایک خطبہ مین کہ جو شخص عیادت
کرے کسی مریض کی تو بعوض ہر قدم کے آنے جانے مین ستر ہزار ہزار حسنہ اوسکے نامہ
عمل مین لکھے جائینگے اور ستر ہزار ہزار گناہ اوسکے محو کیئے جائینگے اور ستر ہزار ہزار
درجے اوسکے لیئے بلند کیئے جائینگے اور موکل ہونگے اوسپر ستر ہزار ہزار ملائکہ جو بازدید
کو آوینگے اوسکی قبر مین اور استغفار کرینگے واسطے اوسکے قیامت تک اور امام موسی کاظم
علیہ السلام نے اپنے آباے طاہرین عم سے روایت کی ہے کہ خدا غیرت دلاویگا ایک
بندہ کو اپنے بندون سے بروز قیامت کہیگا کہ اے بندہ میرے کیا امر مانع ہوا تجھے کہ
جب مین مریض ہوا تھا تو تو میری عیادت کرتا پس وہ کہیگا کہ خدایا تو رب عباد ہے
اور مریض نہین ہوتا اور نہ تجھے الم نہین پہونچتا پس خدا فرمائے گا کہ برادر مومن تیرا
بیمار ہوا اور تو نے اوسکی عیادت نکی پس قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ اگر تو عیادت
اوسکی کرتا تو مجھے بھی اوسکے پاس پاتا یعنی بعد اوسکی عیادت کے جو دعا تو کرتا اوسکو
مین قبول کرتا بسبب کرامت اوس بندہ مومن کے اور مین رحمان و رحیم ہون دوسری
حدیث مین فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم مین مریض ہوا اور تو نے میری

تو خدا فرماتا ہے کہ فلان بندہ میرا علیل ہوا اگر تو عیادت اوسکی کرتا تو مجھے بھی وہان پاتا اور
مین نے پانی طلب کیا تو تو نے مجھے پانی نہین پلایا تو وہ بندہ کہتا ہے کہ کیونکر تجھے پانی
پلاتا تو خدا فرماتا ہے کہ فلان بندہ نے میرے تجھسے پانی طلب کیا اگر تو اوسے پلاتا
تو اوسکا ثواب مجھسے پاتا اور اگر کھانا اوسے کھلاتا تو ثواب اوسکا مجھسے پاتا اور فرمایا
جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو مومن عیادت کرے کسی مومن مریض کی صبح کو تو تعاقب
کرتے ہین اوسکی ستر ہزار ملائکہ پس جب بٹھتا ہے وہ تو گھیر لیتی ہے اوسکو رحمت اور
وہ ملائکہ استغفار کرتے ہین اوسکے لیے شام تک اور اگر شام کو عیادت کرے تو اوسکو
بھی مثل اسکے ثواب ہے صبح تک بیان اس حدیث واحادیث دیگر سے جو وسائل الشیعہ
مین مذکور ہین ظاہر ہے کہ صبح وشام عیادت مستحب ہے اور جو خلاف اسکا مشہور ہے
وہ بے اصل ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب ایک تم مین سے اپنے
برادر مومن کی عیادت کو جائے تو سوال کرے اوس سے کہ وہ اسکے لیے دعا کرے
اسلیئے کہ دعا اوسکی مثل دعاے ملائکہ کے ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ تین
شخص کی دعا مستجاب ہے حج کنندہ اور مجاہد اور مریض کی پس نہ غیظ مین لاؤ اوسکو
اور نہ بے قرار کرو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو شخص کسی مریض کی بغرض
رضاے خدا عیادت کرے گا تو مریض نہ دعا کرے گا کسی چیز کی عیادت کنندہ کیلیے
مگر یہ کہ خدا اوسکو مستجاب کریگا اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہین ہے
عیادت درد چشم مین اور نہین ہوتی عیادت کمتر تین روز سے پس جب ضروری
ہو تو دوسرے روز اور جب مرض مین طوالت ہو تو چھوڑ دیا جائے مریض اور عیال
اوسکے اور فرماتے ہین کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ عظیم ترین عیادت کنندگان
از روے ثواب کے پیش خدا وہ ہے جو عیادت کرے اپنے برادر مومن کی اور تھوڑا
بیٹھے مگر یہ کہ مریض چاہتا ہو اور کہے اوس سے بیٹھنے کو اور فرمایا کہ تمام عیادت یہ
ہے کہ رکھے عیادت کنندہ ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر یا اپنی پیشانی پر اور فرمایا

چند غلامون کے ساتھ اوسکی عیادت کو چلے اور فرمایا کہ کسی کے پاس سیب یا بہی یا ترنج
یا خوشبو یا ٹکڑا عود بخور کا ہے سب نے کہا کہ کسی کے پاس نہین ہے فرمایا کہ کیا نہین
جانتے تم کہ مریض استراحت پاتا ہے اوس چیز سے جو اوسکے پاس لائی جائی اور دوسری
حدیث مین فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص کسی
نابینا کی حاجت برلاوے اور چلے واسطے اوسکے تاآنکہ وہ برآوے تو خدا اوسے
بیزاری نفاق سے اور بیزاری جہنم سے عطا فرماتا ہے اور اوسکی ستر حاجتین دنیا کی
برلاتا ہے اور برابر رحمت خدا مین درآتا ہے تاآنکہ واپس آوے اور جو شخص سعی کرے
کسی مریض کی حاجت مین برآوے یا نہ برآوے تو گناہون سے نکلتا ہے مثل اوس
روز کے جسمین اپنی مان کے شکم سے پیدا ہوتا ہے پس ایک شخص نے کہا کہ میرے
باپ مان فدا ہون اگر مریض اوسکے اہل بیت سے ہو تو کیا زیادہ ثواب نہوگا جب
اوسکی حاجت مین سعی کرے فرمایا کہ ہان اوسے زیادہ ثواب ہوگا اور فرمایا کہ دوا
کرو اپنے مریض کی صدقہ سے کہ صدقہ دفع کرتا ہے موت بد کو اور امام موسی کاظم
علیہ السلام فرماتے ہین کہ کوئی چیز سریع تر قبولیت مین صدقہ سے نہین ہے
اور نہ نافع تر ہے مریض کے لیے صدقہ سے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے کہ نہ مرے تم مین سے کوئی مگر یہ کہ حسن ظن خدا سے رکھتا ہو کہ حسن ظن
قیمت جنت ہے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ایک شخص کی عیادت کو تشریف
لے گئے اور وہ موت کی تمنا کرتا تھا پس فرمایا کہ موت کی تمنا نکر اسلیے کہ اگر تو نیک ہوگا
تو زیادہ نیکی کرے گا اور اگر گنہگار ہوگا تو موت مین تاخیر ہوگی اور تو طلب رضا
خدا کرے گا پس نہ تمنا کرو موت کی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ نہ تمنا کرے تم
مین سے کوئی موت کی بسبب اوس گزندکے جو اوسپر نازل ہوئی ہے اور کہے
اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ

جو شخص ایک ماہ قبل اپنی موت کے توبہ کرے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرے گا پھر فرمایا
کہ ایک ماہ بہت ہے جو شخص توبہ کرے ایک دن قبل اپنی موت کے تو خدا توبہ اوسکی قبول
کرے گا پھر فرمایا کہ ایک دن بھی زیادہ ہے جو شخص توبہ کرے ایک ساعت قبل اپنی
موت کے تو خدا اوسکی توبہ قبول کرے گا پھر فرمایا کہ ساعت بھی زیادہ ہے جو شخص
توبہ کرے اوسوقت جب جان اوسکی حلق تک پہونچے تو خدا اوسکی توبہ کو قبول فرمایگا
اور جلد ثالث بحار الانوار مین اونھین حضرت سے منقول ہے فرمایا کہ توبہ کرو
قبل اسکے کہ مرو اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ واللہ نہین عطا کیا گیا مومن
کبھی خیر دنیا و آخرت کو مگر بسبب حسن ظن و امید کے خدا سے اور بسبب حسن خلق اور
باز رہنے مومنین کی غیبت سے اور خدا عذاب نہین کرتا بندہ پر بعد توبہ و استغفار کے
مگر بسبب سوء ظن اور تقصیر اوسکی امید خدا سے کرنے مین اور بسبب بدخلقی اور غیبت
مومنین کے رسم دوم بیان وصیت و آداب اوسکے وشہادت
نامہ و دلیل اوسکی۔ وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام
نے کہ وصیت حق ہے یعنی واجب ہے اور وصیت کی تھی جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے پس سزاوار ہے مومن کو کہ وصیت کرے اور بعض ائمہ علیہم السلام سے
منقول ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم مین نے تجھپر تین چیزون مین احسان کیا
پوشیدہ کیا تیرے ایسے امور کو کہ اگر اونھین تیرے گھر والے جانتے تو دفن نکرتے اور
وسعت دی مین نے تجھپر پس استقراض کیا تجھسے اور تو نے کسی نیکی کو پیش نکیا اور
وقت موت تجھے مہلت دی مین نے ثلث مال مین مگر تو نے کسی خیر کو پیش نکیا اور
مصباح کفعمی مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جو
شخص وقت موت بعد کی وصیت نکرے تو علامت کمی عقل اور نقص مروت کی اوسمین
ہے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ کیونکر وصیت کرے فرمایا کہ جب وفات اوسکی قریب ہو
اور لوگ پاس اوسکے مجتمع ہون تو کہے اللھم فاطر السموات والارض

اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَمَا وَعَدَ اللّٰهُ فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ وَالْمَاْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالنِّكَاحِ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ الْاِيْمَانَ حَقٌّ وَاَنَّ الدِّيْنَ كَمَا وَصَفْتَ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ كَمَا شَرَعْتَ وَاَنَّ الْقَوْلَ كَمَا قُلْتَ وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ كَمَا اَنْزَلْتَ وَاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ وَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا اِنِّيْ رَضِيْتُ بِكَ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيًّا وَبِعَلِيٍّ اِمَامًا وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَاَنَّ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ وَرَجَائِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَعُدَّتِيْ عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ تَنْزِلُ بِيْ وَاَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ وَاِلٰهِيْ وَاِلٰهُ اٰبَائِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا وَاٰنِسْ فِيْ قَبْرِيْ وَحْشَتِيْ وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا يَوْمَ اَلْقَاكَ مَنْشُوْرًا

پھر فرمایا حضرت نے کہ یہ عہد و پیمان ہے میّت کا خدا سے اوس روز جسمین وصیّت کرنا چاہیے اور وصیت لازم و واجب ہے ہر مسلمان پر بیان علامہ مجلسی علیہ الرحمہ بعد نقل اس عہد کے زاد المعاد مین فرماتے ہین کہ پھر صحیفہ اعتقادات اپنا جیسا کہ مین نے حلیۃ المتقین مین ذکر کیا ہے درست کرے اور گواہون سے مُہر کرادے تا درمیان کفن اُسکے رکھا جائے اور حلیۃ المتقین مین بعد نقل اس عہد کے لکھتے ہین کہ پس جناب صادق علیہ السلام نے بعد نقل اس عہد کے فرمایا کہ تصدیق اس کلام کی سورۂ مریم مین ہے کہ حق تعالے فرماتا ہے لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا یعنے قیامت مین مالک شفاعت نہین

... نے فرمایا کہ اس وصیت
یادرکھو اور اپنے اہل بیت کو یاد دلاؤ اور اپنے شیعوں کو دو جیسا کہ جبرئیل نے مجھے
تعلیم کیا اور اگر اپنے صحیفہ اعتقادات کو پہلے سے درست نکیا ہو تو چند مومنین کو جمع
کرے اور اپنے اعتقادات پر ان کو گواہ کرے اس طرح بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ
وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
پس لکھے ایک کاغذ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ الشُّهُوْدُ الْمُسَمَّوْنَ
فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فلان بن فلان اور نام اپنا
اور اپنے باپ کا لکھے اَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ
يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ وَاِنَّهٗ مُقِرٌّ بِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَاِمَامُهٗ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ اَئِمَّتُهٗ وَاَنَّ
اَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ
مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ
حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ
فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ رَسُوْلُهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ وَاَنَّ
عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيْفَةُ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلَفُهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ
مُؤَدِّيًا لِاَمْرِ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ وَابْنَيْهَا
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِبْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسِبْطَاهُ اِمَامَا الْهُدٰى وَقَائِدَا
الرَّحْمَةِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا
...

یا فلان یا فلان اور نام اوسکا لے اَشْہَدُوْا لِیْ ہٰذِہِ الشَّہَادَۃَ عِنْدَ کُمْ
حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ بِہَا عِنْدَ الْحَوْضِ پس گواہ لوگ اوس سے کہین یَا فُلَانُ
نَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ وَالشَّہَادَۃَ وَالْاِقْرَارُ وَالْاِخَاءُ مَوْعُوْدَۃٌ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَنَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ پس صحیفہ کو لپیٹے اور مہر کرین خود اوس شخص کی اور نیز مہر گواہونکی اور جانب
راست میت مین رکھین اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق ع نے
کہ جب مومن مرجاتا ہے اور حاضر ہوتے ہین اوسکے جنازہ مین چالیس مومن اور
کہتے ہین کہ خدایا ہم نہین جانتے اس سے مگر خیر کو اور تو عالم تر ہے اسکے باب مین
ہمسے تو خدا فرماتا ہے کہ مین نے شہادت تمھاری قبول کی اور بخش دیا اس شخص سے
اوس چیز کو جسکو مین جانتا ہون اور تم نہین جانتے اور امام محمد باقر علیہ السلام
فرماتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا پس جناب داؤد اوسکو دیکھکر تعجب
کیا کرتے تھے پس وحی کی خدا نے اونکی طرف کہ تم اسکے باب مین کچھ تعجب نکرو
کہ یہ ریا کنندہ ہے پس جب وہ شخص مرگیا تو داؤد نے کہا کہ اسکو دفن کرو اور
خود شریک نہوئے پس جب غسل دیا گیا تو پچاس شخص کھڑے ہوے اور گواہی
دی کہ اس سے سوا نیکی کے ہم اور کچھ نہین جانتے پس جب نماز جنازہ اوسپر
لوگون نے پڑھی تو پھر دوسرے پچاس آدمی کھڑے ہوئے اور مثل اوسکے گواہی
دی پس جب اوسے دفن کیا تو پھر پچاس کھڑے ہوئے اور مثل اوسکے گواہی
دی پس وحی کی خدا نے داؤد کی طرف کہ تم فلان شخص کی موت مین کیون
شریک نہوے جناب داؤد نے عرض کیا کہ خدایا سبب اوسی امر کے جسکی اطلاع
تو نے مجھے دی تھی پس وحی کی خدا نے طرف اونکے کہ ہر چند یہ شخص ویساہی تھا
مگر چند احبار و رہبان نے گواہی دی کہ وہ لوگ سوا خیر کے اس سے کچھ نہین

جناب صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور اوسمین بجاے پچاس آدمی کے چالیس
مذکور ہین بیان پھر فرمایا سید نعمۃ اللہ جزائری علیہ الرحمہ نے کہ اسی حدیث سے
ہمارے شیخ معاصر یعنی علامہ محمد باقر مجلسی اپنے برادران مومن سے اپنے کفن پر خاک
شفا سے اونکی شہادت اپنے ایمان پر لکھواتے تھے پس لکھا اون لوگون نے اسطرح
لَا رَيْبَ فِي إِيْمَانِهٖ كَتَبَهٗ شَاهِدًا بِهٖ فلان بن فلان اور کبھی زیر شہادت
اونکی مہرین کرتے تھے اور لوگون کو مثل اسکے حکم کیا کرتے تھے اور یہ بہت خوب ہے
اور کتاب مذکور مین ہے کہ روایت مین ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
اپنے اصحاب کے پاس آئے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو ایسے شخص کے باب مین
جو مر گیا پس کھڑے ہوے دو مرد عادل اور کہا کہ ہم نہین جانتے اس سے مگر خیر کو
اون لوگون نے جواب دیا کہ خدا اور رسول عالم تر ہے فرمایا کہ وہ داخل جنت
ہوگا پھر فرمایا کہ کیا کہتے ہو تم لوگ ایسے شخص کے باب مین جو مر گیا اور دو مرد عادل
کھڑے ہوے اور کہا کہ ہم نہین جانتے اس شخص سے مگر شر کو اون لوگون نے
جواب دیا کہ وہ داخل جہنم ہوگا فرمایا کہ برا کہا تم لوگون نے بندہ گنہگار ہے اور
خدا بخشندہ رحیم ہے اور مروی ہے کہ ایک مرد صالح نے ایک دن ایک شخص کے
باب مین کہا کہ واللہ فلان شخص کو خدا نہ بخشے گا پس وحی کی خدا نے اوس زمانہ کے
نبی کی طرف کہ کہو فلان شخص سے کہ مین نے اوسکو بخش دیا اور اس شخص کے عمل کو
مین نے حبط کیا بیان سید نعمۃ اللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر کہے تو کہ در حالیکہ
کوئی شخص معلوم الحال ہو فسق و معاصی و انواع ذنوب مین تو کیونکر جائز ہے نماز جنازہ
پڑھنے والون کو کہ کہین اوسکے حق مین اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا یعنی
خدایا ہم نہین جانتے اس سے مگر خیر کو باوجود اسکے کہ اسکا خلاف معلوم ہے پس مین
جواب دونگا کہ یہ کلام جائز ہے اوسکے حق مین اسلیئے کہ وہ معلوم المذہب ہے

تا قبل معاینۂ عذاب مقبول ہے اور اگر ہم تسلیم بھی کر لین عدم توبہ اوسکی تب بھی رحمت
وعفو خدا گنہگارون سے کسی وقت مفقود نہین ہے پس شاید کہ اوس سے شامل ہوگئی ہو رسم سوم وجوب توجیہ محتضر قبلہ کی جانب اور جو چیزین اوسکو
تلقین کرنی چاہئین - وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام
نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ایک شخص اولاد عبد المطلب کے پاس
تشریف لیگئے اور وہ حالت احتضار مین تھا اور لوگون نے اوسکو بخلاف قبلہ رخ
کر دیا تھا حضرت نے فرمایا کہ اوسکو قبلہ رخ کرو کہ جب ایسا کروگے تو ملائکہ اسکی جانب
رخ کرینگے اور خدا بنظر رحمت اوسکو دیکھے گا پس برابر اسیطرح وقت موت تک ہے
اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ باطن قدمین کو قبلہ رخ کرنا چاہئے اور دوسری
حدیث مین فرمایا کہ باطن قدمین اور منھ محتضر کا قبلہ کی طرف ہو اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ نہین ہے کوئی جو مرنے لگتا ہے مگر موکل کرتا ہے اوسپر
ابلیس اپنی شیاطین سے جو محتضر کو کفر کا حکم کرتا ہے اور اوسے شک مین ڈالتا ہے
تا اینکہ روح اوسکی مفارقت کرے پس جو مومن ہوگا اوسپر شیطان قادر نہوگا پس
جب محتضر کے پاس جاؤ تو تلقین کرو اوسے شہادہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰہِ کو تا اینکہ مرجائے اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ملک الموت
کہتے ہین کہ مین مومن کے تئین شہادتین کو تلقین کر دیتا ہون اور فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ تلقین کرو اپنے محتضر کو لا الٰہ الا اللہ کہ جسکا
آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ داخل جنت ہوگا مولف کہتا ہے کہ فضائل
کثیر تہلیل کے مین نے فوائد القرآن مین لکھے ہین اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام
نے کہ تلقین کرو محتضر کو وقت موت شہادت لا الٰہ الا اللہ اور ولایت کو اور
دوسری روایت مین ہے کہ تلقین کرو اوسے کلمات فرج اور شہادتین اور نام بنام
اقرار امامت ائمہ علیہم السلام

کرتے ہو تو کبھی اوسکے جسم کو آگ نہ کھائیگی اور امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب
تو وقت نزع کسی کے پہونچ تو اوسکو تلقین کر کلمات فرج کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ
الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے
ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایک شخص سے جو بنی ہاشم سے حالت احتضار مین
تھا فرمایا کہ کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
تا آخر پھر فرمایا کہ یہی کلمات فرج ہین اور بروایت جناب صادق علیہ السلام جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایک محتضر سے فرمایا کہ کہہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ
الْكَثِيْرَ مِنْ مَعَاصِيْكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ پھر فرمایا
کہ خدا نے اوسے بخش دیا پھر فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب محتضر کے
پاس جاؤ تو کہو کہ اس کلام کو کہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اوس جناب نے
ایک شخص سے احتضار مین فرمایا کہ کہہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جب اوسنے کہا لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ تو فرمایا کہ کہہ يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ
مِنِّي الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ رسم
چہارم دعاے عدیلہ کے بیان۔ معالم الزلفی مین جناب صادق
علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ شیطان وقت موت ہمارے دوستون کے
پاس آتا ہے اوسکے داہنے اور بائین جانب سے تاکہ اوسکو گمراہ کرے اوسکے
دین سے اور یہ قول خدا دلیل ہے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ پھر ارشاد المسترشدین سے نقل کیا ہے
کہ شیطان وقت موت آتا ہے اور انسان کو دین سے گمراہ کرتا ہے اور دعائے
ائمہ علیہم السلام [illegible]

دعائے عدلیہ کو پھر کہا ہے کہ پس یقیناً محفوظ رہیگا سوال منکر و نکیر سے اور جواہر الاخبار
مین ہے کہ تعقیبات صبح سے ہے دعائے عدلیہ اور مروی ہے امیر المومنین
علیہ السلام سے کہ یہ قوی کرتی ہے اعتقاد کو اور محفوظ رکھتی ہے ایمان کو وسوسہ
شیطان سے وقت نزع اور جو اوسکی مداومت کریگا وہ ائمہ علیہم السلام کے ساتھ
محشور ہوگا اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ
الْمُذْنِبُ الْعَاصِي الْحَقِيْرُ الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِيْ وَخَالِقِيْ وَرَازِقِيْ
وَمُكْرِمِيْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ مِنْ
عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ
قَادِرٌ اَزَلِيٌّ عَالِمٌ اَبَدِيٌّ حَيٌّ اَحَدِيٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِيٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ
مُرِيْدٌ كَارِهٌ مُدْرِكٌ صَمَدِيٌّ يَسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى
مَا هُوَ عَلَيْهِ فِيْ عِزِّ صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ
وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ
وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهٗ قَبْلَ الْقَبْلِ
فِيْ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَاۤؤُهٗ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ اِنْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ
غَنِيٌّ فِي الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ لَا جَوْرَ فِيْ
قَضِيَّتِهٖ وَلَا مَيْلَ فِيْ مَشِيَّتِهٖ وَلَا ظُلْمَ فِيْ تَقْدِيْرِهٖ وَلَا مَهْرَبَ
مِنْ حُكُوْمَتِهٖ وَلَا مَلْجَاَ مِنْ سَطَوَاتِهٖ وَلَا مَنْجَا مِنْ نَقِمَاتِهٖ
سَبَقَتْ رَحْمَتُهٗ غَضَبَهٗ وَلَا يَفُوْتُهٗ اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهٗ اَزَاحَ الْعِلَلَ
فِي التَّكْلِيْفِ وَسَوَّى التَّوْفِيْقَ بَيْنَ الضَّعِيْفِ وَالشَّرِيْفِ مَكَّنَ اَدَاءَ

ما اجل نيله واعظم احسانه بعث الانبياء ليبين عدله و
نصب الاوصياء ليظهر طوله وفضله وجعلنا من امة سيد
الانبياء وخير الاولياء وافضل الاصفياء محمد صلى الله
عليه واله امنا به وبما دعانا اليه وبالقرآن الذي انزله
عليه وبوصيه الذي نصبه يوم الغدير واشار اليه بقوله
هذا علي واشهد ان الائمة الابرار والخلفاء الاخيار
بعد الرسول المختار علي قامع الكفار ومن بعده سيد اولاده
الحسن بن علي ثم اخوه السبط التابع لمرضات الله الحسين ثم العابد
علي ثم الباقر محمد ثم الصادق جعفر ثم الكاظم موسى ثم
الرضا علي ثم التقي محمد ثم النقي علي ثم الزكي الحسن العسكري
ثم الحجة القائم المنتظر المرجى الذي ببقائه بقيت الدنيا وبيمنه
رزق الورى وبوجوده ثبتت الارض والسماء يملأ الارض قسطا
وعدلا بعد ما ملئت ظلما وجورا واشهد ان اقوالهم حجة
وامتثالهم فريضة وطاعتهم مفروضة ومودتهم لازمة
مقضية والاقتداء بهم منجية ومخالفتهم مردية وهم سادات
اهل الجنة اجمعين وشفعاء يوم الدين وائمة اهل الارض على
اليقين وافضل الاوصياء المرضيين واشهد ان الموت حق و
مسائلة القبر حق والنشور حق والصراط حق والميزان حق
والحساب حق والكتاب حق والجنة حق والنار حق وان الساعة
آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور اللهم فضلك
رجائي وكرمك ورحمتك املي لا عمل لي استحق به الجنة
ولا طاعة لي

وَاٰلِهٖ مِنْ اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْ
اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدِعٍ وَقَدْ
اَمَرْتَنَا بِرَدِّ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَعِنْدَ مَسْئَلَةِ
مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ رسم پنجم بیان کراہت موجودگی جنب
وحائض پیش محتضر وکراہت مس بدن وقت خروج روح واکیلے
چھوڑنا میت کو۔ وسائل الشیعہ مین ہے علی بن ابی حمزہ کہتے ہین کہ مین نے
امام موسی کاظم علیہ السلام سے کہا کہ عورت حائض سرہانے مریض کے در حالے کہ
وہ احتضار مین ہو بیٹھ سکتی ہے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہین اوسکی بیمار داری کردین
مگر جب آثار موت ظاہر ہون تو اوسکے قرب سے اوس عورت کو ہٹا دین اسلیے کہ
ملائکہ اوس سے متاذی ہوتے ہین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ
نہ جائے حائض اور جنب وقت تلقین پاس محتضر کے اور کوئی مضائقہ نہین
اگر یہ دونو اوسکو غسل دین۔ اور زرارہ کہتے ہین کہ فرزند جناب صادق علیہ السلام
سختی احتضار مین تھے اور امام محمد باقر علیہ السلام ایک گوشہ مکان مین بیٹھے تھے
پس جب کوئی قریب اوس لڑکے کے جاتا تھا تو فرماتے تھے کہ اسکو نہ چھوناچونکہ
نیست کہ ضعف اسکا بڑھتا جاتا ہے اور انتہائے ضعف اسوقت طاری ہوتا ہے
اور جو شخص مس کرے اس حال مین تو گویا معین موت ہوا الحدیث اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ میت کو تنہا نہ چھوڑو اسلیے کہ شیطان جوف بدن مین
داخل ہو کر بازی کرے گا۔ رسم ششم استحباب آنکھہ بند کرنے

کہتے ہین کہ وقت موت اسماعیل مین موجود تھا اور امام جعفر صادق علیہ السلام بیٹھے
تھے جب اسماعیل مرگئے تو حضرت نے اونکو ڈھاٹھا باندھا اور آنکھین بند کین
اور چادر اونھین اوڑھائی اور منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ نے انتقال کیا تو ایک پردہ لٹکایا گیا اور پسِ پردہ وہ جناب تھے اور علی
علیہ السلام ایک جانب پاس پردہ کے تھے اور اپنے رخسار کو ہتھیلی پر رکھے
تھے اور ہوا سے کپڑا اوڑ اوڑ کر چہرۂ امیر المومنین علیہ السلام پر لگتا تھا اور منقول
ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام نے انتقال فرمایا تو امام جعفر صادق ع نے
حکم دیا چراغ جلانے کا اوس مکان مین جس مین وہ جناب رہتے تھے تا اینکہ
رحلت فرمائی جناب صادق علیہ السلام نے پس حکم دیا امام موسی کاظم علیہ السلام
نے مثل اسکے مکان جناب صادق علیہ السلام کے لیئے تا اینکہ وہ جناب جانب
حق طلب ہوئے پھر مین نہین جانتا کہ کیا ہوا رسم ہفتم جو امور واسطے
دفع سکرات موت کرنے چاہئین ۔ وسائل الشیعہ مین زرارہ سے
منقول ہے کہ جب کسی پر شدت نزع ہو تو رکھ اوسکو اوس مصلے پر جس مین
وہ نماز پڑھتا تھا یا اوس مصلے کو اوسکے اوپر اور حریز کہتے ہین کہ مین جناب صادق
علیہ السلام کی خدمت مین تھا کہ دو شخصون نے حضرت سے کہا کہ بھائی ہمارا یہین
ان سے نزع شدید مین ہے آپ دعا فرمائین اوسکے لیئے پس فرمایا کہ خدایا
آسان کر اوسپر سکرات موت کو پھر فرمایا کہ بدل دو بچھونا اوسکا طرف اوس مصلے کے
جسمین وہ نماز پڑھتا تھا کہ سکرات مین تخفیف ہوگی اگر موت مین تاخیر ہوگی اور
اگر زمانہ موت پہونچ گیا ہے تو آسانی ہوگی خروج روح مین اور امام محمد باقر ع نے
فرمایا کہ جب تو کسی مریض کے پاس جا در حالیکہ وہ شدۃ نزع مین ہو تو کہہ اوس
سے کہ سات مرتبہ پڑھے یہ دعا کہ خدا تخفیف دیگا اَعُوذُ بِاللہِ العَظِیمِ
رَبِّ العَرشِ الکَرِیمِ مِن کُلِّ عِرقٍ نَعَّارٍ وَمِن شَرِّ حَرِّ النَّارِ

تھا کہ خدا تخفیف دیگا اور آسان کریگا خروج روح کو بیان ظاہر اس حدیث مین
مصلے سے مکان نماز اور حدیث سابق زرارہ مین بساط نماز سے مقصود ہے
مؤلف کہتا ہے کہ مین نے ذکر کیا ہے کتاب فوائد القرآن تحت سورہ یاسین
بحوالہ کتاب البرہان جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے کہ جو شخص پڑھے
اس سورہ کو پاس مریض کے وقت موت اوسکے تو نازل ہونگے بعدد ہر آیت
کے ایک وبروایت دیگر دس فرشتے جو سامنے اوسکے صف باندھکر کھڑے
ہونگے اور استغفار کرینگے اوسکے لیے اور تشییع جنازہ اوسکی کرینگے اور غسل
و دفن مین اوسکے حاضر رہینگے اور اگر پڑھا جائے یہ سورہ پاس کسی مریض کے
وقت موت تو نہ ملک الموت قبض روح اوسکی کرینگے تا اینکہ اوسکے لیے آب جنت
لاوینگے اور وہ پیئے گا در حالیکہ اپنے بچھونے پر ہوگا اور قبض روح اوسکی کرینگے
در حالیکہ وہ خواب مین ہوگا اور قبر مین داخل کیا جائے گا در حالیکہ سیراب ہوگا
اور تحت سورہ صافات بحوالہ وسائل الشیعہ ہے سلیمان جعفری کہتے ہین کہ
مین نے امام موسی کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ فرماتے ہین اپنے فرزند قاسم سے
کہ اوٹھ اے فرزند اور پڑھ سرہانے اپنے بھائی کے سورہ والصافات کو
تا اینکہ ختم کریں اونھون نے پڑھنا شروع کیا جب پہونچے تا أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا
أَمْ مَنْ خَلَقْنَا تو اوس جوان نے انتقال کیا اور جب کفن اونھین دیکر لوگ
نکلے تو یعقوب بن جعفر حضرت کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ ہمارا معمول تو یہ تھا
کہ جب کسی کو آثار موت دیکھتے تھے تو پاس اوسکے یاسین پڑھتے تھے اور آپ حکم
دیتے ہین صافات پڑھنے کا فرمایا کہ اے فرزند نہین پڑھا جاتا یہ سورہ کسی
صاحب کرب کے پاس جو عالم نزع مین رہتا ہے مگر خدا اوسکی راحت مین تعجیل
فرماتا ہے اور تحت سورہ ملک بحوالہ کتاب البرہان جناب صادق ع سے
منقول ہے کہ جو شخص پڑھا ... تخفیف

رسم ہشتم اگر حاملہ اور اوسکے بچہ مین ایک مرجائے تو کیا کرنا چاہیے
وسائل الشیعہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ جب عورت مرجائے اور اوسکے شکم مین بچہ متحرک ہو تو شکم اوسکا
چاک کیا جائیگا اور بچہ نکالا جائے گا اور جس عورت کے شکم مین بچہ مرجائے اور
اوس عورت پر خوف ہو تو کوئی مضائقہ نہین کہ داخل کرے کوئی شخص ہاتھ اپنا
اور ٹکڑے کرکے نکال لے اوسکو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے اوس
عورت کے باب مین جو مرجائے اور شکم مین اوسکے بچہ متحرک ہو آیا شکم اوسکا چاک
کیا جائیگا فرمایا ہان پھر شکم سی دیا جائیگا۔ رسم نہم: وجوب تاخیر تجہیز میت
مین جب موت مین اشتباہ ہو اور کن مین اشتباہ واقع ہوتا ہے
وافی مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ پانچ شخص ہین جنکی تجہیز مین
تین دن انتظار کیا جائے مگر وہ حالت کہ متغیر ہوجائین غریق یعنے جو ڈوب جائے
اور مصعوق یعنے جسکو عارضہ غشی ہو یا جسپر صاعقہ گرے اور مبطون یعنی جسکو عارضہ
بطن اور انتفاخ بطن یا اسہال ہو اور مہدوم یعنی جسپر گھر گرپڑے اور مدخن یعنی جو دھوئین
سے مرجائے اور علی بن ابی حمزہ کہتے ہین کہ ایک سال مکہ مین صاعقہ گرا جسکے سبب سے
بہت سے لوگ مرگئے پس مین خدمت امام موسی کاظم علیہ السلام مین حاضر ہوا حضرت
نے ابتداءً قبل اسکے کہ مین کچھ کہون فرمایا کہ سزاوار ہے غریق اور مصعوق کو کہ توقف
کرین اوسکے دفن مین اور نہ دفن کرین جب تک کہ اون دونو سے ایسی بو نہ آوے جو
دلالت کرے موت پر پس مین نے کہا کہ میری جان فدا ہو گویا آپ خبر دیتے ہین کہ
بہت سے لوگ زندہ دفن کیئے گئے فرمایا ہان ایسا ہی ہوا بہت سے لوگ زندہ دفن
کیئے گئے نہین مرے مگر اپنی قبرون مین اور وسائل الشیعہ مین بھی مثل ان دونو
حدیث کے مع دیگر احادیث کے نقل کیا ہے فصل غسل میت کے بیان مین
رسم اول وجوب غسل میت مین اور کون کون کس حالت مین

[illegible] مین [illegible] جب ہے اور [illegible] ہے فرمایا امیر المومنین ع

کہ میت کو وہ غسل دے گا جو اولےٰ ہے ساتھ اوسکے لوگون سے یا جسکو وہ اجازت

دے **بیان** ملا محسن علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اولی اور ولی سے وہ مراد ہے جو اولےٰ

بمیراث ہو یا جو بہ نسبت لوگون کے زیادہ اوس سے علاقہ رکھتا ہو جیسا کہ کہا گیا ہے

اور **وسائل الشیعہ** مین ہے عبداللہ بن سنان کہتے ہین کہ مین نے پوچھا جناب صادق ع

سے کہ مرد کو چاہیئے کہ اپنی زوجہ کو وقت موت اوسکے دیکھے یا اوسکو غسل دے اگر

کوئی دوسرا غسل دینے والا نہو اور زوجہ بھی اپنے شوہر سے ایسا کر سکتی ہے فرمایا کوئی

مضائقہ نہین اور منصور بن حازم نے اونھین حضرت سے پوچھا کہ کوئی شخص سفر مین

اپنی زوجہ کے ساتھ ہو تو زوجہ کو غسل میت دیسکتا ہے فرمایا ہان اوسکو اور اپنی مان

اور بہن کو اور جو مثل انکے ہین ڈال دے عورت پر کوئی کپڑا دوسری حدیث غسل مرد مین

فرمایا در حالے کہ غسل دہندہ سوا عورت کے دوسرا نہو تو عورت اوسکی غسل دے یا

قرابت دار عورت اور دوسری عورتین پانی ڈالتی جائین اور زید شحام نے جناب

صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر عورت ایسے مقام پر مرے جہان دوسری عورت نہو

فرمایا کہ اگر شوہر اور قرابت دار نہون تو اوسکے کپڑے مین بغیر غسل دفن کرین اور اگر شوہر

یا قرابت دار اوسکے ہون تو غسل دین اوسکو مگر اوسکی عورت کی جانب نظر نکرین زید کہتے

ہین کہ پھر مین نے پوچھا کہ اگر کوئی مرد مر جائے سفر مین اور کوئی مرد نہو سوا عورتون کے

فرمایا کہ اگر زوجہ اوسکی نہو تو اوسی کے لباس مین بلا غسل دفن کرین اور اگر زوجہ اوسکی

ہو تو اوسکے کرتے مین اوسکو غسل دے مگر شرم گاہ اوسکی نہ دیکھے اور فرمایا جناب

صادق علیہ السلام نے کہ اگر مرد عورتون کی معیت مین مر جائے تو زوجہ اوسکی اوسکو

غسل دے اور اگر زوجہ نہو تو جو عورت اولےٰ تر ہے اوس سے وہ غسل دے اور

ہاتھون پر اپنے کپڑا لپیٹے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ عورت جب مر جائے

معیت رجال مین اور کوئی عورت نہ [illegible]

جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر عورت مرجائے سفر مین اور دوسری عورت
اور محرم موجود نہو فرمایا کہ دہو یا جائے اوس سے موضع وضو اور نماز پڑھکر دفن
کرین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ چند لوگ جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ والہ کی خدمت مین آئے اور کہا کہ ایک عورت ہماری معیت مین مرگئی
اور اوسکا کوئی محرم نہ تھا فرمایا کہ پھر کیا کیا تمنے اوہنون نے عرض کیا کہ پانی بہنے اوسپر
چھوڑا فرمایا کہ کیا کوئی کتابیہ عورت بھی تمنے نہ پائی عرض کیا کہ نہین فرمایا کہ اگر پاؤ کسی کو
تو تیمم کرادیا کرو اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب عورت مرجائے معیت
رجال مین اور کوئی اوسکا محرم نہو تو اوسپر پانی ڈالینگے اور اگر مرد مرجائے معیت نسوان
مین اور اون مین محرم اوسکا نہو پس ابو حنیفہ نے کہا کہ عورتین پانی چھوڑینگی اور جناب
صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بلکہ حلال ہے اون عورتون کے لیے کہ مس کرین اوس
بدن کو جسکو زندگی مین دیکھنا اونھین حلال تھا پس جب اوس جگہ پہونچین جسکا
زندگی مین دیکھنا حلال نہ تھا تب پانی ڈالین اوسپر بیان یہ حدیث محمول ہے استحباب
پر ورنہ ایسی صورت مین غسل میت واجب نہین بلکہ ساقط ہے جیسا کہ حدیث زید شحام مین
گذرا اور جناب شیخ حُر عاملی علیہ الرحمہ بھی ایسا ہی تحریر فرماتے ہین رسم دوم جو
حمل چار مہینہ کا گرے تو اوسکو غسل دیا جائے گا اور کس سن کے
پسر کو عورت اور کس سن کی دختر کو مرد غسل دے سکتا ہے
وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ وہ حمل جو چوتھے مہینہ
گرے غسل دیا جائے گا اور حرث بن مغیرہ نے جناب صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ
بچہ کو کس سن تک بین عورتین غسل دیسکتی ہین فرمایا کہ تین سال کے سن تک اور مروی
ہے کہ اگر دختر معیت مرد مین مرجائے فرمایا کہ اگر کم پانچ سال یا چھ سال سے ہو تو دفن
کیجائیگی اور غسل نہ دیجائیگی بیان جناب شیخ حُر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ یہ محمول ہے
تین سال سے زیادتی پر اور جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا اوس دختر کے باب مین

دفن کیجائیگی بغیر غسل کے اور اگر کم پانچ سال سے ہو تو غسل دیجائیگی رسم سوم اس بیان مین کہ میت سے بال و ناخن جدا کرنا جائز نہین اور گرم پانی سے نہلانا اور بدن دبانا مکروہ ہے۔ وسائل الشیعہ مین ہے جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ نہ مس کیے جائین میت کے بال اور نہ ناخن اور اگر انمین کچھ جدا ہو کر گر پڑے تو اوسکو کفن کے ساتھ رکھدے دوسری حدیث مین فرمایا کہ جب میت کو غسل دو تو اوس سے نرمی کرو اور اوسکا جوڑ نہ دباو اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہ گرم کیا جائے پانی غسل میت کے لیے اور دوسری حدیث مین ہے مگر اوس حالت مین جب سردی سے اپنے نفس پر خوف رکھتا ہو رسم چہارم جو امور غسل میت مین مستحب ہین علی بن یقطین نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ میت تختہ پر قبلہ رُخ کیونکر رکھی جاے یا دلھنے بھل رکھی جاے اور منھ اوسکا قبلہ رُخ ہو فرمایا جسطرح ہو سکے پس جب طاہر ہو چکے تو اوسطرح رکھی جائے جسطرح قبر مین رکھی جاتی ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے حدیث غسل میت مین کہ اوسکے باطن قدم کو قبلہ رُخ کردے اسطرح کہ منھ اوسکا قبلہ رُخ ہو اور فرمایا کہ شروع غسل میت فرج سے ہو پھر وضوے نماز کرایا جائے بیان شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ گذر چکا جو دلالت کرتا ہے عدم وجوب وضوے میت پر اور احادیث استحباب سے اگر عمل کیا تو کوئی مضائقہ نہین ہرچند اون احادیث مین تقیہ اور نسخ کا احتمال ہے اور اکثر احادیث کیفیت غسل خالی ہین وضو سے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص غسل دے کسی میت کو اور امین رہے اوسکا تو بعوض ہر بال میت کے اوسکو ایک بندہ آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور بلند کیے جاوینگے اوسکے لیے سو درجے کسی نے کہا کہ کیونکر امین رہے فرمایا کہ ستر عورت اوسکا ... میت کی تو

امام محمد باقر علیہ السلام مستحب سمجھتے تھے کہ وقت غسل میت درمیان میت اور آسمان کے پردہ کیا جائے مؤلف کہتا ہے کہ دیگر مضامین اس مقام کی کیفیت غسل میت مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالے رسم پنجم اگر میت جنب وحائض ونفسا ہو تو اوسے ایک غسل کافی ہے اور جنب وحائض میت کو غسل دیسکتے ہین - وسائل الشیعہ مین ہے زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی جنب مرجائے تو کیونکر غسل دیا جائے اور کتنا پانی اوسمین کافی ہے فرمایا کہ ایک غسل کافی ہے جنابت کے لیے اور غسل میت کے لیے اور عمار ساباطی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر عورت حالت نفاس مین مرجائے تو کیونکر غسل دیجائیگی فرمایا کہ جس طرح غسل طہارت کرتی ہے اور اسیطرح حائض اور اسیطرح جنب جز این نیست کہ فقط ایک غسل دیا جائیگا اور شہاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جنب میت کو غسل دیسکتا ہے یا جو شخص میت کو غسل دے وہ اپنی زوجہ سے مجامعت کرسکتا ہے فرمایا کہ دونو برابر ہین اور کوئی مضائقہ اسمین نہین اگر جنب ہو تو ہاتھون کو دھوئے اور وضو کرے پھر میت کو غسل دے درحالیکہ جنب ہو اور اگر کسی میت کو غسل دے پھر اپنی زوجہ سے مجامعت چاہے تو وضو کرے پھر مجامعت کرے اور دونو کو ایک غسل کافی ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ نہ پاس جائے حائض محتضر کے اور نہ جنب وقت تلقین اور کوئی مضائقہ نہین اگر یہ دونو میت کو غسل دین - رسم ششم استحباب کثرۂ آب غسل میت مین اور کتنے برگ بیر کے اور کتنا کافور پانی مین ڈالنا چاہیے - محمد بن الحسن الصفار نے جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ جس پانی سے میت کو غسل دین اوسکی کیا حد ہے حضرت نے جواب لکھا کہ حد غسل میت کی یہ ہے کہ غسل دیا جائے تا آنکہ

علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین صلے اللہ علیہما وآلہما سے کہا تھا کہ جب مین مرجاؤن
تو میرے غسل کے لیے چھ قربہ یعنی مشکین منگوانا چاہ غرس سے بیان ملا محسن علیہ الرحمہ
وافی مین لکھتے ہین کہ غرس ایک کنوان ہے مدینہ مین اور حدیث مین ہے کہ غرس عیون
جنت سے ہے اور وسائل الشیعہ باب کیفیت غسل میت مین جناب صادق سے
ایک حدیث مین منقول ہے فرمایا کہ ڈالے ظرف گلی مین کافور نصف حبہ پھر اوسی
حدیث مین فرماتے ہین کہ سبوے اول جس سے میّت کو غسل دیتے ہین آب سدر سے
سبوئے دوم آب کافور سے ڈالا جائے کافور اوس مین توڑ کر ریزہ ریزہ کر کے بقدر نصف
حبہ کے اور حدیث یونس مین ہے کہ ڈال پانی مین حبات کافور کے اور کتاب مذکور سے
باب استحباب وضوء المیت مین بروایت عبد اللہ بن عبید جناب صادق علیہ السلام
ایک حدیث مین منقول ہے کہ پانی مین سات پتے سالم برگ بیر کے ڈالے جائین اور وافی
باب کیفیت غسل میت مین حدیث ابن عمار مین اونہین حضرت سے منقول ہے
فرمایا کہ ڈالدے پانی مین سات پتیان بیر کی بیان مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین بعد
اختلافات اقوال مقدار برگ مین لکھتے ہین کہ احوط یہ ہے کہ پانی مین وہ مقدار داخل
نکرین کہ مضاف ہو جائے اور پانی نکہین اور اول کلام برگ مین لکھتے ہین کہ پانی مین
برگ بیر مسمّی کافی ہے مؤلف کہتا ہے کہ جو مقدار برگ کی حدیث مین ہے وہ بہتر ہین
اقوال ہے اور مین نے اوسی کے بیان پر اکتفا کی ہے اور ملا محسن کاشانی باب الحنوط
و قدرہ کی ایک حدیث کی شرح مین لکھتے ہین کہ ظاہرا جو کافور پانی مین مخلوط کیا جاتا ہے
وہ اسمین داخل ہے انتہی اور آیندہ ذکر مقدار کافور کفن مین مذکور ہوگا انشاء اللہ
تعالے اور مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین فرماتے ہین کہ اگر سدر و کافور نہ بہم پہنچ سکے
تو ایک مرتبہ آب خالص سے غسل دین اور احوط یہ ہے کہ تین مرتبہ غسل دین اور اگر پیش از دفن دستیاب ہو تو احوط یہ ہے
کہ دوبارہ اوسکو تین غسل دین اور اگر پانی بہم نہ پہونچے یا میّت کو غسل نہ دے سکتے ہون
تو اوسکو تیمم کرا دین اور ترکیب تیمم کرانے کی کیفیت غسل ... انشاء اللہ تعالے

وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ ایک
شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ میت کو غسل جنابت کیون دیتے ہین فرمایا
کہ جب روح بدن سے خارج ہوتی ہے تو وہ نطفہ جس سے پیدا ہوا ہے بعینہا خارج ہوتا ہے کہ
میت کبیر ہو یا صغیر مرد ہو یا عورت پس اسیوجہ سے غسل جنابت دیتے ہین اور دوسری
حدیث علت غسل میت مین فرمایا کہ جس نطفہ سے پیدا ہوتا ہے وہ اوسکی آنکھون سے یا
مُنھ سے خارج ہوتا ہے اور عبد اللہ قزوینی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ میت
کے غسل کی اور جو اوسکو غسل دیتا ہے اوسکے غسل کی کیا علت ہے فرمایا کہ میت اسواسطے
غسل دیجاتی ہے کہ وہ جنب رہتی ہے تاکہ ملائکہ سے حالت طہارت مین ملاقات کرے
اور غسل دہندہ اسواسطے غسل کرتا ہے تاکہ بطہارت مومنین سے ملاقات کرے اور
عبد الرحمان بن حماد نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ میت کو غسل جنابت
کیون دیتے ہین پس ایک حدیث بیان فرمائی جس مین فرماتے ہین کہ جب مرجاتا ہے
تو خارج ہوتا ہے اوس سے وہ نطفہ جس سے پیدا ہوتا ہے پس اسی وجہ سے میت کو
غسل جنابت دیتے ہین رسم ہشتم کیفیت غسل میت مین اور کیفیت
اوسکی تیمم کرانے مین اگر غسل ممکن نہو۔ صاحب شرائع فرماتے ہین کہ سنت
غسل سے ہے گڑھا کھودنا واسطے جمع ہونے آب غسل کے اور وافی مین جناب صادق
علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ میت کو تین غسل دے ایک مرتبہ آب سدر سے اور
ایک مرتبہ آب کافور سے اور ایک مرتبہ آب خالص سے پھر کفن دے۔ بیان مجلسی
علیہ الرحمہ زاد المعاد مین لکھتے ہین مشہور ہے کہ واجب ہے کہ پہلے ازالہ نجاست بدن
میت سے کرے اور سنت ہے کہ حرمت میت کے خیال سے پیراہن کو پیر کی طرف سے
اوتارے اور اگر تنگ ہو باذن ورثہ چاک کرے اور وافی و وسائل حدیث حلبی
مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب تو ارادہ کرے غسل میت کا

قبلہ کی جانب ہو پھر انگلیون کو میت کو بہ نرمی نرم کرے اور اگر نرم نہو تو چھوڑ دے
پھر شروع کرے عورت میت سی آب سدر سے اور تین بار بہت پانی سے دہوئے اور حدیث یونس مین
اسطرح ہی کہ ہاتھون کو میت کے نصف ذراع تک تین بار دہوئے آب سدر سے جسطرح غسل جنابت
مین نصف ذراع تک دہویا جاتا ہی پھر عورت میت کو دہو اور حدیث حلبی سابق مین ہی کہ پاک
پارچہ اپنے بائین ہاتھ مین لپیٹ پھر ہاتھ اپنا داخل کر اندر اوس پارچے کے جو عورت میت پر ہی تاکہ
عورت کو دیکھے اور تین بار آب سدر سے عورت میت کو خوب دہو اور بکثرت پانی
گرا پھر شکم میت کو آہستہ سوتے اور مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ اوپر سے نیچے کی طرف
بہ نرمی سوتے اسلیئے کہ جو نجاست موجود ہو خارج ہو اور بدن پھر طاہر کیا جائے اور
جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اگر میت زن حاملہ ہو تو شکم اوسکا نہ
سوتا جائے اسلیئے کہ خوف حمل کے گر جانے کا ہے بعد ازان اگر میت کو وضو کرانا چاہے
موافق بعض روایات کے تو مثل وضوے نماز وضو کرائے اور نیت کرے جیسا علامہ
مجلسی زاد المعاد مین فرماتے ہین کہ وضو دیتا ہون مین اس میت کو قربۃ الی اللہ
پس منھ اور ہاتھ اوسکا دھوئے اور سر و پا مین مسح کرے پھر غسل شروع کرے مجلسی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ احوط یہ ہے کہ اگر پانی ڈالنے والے اور میت کو اولٹنے والے
دو ہون تو دو نو نیت کرین اور بہتر یہ ہے کہ نیت ہر سہ غسل کی پہلے کرین اور نیت
غسل کافور و آب خالص کی جدا کرین پس پہلے نیت کرے کہ غسل دیتا ہون مین
اس میت کو آب سدر اور کافور اور آب خالص سے اسلیئے کہ واجب ہے قربۃ الی اللہ
پس سر میت کو آب سدر سے دھوئے الخ اور حدیث کاہلی مین ہے فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ پہلے داہنی جانب ریش و سر سے شروع کرے پھر بائین
جانب سر و ریش اور منھ کو دھوئے اور ہرگز درشتی سے غسل نہ دے بلکہ بہ نرمی نرم
پھر لٹا دے میت کو پہلوے چپ کی جانب تاکہ داہنی جانب واضح ہے پھر دہو دے اسکو

پھر لٹاوو اوسکو پہلوے راست کی جانب تاکہ بائین جانب واضح رہے پس دھو
اوسکو سر سے پیر تک تین مرتبہ اور مل ہاتھ اپنا پشت و شکم پر اور حدیث یونس مین
ہے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھون کو کہنی تک دھو کہ پھر میت کو چت لٹاوو اور آب کافور سے
مثل سابق تین مرتبہ غسل دے اور شروع کر عورتین سے اور مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے
ہین کہ بہتر ہے کہ دستہاے میت کو بھی تین مرتبہ آب کافور سے دھوے اور عورتین
کو بھی تین مرتبہ دھوئے ہاتھ مین کپڑا باندھکر اور احتیاطاً آب ریزندہ اور میت کو
الٹنے والا دو نو نیت کرین کہ غسل دیتا ہون مین اس میت کو آب کافور سے اسلیے
کہ واجب ہے قربۃً الی اللہ پھر سر کو دھوئے اور سنت ہے کہ ابتدا ہر مرتبہ جانب راست
سر سے کرے اور حدیث کاہلی مین بعد عورتین دھونے کے فرمایا ہے کہ پھر مل ہاتھ
اپنا بہ نرمی میت کے شکم پر پھر سر کو دھو جسطرح پہلے دو نو جانب ریش و سر و منھ کو
دھویا ہے تین بار آب کافور سے اور حدیث عمار بن موسی مین ہے فرمایا کہ تھوڑا شکم میت
کا جھکا دے کہ جو حلق سے نکلنے کو ہے نکل جائے پھر غسل دے اوسکو سر سے پیر تک تین
مرتبہ پھر اولٹ میت کو پہلوے چپ کی جانب تاکہ داہنی جانب واضح ہو پھر غسل دے
اوسکو سر سے پیر تک تین بار پھر اولٹ اوسکو پہلوے راست کی جانب تاکہ بائین جانب
واضح ہو پس غسل دے اوسکو سر سے پیر تک تین بار اور داخل کر ہاتھ اپنا زیر بغل میت
اور دو راعین پر اور ذراع اور کف دست تمام پہلوے میت کے ظاہر ہون کہ جب غسل
دیتا جا تو ہاتھ اپنا زیر بغل اور باطن ذراعین پر پھیرتا جا پھر اوسکو چت لٹا اور آب خالص سے
غسل دے مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعد میت کے چت لٹانے کے پھر ہاتھ اپنے
کہنی تک دھوئے اور ظرف کو خوب دھوئے کہ اثر سدر و کافور اوس مین باقی نرہے
اور اگر دوسرا ظرف آب خالص کے لیے مہیا کرے تو بہتر ہے پس دستہاے میت کو
کہنی تک تین بار آب خالص سے استنجا دھوئے و نیز عورت میت کو بھی تین بار آب
خالص سے دھوئے اور اگر اسوقت بھی دوبارہ میت کو وضو کرا دے تو شاید بہتر ہے

[illegible]

اور دو مرتبہ سُنّت ہے اور بہتر ہے کہ اولٹنے والا میت کا باہستگی وقت پانی گرانے کے
ہاتھ بدن میّت پر کھینچے اور پہلے اس غسل کے اور اثنائے غسل مین ہاتھ شکم میت پر
کھینچے اور حدیث کاہلی مین ہے کہ غسل دے اوسکو آب خالص سے جسطرح پہلے غسل
دیچکا ہے شروع کر عورتین سے پھر سر و ریش و مُنھ دھو جسطرح پہلے دھو چکا ہے پھر
باندھ میّت کو ایک پارچہ سے جسکے نیچے روئی ہو اور بہت سی روئی باندھ پھر رانون کو
میّت کی روئی پر پارچہ سے خوب باندھ کہ کسی چیز کے نکلنے کا خوف نہو اور پرہیز کر میّت
کو بٹھانے سے اور اوسکے شکم کو دبانے سے اور پرہیز کر اس سے کہ کانون کو میت کی
روئی سے پُر کرے اور اگر خائف ہو کہ کوئی چیز ناک سے نکل پڑے تو اوس مقام پر روئی
رکھ دے اور اگر نہ خوف ہو تو کوئی چیز نہ رکھ اور نہ میل نکال ناخون سے میت کے
اور اسیطرح عورت کا بھی غسل ہے اور حدیث یونس مین ہے فرمایا بعد کیفیت غسل
میت کے کہ پھر سکھلاؤ میّت کو پارچہ طاہر سے مؤلف کہتا ہے کہ مین نے احادیث
وافی و وسائل چند احادیث سے کیفیت غسل میّت کو لکھا ہے اور توضیحاً جابجا کلام
مجلسی علیہ الرحمہ کو نقل کیا ہے اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق
نے کہ کوئی مضائقہ نہین اگر میت کو درمیان پیرون کے اپنے رکھکر اور کھڑا ہو کر غسل
دے جب کہ اوسے داھنے بائین اولٹتا ہے تو اپنے پیرون سے روکے رہے کہ میت منھ کے
بھل نہ گر پڑے بیان شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ سابق مین گذرا جو منافی
اسکا ہے اور شیخ نے اسکو جواز پر محمول کیا ہے اور جو منافی اسکے ہے اوسے کراہت
پر محمول کیا ہے اور چاہیے کہ کراہت مخصوص ہو اوسوقت جب خوف سقوط میت ہو
اور وسائل مین ہے فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ جو مومن غسل دے کسی مومن کو
اور کہے اوسکو ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف پلٹنے مین اللّٰھم ھذا بدن

مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ اگر عورت ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَدَنُ اَمَتِکَ الْمُؤْمِنَۃِ
قَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَھَا اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ نہین ہے کوئی مومن جو کسی
مومن کو غسل دیتا ہے اور کہتا جاتا ہے غسل دینے مین یَارَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ مگر یہ
کہ خدا اوسے بخشدیتا ہے اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ مناجات موسی مین ہے کہ خدایا
کیا ثواب ہے اوسے جو مُردون کو غسل دے کہا مین اوسے دھوؤن گا اوسکے گناہون سے
جسطرح اپنی مان کے شکم سے پیدا ہوا ہے اور فقہ الرضا ع غسل میت مین ہے کہ آہستہ
دباؤ شکم میت کو اور کہہ درحالیکہ ملتا جا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ سَلَکْتُ حُبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ فِیْ بَطْنِہٖ وَاَسْئَلُکَ بِہٖ سَبِیْلَ رَحْمَتِکَ اور
وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ چیچک والے پر اور شکستہ پر
اور جسکو زخم ہو اوسپر پانی ڈالا جائے گا اور جناب امیر المومنین ع سے پوچھا کسی نے کہ
اگر کوئی شخص آگ مین جلجائے تو کیا کرنا چاہیے فرمایا کہ اوسپر پانی ڈالا جائے اور نماز
جنازہ اوسپر پڑھی جائے اور امیر المومنین فرماتے ہین کہ چند لوگ جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ایک شخص ہم مین مر گیا اور اوسکو چیچک نکلی تھی پس
اگر ہم اوسکو غسل دین تو کھال اوسکی اودھڑ جائیگی فرمایا کہ تیمم کراؤ اوسکو لیکن کیفیت میت کے
تیمم کرانے کی پس مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین فرماتے ہین کہ ظاہرا ایک تیمم کافی ہے اور
تین تیمم احوط ہے اور بہتر یہ ہے کہ تیمم اسطرح کرائے کہ نیت کرے کہ تیمم دیتا ہون مین اس
میت کو بدلے غسلہاے سدر و کافور و قراح کے اسلیئے کہ واجب ہے قربۃً الی اللہ اور
دوسری تیمم کی نیت کرے کہ تیمم دیتا ہون مین اس میت کو بدلے غسل کافور کے احتیاطاً
قربۃً الی اللہ پھر اسیطرح آب خالص کی نیت کرے اور جب نیت کرے اور ہاتھ اپنا خاک
پر مارے تو پیشانی میت پر کھینچے اور دوبارہ پشت دست راست میت پر پھر دست چپ
میت پر اور اگر دو ضرب سے تیمم دے ایک واسطے مُنھ کے اور ایک واسطے ہاتھون کے تو
خوب ہے ... تیمم عدم وجوب اعادہ غسل ... درحالیکہ

ك ... اس مقام
یعنی خالص پانی ۱۲

دہونے کا خاص کر۔ وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق ع نے
کہ اگر میت سے بعد غسل کوئی چیز خارج ہو تو دہو او س چیز کو جو خارج ہوئی ہے اور اعادہ
غسل نکرو اور فرمایا دوسری حدیث مین کہ اگر میت سے کوئی چیز بعد کفن دینے کے
خارج ہو اور کفن مین لگ جائے تو وہ مقام کتر لیا جائے اور فرمایا دوسری حدیث مین
کہ اگر نکلے میت کی ناک سے خون یا اور کوئی چیز بعد غسل اور عمامہ یا کفن مین لگ جائے
تو کتر لیا جائے مقراض سے بیان شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ حمل کیا ہے
اسکو ہمارے بعض علمانے اوس حالت پر جب دہونا ممکن ہو اور بعضون نے یہ
کہ جب میت کو قبر مین رکھ چکے مؤلف کہتا ہے یعنی ان دو حالتون مین کترے
والا دہوئے جیسا حدیث اول مین ہے لیکن ظاہرا وسکا یہ ہے کہ ازالہ نجاست
بدن سے کرے واحادیث مابعد کا کفن سے و دونون مین فرق ہے فقد بر فصل بیان

کفن میت مین رسم اول ثواب کفن دینے اور عمدہ کفن دینے کا اور کسطرح کا کفن دینا چاہیے اور کسطرح کا خرچ چاہیے۔

وسائل الشیعہ مین ہے امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو
شخص کفن دے کسی مومن کو تو مثل اوس شخص کے ہے جو ضامن ہوا وسکے لباس کا
قیامت تک اور وافی مین ہے فرمایا جناب صادق ع نے کہ عمدہ کفن دو اپنے
مردون کو کہ وہ زینت اونکی ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ آراستہ کرو اپنے
کفنون کو کہ محشور ہوگے ساتھ اونکے وسائل الشیعہ مین ہے کہ امام موسی کاظم
ایسی چادر مین کفن دیے گئے جو پانچسو دینار مین تیار ہوئی تھی اور اوس پر کل قرآن لکھا
تھا اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہین ہے تمھارے لباس
کوئی چیز جو عمدہ ہو لباس سفید سے پس پہنو اوسکو اور کفن دو اوس مین اپنے مردونکو
بیان شیخ حر عاملی فرماتے ہین کہ سابق مین گذرا جو دلالت کرتا ہے بعض قطع کفن

اوس مین کفن دیئے جاتے تھے اور روئی امت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے
لیئے ہے **بیان** ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ وافی مین لکھتے ہین کہ مستحب ہے روئی اور
سفیدی پیراہن و ازار و عمامہ مین لیکن فوقانی پس افضل یہ ہی کہ وہ برد ہو اور اکثر اوسے
سُرخ رکھتے ہین جیسا کہ اخبار سے ظاہر ہے اسلیئے کہ وہ زینت کفن ہے اور دوسری
حدیث مین فرمایا کہ نہین کفن دیا جاتا میت کو کتان مین دوسری حدیث مین فرمایا
کہ نہ کفن دیا جائے میت کو لباس سیاہ مین اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ امام حسن ع نے
اسامہ بن زید کو اور امیر المومنین ع نے سہل بن حنیف کو برد یمانی سُرخ مین کفن دیا اور امام
موسی کاظم ع سے پوچھا گیا کہ کعبہ کے کپڑے سے کفن دے سکتے ہین فرمایا نہین اور امام علی نقی
علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جو کپڑا ریشم و روئی سے بُنا جاتا ہے اوس مین میت کو کفن دینا
چاہیے فرمایا کہ اگر روئی ریشم سے زیادہ ہو تو کوئی مضائقہ نہین **بیان** سید نعمت اللہ
جزائری علیہ الرحمہ انوار نعمانیہ مین لکھتے ہین کہ کفن برد یمانی مین مستحب ہے اور وہ ایسی چادر
ہوتی تھی جسپر دھاری ابریشم کی رہتی تھی اور بہت قیمتی ملتی تھی تا آنکہ ایک چادر کی قیمت
سو دینار یا کم و زیادہ ہوتی تھی اور چونکہ اس زمانہ مین معروف نہین ہے لہذا ہمارے اُستاد
ملا محمد باقر مجلسی رحمہ نے فرمایا ہے کہ بعوض اوسکے دوسری چادر جو رنگ اور قیمت مین مثل اوسکے
ہو قرار دیجائے اور امام محمد باقر ع نے فرمایا کہ اگر ہو سکے تو میت کے کفن مین ہو وہ لباس
جسمین وہ نماز پڑھتا تھا اسلیئے کہ مستحب ہے کہ میت کو اوس لباس مین کفن دیا جائے جسمین
نماز پڑھتا تھا اور امام موسی کاظم ع فرماتے ہین کہ مین نے اپنے والد بزرگوار کو کفن دیا دو
اون کپڑون مین جنمین وہ جناب احرام حج باندھ چکے تھے اور فرمایا جناب صادق ع نے
کہ امیر المومنین ع فرماتے ہین کہ نہ بخور کرو کفنون مین اور نہ ملو مُردون پر خوشبو مگر کافور کو
پس میت بمنزلہ محرم ہے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جب کفن دیچکے تو میت کو تو
چھڑک کل کفن پر کچھ ذریرہ اور کافور سے **بیان** صاحب مجمع البحرین لکھتے ہین کہ ذریرہ
خوشبودار لکڑی کو کہتے ہین پھر بعد نقل اس حدیث کے لکھتے ہین گویا کہ مراد اس سے

چرائیتہ کو کہتے ہین **رسم دوم عدد قطع کفن واجب و سنت** مین
زوجہ کا کفن زوج پر واجب ہے وافی مین ہے کسی نے جناب
صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو کفن کتنا دیا
فرمایا کہ تین پارچون مین دو پارچے قریۂ صحار کے تھے اور ایک بُرد یمانی تھی اور وہی
جناب فرماتے ہین کہ میرے والد نے اپنی وصیت مین لکھا تھا کہ مین اوس جناب کو تین
پارچون مین کفن دون ایک بُرد یمانی مین جسکو اوڑھکر وہ جناب نماز جمعہ پڑھتے تھے
اور ایک دوسرا پارچہ اور ایک پیراہن پس مین نے اپنے پدر بزرگوار سے کہا کہ آپ
یہ کیون تحریر فرماتے ہین فرمایا کہ مین خوف کرتا ہون کہ لوگ تجھ پر اپنی راے مین غالب
نہ آوین پس اگر کہین کہ کفن دو یا تین چار پارچے ہین یا پانچ ہین تو نہ ماننا اور مجھے
عمامہ باندھنا اور عمامہ کفن مین شمار نہین کیا جاتا بلکہ کفن مین وہ کپڑا شمار کیا جاتا
جس سے بدن لپیٹا جاتا ہے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ کفن دیا جاتا ہے میت کو پانچ
پارچون مین پیراہن مین اور ازار یعنی لنگ مین اور اوس پارچہ مین جس سے وسط
میت کا باندھا جاتا ہے یعنی ران پیچ اور چادر جسمین لپیٹا جاتا ہے اور عمامہ جو
باندھا جاتا ہے اور باقی سینہ پر چھوڑا جاتا ہے **بیان** ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ
لکھتے ہین کہ ان دونو حدیثون مین منافات نہین ہے اسلیئے کہ حدیث اوّل مین محض
اوسی کو شمار فرمایا ہے جس سے بدن لپیٹا جاتا ہے جیسا کہ تصریح فرمائی اور حدیث
ثانی مین جملہ اوسکو جس سے کفن دیا جاتا ہے اور **وسائل الشیعہ** مین ہے فرمایا
امام محمد باقر ع نے کہ کفن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مین تین پارچے تھے
بُرد یمانی سُرخ اور دو پارچے قریۂ صحار کے الحدیث اور زرارہ نے امام محمد باقر ع سے
پوچھا کہ عمامہ میت کا کفن سے ہے فرمایا کہ نہین کفن واجب تین پارچے ہین یا ایک
پارچہ تام ہے نہ کم اوس سے جسمین تمام جسم پوشیدہ ہو جائے پس جو اس سے زیادہ
ہو وہ سنت ہے پانچ تک اور جو اس سے زیادہ ہو وہ بدعت ہے اور عمامہ سنت

تین پارچے ہین اور عمامہ اور خرقہ یعنی ران پیچ سنت ہے لیکن عورتون کے لیے پانچ
پارچے واجب ہین اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ کفن دیا جاتا ہے مرد تین پارچے مین
اور اگر عورت کلان ہو پانچ پارچے مین درع یعنے پیراہن مین اور منطق یعنی لنگ مین
اور خمار یعنی مقنعہ مین اور دو لفافون مین یعنے جس سے بدن کو لپیٹین اور فرمایا جناب صادق ع
نے کہ کفن عورت اوسکے شوہر پر ہے جب مرجائے اور امیر المومنین ع سے بھی مثل مضمون
کے منقول ہے **بیان** علامہ مجلسی زاد المعاد مین لکھتے ہین کہ واجب ہے کہ میت کو تین کفن
دین اور اکثر علما نے کہا ہے کہ اول اونکا لنگ ہے کہ ناف سے بعض ساق پا تک چھپالے
اور بعضون نے کہا ہے کہ سنت ہے کہ سینہ کو چھپاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ سینہ کو
چھپاوے اور پیر تک پہونچے دوسرے پیراہن ہے اور تیسرے سرتاسری ہے کہ تمام
بدن کو چھپالے اور بعض علما نے کہا ہے کہ پیراہن ہے اور دو سرتاسری اور جائز ہے
بجاے پیراہن کے ایک سرتاسری رکھے کہ مجموع تین سرتاسری ہو اور یہ قول ظاہر ہے
اور احادیث معتبرہ اسپر دلالت کرتی ہین اور احوط یہ ہے کہ انکے ساتھ لنگی بھی بناوے
اور باضرورت ایک سرتاسری کافی ہے **رسم سوم مقدار کافور حنوط مین
اور کتنا مستحب ہے۔** وسائل الشیعہ مین بحدیث مرفوع منقول ہے کہ
سنت حنوط مین تیرہ درہم اور ثلث اوسکا ہے اور یہ منتہاے وزن کافور ہے اور جبرئیل
نازل ہوے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر حنوط لیکر اور وزن اوسکا چالیس درہم
تھا پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اوسکو تین حصہ کیا ایک حصہ اپنے لیے
اور ایک علی علیہ السلام اور ایک فاطمہ علیہا السلام کے لیے اور دوسری روایت مین
ہے کہ جبرئیل ایک اوقیہ کافور جنت کا لیکر حضرت کے پاس آئے اور اوقیہ چالیس درہم ہین
بیان حسب تحقیق مولانا سید گلشن علی صاحب مرحوم وزن کافور حنوط تیرہ درہم
اور ثلث درہم کا ازروے تولہ دوازدہ ماشے کے دو تولہ و چھ ماشہ اور سہ عشر رتی
ہوتا ہے ۲ تولہ ۶ ماشہ ۳/۱۰ رتی اور ایک درہم شرعی بوزن دو ماشہ دو رتی و نہ عشر رتی

کافی ہے وہ ایک مثقال ہے بروایت دیگر ایک مثقال و نصف ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ میانہ روی کافور مین چار مثقال ہین بیان بعض کتب کی روسے ایک مثقال بیس چار ماشے ہوتے ہین اور چار مثقال اٹھارہ ماشہ ہوئے جو ڈیڑھ تولہ ہوتا ہے اور ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ شرح حدیث اوّل جسمین تیرہ درہم و ثلث کی مقدار مذکور ہے فرماتے ہین کہ یہ مقدار انتہائے مستحب کی ہے حنوط مین اور افضل ہے اور ظاہر ہے کہ جو پانی مین ملایا جائے وہ بھی اسی مین داخل ہے لیکن علامہ مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین لکھتے ہین کہ بہتر یہ ہے کہ کافور غسل مقدار ہائے حنوط سے نہو

رسم چہارم مقدار جریدتین کے وجہ تسمیہ مین کہان رکھنا چاہیئے۔

وافی و وسائل مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ لیا جائے جریدہ تر و تازہ بقدر ایک ذراع کے اور رکھا جائے پھر اشارہ کیا حضرت نے ہاتھ سے چنبر گردن کے پاس سے ہاتھ کی جانب اور لپیٹا جائے ساتھ کفن کے بیان جریدہ درخت شاخ و پوست و برگ دور کردہ اور حدیث جمیل بن دراج مین ہے کہ جریدہ بقدر بالشت ہوتا ہے رکھا جاتا ہے ایک چنبر گردن سے ملا کر جہان تک پوست بدن مین ملے اور دوسرا بائین طرف چنبر گردن کے پاس سے جہان تک پہونچے بالائے پیراہن سے اور سفیان ثوری نے جناب امام محمد باقرؑ سے پوچھا جریدتین کے باب مین فرمایا کہ ایک شخص انصاری مر گیا پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو خبر ہوئی تو حضرت نے اوسکے قرابت دار سے کہا کہ جریدہ رکھو اسکے کفن مین پس بہت کم لوگ جریدہ والے قیامت مین ہونگے اوس شخص نے کہا کہ کیونکر رکھین فرمایا کہ جریدہ ہرا رکھا جاتا ہے بن دستہائے میّت سے بن گردن تک بیان جناب ملا محسن کاشانی فرماتے ہین کہ اسوجہ سے جریدہ والے قیامت مین کم ہونگے کہ مخالفین اپنے مُردون کے ساتھ جریدہ نہین رکھتے اور وہ کثیر ہین باوجود اسکے کہ اوسکی فضیلت مین بہت سے اخبار روایت کیئے ہین جیسا کہ تہذیب مین فرمایا ہے اور حدیث جمیل مین ہے کہ مین نے پوچھا حضرت سے کہ جریدہ کپڑون کے باہر یا اوپر رکھا جاتا

اور حدیث یونس مین بعض ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے فرمایا کہ رکھے جاوین میت
لیئے دو ٹکڑے تازے شاخ درخت خرما کے بقدر ذراع کے رکھا جائے ایک
درمیان دونو زانو کے اسطرح کہ نصف ساق پا کی جانب ہو اور نصف ران کی جانب
اور رکھا جائے دوسرا نیچے داہنی بغل کے اور حدیث صیقل و حدیث فضیل بن
یسار مین جناب صادق ع سے منقول ہے فرمایا کہ رکھے جاتے ہین جریدتین میت کی
ایک داہنی طرف اور دوسرا بائین طرف بیان جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے
کہ ان احادیث مین جو اختلاف ہے وہ محمول ہے تخییر پر رسم پنجم اس
بیان مین جو پہلے جریدتین دیا گیا اور استحباب جریدتین جسطرح
رکھنا ممکن ہو اندر قبر کے یا اوپر اور کس لکڑی کے جریدتین
ہونے چاہئین اور ثواب جریدتین تازہ کا اور جریدتین
خشک کافی نہین ہین ۔ وافی مین تہذیب سے نقل کیا ہے شیخ ابو جعفر
طوسی فرماتے ہین کہ مین نے مذاکرۂ شیوخ سے سنا ہے کہ جناب آدم کو جب خدا نے
جنت سے زمین پر اوتارا تو متوحش ہوئے اور دعا کی خدا سے کہ اونھین مانوس
کرے کسی درخت جنت سے پس بھیجا خدا نے پاس اونکے درخت خرما کو پس اوس سے
وہ جناب اپنی زندگی مین اُنس لیتے تھے جب اونکی وفات قریب پہونچی تو اپنی اولاد
سے کہا کہ مین اس سے اپنی زندگی مین مانوس تھا اور اب امید رکھتا ہون کہ بعد وفات
بھی مانوس رہونگا پس جب مین مرجاؤن تو اوسکی ایک شاخ کاٹ کر دو ٹکڑے کرنا اور
رکھنا پاس میرے کفن مین میرے پس ایسا ہی کیا اولاد نے اوس جناب کے اور
ایسا ہی کیا انبیا نے بعد اونحضرت کے پھر جاہلیت مین بہت کم ہو گیا پس زندہ کیا
اوس طریقہ کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اور سنت جاری ہوئی
جسپر لوگ عمل کرنے لگے چند اشخاص شیعہ سے منقول ہے کہ کہا ہے امام نے کہ اگر
جریدہ درخت خرما سے فرمایا کہ [illegible]

درخت بید کی ہو اور دوسری روایت مین ہے کہ بعوض ...
نے امام علی نقی ؑ کو لکھا کہ اگر کوئی مرجائے ایسے شہر مین جہان درخت خرما نہو پس جائز ہی کہ
بعوض شاخ درخت خرما کے کوئی دوسری درخت کی شاخ رکھدے کہ آپکے آبائے طاہرین سے
مروی ہے کہ عذاب میت سے دور ہوتا ہی جبتک کہ جریدین تر رہین اور اوس سے منتفع
ہوتے ہین مومن اور کافر پس حضرت نے جواب دیا کہ جائز ہی دوسرے درخت تر و تازہ
سے اور علی بن عیسیٰ ؓ نے امام موسی کاظم سے پوچھا کہ شاخ خشک اگر کاٹی جائے تو
جائز ہی کہ واسطے میت کے قبر مین رکھی جائے فرمایا کہ خشک نہین جائز ہی اور جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ ایک قبر کے پاس سے گذرے اور صاحب قبر پر عذاب ہوتا تھا پس
حضرت نے ایک جریدہ طلب کیا اور اوسے دو ٹکڑے کیا اور ایک جانب سر میت اور
دوسرا جانب پا رکھا اور مروی ہی کہ صاحب قبر قیس بن فہد انصاری تھا اور دوسری
روایت مین ہے کہ قیس بن قمیر تھا پس کسی نے پوچھا حضرت سے کہ آپنے جریدین کیون
رکھے فرمایا کہ تخفیف عذاب ہوگی اوس سے جبتک تر رہینگی اور روایت سہل مین ہی
کہ امام سے پوچھا گیا کہ کبھی میرے پاس وہ موجود رہتا ہی جس سے مین خائف رہتا ہون
پس جریدہ کا رکھنا ممکن نہین ہوتا فرمایا کہ داخل کر اوسے جسطرح ممکن ہو اور بصری
نے جناب صادق ؑ سے پوچھا کہ جریدہ قبر مین رکھا جا سکتا ہی فرمایا کوئی مضائقہ نہین
اور وسائل الشیعہ مین ہی جناب صادق ؑ اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہین
کہ پانی چھڑکنا قبرون پر زمانہ جناب رسول خدا ؐ مین تھا اور تازہ جریدہ قبرون پر رکھتے
تھے جب انسان دفن ہوتا تھا اول زمان مین اور یہ مستحب ہی میت کے لیے بیان کے
اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جریدتین بالائے قبر بھی رکھنا چاہیئے پس اگر علاوہ کفن کے
بالائے قبر بھی رکھدین تو اولی ہے رسم ششم استحباب خاک شفا رکھنے کا

ساتھ میت کے حنوط و کفن و قبر مین۔ وسائل الشیعہ مین ہے کہ

عبداللہ بن جعفر حمیری کہتے ہین کہ مین نے فقیہہ یعنے امام علیہ السلام کو لکھا کہ خاک

بچہ جلتی تھی تو اپنے لڑکون کو اپنے گھر والون کی خوف سے آگ مین جلاتی تھی اور اس حال کو سوا
اوسکی مان کے کوئی اور نجانتا تھا جب مرگئی تو زمین نے اوسکو قبول نکیا اور اوسکو قبر سے
پھینک دیا اوسکے گھر والے جناب صادق ع کے پاس آئے اور ماجرا بیان کیا حضرت
نے اوسکی مان سے پوچھا کہ یہ عورت اپنی زندگی مین کیا گناہ کرتی تھی پس اوسنے وہی کیفیت
بیان کی حضرت نے فرمایا کہ اسکو زمین نہین قبول کرتی اسلیئے کہ یہ ایک خلق خدا پر عذاب
کرتی تھی اب اسکی قبر مین کچھ خاک قبر امام حسین ع کی رکھدو پس جب رکھی تو زمین نے
قبول کیا اور حال اوسکا مخفی رہا اور امام موسی کاظم ع نے فرمایا کہ کیون ایک تم مین سے نہین
رکھدیتا مقابل روے میت کے خشت خاک قبر امام حسین ع کی جب اوسے دفن کرتا ہی
اور نہ رکھے اوسے زیر سر میت کے رسم ہفتم کفن پر یا علاوہ اوسکے جو
میت کے لیئے لکھنا چاہیئے۔ وسائل الشیعہ مین ہے کہ جناب صادق ع
نے اپنے فرزند اسماعیل کے حاشیۂ کفن پر لکھا اسماعیل یشھد ان لا الہ الا اللہ
اور عبداللہ بن جعفر حمیری نے جناب صاحب الزمان ع کو لکھا کہ حدیث مین ہے
کہ جناب صادق ع نے کفن اسماعیل پر لکھا تھا اسماعیل یشھد ان لا الہ الا اللہ
تو ہمین جائز ہے کہ مثل اسکے خاک قبر امام حسین ع سے یا سوا اُسکے لکھین حضرت نے
جواب دیا کہ جائز ہی بیان یہی حدیث وامثال اسکی استحباب کتابت شہادتین واقرار امامت
ائمہ علیہم السلام کفن پر دلیل ہین اور عبداللہ صیرفی نے اپنے باپ سے روایت کی ہی
کہ امام موسی کاظم ع کے کفن مین ایک بُرد یمانی تھی جو پانسو دینار مین تیار ہوئی تھی
اور اوسپر سارا قرآن لکھا تھا بیان بحار مین بتفصیل اس حدیث کو بیان فرمایا ہے
کہ سلیمان بن ابی جعفر اپنے قصر سے اوترا اور اوسنے حضرت کو غسل وحنوط دیا اور ایسا
کفن دیا کہ اوس مین بُرد یمانی تھی جو ڈھائی ہزار دینار مین تیار کی گئی تھی جسپر سارا قرآن
لکھا تھا پھر علامہ مجلسی لکھتے ہین کہ استدلال اس خبر سے استحباب کتابت قرآن پر بعید ہے
اسلیئے کہ [illegible]

مین ایسا ہوا پس ممکن ہے کہ پھر پیدا اوس جناب کے اور ... مین ہا ... ہے

مؤلف کہتا ہے کہ نسخہ بحار جلد دوازدہم چھاپہ طہران مین جو میرے پاس موجود ہے

یہ عبارت مذکور نہین اور اوس سے سقوط اسکا بعید نہین اسلیے کہ کتاب مذکور بصحت

طبع نہین ہوئی یا یہ عبارت جلد ہجدہم بحار کتاب الطہارۃ والصلوۃ مین ہوا اور مین نے

یہ عبارت جواہر الکلام شرح شرایع الاسلام کی لکھی ہے پھر صاحب جواہر بدلیل اصل

اباحت جواز کے قائل ہین اور لکھتے ہین کہ پھر کوئی استبعاد نہین ہے حالانکہ مجلسی علیہ الرحمہ

جواز مین کلام نہین فرماتے بلکہ مقصود اونکا عدم استحباب سے ہے خاصکر اس دلیل سے

فتدبر اور جلد سیزدہم بحار مین ابوالحسن قمی سے منقول ہے کہ مین ابوجعفر محمد بن

عثمان پاس کہ سفراے صاحب الزمان علیہ السلام سے تھے گیا پس دیکھا مین نے کہ سامنے

اونکے ایک تختہ ہے اور نقاش اوسپر نقش کر رہا ہے اور آیات قرآن لکھتا ہے اور اسماے

ائمہ علیہم السلام حواشی پر اوسکے لکھتا ہے مین نے کہا کہ یہ تختہ کیسا ہے فرمایا کہ یہ میری

قبر کے لیے ہے اوسی مین رکھا جاؤنگا اور مین اوسپر رکھا جاؤنگا یا یہ کہا کہ مین اوسکا تکیہ

کرونگا اور مین اپنی قبر کو پہچانتا ہون اور ہر روز اوسمین اوترکے کچھ قرآن پڑہا کرتا ہون

پھر چلا آتا ہون پس مجھے قبر کو دکھلا کر کہا کہ جب فلان روز فلان سال سے ہوگا تو مین

مرجاؤنگا اور اسی قبر مین دفن ہونگا اور یہ تختہ میرے ساتھ ہوگا پھر مین نے وہان سے

نکل کر تقریر اونکی لکھ لی اور ویسا ہی ہوا جیسا اونھون نے کہا تھا اور محمد بن علی القمی

کہتے ہین کہ ابوجعفر عمری نے اپنے لیے قبر کھودی تھی اور اوسی تختہ سے برابر کیا تھا پس

مین نے سبب پوچھا تو کہا کہ مین سامان موت مہیا کرنے پر مامور ہون اور جواہر الکلام

مین ہے کہ دعاے جوشن کبیر مین جناب سید الساجدین ع سے منقول ہے اور اونحضرت نے

اپنے پدر بزرگوار سے اور اونحضرت نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت

کی ہے کہ کہا جبرئیل نے جب اوسے لائے کہ جو شخص لکھے اوسکو اپنے کفن پر تو خدا شرم

کرے گا اوسکو جہنم مین جلانے سے اور امام حسین ع نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار نے

جام پرسکا نور یاسمین سے پھر ہوئے اور پھر کفن پہ تو نازل کرے گا خدا اوسکی
قبر مین ہزار نور کو اور محفوظ رکھے گا اوسکو ہول منکر و نکیر سے اور داخل ہونگے اوسکی
قبر مین ہر روز ستر ہزار ملائکہ جو اوسکو بشارت دینگے جنت کی اور وسعت دے گا خدا
اوسکی قبر مین انتہائے نظر تک پھر بحوالہ بحار ہے کہ البلد الامین مین جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص رکھے اس دعا کو اپنے کفن مین تو یہ
دعا پیش خدا گواہ ہوگی اوسکی کہ اس بندہ نے وفا سے عہد کیا اور محفوظ رہیگا ہول
منکر و نکیر سے اور تحفہ دینگے ملائکہ اوسکو داھنے اور بائین سے غلمان و حور کا اور اعلائے
درجہ جنت مین اوسکا مقام ہوگا اور بعض کتب مین جوشن صغیر کی نسبت مثل اسکے
مذکور ہے اور منہاج العارفین مین ہے کہ مروی ہے کہ جناب امیر المومنین ع

علیہ السلام نے کفن سلمان پہ لکھا تھا

وَفَدْتُ عَلَی الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ ... مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْمِ
وَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ کُلِّ شَیْءٍ ... اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ عَلَی الْکَرِیْمِ

اور نیز وارد ہے کہ ان کلمات کو کفن پر لکھے

یَا قَاهِرًا بِالْمَنَایَا کُلَّ جَبَّارٍ ... بِنُوْرِ وَجْهِكَ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ
وَاِلَیْكَ اَسْلَمَنِیْ مَنْ کَانَ یَعْضُدُنِیْ ... مِنْ اَهْلِ وُدِّیْ وَاَصْحَابِیْ وَاَنْصَارِیْ
فِیْ قَبْرٍ مُظْلِمَةٍ غَبْرَاءَ مُوْحِشَةٍ ... فَرْدًا غَرِیْبًا وَحِیْدًا تَحْتَ اَحْجَارٍ
اَمْسَیْتُ ضَیْفَكَ یَا ذَا الْجُوْدِ مُرْتَهِنًا ... وَاَنْتَ اَکْرَمُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ یَا سَتَّارُ
فَاجْعَلْ قِرَایَ بِفَضْلٍ مِنْكَ مَغْفِرَةً ... اِلَیْكَ اَنْجُوْ بِهَا یَا خَیْرَ غَفَّارٍ
اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا شَابَتْ عَبِیْدُهُمْ ... اَعْتَقُوْهُمْ فِیْ رِقِّهِمْ عِتْقَ اَحْرَارٍ
وَاَنْتَ یَا سَیِّدِیْ اَوْلٰی بِهِمْ کَرَمًا ... قَدْ شِبْتُ فِی الرِّقِّ فَاَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ

و نیز وارد ہے کہ لکھے عمامہ پر لی خمسۃ اطفی بہم حر الجحیم الحاطمہ المصطفی
والمرتضی وابناهما والفاطمہ اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے

کفن کرین اور ساتھ اس دعا کے دفن کرین تو واللہ واللہ کہ وہ میت عذاب
نہ دیکھے گی دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ یَا عَزِیْزُ وَبِقُدْرَتِكَ
یَا قَدِیْرُ وَبِحِلْمِكَ یَا حَلِیْمُ وَبِعَظَمَتِكَ یَا عَظِیْمُ وَبِرَحْمَتِكَ
یَا رَحِیْمُ وَبِمَنِّكَ یَا مَنَّانُ اَنْ تَحْفَظَنِیْ بِالْاِیْمَانِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا
وَّرَاكِعًا وَّسَاجِدًا وَّحَیًّا وَّمَیِّتًا وَّعَلٰی كُلِّ حَالٍ اِلٰهِیْ هٰذَا اَوَّلُ
قُدُوْمِیْ اِلَیْكَ فَاَكْرِمْنِیْ فَاِنَّ الضَّیْفَ اِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ یُكْرَمُ
وَاَنْتَ اَوْلٰی بِاِكْرَامِ اَهْلِهِیْ فَاَخْرَجْتَ حَیًّا وَّاَحْسَنْتَ اِلَیَّ وَالْاٰنَ
اِنْقَطَعَ حَیَاتِیْ فَلَا تَمْنَعْ اِحْسَانَكَ عَنْ اَوْقَاتِیْ و نیز وارد ہے کہ جب
اس دعا کو لکھین اور دست میت مین دین یا اوسکے کفن مین رکھین تو واللہ واللہ
واللہ عذاب قبر نہ دیکھے گا اَللّٰهُمَّ هٰذَا اَوَّلُ قُدُوْمِیْ اِلَیْكَ فَاَكْرِمْنِیْ
فَاِنَّ الضَّیْفَ اِذَا نَزَلَ بِقَوْمٍ یُكْرَمُ وَاَنْتَ اَوْلٰی بِالْكَرَامَةِ اِلٰهِیْ
مَا دُمْتُ حَیًّا عَصَیْتُكَ وَاَنْتَ اَحْسَنْتَ اِلَیَّ وَالْاٰنَ انْقَطَعَ عِصْیَانِیْ
فَلَا تَنْقَطِعْ اِحْسَانَكَ عَنِّیْ یَا رَبِّ و نیز وارد ہے کہ جو شخص چاہے
کہ میت ہول نکیرین سے ایمن رہے تو اس دعا کو لکھے اور سینہ میت پر رکھے
سُبْحَانَ مَنْ هُوَ بِالْجَلَالِ مُتَوَحِّدٌ وَّبِالتَّوْحِیْدِ مَعْرُوْفٌ وَّبِالْمَعْرُوْفِ
مَوْصُوْفٌ وَّبِالصِّفَةِ عَلٰی لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ رَبٌّ وَّبِالرُّبُوْبِیَّةِ
قَاهِرٌ وَّبِالْقَهْرِ لِلْعَالَمِ جَبَّارٌ وَّبِالْجَبَرُوْتِ حَلِیْمٌ وَّبِالْحِلْمِ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ سُبْحَانَهٗ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَهٗ عَمَّا هُمْ قَائِلُوْنَ تَخْشَعُ
لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرَضُوْنَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَیُحَمِّدُوْنَهٗ حَوْلَ
عَرْشِهٖ وَاسْمُهُ اللّٰهُ لَیْسَ فِیْهِمَا غَیْرُهٗ كَفٰی بِهٖ رَبًّا وَّوَلِیًّا وَّهُوَ
اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ وَاَحْكَمُ الْحَاكِمِیْنَ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ وَعَظُمَ
شَانُهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا یَاْتِیْ بِالْخَیْرِ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَمَا

له ظاہرا یہاں کوئی لفظ تھا جگہ سے چھپا یا اور سطر لکھنا ہے ۱۲ منہ

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْن
الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا اور مروی ہے کہ جو شخص اس دعا کو اپنے
کفن پر لکھے تو فشار قبر سے ایمن رہیگا اور سوال نکیرین او سپر آسان ہوگا دعا یہ ہے
یَا خَالِقَ الْبَشَرِ یَا عَظِیْمَ الْخَطَرِ یَا مَعْرُوْفَ الْاَثَرِ یَا دَافِعَ النِّقَمِ یَا
ذَا الطَّوْلِ وَالْمَنِّ یَا کَاشِفَ الضُّرِّ وَالْمِحَنِ یَا مُوْنِسِیْ فِی الظُّلَمِ بِكَ
التَّوْفِیْقُ اور ایضاً مروی ہے کہ جو شخص لکھے کفن پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْخَلَّاقُ
الْعَلِیْمُ رَبُّ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ تو بخشدیگا خدا گناہون کو صاحب کفن کے
ہر چند قطرہ ہاے باران اور برگ درختان اور ریگ بیابان سے زیادہ ہون و
ایضاً وارد ہے کہ اس دعا کو لکھے اور جریدہ میت کے پاس رکھے اور قبل لکھنے
کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ الْجَنَّةَ
حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ
مَنْ فِی الْقُبُوْرِ پس لکھین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَهِدَ الشُّهُوْدُ
الْمُسَمُّوْنَ آخر تک جو سابقا بیان احتضار مین مذکور ہوا الرسم ہشتم
کیفیت تکفین و تحنیط میت مین و ثواب کفن کے رکھنے و دیکھنے
کا شیخ بہاء الدین عاملی علیہ الرحمہ جامع عباسی مین لکھتے ہین کہ مکروہ ہے
کفن کو آہن یا فولاد سے کاٹنا انتہی اور سند اسکی نظر سے نہین گذری اور صاحب
شرائع لکھتے ہین کہ سنت ہے کفن کو اوسی کے تار سے سینا اور اوس مین لب لگانا
اور اس باب مین بھی کوئی سند صاحب جواہر نے کلام معصوم سے نہین لکھی ہے
سوا عمل اصحاب کے اور مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین لکھتے ہین کہ حال کفن مین
بھی سنت ہے کہ پاہاے میت قبلہ کی طرف ہون اور روافی و وسائل حدیث

پہونچے اور حدیث عمار بن موسی مین جناب صادق علیہ السلام سے مثل اسکے منقول ہے
پھر بچھاوے پیراہن کو اوپر اوسکے اور اولٹ دے مقدم پیراہن کو یعنے نصف بالای پیراہن
کا نصف زیر پر تہ کرے پھر کافور مسحوق لے اور وزن کافور سابق مین مذکور ہوا اور رکھے
پیشانی میت جاے سجود پر اور مل کافور کو اوسکے تمام بندہاے بدن پر سر سے
پیر تک اور اوسکے سر مین اور گردن مین اور دونون شانون مین اور کہنیون مین اور ہر ایک
بند مین بندہاے دست و پا کے اور درمیان ہتھیلی مین دوسری حدیث مین ہے کہ
سر مینی پر بھی کافور ملے اور دوسری حدیث مین سینہ پر بھی مذکور ہے بلکہ جامع عباسی مین
لکھتے ہین کہ سنت ہے کہ جو کافور بچے سینہ میت پر رکھدین و نیز لکھتے ہین کہ کافور کو کف دست
سے نرم کرین نہ ہاون وغیرہ مین اور علامہ مجلسی لکھتے ہین کہ بہتر یہ ہے کہ کافور حنوط کا
خام جو دانہ ہو اور حدیث جناب صادق ع مین ہے کہ حنوط مرد و عورت کا برابر ہے
پھر اوٹھائین میت کو اور رکھین پیراہن پر اور مقدم پیراہن سر دہ پر ڈالدین اور پیراہن بے
آستین اور بے بند کے ہونا چاہیئے اور حدیث عمار بن موسی مین ہے کہ پھر کفن دے
اوسکو اور ابتدا کر اسطرح کہ رکھ اوسکی عورتین پر روئی اور دونو رانون کو خوب ملاو
پھر ایک خرقہ لے جسکا طول ساڑھے تین ذراع کا اور عرض ڈیڑھ بالشت کا ہو اور
دوسری حدیث مین فرمایا کہ لے ایک خرقہ اور باندھ دُبر میت اور دونو پیرون پر اور
طریقہ خرقہ ران پیچ کے باندھنے کا حدیث یونس مین جو وسائل و وافی کی کیفیت
غسل میت مین ہے مذکور ہے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ موافق اوسکے زاد المعاد مین
اسطرح لکھتے ہین کہ سرے کو اوسکے شگافتہ کرین اور کمر میت پر باندھین اور دوسرے سرے کو
اوس خرقہ کے درمیان پاہاے میت سے نکالین اور پیچھے سے اوس بندش کے جو کمر پر
باندھی ہے نکالین اور بمضبوطی کھینچین کہ فرج اور روئی جسے رکھا ہے مضبوط بندھی
اور پیرون کو ملادین اور رانون کو بایکدیگر اوس خرقہ سے سخت باندھین تا زانو یا جسجگہ
منتہی ہووے [illegible]

... کاٹی جاوے بلکہ ...
کاٹے جائین اور لیے جائین دو ٹکڑے تر شاخ درخت خرما سے بقدر ذراع دست
یا ایک بالشت کے جیسا دوسری حدیث مین ہے اور رکھین داھنی اور بائین میت
کے اور نہ رکھے میت کے نتھنون مین اور نہ آنکھ مین اور نہ کانون مین اور نہ منھ پر
روئی اور نہ کافور پھر عمامہ باندھا جائے سر میت پر دو تہ کر کے گولائی کے ساتھ
اور سرا عمامہ کا دونو طرف سے نکالے اور داھنی طرف کا بائین طرف اور بائین طرف کا
داہنی طرف ڈالے اور سینۂ میت پر چھوڑ دے اور فرمایا جناب صادق عنے عمامہ
میت مین کہ اوسکو زیر حنک کر دے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ چاہیے کہ سرا
عمامہ کا جانب چپ ایک بالشت لٹکا ہوا اور اوسکو منھ پر میت کے کر دے اور وافی
مین بحدیث مرفوع منقول ہے راوی کہتا ہے کہ مین نے پوچھا امام عسے کہ عورت کو
کیونکر کفن دین فرمایا کہ جسطرح مرد کو کفن دیتا ہے سوا اسکے کہ اوسکے پستان ایک پارچہ
سے طرف اوسکے سینہ کے باندھے جائین اور گرہ دیجائے اوسکے پشت پر اور اوسکے
لیے لفافہ زیادہ کرین جیسا علامہ مجلسی فرماتے ہین اور ذکر اعداد کفن مین مذکور ہوا
اور رکھی جائے روئی اوسکے لیے زیادہ اوس سے جتنی مرد کے لیے رکھی جاتی ہے
اور قبل خوشبو دار روئی اور حنوط سے پر کیجائے پھر ٹکڑا کپڑے کا اور اوسپر خوب مضبوط
باندھا جائے اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق عنے کہ جب
عورت حالت نفاس مین مرجاسے اور خون اوسکا بہت ہو تو ناف تک پاک ہو
یا جو چیز مثل اوسکے ہو داخل کیجائے اور قبل خوشبو دار روئی سے پر کیجائے اور علامہ
مجلسی زاد المعاد مین فرماتے ہین کہ علمانے کہا ہے کہ سنت ہے کہ اول جانب چپ
لفافہ کو جانب راست میت کے ڈالے اور بعد اوسکے جانب راست لفافہ کو جانب چپ
میت کے ڈالے اور بہتر یہ ہے کہ ایسا ہی کرے اگرچہ سند اسکی نظر سے نہین گذری
مؤلف کہتا ہے کہ مین نے چند احادیث تکفین و تحنیط کو ایک جگہ جمع کیا ہے
اور جا بجا اقوال علما کہ ... توضیح داخل ... مین

گھر مین اوسکے ہوگا تو وہ غافلون مین نہ لکھا جائیگا اور ماجور ہوگا جب اوسکو دیکھے گا

رسم نہم اس بیان مین کہ غسل دہندہ میت کا قبل غسل اسکو کفن دے سکتا ہے۔ وسائل الشیعہ مین ہے محمد بن مسلم کہتے ہین کہ مین نے امام محمد باقر ع یا امام جعفر صادق ع سے کہا کہ جو شخص میت کو غسل دے پھر اوسکو کفن پہناوے قبل غسل کے تو کیسا ہی فرمایا کہ غسل دے میت کو پھر دہوئے ہاتھون کو شانہ سے پھر کفن پہنائے بعد ازان غسل مس میت کرے اور امام موسی کاظم ع نے صفت غسل میت مین فرمایا کہ پھر دھوئے وہ شخص جو میت کو غسل دیتا ہے اپنے ہاتھ کو شانہ تک تین بار قبل کفن پہنانے کے پھر جب میت کو کفن پہنا چکے تو غسل مس میت کرے اور حدیث عمار بن موسی مین ہے فرمایا جناب صادق ع نے کیفیت غسل میت مین کہ پھر دہوے ہاتھ اپنے کہنی تک اور دونو پیر اپنے زانو تک پھر کفن پہنا میت کو اور جواہر الکلام مین جناب صادق ع سے منقول ہے کہ فرمایا امیر المومنین ع نے کہ جو شخص تم مین سے غسل دے کسی میت کو تو غسل مس میت کرے بعد اسکے کہ میت کو کفن پہنا چکے رسم دہم اگر کفن نجس ہوجائے تو کیا کرنا چاہیئے فقہ الرضا ع مین ہے فرمایا کہ اگر خارج ہو میت سے کوئی چیز بعد غسل کے پس نہ اعادہ کرے تو اوسکے غسل کو لیکن دہوا وسے جو کفن مین لگ گیا ہے تا اینکہ رکھے تو اوسکو لحد مین پس اگر خارج ہو میت سے لحد مین کوئی چیز تو نہ دہو تو کفن اوسکا بلکہ کترے مقراض سے اوتنا کفن جتنا نجس ہوگیا ہی اور پھیلاوے ایک کپڑے کو دوسرے پر

فصل ذکر تابوت و جنازہ میت و نماز جنازہ مین۔ رسم اول استحباب اطلاع لوگون کو واسطے شرکت نماز جنازہ کے اور جو وعا جنازہ کو دیکھکر پڑھنی چاہیئے۔ وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق ع نے کہ جنازہ کی اطلاع لوگون کو کرنی چاہیئے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ سزاوار ہی اولیاے میت کو کہ اطلاع دین برادران میت کو اوسکی موت کی کہ جنازہ

داخل ثواب ہو اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہین ہی کوئی مومن جو نماز
جنازہ پڑھتا ہی مگر خدا اوسپر جنت کو واجب کرتا ہی لیکن یہ کہ وہ منافق یا عاق ہو اور وافی
و وسائل مین ہی کہ امام زین العابدین و امام محمد باقر علیہما السلام جب جنازہ کو دیکھتے
تھے تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ اور جناب
صادق ؑ فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص استقبال
کرے کسی جنازہ کا یا دیکھے اوسے اور کہے اَللّٰهُ اَکْبَرُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ تو نہ باقی رہیگا آسمان پر کوئی فرشتہ
مگر اوسکی آواز پر رحم کھا کر رونے لگے گا رسم دوئم استحباب تابوت بنانے
کا اور اوّل جسکے لیئے تابوت بنایا گیا۔ وافی و وسائل مین ہے
سلیمان بن خالد کہتے ہین کہ پوچھا مین نے جناب صادق ؑ سے کہ اول جسکے لیئے نعش
بنائی گئی وہ کون ہے فرمایا فاطمہ ؑ دختر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہما و آلہما بیان
نعش سریر میت کو کہتے ہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ اول نعش جو اسلام مین
حادث ہوئی وہ نعش فاطمہ علیہا السلام ہے جب وہ معظمہ مرض الموت مین بیمار ہوئین
تو اسما سے کہا کہ میرا گوشت گھل گیا تو تم کیون نہین بناتین میرے لیے وہ جو چیز مجھے
چھپا لے اسما نے کہا کہ جب مین ملک حبشہ مین تھی تو اون لوگون کو دیکھا کہ ایک چیز
بناتے ہین پس کیا مین ویسا ہی نہ بناؤن اگر آپ کو پسند آوے تو بناؤن حضرت نے فرمایا
کہ بناؤ پس اونھون نے سریر منگوائی اور اوسکو مونھہ کے بھل اولٹ دیا پھر چند ٹکڑے لکڑی کے
منگوائے اور اونھین پایہ ہاے سریر مین باندھا پھر اوسپر کپڑا اوڑھا دیا اور کہا کہ اسیطرح
مینے اون لوگون کو بناتے دیکھا ہے جناب سیدہ نے فرمایا کہ بناؤ ایسا ہی اور چھپاؤ
مجھے خدا تمکو آتش جہنم سے چھپا دے اور جلد عاشر بحار حدیث طویل مین جناب
صادق ؑ سے منقول ہے فرمایا کہ کہا جناب سیدہ ؑ نے امیر المومنین ؑ سے کہ مین چند وصیتین

نعش بلند دیکھا ہے امیر المومنین ع نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ تم اوسکی کیا صورت ہے پس دکھایا اون معظمہ نے جس طرح بیان کیا تھا اور جیسا بنانے کو کہا تھا

رسم سوم ثواب وطریقہ جنازہ اوٹھانے کا اور جو دعا جنازہ اوٹھانے مین پڑھنی چاہیئے

وافی و وسائل مین ہے فرمایا جناب صادق ع نے کہ جو شخص پکڑلے پایہ سر پر میت کو تو خدا اوسکے پچیس گناہان کبیرہ کو بخشیگا اور جو شخص کہ اوٹھاوے اوسکو چہار جانب سے تو تمام گناہون سے خارج ہوگا اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ جو شخص اوٹھاوے جنازہ کو ہر چہار جانب سے تو خدا اوسکے چالیس گناہان کبیرہ کو بخشدیگا اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ سنت یہ ہی کہ سر پر میت ہر چہار جانب سے اوٹھائی جاوے اور پھر بعد اسکے جو اوٹھاوے تو اسمین ثواب ہے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جب اوٹھاوے تو ہر جانب سر پر میت کو اسطرح گناہون سے نکلے گا جسطرح تیری مان نے تجھے پیدا کیا ہے اور فرمایا امام موسی کاظم ع نے کہ سنت جنازہ اوٹھانے مین یہ ہے کہ اوٹھاؤ آگے کو سرپر کے اپنے داھنی طرف اور لے بائین کو سرپر کے اپنے داھنے ہاتھ مین پھر گذر جا دوسری جانب مین یعنی پیر کی طرف میت کے پھر پشت جنازہ سے تیسری جانب سرپر کے یعنی دوسرے پیر کی طرف میت کے پھر چاچوتھے جانب جو تیرے بائین طرف پڑیگی اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ ابتدا کر سرپر کے اوٹھانے مین داھنی جانب سے میت کے پھر گذر جا بائین سرپر میت سے دوسری جانب پھر گذر کر تا اینکہ مقدم سرپر تک پہونچ جا اسیطرح مثل چکی چلنے کے اور فقہ الرضا ع مین ہے کہ جب چاہے تو کہ ہر چہار جانب جنازہ کا اوٹھاوے تو شروع کر داھنی جانب سے اور لے اپنے داھنی طرف پھر دور کر موخر کی جانب و لے اوسکو اپنے داہنی طرف پھر دور کر موخر دیگر جنازہ کی طرف اور لے اوسکو بائین طرف پھر دور کر مقدم چپ کی جانب پس لے اوسکو اپنے بائین طرف گرد جنازہ کے پھر جسطرح چکی کو پھراتا ہے اور وسائل ووافی مین ہے فرمایا امام موسی کاظم ع نے ایک حدیث مین کہ چار جانب جنازہ کے

پھر بائین پیر سے پھر بائین ہاتھ سے تاآنکہ پھر کرد جنازہ کے ہو توقف کیا ہے
کہ چند احادیث ایک مضمون کے اسوجہ سے مین نے لکھے کہ ایک حدیث دوسرے کے
لیے بمنزلہ شرح ہے اور حسین بن سعید نے امام رضاء کو لکھا کہ کیا سریر میت کے
اوٹھانے کی کوئی خاص جانب ہے جس سے ابتدا کرے ہر چار جانب میت سے
یا جو جانب اوٹھانے والے پر آسان ہو جس طرف سے چاہے اوٹھاوے حضرت
نے جواب لکھا کہ جسطرف سے چاہے اور عمار ساباطی نے جناب صادق ع سے پوچھا
کہ جنازہ اوٹھانے مین اوٹھانے والا جنازہ کا کیا کہے فرمایا کہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

رسم چہارم مشایعت جنازہ مین اور جو امور مشایعت مین مستحب ہین یا مکروہ ہین۔

وافی و وسائل مین ہے فرمایا جناب صادق ع
نے کہ جناب رسول خدا ص فرماتے ہین کہ اول تحفہ مومن کا یہ ہے کہ وہ اور جو اوس کے
جنازہ کی مشایعت کرے بخش دیا جاتا ہے اور امام محمد باقر ع فرماتے ہین کہ مناجات
موسی مین ہے کہ خدایا کیا اجر ہے اوسکا جو مشایعت کرے جنازہ کی خدا نے فرمایا کہ
مین موکل کرتا ہون اوسپر ملائکہ جو رایات لیے ہوے مشایعت کرینگے اون لوگون کی جب
اپنی قبرون سے نکلینگے اور فرمایا امیر المومنین ع نے کہ مین ضامن ہون چھ شخصون کے لیے
جنت کا ایک وہ شخص ہے جو جنازہ مسلم کی مشایعت کو نکلے اور مر جائے تو اوسکے لیے جنت
ہے الحدیث اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جو شخص مشایعت کرے جنازہ مومن کی
تاآنکہ دفن کرے اوسکو اوسکی قبر مین تو موکل کرے گا خدا اوسپر ستر ملائکہ کو جو اوس کی
مشایعت کرینگے اور اوسکے لیے استغفار کرینگے جب اپنی قبر سے قیامت مین نکلے گا اور
فرمایا امیر المومنین ع نے کہ جو شخص مشایعت کرے کسی جنازہ کی تو خدا اوسکے لیے چار
قیراط ثواب کے لکھے گا ایک قیراط بسبب مشایعت کے اور ایک بعوض نماز جنازہ پڑھنے
کے اور ایک بعوض انتظار دفن کرتا [illegible]

که اگر کوئی شخص ولیمه اور جنازه کی طرف طلب کیا جاوے تو ان دونوں مین کون افضل ہے
اور کس دعوت کو قبول کرے فرمایا که قبول کرے جنازه کو اسلیئے که وه آخرت کو یاد دلاتا ہے
اور چھوڑ دے ولیمه کو اسلیئے که وه دنیا کو یاد دلاتا ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلے الله علیه وآله
نے که جب تم طرف جنازه کے طلب کیئے جاؤ تو جلدی کرو اور جب عروسی مین طلب کیئے جاؤ
تو دیر کرو اور دوسری حدیث مین فرمایا که جو شخص مشایعت کرے کسی جنازه کی تو اوسکو
بعوض ہر قدم کے تا اینکه واپس آوے لاکھ حسنه ہین اور محو کیے جاوینگے اوس سے لاکھ گناه اور
بلند کیے جاوینگے اوسکے لیے لاکھ درجے پس اگر نماز جنازه پڑھے تو مشایعت کرینگے اوسکی
لاکھ فرشتے جو استغفار کرینگے اوسکے لیئے تا اینکه واپس آوے پس اگر شریک دفن ہو تو موکل کریگا
خدا اوسپر لاکھ فرشتے جو استغفار کرینگے اوسکے لیے تا اینکه نکلے اپنی قبر سے اور جو شخص نماز
پڑھے کسی میت پر تو نماز پڑھین گے اوسپر جبرئیل اور ستر ہزار ملائکه اور بخشدیا جائیگا
گناه گذشته اور آینده اوسکا اور اگر تا وقت دفن کھڑا رہے اور اوسکو مٹی دے تو واپس
آویگا در حالے که بعوض ہر قدم مشایعت کے تا واپسی ایک قیراط ثواب کا پاویگا اور قیراط
مثل کوه احد کے ہے بیان اس حدیث کو وسائل مین عقاب الاعمال سے نقل کیا ہے
اور عبارت اسکی شبهه پیدا کرتی ہے که اسمین کچھ تصحیف واقع ہوئی لهذا مین نے اصل
کتاب سے مقابله کیا اور تصحیف نهین ہے بلکه اور جو شخص نماز پڑھے تا آخر حدیث مقدم
ہے کتاب مذکور مین شروع حدیث جو شخص مشایعت کرے تا آخر سے اور درمیان مین
کچھ ثواب بکا، خوف خدا کا بیان فرما کر فرمایا ہے که جو شخص عیادت کرے کسی مریض کی تا
اینکه فرمایا که جو شخص مشایعت کرے کسی جنازه کی تا آخر لیکن وسائل مین مقدار حسنه کی
محو سیئه و رفع درجه کی تا آخر سو ہزار ہر ایک مین مذکور ہے جو لاکھ لاکھ ہوتے ہین اور
عقاب الاعمال مین ہر ایک مقام پر سو ہزار ہزار بتکرار مذکور ہے اور فرمایا جناب
صادق عم نے که چلنا پس جنازه بہتر ہے پیش جنازه چلنے سے اور امیر المومنین عم فرماتے
ہین که سنا مین نے جناب رسولخدا ص سے

جنازہ کو اپنے پیچھے [illegible] امام محمد باقر [illegible]
جنازہ کے آگے اوسکے اور پیچھے اوسکے دوسری حدیث مین ہی فرمایا کہ سامنے اوسکے اور داہنی
طرف اور بائین طرف اور پیچھے اوسکے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ چل آگے جنازہ مومن کے
اور نہ چل آگے جنازہ مخالف کے پس آگے جنازہ مومن کے ملائکہ جلدی کرتے ہین اوسکو
جنت کے لیجانے مین اور آگے جنازہ کافر کے ملائکہ جلدی کرتے ہین اوسکو جہنم مین لیجانے
مین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ نہ چل آگے جنازہ مخالف کے کہ ملائکہ عذاب انواع
عذاب سے اوسکے آگے رہتے ہین اور مروی ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلو اور جنازہ کو اپنے
پیچھے نہ رکھو کہ یہ طریقہ مجوس ہے اور مروی ہے کہ اگر میت مومن ہے تو کوئی مضائقہ
نہین جنازہ کے آگے چلنے مین کہ رحمت خدا اوسکے آگے رہتی ہے اور نہ چلو آگے جنازہ
کافر کے کہ آگے اوسکے جنازہ کے لعنت خدا رہتی ہے اور جناب صادق ع سے منقول
ہے فرمایا کہ ایک شخص انصار سے مرگیا اور جناب رسول خدا ص پا پیادہ ساتھ جنازہ کے
تھے بعض اصحاب نے کہا کہ آپ سوار کیون نہین ہوتے فرمایا کہ مجھے کراہت آتی ہی
کہ مین سوار ہون اور ملائکہ پیادہ پا چلتے ہین اور فرمایا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے چند لوگون کو سوار پس جنازہ دیکھا پس فرمایا کہ یہ لوگ اس میت سے
شرم نہین کرتے کہ اوسکی مشایعت سوار ہوکر کرتے ہین اور اوسکو اس مخذولی مین
چھوڑ دیا ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ امیر المومنین ع نے کراہت کی ہے
کہ کوئی شخص جنازہ کے ساتھ چلنے مین سوار ہو مگر کسی عذر سے اور فرمایا کہ سوار ہو
واپسی مین اور جناب صادق ع سے کسی نے پوچھا کہ جنازہ کے ساتھ آگ لیکر نکلتے
ہین فرمایا کہ جنازہ دختر رسول ص شب کو نکلا اور ساتھ اوسکے چند چراغ تھے اور زرارہ
کہتے ہین کہ امام محمد باقر ع ایک شخص کے جنازہ مین شریک ہوئے اور عطا بھی اوسمین
شریک تھے پس ایک عورت چلا کر روئی تو عطا نے کہا کہ چپ رہ ورنہ مین چلا جاؤنگا
زرارہ کہتے ہین کہ وہ چپ نہوئی اور عطا چلے گئے پس مین نے جناب امام محمد باقر ع سے

کہتے ہین کہ جب حضرت نماز پڑھ چکے تو ولی میت نے کہا حضرت ہے کہ آپ واپس
جائین اسلیئے کہ آپکو قوت مشی نہین ہے حضرت نے واپسی سے انکار کیا مین نے کہا کہ
آپکو ولی نے اجازت دی اور مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے حضرت نے فرمایا کہ چلا
چل مین نہ اوسکی اجازت سے آیا ہون نہ اوسکی اجازت سے واپس جاؤنگا بلکہ بغرض
حصول ثواب واجر ہم آئے ہین اور بقدر مشایعت جنازہ کے مشایعت کنندہ کو
ثواب ملتا ہے اور جناب صادق ع فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ نے ایک حدیث مین کہ نچاہیئے اوس شخص کو جو جنازہ کی مشایعت کرے کہ
بے دفن کیے واپس آوے یا جب اجازت پاوے واپسی کی اور فرمایا جناب صادق ع
نے کہ سزاوار ہے اوس شخص کو جو جنازہ کی مشایعت کرے کہ نہ بیٹھے جب تک کہ
میت لحد مین نہ رکھی جائے پس جب لحد مین رکھ جا چکے تو کوئی مضائقہ نہین بیٹھنے
مین رسم پنجم وجوب نماز جنازہ مین چھ برس کے لڑکے کو
زرارہ کہتے ہین کہ پوچھا کسی نے جناب صادق ع سے کہ کس سن مین لڑکے پر نماز
جنازہ پڑھنی چاہیئے فرمایا کہ جب تعقل کرے اور سمجھے نماز کو مین نے کہا کہ وہ کون سن
ہے فرمایا کہ جب چھ سال کا ہو مؤلف کہتا ہے کہ اسی مضمون کی چند حدیثین
وسائل الشیعہ مین مذکور ہین اور چھ برس سے کم سن والے پر نماز مین احادیث مختلف ہین اور
علامہ مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ واجب ہے نماز شیعہ اثنا عشری پر جو بالغ ہو نے خلاف
واشہر واقوی یہ ہے کہ اوس طفل پر جسکا چھ سال تمام ہوا ہو نماز واجب ہے وظاہرا
بقصد قربت کافی ہے اور بکمتر چھ ماہ سے اگر زندہ متولد ہو بعض سنت جانتے ہین اور
بعض بدعت اور احوط یہ ہے کہ نماز اوسپر نہ پڑھے رسم ششم کون شخص
مستحق تر ہے نماز جنازہ پڑھانے مین روافی مین ہے فرمایا جناب صادق
ع نے کہ اگر امام زمانہ شریک ...

مقدم کرے تو وہ غاصب حق امام ہے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ نماز پڑھے جنازہ کی
جو اولی ہو میت سے یا جسکو وہ اجازت دے اور ابو بصیر کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق ع
سے کہا کہ اگر عورت مرجائے تو کون مستحق تر نماز جنازہ پڑھنے کا ہے فرمایا کہ شوہر اوسکا
مین نے کہا کہ زوج احق ہے باپ اور پسر اور بھائی سے بھی فرمایا ہان احق ہے اور غسل بھی
اوسے دیسکتا ہے اور زرارہ نے امام محمد باقر ع سے پوچھا کہ عورت پیش نماز ہی عورتونکی
کرسکتی ہے فرمایا نہین مگر نماز جنازہ مین جب نہو کوئی اولے اوس سے کھڑی ہو بیچ
صف مین اور تکبیر کہے پھر اور عورتین تکبیر کہین

رسم ہفتم جس شخص سے بعض تکبیر جنازہ یا کل نماز فوت ہو وہ کیا کرے و عدم جواز قبل تکفین کے پس اگر کفن میسر نہو تو مردہ کو قبر مین رکھکر نماز پڑھی

فرمایا جناب صادق ع نے کہ جب کوئی شخص نماز جنازہ کی ایک تکبیر اور دو تکبیر تک
پاوے تو بہم قضا کرے جو باقی رہگئی ہے اور فرمایا دوسری حدیث مین کہ کوئی مضائقہ
نہین کہ بعد دفن نماز پڑھے میت پر اگر قبل دفن نماز فوت ہوگئی ہے بیان یہ محمول ہے
جواز پر یا جب مردہ بلا نماز دفن ہوگیا ہو اور تین روز نگذرے ہون اور عمار بن موسی نے
جناب صادق ع سے کہا کہ آپ کیا فرماتے ہین کہ ایک گروہ سفر مین چلا اور کنارہ دریا ایک
شخص مردہ عریان کو دیکھا اور اونکے پاس بھی ایسا لباس نہین ہے جس سے اوسکو کفن دین
تو کیونکر اوسپر نماز پڑھین درحالیکہ وہ عریان ہے فرمایا کہ قبر اوسکی کھودین اور اوسکو لحد مین
اور خشت و سنگ سے اوسکی عورت کو چھپا دین پھر نماز پڑھین پھر دفن کرین مین نے کہا کہ بعد
دفن نماز نہ پڑھین فرمایا کہ میت پر نماز نہین پڑھی جاتی بعد اوسکے دفن کے اور نہ نماز پڑھنی
چاہیے درحالیکہ وہ عریان رہے جب تک کہ اوسکی عورتین کو چھپا نہ لین -

رسم ہشتم میت کو کسطرح نماز کے لیے لٹانا چاہیے اور کسطرح امام و ماموم کو نماز پڑھنی چاہیے - **وسائل الشیعہ** مین ہے فرمایا امام رضا ع نے کہ
میت کو رکھین جسطرح ہوسکے مگر جب غسل سے فارغ ہو تو رکھے جسطرح قبر مین رکھتے

اور جواہر الکلام مین سند اس طریقہ کی عمل علما و ادنلے اقوال سے لکھی ہے اور فرمایا جناب
صادق ع نے کہ نہ پڑھے نماز جنازہ جوتا پہنے ہوے اور کوئی مضائقہ نہین اگر موزہ
پہنے ہو اور فرماتے ہین کہ فرمایا امیر المومنین ع نے کہ جو شخص کسی عورت پر نماز پڑھے
تو نہ کھڑا ہو وسط مین اوسکے بلکہ اوسکے سینہ کے قریب ہو اور جب مرد پر نماز پڑھے تو اوسکے
وسط مین کھڑا ہو اور امام موسی کاظم ع نے فرمایا کہ جب تو نماز پڑھے عورت پر تو کھڑا ہو
پاس اوسکے سر کے اور جب مرد پر نماز پڑھے تو کھڑا ہو پاس اوسکے سینہ کے اور فرمایا امام
محمد باقر ع نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ مرد کے مقابل ناف کھڑے ہوتے تھے
اور عورت کے مقابل سینہ کے بیان وجہ جمع تخییر ہے جیسا وسائل و وافی مین تحریر
ہے اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ بہترین صفوف نماز جماعت
مین صف اول ہے اور بہترین صفوف جنازہ مین صف آخر ہے کسی نے کہا کہ کیون
ایسا ہے فرمایا اسلیئے کہ عورتین پوشیدہ رہین رسم نہم نماز جنازہ مین
نہ طہارت شرط ہے نہ کوئی دعا معین ہے حمید بن سعید نے امام
موسی کاظم ع سے کہا کہ جنازہ نکالا جاتا ہے اور مین باوضو نہین رہتا پس اگر وضو کرون
تو نماز فوت ہو جائے آیا مین بے وضو کے نماز پڑھ سکتا ہون فرمایا کہ اگر طاہر ہو تو میرے
نزدیک محبوب تر ہے اور یونس بن یعقوب نے جناب صادق ع سے پوچھا کہ جنازہ پر بے
وضو مین نماز پڑھون فرمایا ہان جز این نیست کہ وہ تکبیر و تسبیح و تحمید و تہلیل ہے جسطرح
تو تکبیر و تسبیح اپنے گھر مین بے وضو کے کرتا ہے اور دوسری حدیث مین ہے کہ اگر چاہے
تیمم کرلے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ حائض جنازہ پر نماز پڑھ سکتی ہے اسلیئے کہ
اوسمین رکوع ہے نہ سجود اور جنب تیمم کرے اور پڑھے نماز جنازہ اور وافی مین امام
محمد باقر سے منقول ہے فرمایا کہ نہین ہے نماز جنازہ مین قرأت اور نہ دعاے معین
پڑھے تو جو دلمین آوے لیکن احق مردون کا جسکے لیئے دعا کیجاے وہ مومن ہے اور
ابتدا کرے درود سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ پر بیان مولانا محسن کاشانی

نماز پڑھتا ہے کہ اسوقت مین یہ مستحق تر ہے دوسرے مردون سے گو یا یہ کلام رد ہے
اوس گروہ پر جو دعا کرتے تھے اپنے گذشتہ مردون کے لیے زیادہ اوس سے جتنی نئے مردہ کے
لیے دعا کرتے تھے پھر افادہ فرمایا امام نے کہ ابتدا اوسمین درود سے ضروری ہے
اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو احق مردون کا جسکے لیے دعا کیجاے وہ مومن ہے اور
نسخہ تہذیب مین باسناد مختص اوسکی ہے کہ حق اموات یہ ہے کہ دعا کیجاے واسطے
اونکے اسطرح کہ ابتدا کیجاے درود سے اور اس حال مین معنی یہ ہونگے کہ احق مردون کا
دعا مین جناب رسول خدا ص ہین کہ ابتدا کیجاے ساتھ درود کے اون حضرت پر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم۔ رسم دہم اس بیان مین کہ نماز جنازہ مومن مین پانچ
تکبیرین ہین اور ہر تکبیر مین رفع یدین سنت ہے اور امام کو اپنی
جگہہ پر کھڑا رہنا وقت اوٹھنے جنازہ تک مستحب ہے۔ وسائل الشیعہ
مین حسین بن نضر سے منقول ہے کہ امام رضاء نے مجھسے فرمایا کہ کیا علت ہے کہ میت
پر پانچ تکبیرین کہی جاتی ہین مین نے کہا کہ لوگون نے روایت کی ہے کہ یہ پانچ تکبیرین
پانچ وقت کی نماز سے مشتق ہین فرمایا کہ یہ ظاہر حدیث ہے لیکن دوسری وجہ یہ ہے
کہ خدا نے بندون پر پانچ فریضے واجب کیئے نماز و زکوۃ و صوم و حج و ولایت پس
قرار دیگئی میت کے لیے ہر فریضہ کی طرف سے ایک تکبیر پس جسنے ولایت قبول کی
ہے اوسپر پانچ تکبیرین کہی جاتی ہین اور جسنے ولایت قبول نہین کی اوسپر چار تکبیرین
کہی جاتی ہین پس اسی وجہ سے تم لوگ پانچ تکبیرین کہتے ہو اور تمھارے مخالف چار تکبیرین
کہتے ہین اور جناب صادق ع سے بھی قریب اسی مضمون کے منقول ہے اور فرمایا جناب
صادق ع نے کہ مومن و منافق پہچانا جاتا تھا تکبیر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے
مومن پر پانچ تکبیرین اور منافق پر چار تکبیرین فرماتے تھے اور سعد اشعری نے امام
رضاء سے پوچھا کہ نماز جنازہ مین کتنی تکبیرین ہین فرمایا کہ مومن پر پانچ تکبیرین اور
منافق پر چار

اوٹھایا اور یونس کہتے ہین کہ مین نے امام رضا ع سے پوچھا کہ میری جان فدا ہو لوگ
ہاتھ اوٹھاتے ہین نماز جنازہ پہلے تکبیر مین اور پھر نہین اوٹھاتے اور تکبیرون مین پس
مین بھی تکبیر اول پر اقتصار کرون جیسا لوگ کرتے ہین یا ہر تکبیر مین ہاتھ اوٹھاؤن فرمایا
اوٹھاؤ ہاتھ اپنا ہر تکبیر مین اور امام جعفر صادق ع اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہین
کہ جناب امیر المومنین ع جب نماز جنازہ پڑھتے تھے تو اپنی جگہ سے نہ ہٹتے تھے جبتک جنازہ کو
لوگون کے ہاتھون پر نہ دیکھتے تھے اور جناب صادق ع نے نماز جنازہ مین فرمایا کہ نہ دور رہو
اپنی جگہ سے جب تک سر میت اوٹھ نہ لے

رسم یازدہم کیفیت نماز جنازہ

مین من لایحضر مین جناب صادق ع سے منقول ہے کہ جب جناب آدم نے انتقال
کیا اور نماز جنازہ کا وقت آیا تو ہبۃ اللہ نے جبرئیل سے کہا کہ یا رسول اللہ نماز جنازہ ہی
خدا پڑھیے جبرئیل نے کہا کہ خدا نے ہم لوگون کے تئین آپکے والد بزرگوار کے سجدہ کرنے کا حکم
دیا پس ہم ابرار فرزندان آدم کے آگے نہین پڑھتے اور آپ ابرار سے ہین پس آپ آگے
بڑھیے اور پانچ تکبیرین کہیے بعدد نمازہاے واجب کے جنھین خدا نے امت جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ پر فرض کیا ہے اور یہ طریقہ جاری ہوا اولاد آدم مین تا روز قیامت اور
جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نماز جنازہ پڑھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور تشہد پڑھتے
تھے پھر تکبیر کہتے تھے اور درود بھیجتے تھے نبی وآل نبی پر اور شرائع الاسلام حدیث جناب
صادق ع مین ہے کہ پھر درود بھیجتے تھے انبیا پر پھر تکبیر کہتے تھے اور دعا کرتے تھے واسطے
مومنین و مومنات کے پھر چوتھی تکبیر کہتے تھے اور دعا کرتے تھے میت کے لیے پھر تکبیر فرماتے
تھے اور واپس آتے تھے پس جب خدا نے منع فرمایا منافقین پر نماز پڑھنے کو تو اوسمین تکبیر
فرماتے تھے اور تشہد پڑھتے پھر تکبیر کہتے تھے اور درود بھیجتے تھے نبی وآل نبی پر پھر تکبیر کہتے تھے
اور دعا کرتے تھے مومنین و مومنات کے لیے پھر چوتھی تکبیر کہتے تھے اور واپس آتے تھے اور
میت کے لیے دعا نفرماتے تھے اور جو شخص نماز پڑھے میت پر تو چاہیے کہ کھڑا ہو پاس سر میت

تکبیر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ پھر دوسری
تکبیر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ
مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
پھر تیسری تکبیر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ بِالْخَیْرَاتِ
اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پھر چوتھی تکبیر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ
مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ
اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَاغْفِرْ لَہٗ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰٓی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ
وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر پانچویں تکبیر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اور اپنی جگہ سے نہ ہٹے تا اینکہ جنازہ کو لوگوں کے ہاتھوں پر دیکھے اور مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں
کہ ظاہرا ہر دعا مجزی کافی ہے اور مشہور یہ ہے کہ بعد تکبیر اول کے کہے اَشْھَدُ اَنْ
لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور بعد دوسری تکبیر کے
کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور بعد تیسری تکبیر کے کہے اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور بعد چوتھی تکبیر کے کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِھٰذَا
الْمَیِّتِ پھر پانچویں تکبیر کہے اور فارغ ہو تو مجزی ہے اور اگر خلاف مذہب پر نماز پڑھے
تو بضرورت بعد از تکبیر چہارم بلکہ بعد از ہر تکبیر و سیر لعنت و نفرین کیسے اور بہتر ہے کہ یہ
لے جو وسائل میں جناب صادق ع سے منقول ہے کہ امام حسین ع نے جنازہ منافق پر

عَبْدَكَ فَلَا نَا اَلْفَ لَحْنَاۃٍ مُؤْتَلِفَۃٍ غَیْرَ مُخْتَلِفَۃٍ اَللّٰھُمَّ اَخْزِ
عَبْدَكَ فِیْ عِبَادِكَ وَبِلَادِكَ وَاَصْلِہٖ حَرَّ نَارِكَ وَاَذِقْہُ اَشَدَّ
عَذَابِكَ فَاِنَّہٗ كَانَ یَتَوَلّٰی اَعْدَاۗئَكَ وَیُعَادِیْ اَوْلِیَاۗئَكَ وَیُبْغِضُ
یُبْغِضُ اَھْلَ بَیْتِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اور امام محمد باقر ع نے
فرمایا کہ نماز مستضعف یعنی ضعیف العقل یعنی مخالفت اوسکی ائمہ علیہم السلام سے
یا عناد شیعون سے معلوم نہو یا اعتقاد اہل بیت سے رکھتا ہوا ور اونحضرات کے
دشمنون سے بد نہو تو کہے بعد درود اور دعاے مومنین و مومنات کے اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اور اگر
مذہب میت معلوم نہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَنْفُسَ اَنْتَ اَحْیَیْتَھَا
وَاَنْتَ اَمَتَّھَا اَللّٰھُمَّ وَلِّھَا مَا تَوَلَّتْ وَاحْشُرْھَا مَعَ مَنْ اَحَبَّتْ
اور اگر میت طفل و نابالغ ہو تو کہے اوسپر جیسا امیر المومنین ع سے منقول ہے
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا اور مجلسی علیہ الرحمہ
لکھتے ہین کہ مشہور کل تکبیرون مین یہ ہے کہ دعاے سہ تکبیر اول کو کہے جسطرح
مذکور ہوئی اور اس دعا کو بعد از تکبیر چہارم پڑھے اور اگر سُنّی پر نماز پڑھے تو تکبیر پنجم
کو نہ کہے رسم دوازدہم ذکر نماز مین بعض اعضاے میت پر
وافی و وسائل مین ہے علی بن جعفر نے اپنے بھائی امام موسی کاظم ع سے
پوچھا کہ اگر کسی شخص کو درندہ یا طیر کہا جاے اور فقط ہڈیان اوسکی باقی رہین بغیر
گوشت کے تو او نہین کیا کرنا چاہیے فرمایا کہ اوسکو غسل و کفن دین اور اوسپر نماز
پڑہین اور دفن کرین اور جب میت دو ٹکڑے ہو تو نماز پڑہین اوس نصف پر
جسمین اوسکا قلب ہو اور امام محمد باقر ع فرماتے ہین کہ جب کوئی شخص قتل ہوا اور
سوا گوشت بے ہڈی کے کچھ نہ ملے تو اوسپر نماز نہ پڑھی جائیگی اور اگر ہڈی بے گوشت

اوسپر سے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جب کوئی شخص کشتہ ملے پس اگر اوسکا عضو
تام ملے تو اوسپر نماز پڑھی جائے اور دفن کیا جائے اور اگر عضو تام نہ پایا جائے تو نہ نماز
پڑھی جائے اوسپر اور بے نماز دفن کیا جائے اور مروی ہے کہ نماز پڑھی جائے سر
جب جسم سے علیحدہ ملے اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ نماز پڑھی جائیگی ہر عضو پر پیر
ہو یا ہاتھ اور سر ایک جزو ہے اور جو زیادہ ہو پس جب عضو ناقص ہو سر یا ہاتھ یا پیر سے
تو نہ نماز پڑھی جائیگی اوسپر بیان شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ یہ حدیث اور
حدیث نماز عضو تام پر ان دونو کو بعض اصحاب نے استحباب پر حمل کیا ہے اور حمل کیا ہے
علامہ نے تذکرہ مین عضو تام کو سینہ پر اسلیئے کہ وہ مشتمل ہوتا ہے اوس چیز پر جسپر دوسرا
اوسکا مشتمل نہین ہوتا اور حمل تقیہ پر بھی ممکن ہے واللہ اعلم رسم سیزدہم اس
بیان مین کہ میت کو دو ذراع یا تین ذراع قبر سے دور رکھنا اور
دو یار اوسے نقل کرنا مستحب ہے۔ وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب
صادق ع نے کہ جب اپنے برادر مومن کو لیکر تو قبر تک آوے تو فوراً اوسکو قبر مین نہ رکھ
بلکہ اوسے پایئن قبر دو ذراع یا تین ذراع دور رکھ تاکہ وہ مہیاے دخول قبر ہو دوسری
حدیث مین بھی مثل مضمون اسکے ہے لیکن اوسمین پایئن مذکور نہین ہے بلکہ اوسمین ہے
کہ قبر سے دو ذراع یا تین ذراع دور رکھ اور دوسری حدیث مین ہے کہ جب میت کو
قبر کے پاس لاؤ تو فوراً اوسے داخل قبر نکرو اسلیئے کہ قبر کے لیئے ہولہاے عظیم ہین اور دعا
کر خدا اوسے پناہ دے ہول قبر سے لیکن رکھ اوسکو قرب کنارہ قبر مین اور تھوڑا صبر کر
پھر تھوڑا اوسکو آگے بڑہاؤ اور پھر تھوڑا صبر کر کہ وہ قبر مین داخل ہونے کو مہیا ہووے پھر
آگے بڑہاؤ اوسے کنارہ قبر تک اور علامہ مجلسی فرماتے ہین کہ جب جنازہ نزدیک
قبر پہونچے تو سنت ہے کہ اوسکو پاس پاے قبر کے رکھین اگر مرد ہو اور اگر عورت ہو تو
برابر قبلہ رکھین فصل بیان دفن میت مین۔ رسم اول اس بیان مین
کہ قبر اور لحد کتنی

نے کہ عمیق کیجاے قبر زیادہ تین ذراع سے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ حد قبر تا چنبر
گردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ چھاتی تک اور بعضون نے کہا کہ قامت مرد تا اینکہ
اگر کپڑا اچھالا جائے تو برابر ہو اوسکے سر کے جو قبر مین ہے اور لیکن لحد پس بقدر اسکے
جسمین بیٹھنا ممکن ہو اور جناب سید الساجدین ع نے وقت وفات فرمایا کہ کھودیو میرے
لیے قبر تا اینکہ تری تک پہونچو اور امام رضا ع فرماتے ہین کہ فرمایا امام محمد باقر ع نے
وقت وفات کہ جب مین مرون تو میرے لیے قبر صندوقی بنانا اور جب کوئی کہے تیرے کہ جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے لیئے لحد بنائی گئی تو سچ کہا اور جناب صادق ع فرماتے ہین
کہ مین نے اپنے والد بزرگوار کی قبر صندوقی بنائی تھی اسلیئے کہ وہ جناب لحیم وشحیم تھے اور
امام رضا ع نے ایک حدیث مین فرمایا کہ اس جگہہ میری قبر کھودی جائیگی پس اوسنے کہا کہ
میری قبر سات زینہ نیچے کھودین اور قبر صندوقی بناوین پس اگر نہ مانین بے لحد بنائے ہوے
تو اوسنے کہا کہ دو ذراع و ایک بالشت یعنی ڈہائی ذراع لحد بنا دین پس خدا اوسکو کشادہ
کرے گا جتنا چاہیگا بیان ظاہرا مقصود ڈھائی ذراع سے یہ ہے کہ اسقدر عمیق ہو اور
اور اگر ذراع سے گز مراد لیجاے تو طول لحد کی یہ مقدار بھی سمجھی جا سکتی ہے اور علامہ مجلسی
لکھتے ہین کہ مستحب ہے کھودنا قبر کا بقدر قامت یا تا چنبر گردن اور سنت ہے کھودنا لحد کا
طرف قبلہ سے اور مستحب ہے کہ اسقدر فراخ ہو کہ اوسمین بیٹھ سکے اور اگر زمین نرم ہو اور لحد
نہ کھود سکے بعضون نے کہا ہے کہ مانند لحد کے بنا دے اور اگر نہو سکے تو قبر کو شق کرے تا اینکہ
درمیان قبر سے بقدر بدن میت کے داخل کرین اسقدر کہ اوسمین بیٹھ سکے اور دونو طرف
کنارہ رہے کہ اینٹ اوسپر رکھ سکے کہ خاک میت پر نہ گرے اور احوط یہ ہے کہ مانند سرداب
و تابوت و صندوق کے نہ بناوین **رسم دوم کون قبر مین داخل ہو اور
کون نہو اور کسطرح داخل ہو اور کسطرح نکلے** فرمایا جناب صادق ع نے
کہ نہ اوترے پدر اپنے فرزند کی قبر مین اور فرزند اوترے اپنے پدر کی قبر مین اور عبد اللہ
عنبری نے جناب صادق ع سے کہا کہ ہم اپنے فرزند کو دفن کرے فرمایا کہ نہ دفن کرے کوئی اسکو

موسی کاظم ع سے منقول ہے کہ جب ابراہیم فرزند جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے
انتقال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اے علی میرے فرزند کو داخل لحد کرو پس اوس جناب نے
لحد مین اوتھین رکھا تو لوگون نے کہا کہ نہین سزاوار ہے کسی کو کہ اوترے فرزند کی قبر
مین اسلیئے کہ جناب رسول خدا صلعم نہین اوترے پس حضرت نے اونسے فرمایا کہ اے
گروہ مردم تمھارے اوپر حرام نہین ہے اوترنا اپنی اولاد کی قبرون مین لیکن مین ایمن
نہین ہون کہ جب ایک تم مین سے کفن فرزند کو کھولے تو شیطان اوس سے بازی کرے
اور اوسکو ایسی بے صبری عارض ہو جس سے ثواب اوسکا حبط ہو جائے اور فرمایا جناب
صادق علیہ السلام نے کہ زوج احق ہے ساتھ اپنی زوجہ کے تا اینکہ اوسکو قبر مین رکھے
اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ ارشاد کیا جناب امیر المومنین ع نے کہ سُنّت رسول
جاری ہوئی ہے کہ عورت کی قبر مین نہ داخل ہو مگر وہ شخص جو اوسکی حیات مین اوسکو
دیکھتا تھا اور کسی نے جناب صادق ع سے پوچھا کہ قبر مین کتنے آدمی داخل ہون فرمایا
کہ ولی کو اختیار ہے چاہے ایک کو داخل کرے چاہے دو کو اور امام محمد باقر ع نے
فرمایا کہ جناب امیر المومنین ع جب داخل قبر رسول ہوئے تو اپنے ہاتھون پر اوس جناب
کو لیا اور اپنے ساتھ فضل بن عباس کو داخل قبر کیا تھا پس ایک شخص نے کہا کہ میرا حق
بھی مجھے ملنا چاہیئے امیر المومنین ع نے فرمایا کہ آ تو بھی داخل ہو پس وہ بھی داخل قبر ہوا
راوی کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ سر کہان رکھی گئی تھی فرمایا پائین قبر اور امیر المومنین ع
نے فرمایا کہ عورت سے جو اولے ہو وہ پائین اوسکے رہے اور جناب صادق ع نے
فرمایا کہ جب میت کو لحد مین رکھے تو چاہیئے کہ اولے الناس قرب سر مین ہو اور فرمایا امام
موسی کاظم ع نے کہ نہ اوترے قبر مین در حالیکہ عمامہ اور کلاہ اور جوتا اور بالاپوش پہنے ہو
اور کھول دے بندہاے قبا کو کہ سُنّت رسول اسیطرح جاری ہوئی ہے مین نے کہا کہ
موزہ پہنے رہے فرمایا اسمین میرے نزدیک مضائقہ نہین مین نے کہا کہ جوتا پہنے رہنا
کیون مکروہ ہے

اوترے اور فرمایا جناب صادق عہ نے ایک حدیث مین کہ وضو کر جب میت کو قبر مین داخل کر
اور فرمایا اونھین حضرت نے کہ جو شخص داخل قبر ہو تو نہ نکلے مگر پائین سے اور بحدیث مرفوع
منقول ہے کہ داخل ہو مرد قبر مین جسطرح چاہے اور نہ نکلے مگر پائین سے اور فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ ہر ایک مکان کے لیئے دروازہ ہوتا ہے اور دروازہ
قبر پائین پا کی جانب ہے۔

رسم سوم اس بیان مین کہ کسطرح میت کو قبر مین اوتارنا اور کسطرح لحد مین لٹانا چاہیئے اور کیا پڑھنا چاہیئے علاوہ تلقین کے

فرمایا جناب صادق عہ نے کہ میت کو باہستہ پائین پا کی جانب سے
داخل کرے اور عورت کو عرض مین جانب لحد سے اوتارے اور دوسری حدیث مین فرمایا
کہ ہر چیز کے لیئے دروازہ ہوتا ہے اور دروازہ قبر پائین پا کی جانب ہے جب تو جنازہ کو
رکھے تو جانب پائین رکھ اور میت جانب پائین سے نکالی جائے اور اوسکے لیئے لوگ دعا
کرین تا اینکہ لحد مین رکھی جائے اور مٹی ڈالین اوسپر اور فقہ الرضا عہ مین ہے کہ عورت کو
بالعرض جانب لحد سے اوتارو اور مرد کو جانب پائین سے اور وسائل حدیث جناب
صادق عہ مین ہے کہ جب میت کو داخل لحد کرو تو اوسکو قبلہ رُخ لٹاؤ اور فقہ الرضا عہ
مین ہے کہ رکھ میت کو اوسکی لحد مین داہنی کروٹ قبلہ رُخ کرکے اور جواہر الکلام مین
جناب امیر المومنین عہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ایک شخص اولاد
عبد المطلب کے جنازہ مین شریک تھے جب لوگون نے اوسے قبر مین اوتارا تو حضرت نے
فرمایا کہ لٹاؤ اسے لحد مین جانب راست پر قبلہ رُخ کرکے اور نہ مُنھ کے بھل رکھو اور نہ چت
چھوڑ دو وسائل الشیعہ مین جناب صادق عہ سے منقول ہے فرمایا کہ جب میت کو
رکھے قریب قبر کے تو کہے اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ ابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ
بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اور فقہ الرضا عہ مین ہے کہ جب تو میت کو
لے تو کہہ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور حدیث سابق جناب صادق
مین ہے کہ جب میت کو ... [illegible]

قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ
مؤلف کہتا ہے چونکہ مجلسی علیہ الرحمہ نے زاد المعاد مین ادعیہ وقت دفن ایک جگہ
روایات سے جمع فرمائے ہین لہذا بخیال آسانی اب اوسی سے نقل کرتا ہون پس فرماتے ہین
کہ جب میت کو قبر مین رکھے تو سُنّت ہے کہ بندہاے کفن کو کھولے اور مُنھ میت کا کھولے
اور جانب راست مُنھ کو زمین پر پہونچائے اور اگر زیر سر کو خاک سے بلند کرے تو بد نہین ہے
اور کوئی خشت پس پشت میت پر رکھدے کہ پشت کے بھل گر نہ پڑے اور سُنّت ہے کہ
سرہ تربت امام حسین ع برابر میت کے مُنھ کے رکھے اور اگر تربت کو کفن مین بھی رکھدے
تو بہتر ہے اور کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پس سورہ فاتحہ وقل اعوذ
برب الفلق وقل اعوذ برب الناس وقل ہو اللہ احد وآیۃ الکرسی پڑھے اور اگر جو لوگ موجود
ہین وہ بھی پڑہین تو بہتر ہے پس کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ
افْسَحْ فِيْ قَبْرِهٖ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ
مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَتَجَاوَزْ
عَنْهُ پھر کہے اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَصَاعِدْ عَمَلَهٗ وَلَقِّهٖ
مِنْكَ رِضْوَانًا پھر کہے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ
نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ
حُجَّتَهٗ وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ وَقِهٖ شَرَّ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ وایضاً کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ
وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ
وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا
در روایت دیگر کہے اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ

فتجاوز عنه والحقه بنبيه محمد صلى الله عليه وآله وصالح
شيعته واهدنا واياه الى صراط مستقيم اللهم عفوك عفوك
وبروایت معتبر دیگر کہے اللهم هذا عبدك فلان اور بجاے فلان کے نام
اوسکا لے وابن عبدك قد نزل بك وانت خير منزول به قد احتاج
الى رحمتك اللهم ولا نعلم منه الا خيرا وانت اعلم بسريرته
ونحن الشهداء بعلانيته اللهم فجاف الارض عن جنبيه ولقنه
حجته واجعل هذا اليوم خير يوم اتى عليه واجعل هذا القبر
خير بيت نزل فيه وصيره الى خير مما كان فيه ووسع له في
مدخله وانس وحشته واغفر ذنبه ولا تحرمنا اجره ولا
تضلنا بعده پھر مجلسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ سنت ہے کہ عقائد حقہ اوسکو تلقین
کرے اور آیندہ وہ تلقین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی پھر بعد تلقین لکھتے ہیں کہ پھر کہے
اللهم جاف الارض عن جنبيه واصعد بروحه اليك ولقه
منك برهانا اللهم عفوك عفوك پھر خشت
لحد پر رکھے اور اینٹ پختہ بھی خوب ہے اور خام اینٹ بہتر ہے اور اگر اینٹ عریض
ہو تو سیدھی رکھے اور مٹی سے سوراخوں کو اوسکے بند کرے کہ خاک میت پر نہ گرے
اور وقت اینٹ چننے کے یہ دعا پڑھے اللهم صل وحدته وانس وحشته
وامن روعته واسكن اليه من رحمتك رحمة تغنيه بها عن
رحمة من سواك فانما رحمتك للظالمين اور دوسری روایت میں
ہے رحمة يستغني بها عن رحمة من سواك واحشره مع من
كان يتولاه اور جب پیش پاے قبر سے باہر آوے تو کہے انا لله وانا اليه
راجعون والحمد لله رب العالمين اللهم ارفع درجته في اعلى
عليين واخلف على عقبه في الغابرين وعندك نحتسبه يا رب
العالمين اور

بیان مین کہ میّت سے قبر مین سوال ہوتا ہے پس اوسکو وقت دفن
وبعد دفن عقائد حقّہ تلقین کرنے چاہئین و ذکر تلقینات ۔

مدینۃ المعاجز مین حسن بن علی الوشا سے منقول ہے کہتے ہین کہ مجھے ایک بار جناب
امام رضاؑ نے بلوا بھیجا اور مین خراسان مین تھا جب مین گیا تو فرمایا کہ اے حسن مر گیا
علی بن حمزہ بطائنی اور داخل قبر کیا گیا اسوقت پس آئے اوسکے پاس دونو فرشتہائے قبر
اور کہا دونو نے کہ کون ہے رب تیرا جواب دیا کہ اللہ رب میرا ہے پھر پوچھا دونو نے
کہ کون ہے نبی تیرا تو جواب دیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ پھر پوچھا کہ کیا ہے دین تیرا جواب دیا
کہ اسلام پھر پوچھا کہ تیری کتاب کون سی ہے جواب دیا کہ قرآن پھر پوچھا کہ تیرا ولی وامام
کون ہے جواب دیا علی صلوات اللہ وسلامہ علیہ پوچھا کہ پھر کون ہے کہا کہ حسنؑ پوچھا
کہ پھر کون ہے کہا کہ حسینؑ پوچھا کہ پھر کون ہے کہا کہ علی بن الحسین علیہما السلام پوچھا
کہ پھر کون ہے کہا کہ محمد بن علی علیہما السلام پوچھا کہ پھر کون ہے کہا کہ جعفر بن محمد علیہما السلام
پوچھا کہ پھر کون ہے کہا کہ موسی بن جعفر علیہما السلام پوچھا کہ پھر کون ہے پس اوسنے تردد
کیا پھر ان دونو نے پوچھا اور وہ ساکت رہا پس دونو نے کہا کہ آیا موسی بن جعفر علیہما السلام
نے یہی تجھے بتایا تھا پھر مارا ایک گرز آہنی سے اور چھوڑ دیا اوسکی قبر پر پس وہ قیامت
تک جلا کریگی حسن بن علی الوشا کہتے ہین کہ مین نے حضرت کے اس کلام کو لکھ لیا تھا پس چند
روز کے بعد کوفیون کے خط آئے کہ علی بن حمزہ فلان روز مر گیا اور داخل قبر ہوا اسوقت
کہ حضرت نے فرمایا تھا اور جلد ثالث بحار حدیث رحلت جناب فاطمہ بنت اسد مین منقول
ہے کہ جناب رسولخداؐ نے اون معظمہ کو لحد مین لٹایا اور شہادت اونھین تلقین کی پس جب
لوگ مٹی ڈال کر قبر پر واپس جانے لگے تو جناب رسولخداؐ قبر کیطرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے
اِبْنُكِ اِبْنُكِ اِبْنُكِ لَا جَعْفَرٌ وَلَا عَقِيْلٌ اِبْنُكِ اِبْنُكِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ
یعنی تین بار فرمایا فرزند تمہارے نہ جعفر نہ عقیل فرزند تمہارے علی بن ابیطالبؑ
جب لوگون نے اس کہنے کی وجہ پوچھی تو حضرت نے فرمایا کہ جب دو فرشتے قریب اون معظمہ کے

پوچھا کہ نبی تمہارا کون ہے تو کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ نبی میرے ہین اور جب پوچھا کہ تمہارا
ولی و امام کون ہے تو فرمایا کہ اپنے فرزند کو کہین تو مین نے کہا کہ کہو اپنے فرزند علی بن ابیطالب
کو پس خدا نے آنکھین فاطمہ کی بسبب اس تلقین کے ٹھنڈی کین - اور وسائل الشیعہ مین
ابن عباس سے منقول ہے کہ جب جناب رسولخدا ص نے فاطمہ بنت اسد مادر علی ابن ابیطالب
کو قبر مین رکھا تو آگے بڑھے تا اینکہ پاس سر اون معظمہ کے پہونچے بعد اوسکے فرمایا یا فاطمہ
اِنْ اَتَاكِ مُنْكَرٌ وَنَكِيْرٌ فَسَاَلَاكِ عَنْ رَبِّكِ فَقُوْلِيْ اللّٰهُ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّيْ
وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَابْنِيْ اِمَامِيْ وَوَلِيِّيْ پھر فرمایا اَللّٰهُمَّ
ثَبِّتْ فَاطِمَةَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ اھ اور جلد عاشر بحار فضائل جناب سیدہ مین
درمیان حدیث طویل کے جناب رسولخدا ص سے منقول ہے فرمایا کہ آئے میرے پاس
جبرئیل اور کہا کہ جب فاطمہ علیہا السلام رحلت کرینگی اور دفن ہونگی اور دو فرشتے اونسے
قبر مین پوچھینگے کہ مَنْ رَبُّكِ آپکا رب کون ہے تو جواب دینگی اللّٰهُ رَبِّيْ پھر پوچھینگے
فَمَنْ نَبِيُّكِ آپکا نبی کون ہے تو جواب دینگی اَبِيْ یعنی والد بزرگوار میرے پھر پوچھینگے
فَمَنْ وَلِيُّكِ آپکا امام کون ہے جواب دینگی هٰذَا الْقَائِمُ عَلٰى شَفِيْرِ قَبْرِيْ
عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ یعنی یہ شخص جو کنارہ قبر میرے کھڑا ہے علی ابن ابی طالب
علیہ الصلوۃ والسلام اور روافی مین جناب صادق ع سے ایک حدیث مین منقول
ہے فرمایا کہ پھر رکھے بایان ہاتھ اپنا میت کے بائین شانہ پر اور بشدت اوسکو حرکت دے
پھر کہے یا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِذَا سُئِلْتَ فَقُلِ اللّٰهُ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ
دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَعَلِيٌّ اِمَامِيْ تا اینکہ نام لے تو اور اماموں کا پھر اعادہ کرے
اس قول کو پھر کہے اَفَهِمْتَ يَا فُلَانُ پس وہ جواب دیتا ہے کہ ہان سمجھا مین پھر کہے
ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ اللّٰهُ
بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهٖ اور فقہ الرضا علیہ السلام
بیان میت کے لحد مین رکھنے کے ہے کہ پھر داخل کرو اپنا ہاتھ اپنا زیر شانہ راست میت اور

رکھ بایان ہاتھ اپنا شانہ چپ پر اور بشدت حرکت دے اور کہے یا فلان بن فلان
اَللّٰهُ رَبُّكَ وَمُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ وَالْاِسْلَامُ دِيْنُكَ وَعَلِيٌّ وَلِيُّكَ وَاِمَامُكَ
پھر نام لے ایک ایک امام کا آخر تک پھر اعادہ کرے اسی تلقین کو اور وسائل الشیعہ مین
مثل اسکے بعینہٖ امام جعفر صادق ع سے منقول ہے لیکن اوسمین زیادہ ہے کہ نام لے
ایک ایک امام کا آخر تک اَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ پھر اوسی کتاب مین ہے
فرمایا جناب صادق ع نے کہ جب خسار میت کو زمین پر پہونچاوے تو اپنا منھ قریب
میت کے کان کے لیجائے اور کہے اِسْمَعْ اِفْهَمْ تین بار اَللّٰهُ رَبُّكَ وَمُحَمَّدٌ
نَبِيُّكَ وَالْاِسْلَامُ دِيْنُكَ وَفُلَانٌ اِمَامُكَ اِسْمَعْ اِفْهَمْ پھر اعادہ
کرے تین بار اسی تلقین کو اور امام محمد باقر ع فرماتے ہین کہ رکھ ہاتھ اپنا اوسکے داہنے
شانہ پر پھر کہہ یا فلان قُلْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ
نَبِيًّا وَبِعَلِيٍّ اِمَامًا تا اینکہ نام لے امام زمان کا اور یحیی بن عبداللہ سے منقول ہے
کہ فرمایا جناب صادق ع نے کہ کیون نہین قرابت دار میت کا دفع کرتا اوس سے
ملاقات منکر و نکیر کو مین نے کہا کہ کیا کرنا چاہیے فرمایا کہ جب میت کے پاس سے لوگ چلے
جائین تو ٹھہر جائے وہ جو اولی الناس ہو میت کے ساتھ اور رکھے دہن اپنا پاس
سر میت کے پھر باآواز بلند پکار کے کہے یا فلان ابن فلان یا کہے یا فلانۃ بنت
فلان هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِيْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
سَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاَنَّ
مَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ پس منکر نکیر سے کہتے ہین
کر واپس چلو کہ اسکی حجت اسکو تلقین کی گئی اور امام محمد باقر ع فرماتے ہین کہ کیون ایک
تم مین سے جب اپنی میت کو دفن کر چکتا ہے اور اوسکی قبر برابر کر دیجاتی ہے اور لوگ چلے
جاتے ہین تو ٹھہر نہین جاتا واسطے اوسکے بعض اسی تلقین کے یا فلان بن فلان

اَنتَ عَلَی العَھدِ الَّذِی عَھِدنَاکَ بِہٖ مِن شَھَادَۃِ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیرُ المُؤمِنِینَ اِمَامُکَ اور فلانٌ فلان
امام تیرا ہے تا اینکہ آخر تک پہونچے پس جب ایسا کرتا ہے تو ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے
کہ ہمارے سوال کا جواب اسے معلوم ہو گیا کہ حجت اسکی اسکو تلقین کر دی گئی پس واپس
جاتے ہین اور میت کے پاس نہین جاتے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ سزاوار ہے
کہ جو اولی الناس ہو ساتھ میت کے وہ ٹھہر جائے جب لوگ اوسکی قبر سے چلے جاین اور
مٹی اپنی دونو کف دست مین لے اور تلقین کرے اوسکو باواز بلند پس جب ایسا
کریگا تو میت سے قبر مین سوال نہوگا مؤلف کہتا ہے کہ مین نے ان تلقینات کو بروایا
مختلفہ اس غرض سے نقل کیا ہے کہ کلمات معصومین تلقینات مین معلوم ہون اور لوگ
سمجھین کہ مختصر تلقینین بھی کافی ہین اور معلوم ہو کہ تلقین مشہور ماخوذ ہے کلمات معصومین
علیہم السلام سے اور وہ تلقین یہ ہے مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بہتر یہ ہے کہ بدست
راست دوش میت کو پکڑے اور بدست چپ اوسکے دوش چپ کو حرکت دے اور تلقین کرے
اور اگر اسطرح کہے تو جامع تر ہے اِسمَع اِفھَم اِسمَع اِفھَم اِسمَع اِفھَم
یَا فُلَانَ بنَ فُلَانٍ ھَل اَنتَ عَلَی العَھدِ الَّذِی فَارَقتَنَا عَلَیہِ مِن شَھَادَۃِ
اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ
عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ وَسَیِّدُ النَّبِیِّینَ وَخَاتَمُ المُرسَلِینَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیرُ المُؤمِنِینَ
وَسَیِّدُ الوَصِیِّینَ وَاِمَامٌ نِ افتَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتَہٗ عَلَی العَالَمِینَ وَاَنَّ الحَسَنَ
وَالحُسَینَ وَعَلِیَّ بنَ الحُسَینِ وَمُحَمَّدَ بنَ عَلِیٍّ وَجَعفَرَ بنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَی بنَ
جَعفَرٍ وَعَلِیَّ بنَ مُوسٰی وَمُحَمَّدَ بنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بنَ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنَ بنَ عَلِیٍّ
وَالقَائِمَ الحُجَّۃَ المَھدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیھِم اَئِمَّۃُ المُؤمِنِینَ وَحُجَجُ
اللّٰہِ عَلَی الخَلقِ اَجمَعِینَ وَاَئِمَّتُکَ اَئِمَّۃُ ھُدًی اَبرَارٌ یَا فُلَانَ بنَ
فُلَانٍ اِذَا اَتَاکَ المَلَکَانِ المُقَرَّبَانِ رَسُولَینِ مِن عِندِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

اسمع افہم — عورت ہو تو اسمعی افہمی
عورت کے لئے

وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيِّ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ
وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ
عَلِيِّ نِ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ نِ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَا اِمَامِيْ وَعَلِيُّ
زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ اِمَامِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ بْنُ
مُحَمَّدِ نِ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسَى الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ بْنِ الرِّضَا اِمَامِيْ
وَمُحَمَّدُ بْنِ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَعَلِيُّ بْنِ الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ
اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِيْ هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَقَادَتِيْ وَشُفَعَائِيْ بِهِمْ اَتَوَلّٰى وَمِنْ اَعْدَائِهِمْ
اَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَعْلَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِنَّ اللّٰهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعْمَ الرَّسُوْلُ
وَاَنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَوْلَادَهُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ
عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَاَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ
وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ
وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
پھر کہے اَفَهِمْتَ يَا فُلَانُ حدیث مین ہے کہ مردہ جواب مین کہتا ہے کہ سمجہا مین
ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَدَاكَ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَ
اللّٰهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اَوْلِيَائِكَ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهِ اور سنت ہر کہ ولی
میت یعنی اقرب خویشان اوسکا بعد ازان کہ لوگ واپس جاوین پاس سر میت کے
بیٹھے اور باواز بلند پھر اس تلقین کو دوبارہ پڑھے اور اگر دوسرے کو نایب کرے
جب بھی خوب ہے رسم پنجم آداب مٹی دینے اور پانی چھوڑنے کے

دیکھا امام موسی کاظم ع کو کہ فرماتے ہین مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا مَاشَاءَ النَّاسُ پھر جب
قبر کے پاس پہونچے تو کچھ علیحدہ ہو کر بیٹھے اور جب میت لحد مین داخل کی گئی تو کھڑے
ہوے اور تین بار مٹی ڈالی اپنے دست مبارک سے اور دوسری روایت مین ہے
کہ مٹی ڈالی اوس جناب نے پشت دست سے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جب مٹی
دے کسی میت کو تو کہے اِیْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا بِبَعْثِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُولُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ پھر فرمایا کہ جناب امیر المومنین ع نے فرمایا کہ
سنا مین نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص مٹی دے
کسی میت کو اور کہے اس قول کو تو بعدد ہر ذرۂ خاک کے حسنہ اوسکے لیے لکھا جائیگا
اور عمر بن اذینہ کہتے ہین کہ دیکھا مین نے جناب صادق ع کو کہ مٹی دیتے ہین ایک میت کو
اور کچھ دیر ہاتھ مین مٹی لیتے ہین پھر چھوڑتے ہین اور تین مٹھیون سے زیادہ نہین
لیتے پس مین نے اس امر کو پوچھا حضرت نے فرمایا کہ مین یہ دعا پڑھتا ہون اِيْمَانًا
بِكَ وَتَصْدِيقًا بِبَعْثِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ
وَرَسُولُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَمَا زَادَنَا اِلَّا اِيْمَانًا وَتَسْلِيْمًا ایسا ہی جناب
رسول خدا صلعم کیا کرتے تھے اور اسیطرح سنت جاری ہوئی اور محمد بن مسلم کہتے
ہین کہ مین ایک جنازہ مین ساتھ امام محمد باقر ع کے تھا جب اوسکو دفن کرنے لگے تو
حضرت کھڑے ہوے اور اوسکے سر کے پاس تین مٹھیان خاک کی قبر پر ڈالین پھر اپنا
کف دست قبر پر پھیلا کر فرمایا اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعِدْ
اِلَيْكَ رُوْحَهٗ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا وَاَسْكِنْ قَبْرَهٗ مِنْ رَحْمَتِكَ
مَا تُغْنِيْهِ بِهٖ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ سنت
قبر پر پانی چھوڑنے مین یہ ہے کہ قبلہ رخ ہو اور شروع کرے سر سے پیر کے جانب
پھر دوسری طرف سے ڈالے پھر بیچ قبر مین ڈالے کہ اسیطرح سنت جاری ہوئی اور فرمایا

ف مَا تُغْنِيْهِ وسائل و وافی مین ضمیر مذکر اور زاد المعاد مین مونث ہے پہلی صورت مین مرجع اوسکا طرف رضوان کے اور دوسری صورت مین طرف رحمت کے ۱۲ منہ عفی عنہ

امام علی رضا ع نے حکم دیا ہے کہ مین اونچی قبر پر چالیس ماہ یا چالیس دن پانی چھڑکیون
ہر روز ایک مرتبہ بیان احتمال ہے کہ تردید امام کی طرف سے ہو اور اگر رسوم بیہودہ کے
عوض مین یہ امر اختیار کیا جائے تو میت کو کمال نفع متصور ہے اور امام محمد باقر ع سے
منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین ع سے فرمایا کہ
اے علی مجھے دفن کرو اس مقام پر اور بلند کرو قبر میری زمین سے چار انگشت اور
پانی چھڑکو اوسپر اور فرمایا جناب صادق ع نے ایک حدیث مین کہ مستحب ہے قبر کا بلند
رکھنا چار انگشت ملی ہوئی اور پانی چھڑکنا اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ میرے پدر
بزرگوار نے مجھے حکم دیا کہ قبر اوس جناب کی چار انگشت کشادہ بلند کرون پھر فرمایا کہ پانی
چھڑکنا قبر پر خوب ہے اور وہی جناب اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہین کہ قبر
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ زمین سے ایک بالشت بلند کی گئی تھی اور امام موسی
کاظم ع نے فرمایا ایک حدیث مین کہ میری قبر چار انگشت کشادہ سے زیادہ بلند نہ کرنا
اور جناب صادق ع سے پوچھا گیا کہ قبر چوکھونٹی کیون بنائی جاتی ہے فرمایا اسلیے کہ کعبہ
چوکھونٹا اوتارا گیا بیان اختلاف بلندی قبر محمول ہے تخییر پر اور جناب امیر المومنین ع سے
منقول ہے کہ مجھے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مدینہ بھیجا اور فرمایا کہ نہ ترک کرو
کسی تصویر کو مگر محو کر دو اوسکو اور نہ کسی قبر کو مگر برابر کر دو اوسکو اور فرمایا جناب صادق ع نے
ایک حدیث مین کہ جب قبر برابر ہو جائے تو پانی ڈالے قبر پر اور قبر سامنے ہو اور تو قبلہ رُخ
ہو اور ابتدا کر پانی ڈالنے مین جانب سر میت سے پھر ہر چہار طرف پانی چھوڑتا جاتا انکہ
پھر سر کی طرف رجوع کر بغیر اسکے کہ پانی کو قطع کرے اور اگر کچھ پانی بچے تو اوسکو درمیان
قبر پر ڈال دے پھر رکھ ہاتھ اپنا قبر پر اور دعا کر میت کے لیے اور استغفار کر اوسکے لیے اور
فقہ الرضا علیہ السلام مین ہے فرماتے ہین کہ جب قبر برابر ہو جائے تو پانی ڈال
اوسپر اور قبر کو سامنے اپنے کر دو رہانے کہ تو قبلہ رُخ ہو اور ابتدا کر پانی چھوڑنے مین سر میت

جب مٹی تو دے چکے اور قبر برابر ہو تو رکھ ہاتھ اپنا پاس سر میت کے اور اونگلیون کو
کشادہ رکھ اور کف دست کو دباؤ بعد اسکے کہ پانی چھڑک چاچکے اور اسحاق بن عمار نے
امام موسی کاظم ع سے کہا کہ ہمارے اصحاب شیعہ جب مردہ دفن ہو چکتا ہے تو نہین جاتے
جب تک کہ قبر پہ ہاتھ رکھ نہین لیتے پس یہ سنت ہے یا بدعت فرمایا کہ یہ واجب ہے
اوس شخص پر جو نماز جنازہ مین نہ شریک ہوا ہو بیان شیخ حر عاملی فرماتے ہین کہ یہ
محمول ہے تاکد استحباب پر واسطے اوس شخص کے جو نماز جنازہ مین نہ شریک ہوا ہو
اور عدم تاکد پر اوس شخص کے لیے جو نماز جنازہ پڑھ چکا ہو مولف کہتا ہے
کہ حمل اس حدیث کا خلاف ظاہر حدیث پر ضرور نہین اسلیئے کہ مومن کے مومن پر بہت سے
حقوق ہین پس ممکن ہے کہ یہ آخری حق بھی منجملہ اونکے ہو اور امام محمد باقر ع فرماتے ہین کہ
جب کوئی بنی ہاشم سے مرجاتا تھا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ ایسا کرتے تھے
جیسا دوسرے کے لیئے نکرتے تھے جبکہ ہاشمی پر نماز پڑھ چکتے تھے اور قبر پہ پانی چھڑک جا
چکتا تھا تو وہ جناب کف دست اپنا قبر پہ اسطرح رکھتے تھے کہ نشان اوسکا قبر پہ باقی
رہتا تھا پس جو مسافر اہل مدینہ کا واپس آتا تھا اور جدید قبر کو دیکھتا تھا اور اوسپر نشان
دست جناب رسولخدا ص پاتا تھا تو کہتا تھا کہ کون شخص آل محمد سے مرگیا ہے اور عبدالرحمان نے
امام جعفر صادق ع سے پوچھا کہ کیونکر ہاتھ رکھوں قبور مسلمین پر پس اشارہ کیا حضرت نے
زمین کی طرف پھر ہاتھ اوسپر رکھا در حالے کہ قبلہ رخ تھے اور فرمایا امام رضا ع نے کہ جو
شخص آوے قبر پر اپنے برادر مومن کے اور ہاتھ رکھے قبر پہ اور پڑھے انا انزلناہ سات
مرتبہ تو خدا اوسکو اور صاحب قبر کو بخشدیتا ہے اور بعض طرق روایت مین ہے کہ وقت
پڑھنے کے قبلہ رخ ہو اور فقہ الرضا علیہ السلام مین ہے فرماتے ہین بعد ذکر
پانی دینے کے قبر پر کہ پھر ہاتھ رکھ قبر پر در حالے کہ تو قبلہ رخ ہو اور کہہ اَللّٰھُمَّ
ارْحَمْ غُرْبَتَهٗ وَصِلْ وَحْدَتَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَهٗ وَاَفِضْ
عَلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ بَرْدِ عَفْوِكَ وَسَعَةِ غُفْرَانِكَ

ہین کانی ہیوہ ... اور جب ... کی قبر پر جا کر ہی دعا پڑھ در جائے کہ قبلہ رخ ہو اور
دو نو ہاتھ تیرے قبر پر ہون اور وسائل مین جناب صادق ع سے منقول ہے فرمایا
کہ نہ لگاؤ قبر مین غیر قبر کی مٹی اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو چیز قبر پر سوا قبر کی مٹی
کے رکھی جاتی ہے تو وہ بوجھ ہے میت پر اور فرمایا امام موسی کاظم ع نے کہ نہ چاہیے قبر پر
عمارت بنانا اور نہ گچ کاری کرنا اور نہ گلگاری کرنا رسم ششم کسکو مٹی نہ دینا
چاہیئے عبید بن زرارہ کہتے ہین کہ بعض اصحاب جناب صادق ع کا لڑکا مر گیا پس حضرت
اوسکے دفن مین شریک تھے جب لحد مین رکھا گیا تو باپ اوسکا آگے بڑھا اور مٹی ڈالی حضرت
نے ہاتھ اوسکا پکڑ کر کھینچا اور فرمایا کہ تو مٹی نہ دے۔ اور جو اسکا قرابت دار ہو وہ بھی
مٹی نہ دے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے منع فرمایا ہے کہ باپ یا اہل قرابت
میت کو مٹی دین ہمنے کہا کہ یا ابن رسول اللہ ع آپ ہمین اس سے منع فرماتے ہین فرمایا کہ
مین منع کرتا ہون تم لوگون کو مٹی ڈالنے سے قرابت دارون کی قبرون پر اسلیئے کہ یہ
باعث قساوت قلب ہوتا ہے اور جو قسی القلب ہوتا ہے وہ خدا سے دور ہو جاتا ہے
رسم ہفتم جو شخص کہ کشتی مین یا کنوئین مین مرجائے تو کیا کرنا چاہیئے
وافی مین ہے جناب صادق ع سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کشتی مین مرجائے تو کیا
کرنا چاہیئے فرمایا کہ رکھے اوسکو مٹکے مین اور منھ اوسکا بند کرے اور پانی مین چھوڑ دے
دوسری حدیث مین فرمایا کہ غسل و کفن دیا جائے و نماز جنازہ اوسپر پڑھی جائے اور
گران کرکے دریا مین ڈال دیا جائے دوسری حدیث مین فرمایا کہ جو شخص کشتی مین مرجائے
اور کنارہ مین لانا ممکن نہو تو اوسکو کفن و حنوط دیکر دریا مین چھوڑ دین اور فرمایا امیر المومنین
علیہ السلام نے کہ جب کوئی سفر دریا مین مرجائے تو غسل و کفن و حنوط دیا جائے گا پھر
اوسکے پیرون مین پتھر باندھ کر دریا مین ڈال دیا جائے میان ملا محسن فرماتے ہین کہ
استبصار مین خبر اول کو امکان و فضل پر محمول کیا ہے اور دیگر اخبار کو واسطہ رخصت پر

بلکہ اوسے معطل کردے اور اوسکو قبر بناوے اور اگر کالنا ممکن ہو تو غسل دے اور کفن دے
فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ حرمت مرد مسلم مردہ کی مثل اوسکی حرمت
زندگانی کے ہے **رسم ہشتم شب دفن صدقہ دینے اور نماز ہدیہ میت**
پڑھنے مین مصباح کفعمی مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے
فرمایا کہ نہین آتی میت پر سخت تر رات اول شب سے پس رحم کرو اپنے مُردون پر صدقہ
دینے سے پس اگر نہو سکے تو نماز پڑھے ایک تم مین سے دو رکعت رکعت اول مین الحمد
اور آیۃ الکرسی اور رکعت دوم مین الحمد اور انا انزلناہ دس مرتبہ جب سلام پھیرے تو کہے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ اور دوسری
روایت مین ہے کہ پہلی رکعت مین الحمد اور قل ہو اللہ احد دو مرتبہ اور دوسری
رکعت مین الحمد اور تکاثر دس مرتبہ اور تیسری روایت مین ہے کہ پہلی رکعت مین
الحمد اور آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ احد دو بار اور دوسری رکعت مین الحمد
اور تکاثر دس مرتبہ پڑھے اور کلمہ طیبہ مین جناب ملا حسین نوری سلمہ اللہ فلاح السائل سے
نقل کرتے ہین کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ نہین گذرتی
مردہ پر کوئی ساعت سخت تر شب اول سے پس رحم کرو اپنے مردون پر صدقہ دینے سے
اور اگر قدرت نہ رکھتے ہو پس ایک تم مین سے دو رکعت نماز پڑھے اور پڑھے رکعت
اول مین سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور قل ہو اللہ احد دو مرتبہ اور رکعت دوم مین فاتحہ
ایک مرتبہ اور سورہ الہکم التکاثر دس مرتبہ جب سلام پھیرے تو کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ ذٰلِکَ الْمَیِّتِ فلان پسر
فلان یعنے بجاے لفظ ذٰلِکَ الْمَیِّتِ نام مردہ کا اور مردہ کے باپ کا لے پس
بھیجتا ہے خدا اوسیوقت ہزار فرشتون کو اوسکی قبر کی طرف کہ ہر فرشتہ کے ساتھ ایک
جامہ وحلہ ہوتا ہے اور فراخ کرتا ہے خدا قبر اوسکی بعد تنگی کے تا روز قیامت اور عطا
فرماتا ہے پڑھنے والے کو اس نماز کے حسنات بعدد اون چیزون کے جنپر آفتاب درخشان

ہے ... اور ... جلد ... م

...اربن اونھین حضرت سے منقول ہے فرمایا کہ جب مردہ کو دفن کرچکو اور دفن سے
...راغت ہو پس کھڑا ہو وارث یا خویش یا صدیق اوسکا پہلوے قبر مین اور دو رکعت
...ز بجالاوے اسطرح کہ رکعت اول مین فاتحہ ایک مرتبہ اور معوذتین ایک مرتبہ پڑھے
...ر رکعت دوم مین قل ہو اللّٰہ اور رکوع کرے اور سجدہ کرے اور کہے سجدہ مین سُبْحَانَ مَنْ
...تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ عِبَادَهُ بِالْمَوْتِ پھر سلام پھیرے اور قبر کی طرف
...ر کرکے کہے کہ اے فلان پسر فلانہ یہ نماز تیرے لیے ہے اور تیرے اصحاب کے لیے پس
...رستیکہ اوٹھا لیتا ہے خدا اوس سے عذاب و تنگی قبر کو اور اگر سوال کرے خدا سے
...بخشدے جملہ مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات زندہ و مردہ کو تو خدا قبول کرتا ہے
...عا اوسکی اون لوگون کے باب مین اور خدا فرماتا ہے صاحب سے اوسکے یعنی اوس
...مردہ سے کہ اے فلان پسر فلان آنکھین تیری ٹھنڈھی ہون کہ خدائے عزوجل نے
...بخشدیا اور عطا فرماتا ہے خدا نماز کے پڑھنے والے کو بعوض ہر حرف کے ہزار حسنہ
...اور محو کرتا ہے ہزار سیئہ پس جب روز قیامت ہوگا تو خدا ایک صف ملائکہ کی بھیجیگا جو
...اوسکی مشایعت کرینگے تا در بہشت پس جب داخل بہشت ہوگا تو استقبال کرینگے اوسکا ہزار
...ار فرشتے کہ ہر فرشتے کے پاس ایک طبق نور ہوگا جو ڈھپا ہوگا ایک رومال استبرق سے
...اور ہاتھ مین ہر فرشتہ کے ایک کوزہ نور ہوگا جس مین آب سلسبیل ہوگا پس کھاے گا
...اوس طبق سے اور پیے گا اوس کوزہ سے اور خوشنودی خدا بزرگ تر ہے رسم نہم
...ان امور مین جو باعث ثواب میت ہوتے ہین جلد ثالث بحار الانوار
...جناب صادق ع سے منقول ہے فرمایا کہ چھ خصلتین ہین جنسے مومن بعد وفات نفع مند

ہوتاہے فرزند صالح جو اوسکے لیے استغفار کرے اور وہ مصحف جسمین وہ پڑھتا تھا اور کنوان جسے

وہ کھودے اور درخت جسے وہ نصب کر گیاہے اور صدقہ آب جسے اوسنے جاری کیاہی اور سنت

حسنہ جو بعد اوسکے عمل مین لائی جائے بیان ان اطراف کا دستور ہے کہ بروز سوم موت سے

بعد ختم قرآن خوانی کے ایک ظرف کلان مین پھول و پان و تیل و اگر کی بتیان جلتی ہوئی اور ایک

پیالے مین صندل کی ٹکیین لاتے ہین اور اوسپر ہاتھ اوٹھا کر فاتحہ کرتے ہین پس اگر یہ طریقہ بغرض

رضائے خداہے تو رضا اوسکی و ثواب آخرت بغیر کسی دلیل کے جو جانب خدا سے ہو معلوم نہین ہوسکتی

اور کسی معصوم کے فعل یا قول سے یہ طریقہ معلوم نہین پس بطلان اوسکا ظاہر ہے اور اگر یہ طریقہ

دنیاوی ہے و رضائے خدا و ثواب آخرت اوس سے مقصود نہین تو امر بیکار عمل مین لانا کسی عاقل کا

کام نہین ہے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ نہین لاحق ہوتا کسیکو ثواب بعد موت کے مگر تین خصلتون

مین صدقہ جسے جاری کیا اوسنے اپنی حیات مین پس وہ جاری رہے بعد موت اوسکے قیامت تک

ایسا صدقہ جسے وقف کیا ہو اور کوئی اوسکا وارث نہو اور سنت و طریقہ ہدایت جسے وہ عمل کرتا تھا

اور بعد اوسکے دوسرے نے اوسپر عمل کیا اور فرزند صالح جو استغفار کرے اوسکے لیے اور معاویہ

بن عمار کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا خدمت جناب صادق ع مین کہ کس چیز کا ثواب بعد موت

لاحق مرد ہوتاہے فرمایا کہ لاحق ہوتاہے حج اوسکی جانب سے اور صدقہ اوسکی جانب سے اور

صوم اوسکی جانب سے اور من لایحضرہ الفقیہ مین ہے عمر بن یزید کہتے ہین کہ مین نے

جناب صادق ع سے کہا کہ آیا نماز پڑھی جاتی ہے میت کی طرف سے فرمایا ہان تا اینکہ وہ ضیق

و تنگی مین رہتاہے پس خدا وسعت دیتاہے اوسپر اوس ضیق مین پھر فرشتہ اوسکے پاس آکر کہتاہے

کہ خدا نے اس ضیق مین تجھسے تخفیف کی ہے بسبب نماز فلان تیرے برادر کے تیری جانب سے

مین نے کہا کہ پھر مین دو شخصون کو دو رکعت مین شریک کرون فرمایا ہان پھر فرمایا کہ میت خوش

ہوتی ہے جب اوسکے لیے استغفار اور اوسپر ترحم کیا جاتاہے جس طرح زندہ ہدیہ سے خوش ہوتاہے

مسئلہ

جائز ہے کہ مردحج اپنا یا عمرہ اپنا یا بعض نماز اپنی یا بعض طواف اپنا اپنے بعض قرابت دار کے

لیے قرار دے در حالیکہ وہ میت ہو پس نفع پاویگا اوس سے تا اینکہ خدا اوس سے ناراض

تخفیف عذاب ہوگی اور نیکی اور صلۂ رحم اور حج مردہ اور زندہ دونو کے لیئے ہوسکتے ہین
مگر نماز پس وہ زندہ کی طرف سے جائز نہین ہے اور فرمایا کہ داخل ہوتا ہے میت پر
اوسکی قبر مین نماز و روزہ و حج و صدقہ و عمل نیک اور دعا اور لکھا جاتا ہے ثواب وسکا
اوس شخص کے لیے جو اوسے بجا لاتا ہے اور میت کے لیے اور معالم الزلفی مین جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے فرمایا کہ مومن جب ایک ورق جسپر کچھ علم
لکھا ہو چھوڑ کر مر جائے تو وہ ورق حجاب ہے درمیان اوسکے اور درمیان جہنم کے اور
عطا کریگا خدا اوسکو بعوض ہر حرف کے جو اوسپر لکھا ہے ایک شہر جنت مین جو دنیا سے
ہفت گونہ وسیع تر ہوگا پھر اوسی کتاب مین ہے راوی کہتا ہے کہ مین نے پوچھا امام
جعفر صادق ع سے کہ پہونچتا ہے میت کو ثواب دعا و صدقہ اور نماز کا اور جو مثل اسکے ہے
فرمایا ہان مین نے کہا کہ میت کو علم ہوتا ہے کہ کسنے عمل کیا فرمایا ہان اوسپر خدا ناراض
رہتا ہے پس راضی ہو جاتا ہے اوس سے اور دوسری روایت مین کہ پوچھا مین نے حضرت سے
کہ اگر کوئی شخص حج و عمرہ بجا لاوے اور نماز و روزہ بجا لاوے اور صدقہ دے اپنے
والدین کی جانب سے اور قرابت دار کی جانب سے تو کیسا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہین
ثواب دیا جاتا ہے اوس عمل کے بجا لانے کا اور خود اوسے بھی ثواب ہوتا ہے بسبب صلۂ
قرابت دارون کے مین نے کہا کہ اگر میت ناصبی ہو فرمایا کہ کچھ تخفیف عذاب مین اوس سے
ہوگی اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ نماز و روزہ و صدقہ و حج و عمرہ و ہر عمل صالح نفع
پہونچاتا ہے میت کو تا اینکہ میت ضیق مین رہتی ہے پس اوسکو وسعت دیجاتی ہے اور اوس سے
کہا جاتا ہے کہ یہ ثواب بسبب عمل تیرے فرزند فلان کے اور بسبب عمل تیرے برادر دینی
کے تجھے ملا ہے اور امام موسی کاظم ع سے علی بن یقطین نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تصدق
کرے میت کی جانب سے اور روزہ رکھے اور بندہ آزاد کرے اور نماز پڑھے تو کیسا ہے فرمایا
کہ ہر ایک خوب ہے منفعت اوسکی میت کو پہونچتی ہے اور راوی کہتا ہے کہ مین نے عرض کیا

کہ نصف اوسکی جانب سے اور نصف اپنی جانب سے دے مین نے کہا کہ اوسے ثواب
اوسکا پہونچتا ہے فرمایا ہاں اور عبداللہ بن جندب کہتے ہین کہ مین نے لکہا امام موسیٰ کاظمؑ کو کہ
اگر کوئی شخص چاہے کہ اعمال بر و نیکی و نماز و اعمال خیر تین حصہ کرے ایک ثلث اپنے لیے
اور دو ثلث اپنے والدین کے لیے قرار دے یا اپنے والدین کو بعض اعمال سنتی مین متفرد
رکھے درحالیکہ ایک اونمین سے زندہ ہے اور دوسرا مردہ ہے پس حضرت نے جواب لکھا
کہ میت کے لیے تو خوب و جائز ہے لیکن زندہ کے لیے نچاہیے سوا نیکی اور صدقہ کے
بیان علامہ سید ہاشم بحرانی لکھتے ہین کہ سید علی بن طاؤس علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس سے
نماز سنتی مراد نہین ہے اسلیئے کہ ظاہرا وہ جائز ہے زندون کی جانب سے زیارات و حج
وغیرہا مین اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب تصدق کرے کوئی
شخص بہ نیت میت کے تو خدا حکم دیتا ہے کہ اوسکی قبر مین ستر ہزار فرشتے جنکے ہر ایک کے
ہاتھ مین طبق نور ہو داخل ہون پس وہ لوگ اون طبقون کو لیکر اوسکی قبر مین پہونچاتے
ہین اور کہتے ہین السلام علیک یا ولی اللہ یہ ہدیہ فلان بن فلان کا ہی تیری
جانب پس قبر اوسکی روشن ہوجاتی ہے اور خدا اوسے جنت مین ہزار شہر عطا فرماتا ہی
اور ہزار حورون سے اوسے تزویج کرتا ہی اور ہزار حلے اوسے پہناتا ہے اور ہزار حاجتین
اوسکی برلاتا ہے اور فرمایا کہ جب پڑھے مومن آیۃ الکرسی اور قرار دے ثواب اوسکا
اہل قبور کے لیے تو خدا ہر حرف سے ایک فرشتہ کو پیدا کریگا جو تا قیامت تسبیح کرین گے
اور ثواب اوسکا میت کے لیے ہوگا بیان مولانا محسن کاشانی وافی آخر باب ما یلحق المیت
بعد موتہ مین بعد نقل بعض احادیث مذکورہ لکھتے ہین کہ اگر کوئی کہے کہ کیونکر میت کو نفع
پہونچتا ہے اوس امر سے جسے دوسرا بجالا دے حالانکہ خدا فرماتا ہے لیس للانسان
الا ما سعی یعنی نہین ہے انسان کے لیئے لیکن جسکی کوشش وسعی کرے تو مین جواب
مین کہونگا کہ جز مین نیست کہ منتفع ہوتا ہے اوس چیز سے جسے عمل مین لاتا تھا تحصیل

موت کے جو بسبب دکوشش خود اوسی کے حاصل ہوتی ہے اور کلمۂ طیبہ مین بحوالہ
ہدایہ حسین بن ہمدان منقول ہے کہ فرمایا امام علی نقی ع نے متوکل سے کہ واللہ امیر المومنین
علیہ السلام حجۃ دیتے تھے اپنے پدر و مادر کے لیئے اور پدر و مادر جناب رسولخدا کے
لیئے تا اینکہ رحلت فرمائی اور وصیت کی امام حسن و امام حسین علیہما السلام سے
کہ ایسا ہی کرین اور ہر امام ہم مین سے ایسا ہی کرتا ہے تا اینکہ خدا ظاہر فرمائے امر اپنا اور دائم الاسلام سے نقل کی ہے
کہ فرمایا جناب صادق ع نے کہ امام حسن و امام حسین علیہما السلام ہمیشہ زکوۃ فطرہ
امیر المومنین ع دیا کرتے تھے تا اینکہ انتقال فرمایا اور جناب سید الساجدین امام حسین
علیہ السلام کی جانب سے زکوۃ فطرہ دیتے تھے تا اینکہ وفات کیا اور امام محمد باقر ع زکوۃ
فطرہ علی بن الحسین علیہما السلام دیتے تھے تا اینکہ رحلت فرمائی پھر فرمایا حضرت نے
کہ مین زکوۃ فطرہ اپنے والد ماجد کی طرف سے دیتا ہون مؤلف کہتا ہے کہ نماز ہدیۂ والدین
حقوق والدین مین سابقاً مذکور ہوئی ہے **فصل امور متعلق قبرستان مین**
رسم اول عدم جواز نبش قبور و کراہت عمارت قبر غیر انبیاء
و اوصیا پر و کراہت مسجد بنانے کی پاس قبر کے وسائل الشیعہ مین
ہے فرمایا جناب امیر المومنین ع نے کہ جو شخص نبش کرے یعنے کھودے کسی قبر کو تو خارج
ہوا دین اسلام سے اور فرمایا امام موسی کاظم ع نے کہ نہین صلاحیت رکھتا عمارت
بنانا قبر پر اور نہ بیٹھنا اور نہ گچ کاری اوسکی کرنا اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ نہ عمارت
بناؤ قبرون پر اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ منع فرمایا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے گچ کاری کو قبر پر اور فرمایا امیر المومنین ع نے کہ مجھے بھیجا تھا جناب رسول خدا نے
واسطے گرا دینے قبور کے **بیان** شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ آویگا جو دلالت کرتا ہے
استحباب عمارت قبور نبی و ائمہ علیہم السلام پر اور سماعہ بن مہران کہتے ہین کہ کسی نے جناب
صادق ع سے پوچھا زیارت قبور اور بنانے مساجد سے قبرستان مین فرمایا کہ زیارت
قبور مین کوئی مضائقہ نہین لیکن مسجد [illegible]

اونھون نے اپنے انبیاء کے قبور کو مسجد بنایا رسم دوم جن اوقات مین نبش
قبر جائز ہے - وسائل الشیعہ مین ہے کہ فرمایا شیخ نے نہایہ مین کہ جب کوئی شخص
کسی مقام پر دفن ہوجائے تو اوسکو وہان سے دوسری جگہ لیجانا ناجائز ہے اور ایک
روایت مین وارد ہے جواز نقل پر اوسکے بعض مشاہد ائمہ علیہم السلام کی طرف جسکو ہمنے
مذاکرۃً سنا ہے اور فرمایا شیخ مفید علیہ الرحمہ نے ایک حدیث مین آیا ہے جو دلالت کرتا ہی
اجازت پر نقل میت کی طرف بعض مشاہد آل رسول صلعم کے جب کہ میت اسکی وصیت کرے
اور امام محمد باقر ع سے منقول ہے فرمایا کہ جب رحلت کی جناب یعقوب نے تو اوٹھا کے
گئے اوس جناب کو جناب یوسف ایک تابوت مین زمین شام کی جانب اور دفن کیا
بیت المقدس مین اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ وحی کی خدا نے موسی کی طرف
کہ نکالو عظام یوسف کو مصر سے تا اینکہ فرمایا پس نکالا اونھون نے کنارہ نیل سے
صندوق مرمرین اور شام لے گئے پس اسیوجہ سے اہل کتاب اپنے مردون کو شام
لیجاتے ہین اور جواہر الکلام مین ہی کہ فرمایا جناب صادق ع نے کہ جناب نوح
زانو تک پانی مین اوترے بعد اسکے کہ طواف کعبہ کرچکے اور ایک تابوت نکالا جسمین
عظام آدم ع تھے اور اوسکو اوٹھا لائے تا اینکہ دفن کیا عظام کو بعد خشک ہونے
پانی کے نجف اشرف مین اور بحار الانوار جلد نہم مین جناب صادق ع سے
منقول ہے ملخص اوسکا یہ ہے کہ زمان ابوبکر مین ایک گروہ نے عدن مین ایک مسجد بنائی
اور بعد تیاری کے وہ گر پڑی اون لوگون نے ابوبکر کو واقعہ کی اطلاع دی اور پوچھا
کہ اب کیا کرین ابوبکر نے منبر پر کہا کہ جسکے پاس اس باب مین کچھ علم ہو وہ بیان کرے
امیر المومنین ع نے فرمایا کہ داھنے اور بائین قبلہ کی جانب وہان کھودا جائے تو دو قبرین
ملین گی جنپر لکھا ہی کہ ہم رضوی اور ہماری بہن حبا ہی اور مر گئے ہم اور شریک خدا نکرتی تھی اور وہ دو
نعشین برہنہ ہین پس اون دونو کو غسل و کفن دو اور اونپر نماز پڑھو بعد ازان مسجد بناؤ
تو وہ قائم رہیگی - پس حسب ارشاد عمل کیا تو جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پایا پھر اوسی

کوفہ مین مرگیا اور فرزند حالت طفولیت مین مدینہ مین تھا پس عمر چلایا اوسپر اور اوسے
نکال دیا وہ فریادی نکلا پھر امیر المومنین ع نے اوسے بلوایا اور اوسکے باپ کی قبر کے
پاس گئے اور قبر کو کھدوایا اور ایک ہڈی اوسکی نکلوا کر اوسکے بیٹے کو دی اور فرمایا کہ سونگھ
اسکو جب اوسنے سونگھی تو خون اوسکے نتھنون سے جاری ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہی اسکا
بیٹا ہے یہ تجھسے زیادہ مال کا حقدار ہے اے عمر پھر حاضرین کو اوس ہڈی کو سونگھایا
مگر کسی کے خون نہین نکلا پھر دوبارہ اوس لڑکے کو سونگھایا جب اوسنے سونگھا تو
بکثرت خون جاری ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہ باپ اسکا ہے پس مال اسکو حوالہ کر پھر
اوسی کتاب مین ہے کہ عمر کے پاس ایک غلام کا فیصلہ پیش ہوا جسنے اپنے آقا کو قتل
کیا تھا عمر نے اوسکے قتل کا حکم دیا جناب امیر المومنین ع نے پوچھا اوس سے کہ تونے
اپنے آقا کو قتل کیا اوسنے اقرار کیا اور کہا کہ میرے نفس پر یہ غالب آیا اور لواطہ کیا حضرت
نے تین روز اوس غلام کے قید کرنے کو فرمایا اور تیسرے روز اوسکی قبر پر مع عمر کے
تشریف لے گئے اور اوسکو کھدوایا تو قبر مین جب کفن کو لوگون نے دیکھا تو خود اوسکو
نہ پایا پس حضرت کو اطلاع کی اوس جناب نے بعد تین بار تکبیر کے فرمایا کہ مین نے سنا تھا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے فرماتے تھے کہ جو عمل کرے گا میری امت سے
عمل قوم لوط کو پھر اسی حالت پر مرگا تو قبر مین تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریگا اور زمین اوسے
پھینک کر جملہ قوم لوط مین ملادیگی جو ہلاک ہوئے پس وہ اونھین کے ساتھ محشور ہوگا
انتہی ملخصًا اور مجلسی علیہ الرحمہ زاد المعاد مین لکھتے ہین کہ مشہور یہ ہے کہ جائز نہین ہے
کھودنا قبر کا مگر چند صورت مین ایک یہ کہ قبر مین کسی کا مال گر گیا ہو یا زمین غصبی پر دفن کر دیا
ہو یا کفن غصبی مین کفن کیا ہو یا بے غسل و کفن اوسکو دفن کیا ہو اور رگس نہ گیا ہو مؤلف
کہتا ہے کہ جواہر الکلام مین بھی ان صورتون کو لکھا ہے اور کوئی حدیث نقل نہین کی
جسے مین نقل کرتا رسم سوم اس بیان مین کہ چلنا قبرون پر اور بیٹھنا

علیہ وآلہ سے منقول ہی فرمایا کہ اگر چلون مین کہ پڑیا تلوار پر درحالیکہ نعلین میرے پیرون مین

ہون تو محبوب تر ہی میرے نزدیک اس سے کہ کسی مسلمان کی قبر پر چلون اور دوسری

حدیث مین فرمایا کہ اگر بیٹھے ایک شخص تم مین سے آگ پر اور کپڑے اوسکے جل جاوین اور آگ

بدن تک پہونچے تو محبوب تر ہے میرے نزدیک کہ بیٹھے کسی قبر پر اور فرمایا امام موسی کاظم

نے کہ نہین صلاحیت رکھتا کہ قبر پر عمارت بنا کیجاے اور نہ بیٹھنا اوسپر اور دوسری حدیث

مین فرمایا کہ جب تو مقابر مین داخل ہو تو کچل قبر کو پس اگر مؤمن ہوگا تو راحت پاویگا اور

اگر منافق ہوگا تو الم اوسکا پاویگا بیان صاحب جواہر لکھتے ہین کہ شہید نے ذکری مین اس

روایت کو محمول کیا ہی اوس حالت پر کہ جب زیارت کے لیے جائے اور قبر تک پہونچ نسکے

مگر جب دوسری قبر پر چلے اور یہ تاویل بہت خوب ہی اور شاید کہ ملحق ہو اس سے سائر انواع

ضرورت اور جلد بست و دوم بحار مین جناب صادق یا امام محمد باقر علیہما السلام

سے منقول ہے فرمایا کہ نہ پیشاب کر آب ایستادہ مین اور نہ طواف کر قبر کا بیان طواف

کے معنے پاءخانہ پھرنے کے بھی ہین اور مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث مین اسی معنی کو ترجیح

دی ہی اور اگر معنی طواف کے گرد پھرنے کے ہون تو قبور نبی وائمہ علیہم السلام اس حکم سے

مستثنے ہونگے بدلیل دوسری احادیث کے اور ذکر اونکا اس مقام پر موجب تطویل و خارج

از مبحث کتاب ہی۔ **رشحہ چہارم اس بیان مین کہ ہنسنا قبرستان مین**

مکروہ ہے۔ وسائل الشیعہ مین جناب صادق ع سے وصایای جناب رسول خدا

مین ہی فرمایا کہ خدا نے کراہت کی ہی میری امت کے لیے ہنسنے سے درمیان قبور کے اور

فرمایا کہ جو شخص ہنسے جنازہ میت پر تو خدا اوسے ذلیل کریگا روز قیامت علی رؤس الاشہاد

اور دعا اوسکی قبول نہوگی اور جو شخص ہنسے مقبرہ مین تو واپس آویگا درحالیکہ اوسپر گناہ

مثل کوہ احد کے ہوگا اور جو ترحم کرے تو نجات پاویگا جہنم سے اور دوسری حدیث مین

فرمایا کہ چھ چیزین خدا نے میرے لیے مکروہ سمجھین اور مین اونکو ائمہ کے لیے جو میری ذریت

سے ہین مکروہ سمجھتا ہون اور چاہیے کہ ائمہ اپنے شیعو نکے لیے اونھین مکروہ سمجھین اونھین

جناب امام موسی کاظم ع بغداد سے واپس آئے اور مدینہ چلے تو اوس جناب کے صاحبزادے نے مقام فید مین انتقال کیا پس حضرتؑ نے اوسے دفن کیا اور بعض غلامون کو اپنے حکم دیا کہ قبر پر اوسکے گچ کاری کرے اور لکھے لوح پر نام اوسکا اور لگادے قبر مین اور بعض کنیزان امام حسن عسکری ع سے منقول ہے کہ والدہ ماجدہ جناب صاحب الزمان حیات امام حسن عسکری ع مین مرگئین اور اونکی قبر پر ایک لوح تھی جسپر کندہ تھا هذا قبر ام محمد رسم ششم استحباب زیارۃ قبور خصوصاً بروز پنجشنبہ وشنبہ دوشنبہ واستحباب طلب حوائج مین پاس قبر والدین کے ۔ وسائل الشیعہ مین ووافی مین صفوان بن یحیی سے منقول ہے کہ مین نے امام موسی کاظم ع سے کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ مومن کی زیارت کو جب کوئی آتا ہے تو اوس سے اُنس لیتا ہے اور جب واپس آتا ہے تو مُردہ متوحش ہوتا ہے فرمایا کہ نہین متوحش ہوتا اور جناب صادق ع نے زیارت قبور مین فرمایا کہ اموات مانوس ہوتے ہین ساتھ تمھارے اور جب تم واپس آتے ہو تو متوحش ہوتے ہین بیان شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ یہ مخصوص ہے بعض زائرین کے لیے سوا بعض کے پس نہین منافی ہے حدیث اول سے اور مولانا محسن علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مومن نہین متوحش ہوتا ہر ایک زائر کی واپسی سے بلکہ متوحش ہوتا ہے اوسکی واپسی سے جس سے دنیا مین مانوس تھا پس دونون حدیث مین منافات نہین ہے اور فرمایا امیر المومنین ع نے کہ زیارت کرو اپنے مُردون کی اسلیے کہ وہ تمھاری زیارت سے خوش ہوتے ہین اور چاہیے کہ طلب کرے ایک تم مین سے حاجت اپنی پاس قبر اپنی والدین کے بعد اسکے کہ اونکے لیے دعا کر چکے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جناب فاطمہ ع قبور شہدا پر ہر صبح شنبہ کو تشریف لاتی تھین اور قبر حمزہ پر آتی تھین اور ترحم کرتی تھین اونپر اور استغفار کرتی تھین اونکے لیے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جناب فاطمہ بعد جناب رسولخدا پچھتر روز زندہ رہین اور کسی نے حضرت کو ہنستے

فرماتی تھین کہ یہان جناب رسول خدا ص تھے اور یہان مشرکین تھے بیان ملا محسن
کاشانی فرماتے ہین کہ شاید یہ حیات مین اپنے والد بزرگوار کے کرتی تھین اور جو سابق
مین گذرا وہ بعد وفات کے بابت ہو پس دونو حدیث مین منافات نہین ہے اور
جناب صادق ع فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا ص نکلتے تھے مع ایک گروہ اصحاب کے
ہر شب پنجشنبہ کو بقیع مدینہ کی جانب اور فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَارِ
تین مرتبہ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ تین مرتبہ رسم ہفتم اس بیان مین کہ زیارت
قبور مین کیا پڑھنا چاہیے بحار الانوار جلد بست و دوم مین علی بن
ابی حمزہ سے منقول ہے کہ مین نے پوچھا جناب صادق ع سے کہ کیونکر سلام کرین
ہم اہل قبور پر فرمایا کہہ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَاِنَّا بِکُمْ
اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَاحِقُوْنَ دوسری روایت مین ہے کہ جب جناب صادق ع داخل
قبرستان ہوتے تھے تو فرماتے تھے اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ اور محمد بن مسلم نے
امام جعفر صادق ع سے پوچھا کہ ہم زیارت اموات کی کرین فرمایا ہان مین نے کہا وہ آگاہ
ہوتے ہین جب ہم اونکی قبرون پر جاتے ہین فرمایا ہان واللہ وہ آگاہ ہوتے ہین اور
خوش ہوتے ہین اور انس لیتے ہین تمسے مین نے کہا کہ کیا کہین ہم جب جائین قبرون پر
فرمایا کہہ اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنُوْبِھِمْ وَصَاعِدْ اِلَیْکَ اَرْوَاحَھُمْ
وَلَقِّھِمْ مِنْکَ رِضْوَانًا وَاَسْکِنْ اِلَیْھِمْ مِنْ رَحْمَتِکَ مَا تَصِلُ بِھٖ
وَحْدَتَھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بیان اگر اس دعا کو قبر پر ہاتھ رکھکر
پڑھے اور اوس میت کی تخصیص و دیگر اموات کی تعمیم مقصود ہو تو کوئی مضائقہ نہین
اسلیے کہ امام رضا ع سے ایک روایت قریب مضمون سکے بیان کفن مین مذکور ہوئی جسمین
ہاتھ رکھکر قبر پر پڑھنے کو فرمایا ہے و نیز سات مرتبہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر قبر پر ہاتھ
رکھکر پڑھنا بیان ہو چکا ہے اور عبد الرحمان بن ابی عبد اللہ نے جناب صادق ع سے

طرف زمین کے پھر ہاتھ کو رکھدیا اوسپر درحالیکہ قبلہ رُخ تھے اور محمد بن سنان سے منقول ہے
کہ جو شخص پڑھے انا انزلناہ پاس قبر مومن کے سات مرتبہ تو خدا اوسکے پاس ایک فرشتہ کو
بھیجدیتا ہے جو عبادت کرتا ہے پاس اوسکی قبر کے اور لکھا جاتا ہے میت کے لیئے ثواب اوس
فرشتہ کے اعمال کا پس جب اپنی قبر سے محشور ہوگا تو نگذریگا کسی ہول کے پاس مگر یہ کہ خدا
دفع کریگا اوس سے ہول کو بذریعہ اوسی فرشتہ کے تا اینکہ اوسکو داخل جنت کریگا اور پڑھے
ساتھ انا انزلناہ کے سورہ حمد اور معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور آیۃ الکرسی کو ہر ایک تین
مرتبہ اور انا انزلناہ سات مرتبہ اور فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ جو شخص پڑھے کوئی آیت
کتاب خدا کی مقبرہ مسلمین میں تو خدا عطا کریگا ثواب اوسکو ستر انبیا کا اور جو شخص ترحم
کرے اہل مقابر پر تو نجات پاویگا جہنم سے اور داخل جنت ہوگا ہنستا ہوا اور فرمایا کہ
جب پڑھے مومن آیۃ الکرسی اور قرار دے ثواب اوسکا واسطے اہل قبور کے تو داخل کریگا
خدا ثواب اوسکا ہر میت کی قبر میں اور بلند کریگا مرتبہ اہل مقابر کا برابر ستر نبیون کے
اور خلق کریگا ہر حرف سے ایک فرشتہ جو اوسکے لیے تسبیح کریگا قیامت تک اور امام حسینؑ
سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص داخل قبرستان ہو اور کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الْاَرْوَاحِ
الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ
بِکَ مُؤْمِنَۃٌ اَدْخِلْ رَوْحًا مِنْکَ وَسَلَامًا مِنِّیْ تو لکھے گا خدا اوسکے لیے
بعدد تمام خلقت کے آدم سے قیامت تک حسنات اور یہ دعاے امیر المومنینؑ سے ہے
واسطے اہل قبور کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مِنْ اَھْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا اَھْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
کَیْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مَنْ قَالَ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ فرمایا امیر المومنینؑ نے کہ

گناہوں کو اوس سے اور اوسکے والدین سے محو کرے گا اور فرمایا جناب رسول خداؐ نے
کہ جو شخص پڑھے یاسین جب قبرستان میں داخل ہو تو خدا مُردوں سے تخفیف عذاب
کریگا اور بعدد مُردوں کے اوسے ثواب ہوگا اور امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو شخص
کسی قبرستان میں گیارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور ثواب اوسکا ہدیہ اموات
کرے تو خدا بعدد اموات اوسکو ثواب دیگا اور امام محمد باقرؑ ایک شخص کی قبر پر کھڑے
ہو کر فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ صِلْ وَحْدَتَہٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَہٗ وَاَسْکِنْ اِلَیْہِ
مِنْ رَحْمَتِکَ وَرَاْفَتِکَ مَا یَسْتَغْنِیْ عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ اور مروی ہے
کہ افضل وہ چیز جو مقابر میں پڑھی جاتی ہے یہ ہے کہ جب مقبرہ میں جائے تو کھڑا ہو
اور کہے اَللّٰھُمَّ وَلِّھِمْ مَا تَوَلَّوْا وَاحْشُرْھُمْ مَعَ مَنْ اَحَبُّوْا فصل بیان
غسل مس میت میں اور کسوقت یہ غسل واجب ہوتا ہے اور کسوقت
نہیں ہوتا اور کیا ترکیب ہے اوسکی۔ وسائل الشیعہ میں ہے محمد بن مسلم
کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا خدمت امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ میں کہ جو شخص
آنکھیں بند کرے میت کی آیا اوسکے لیے غسل ہے فرمایا کہ اگر مس کرے اوسکو ساتھ حرارت
کے تو غسل نہیں ہے اور اگر مس کرے بعد ٹھنڈے ہو جانے کے تو غسل کرے میں نے
کہا کہ جو شخص اوسکو غسل دیتا ہے وہ غسل کرے فرمایا ہاں کرے میں نے کہا کہ اوسے
غسل دے پھر کفن پہناوے قبل غسل کرنے کے فرمایا کہ غسل دے پھر شانہ سے ہاتھ
دھو ڈالے پھر کفن پہناوے پھر غسل کرے میں نے کہا کہ جو اوٹھا دے اوسکو تو اوسکے
لیے بھی غسل ہے فرمایا نہیں میں نے کہا کہ جو اوسے داخل قبر کرے اوسکو وضو کرنا چاہیے
فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ ہاتھ دھو ڈالے خاک قبر لگنے سے اگر چاہے اور حسن بن عبید کہتے
ہیں کہ میں نے جناب صادقؑ کو لکھا کہ آیا غسل کیا تھا جناب امیر المومنینؑ نے
جبکہ غسل دیا تھا جناب رسول خداؐ کو بعد موت کے پس حضرت نے جواب دیا کہ
جناب رسول خداؐ پاک و پاکیزہ تھے لیکن امیر المومنینؑ نے غسل کیا [illegible] سنت

حضرت سے جاری ہوئی اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جب لگ جاوے کوئی ٹکڑا بدن
مردے سے تو وہ مردہ ہے پس جب مس کرے انسان اوسکو پس کل وہ جسمین ہڈی ہو تو
غسل واجب ہی اوس شخص کے لیے جو اوسے مس کرے اور اگر نہو اوسمین ہڈی تو غسل
نہین ہی اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ جو شخص مس کرے میت کو وقت موت بعد اوسکے
غسل کے اور بوسہ دے اوسکو تو کوئی مضائقہ نہین ہی اور صفار کہتے ہین کہ مین نے
لکھا امام ع کو کہ اگر چھو جاے کسی شخص کا ہاتھ یا بدن لباس میت سے جو اوسکی جلد سے
ملا ہے قبل غسل دینے کے حضرت نے جواب لکھا کہ جب چھو جاے بدن تیرا بدن میت سے
قبل غسل دینے کے تو غسل تجھپر واجب ہی اور معاویہ بن عمار نے جناب صادق ع سے
پوچھا کہ بہائم اور طیور کو بعد موت اونکے اگر مس کرے تو اوسپر غسل واجب ہی فرمایا
کہ نہین یہ نہین ہے مثل انسان کے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جو شخص غسل
دے کسی میت کو اور کفن دے تو وہ غسل کرے مثل غسل جنابت کے فصل ذکر
صبر و رضا و تعزیت و ماتمداری مین۔ رسم اول ثواب مصیبت
و صبر مین و وجوب رضا قضاے الٰہی پر من لا یحضر مین جناب صادق ع
سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص مبتلاے مصیبت ہو بیتابی کرے اوسپر یا نکرے
صبر کرے اوسپر یا نکرے ثواب اوسکا خدا کی طرف سے جنت ہے اور فرمایا کہ ثواب
مومن موت فرزند مین جنت ہی صبر کرے یا نکرے اور فرمایا کہ جسکا ایک فرزند
مرجائے وہ بہتر ہے اون ستر فرزندون سے جنکو بعد اپنے چھوڑ جائے اور وہ
گھوڑون پر سوار ہو کر جہاد راہ خدا کرین اور وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا
جناب صادق ع نے کہ جب خدا کسی بندہ کو دوست رکھتا ہی تو قبض روح فرماتا ہی محبوب ترین
اولاد کی اوسکے اور امام محمد باقر ع سے منقول ہی فرمایا کہ جناب رسول خدا صلعم
جناب خدیجہ کے پاس آے جب قاسم اونکے فرزند نے انتقال کیا اور اونکو روتا پایا
پس فرمایا کہ اے خدیجہ تم راضی نہین ہو کہ یہ لڑکا دروازہ جنت پر کھڑا ہوگا اور تمھارے
ہاتھ کو پکڑ کر داخل جنت کریگا اور افضل منازل جنت مین تمھین اوتاریگا اور یہ مومنین

سلہ ذکر نفاس و حیض مین بیان ہوا ... وضو ضروری ہے جنابت مین پس غسل مس میت مثل غسل جنابت کے ہوتا علاوہ وضو کے اور بعض علما کا عمل اس پر ہے کہ سوا جنابت کے وضو ضروری نہین جانتے بدلائل دیگر احادیث کے اور احتیاط مقتضی ہے کہ وضو بھی بجا لاوے غسل مین مگر جنابت مین نہین فقط ۱۲ منہ

لیے ہے خدا کریم و عادل رہے اس سے کہ میوہ دل مومن کا لے کے پھر بعد اوسکے
کبھی اوسپر عذاب کرے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ صبر ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے
بدن سے پس جب سر جاتا رہتا ہی بدن بھی جاتا رہتا ہی اسی طرح جب صبر جاتا رہتا ہی
تو ایمان چلا جاتا ہے اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ جو شخص صبر کرے کسی مصیبت پر
تو خدا اوسکی عزت زیادہ فرمائیگا اور داخل کریگا اوسکو جنت مین ساتھ محمد و اہلبیت
محمد کے صلی اللہ علیہم اجمعین اور امام رضا ع فرماتے ہین کہ فرمایا امام محمد باقر ع نے
کہ جو شخص ہمارے شیعہ کیے مبتلا ہو کسی بلا مین اور صبر کرے تو خدا لکھتا ہی اوسکے لیے
مثل ثواب ہزار شہیدون کے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ اہل حق ہمیشہ سختی مین
رہے اور بدرستیکہ یہ سختی قلیل مدت تک ہے پھر عافیت طویل ہے دوسری حدیث
مین فرمایا کہ مومن کے لیے پیش خدا منزلت ہوتی ہے پس نہین پاتا اوسے مگر دو حالت
سے ایک حالت مین یا اوسکے مال ضائع ہونے مین یا کسی بلا کے سبب سے جو اوسکے
جسم پر وارد ہو اور فرمایا کہ مومن پر چالیس روز نہین گذرتے مگر اوسکو ایسا امر
عارض ہوتا ہے جس وجہ سے وہ محزون ہو اور فرمایا کہ کتاب علی ع مین ہے کہ
سخت ترین مردم بلا مین انبیا ہین پھر اوصیا ہین پھر افضل ترین مردم ہین اور پھر جو اونکے
بعد افضل ہین اور چیزین نیست کہ مومن مبتلا ہوتا ہے بقدر اپنے ایمان اور نیک اعمال
کے پس جسکا دین صحیح ہو اور عمل نیک ہو اوسکی بلا بھی سخت ہوگی اسلیے کہ خدا نے دنیا کو
جائے ثواب مومن اور جائے عقوبت کافر قرار نہین دیا ہے اور جس شخص کا دین سبک
ہوگا اور عمل ضعیف ہوگا تو اوسکی بلا بھی کم ہوگی اور بدرستیکہ بلا مومن پرہیزگار
کی طرف سریع تر ہے آب باران سے طرف زمین ہموار کے اور فرمایا جناب صادق ع
نے کہ مومن بمنزلہ پلہ ترازو کے ہے جسقدر ایمان اوسکا زیادہ ہوتا ہی اوسی قدر
بلا زیادہ ہوتی ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ اگر جانے مومن کہ کیا ثواب ہے
اوسکو مصائب مین تو آرزو کرے کہ مقراض سے تراشا جائے اور فرمایا کہ تحقیق کہ
خدا کے چند بندے ہین خالص بین یہ کہ نہین نازل کرتا آسمان سے کوئی تحفہ طرف

زمین کے طریقہ کہ پھیر دیتا ہے اوسے طرف اونکے غیر کے اور نہین نازل کرتا کوئی بلا مگر
وہ اونکی جانب پھیر دیتا ہے اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ جب خدا کسی بندہ کو دوست
رکھتا ہے تو اوسکو غوطہ دیتا ہے اور خوب ڈبوتا ہے بلا مین پس جب وہ پکارتا ہے
خدا کو تو خدا فرماتا ہے کہ مین حاضر ہون اے بندہ میرے اگر مین تعجیل کرون تیری
حاجت بر لانے مین تو اسپر قادر ہون اور اگر امانت رکھون تیرے لیئے تو وہ بہتر ہے
تیرے لیئے کافی مین ہے اور اکثر احادیث مذکورہ وسائل کافی ہی سے منقول ہین
فرمایا جناب امام محمد باقر ع نے کہ خدا اسطرح مومن کو مبتلائے بلا کرتا ہی جسطرح کوئی
مسافر اپنے عیال کے لیے ہدیہ لاتا ہے اور بدرستیکہ وہ پرہیز کراتا ہے اوسے دنیا سے
جسطرح طبیب مریض سی پرہیز کراتا ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ احق خلق خدا
وہ ہے جو تسلیم کرے قضائے خدا کو جو شخص پہچانے خدا کو اور راضی ہو قضائے
الٰہی پر تو قضا اوسپر جاری ہوتی ہے اور خدا اوسکے ثواب کو عظیم کرتا ہے اور
جو ناراض ہوگا قضا سے تو قضائے خدا اوسپر جاری ہوگی اور خدا اوسکے ثواب کو
حبط کردے گا اور الجواہر السنیہ مین جناب رسول خدا ص سے منقول ہے فرمایا
کہ خدا فرماتا ہے کہ جو شخص نہ راضی ہو میری قضا پر اور نہ ایمان لاوے میری قدر
پر تو چاہیئے کہ دوسرا خدا طلب کرے سوا میرے رسم دوم ثواب حمد خدا
کرنے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا مصیبت مین وسائل الشیعہ
مین جناب صادق ع سے منقول ہے فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا ص نے کہ
جب مرجاتا ہے فرزند مومن کا تو خدا عالم تر ہے جو وہ بعد موت فرزند کہتا ہی مگر ملائکہ
سے فرماتا ہے کہ جب تمنے اس بندہ کے فرزند کی قبض روح کی تو اسنے کیا کہا پس
وہ کہتے ہین کہ تیرا حمد کیا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس خدا فرماتا ہے کہ تمنے
روشنی چشم اور میوۂ دل اسکا لے لیا پس اوسنے میرا حمد کیا اور انا للہ کہا اب اسکے لیے
بناؤ مکان جنت مین اور اوسکا نام بیت الحمد رکھو اور جناب صادق ع و امام موسی کاظم ع
فرماتے ہین کہ خدا تعجب کرتا ہے اوس شخص سے جسکا فرزند مرجائے اور وہ حمد خدا کرے

بیان علامہ شیخ حر عاملی فرماتے ہین کہ تعجب اس مقام پر مجاز ہے اور ممکن ہے کہ یعنی
ہوں کہ باعث تعجب ملائکہ ہوتا ہے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جناب رسولخدا
پر جب کوئی امر خوشی کا وارد ہوتا تھا تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی هٰذِهِ النِّعْمَة
اور جب کوئی امر غم کا وارد ہوتا تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اور
جناب صادق ع وقت مصیبت فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَجْعَلْ
مُصِيْبَتِیْ فِیْ دِيْنِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَوْ شَاءَ جَعَلَ مُصِيْبَتِیْ اَعْظَمَ مِمَّا
كَانَتْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْاَمْرِ الَّذِیْ شَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فَكَانَ اور فرمایا
امام محمد باقر ع نے کہ جو شخص صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہے اور حمد خدا
کرے تو وہ راضی ہوا قضائے الہی پر اور واقع ہوا اجر اوسکا خدا پر اور جو شخص کہ ایسا نہ
کرے تو اوس پر قضائے الہی جاری ہوگی اور پیش خدا وہ مذموم ہے اور اجر اوسکا
خدا حبط فرمائے گا اور فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ چار امر جسمین ہون وہ نور
خدائے بزرگ مین رہیگا جس شخص کا چنگل ہو شہادت لا الہ الا اللہ پر اور اس پر کہ مین
رسول خدا ہون اور وہ شخص جسپر کوئی مصیبت واقع ہو اور کہے اوس وقت انا للہ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور وہ شخص جسکو کوئی چیز دستیاب ہو اور کہے اوس وقت اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور جو شخص مبتلائے گناہ ہو اور کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْهِ اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ جسکو انا للہ کا کہنا وقت مصیبت خدا الہام
کرے تو جنت اوس پر واجب ہو جاتی ہے اور فرمایا امام محمد باقر ع نے کہ نہین ہے
کوئی مومن جو مبتلائے مصیبت ہوتا ہے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہتا ہے
وقت یاد آنے مصیبت کے اور صبر کرتا ہے وقت واقع ہونے مصیبت کے مگر یہ کہ
خدا بخشدیتا ہے اوسکے گناہان گذشتہ کو اور جب یاد کرے مصیبت کو اور انا للہ
کہے وقت یاد آنے مصیبت کے تو خدا بخش دیتا ہے اوسکے کل گناہ کو جو درمیان
ان دونو انا للہ کہنے کے واقع ہوئے ہین اور فرمایا جناب

یرجعون والحمد للہ رب العالمین اللھم اجرنی علی مصیبتی واخلف
علی افضل منھا تو اوسکو وہی ثواب ہوگا جو اول صدمہ مین ہوتا ہے۔ رسم
شوم مذمت بیتابی اور ہاتھ مارنے کی ران پر اور چلانے اور
کھینچنے اور طمانچہ مارنے کی منھ اور سینہ پر اور ماتم برپا کرنے کی۔
وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا جناب صادق ع نے کہ شمار نکرا اوس مصیبت کو مصیبت
جسپر تجھے صبر عطا کیا گیا اور خدا سے مستحق ثواب ہوا بلکہ مصیبت وہی جسمین صاحب
مصیبت اجر و ثواب سے محروم رہے جبکہ نہ صبر کرے وقت نزول مصیبت کے
اور فرمایا کہ جو شخص ہاتھ مارے اپنی ران پر وقت مصیبت کے تو اجر و ثواب اوسکا
حبط ہو جاتا ہے اور فرمایا امیر المومنین ع نے کہ صبر بقدر مصیبت ہوتا ہی اور جو شخص
ہاتھ مارے اپنا ران پر وقت مصیبت کے تو ثواب اوسکا حبط ہوگا اور فرمایا امام
محمد باقر ع نے کہ بیتابی چلانا اور ہاے واے کرنا اور طمانچہ منھ اور سینہ پر مارنا اور
پیشانی کے بال نوچنا ہے اور جو شخص کہ ماتم برپا کرے تو اوسنے صبر کو ترک کیا
اور بے راہ کے چلا اور فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ ماتم برپا کرنا عمل جاہلیت
سے ہے اور عمرو بن ابی المقدام کہتے ہین کہ سنا مین نے جناب امام موسی کاظم ع اور
امام محمد باقر ع سے کہ فرماتے ہین اس قول خدا مین لَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ
یعنی نہ معصیت کرین عورتین تیری نیکی مین فرمایا کہ جناب رسول خدا ص نے جناب
فاطمہ ع سے فرمایا کہ جب مین مرجاؤن تو میرے لیے منھ کو خراش نہ کرو اور بال نہ بکھراؤ
اور ہاے واے نہ کہو اور میرے لیے ماتم نہ برپا کرو پھر فرمایا کہ یہ وہی معروف ہے
جسکو خدا اپنی کتاب مین فرماتا ہے وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ اور صافی مین
اسی آیت کی تفسیر مین جناب صادق ع سے منقول ہے فرمایا ایک حدیث مین کہ جب
عورتین واسطے بیعت جناب رسول خدا ص کے آئین تو ایک عورت نے کہا کہ وہ معروف

اور کپڑے سیاہ نہ پہنو اور ہاے واے نکرو پس بیعت کی جناب رسول خدا صلعم نے
انھین امور پر اور وسائل کتاب النکاح باب جملۃ ما یحرم علی النساء الخ مین جناب
صادق ع سے منقول ہے فرمایا کہ معروف یہ ہی کہ گریبان کو چاک نکرین اور رخسار پر
طمانچے نہ مارین اور ہاے واے نکرین اور نہ ٹھہرین پاس قبر کے اور نہ سیاہ کپڑے
پہنین اور نہ بال بکھرائین بیان بعض احادیث مین جو اقامت ماتم کی ممانعت
ہے وہ محمول ہے تین روز سے زیادہ پر اور آیندہ بیان ہو گا جو دلالت کرتا ہی
جواز ماتم پر تین روز تک یا محمول ہی اوسوقت پر جب ماتم مین باطل بیان کیا جاے
اور ان اطراف کا جو دستور ہے کہ چالیس روز یا چھ مہینہ یا سال بھر میت پر عورتین
صف ماتم بچھاتی ہین اور نوحہ و بکا کرتی ہین البتہ اوس ممانعت مین داخل ہے اور
انوار النعمانیہ مین ہے کہ روایت کی ہے سید مرتضی علم الہدیٰ نے جناب رسول خدا صلعم سے
فرمایا بدرستیکہ میت معذب ہوتی ہے گریۂ زندہ سے اوسپر اور دوسری روایت مین
ہے کہ میت معذب ہوتی ہی اپنی قبر مین اوسپر نیاحت سے بیان نیاحت نوحہ کرنا
یعنی رونا اور بین کر کے دوسرے کو رولانا جیسا کہ قاموس سے ظاہر ہی اور سید نعمۃ اللہ
جزائری علیہ الرحمہ کلام سید مرتضی علیہ الرحمہ کو بعد نقل حدیث نقل کرتے مین فرمایا
اور ملخص اوسکا یہ ہے کہ یہ روایت مخالف ہی قرآن سے پس ضرور ہی کہ اسکی تاویل
کیجاے درحالیکہ صحیح ہو اسطرح کہ یہ اوسوقت ہی جب میت اپنے اوپر نوحہ کرنے کی
وصیت کر جاے اور اوسکی اذن سے نوحہ کیا جاے پس اوس حالت مین میت
معذب ہوتی ہی کہ نیاحت اوسکے امر سے قائم ہوئی اور جز این نیست کہ اسوجہ سے
جناب رسول خدا صلعم نے ایسا فرمایا کہ اہل جاہلیت کا معمول تھا کہ گریہ کرنا اور
نوحہ کرنا ضروری سمجھتے تھے اور وصیت کر جاتے تھے کہ نوحہ کیا جاے اور یہ امر
اون لوگون کا مشہور ہے پھر سید نعمۃ اللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ یہ بھی مراد ہو سکتی
ہی جو تمام بلاد مین معمول ہی کہ میت پر نوحہ کرتے ہین اور میت کے گناہون کے افعال

اسباب مومنین وغیرہ کے اور مثل اسکے اور اوصاف جنکو بین مین لاکر بیان کرنے
میت معذب ہوتی ہی اور وسائل الشیعہ کتاب التجارۃ مین جناب صادق ع سے
منقول ہے فرمایا کہ جس شخص پر خدا کسی نعمت کا انعام کرے اور وقت اوس نعمت کے
مزمار لاوے تو کفران نعمت کیا اور جو کسی مصیبت مین مبتلا ہوا اور وقت اوس
مصیبت کے نائحہ یعنی زن نوحہ کنندہ لاوے تو اوسنے کفران مصیبت کیا بیان نائحہ
وہ عورت ہے جسکا پیشہ یہ ہے کہ وقت مصیبت اوسے گھرون مین عرب بلاتے ہین
اور وہ میت کے حال کو اشعار وغیرہ مین بیان کرکے رولاتی ہی اور اُجرت پاتی ہے
اور از روے احادیث اُجرت اوسکی حلال ہی مگر درصورتیکہ میت کا حال باطل و
دروغ بیان کرے اور جناب صادق ع نے فرمایا کہ اُجرت مین نائحہ شرط نکرے بلکہ
جو پاوے وہ قبول کرلے اور اِس حدیث مین جو نائحہ لانے کی نسبت کفران کو
ارشاد فرمایا وہ محمول ہی اوس نائحہ پر جو الفاظ باطل سے نوحہ کرے اور شیخ حر عاملی
علیہ الرحمہ نے بھی ایسا ہی لکھا ہی اور کتاب مذکور مین ہے علی بن جعفر نے امام موسی
کاظم ع سے پوچھا نوحہ کرنے سے میت پر آیا درست ہی فرمایا کہ مکروہ ہے دوسری
روایت مین ہی کہ حضرت نے کراہت فرمائی - رسم چہارم جواز رونے کا اور
بین وماتم برپا کرنے کا میت پر اور استحباب رونے کا مومن پر
وقت زیادتی حزن اور تین دن کھانا کھلانے کا مصیبت مین -
وسائل الشیعہ مین راوی کہتا ہے کہ مین نے شکایت کی اپنی حالت کی جناب
صادق ع کی خدمت مین جو بسبب موت ایک فرزند کے طاری ہوئی تا اینکہ مین
خائف ہوا زوال عقل پر حضرت نے فرمایا کہ جب ایسی حالت ہو تو آنسو بہا ڈال
دے کہ باعث تسکین ہوگا اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ جب فرزند حضرت
رسول ص ابراہیم نے انتقال کیا تو جناب رسول خدا ص کی آنکھون سے آنسو جاری
ہوئے پھر فرمایا حضرت نے کہ ...

ہین اے ابراہیم اور دوسری روایت مین ہے کہ جب جناب رسول خدا صلعم کے پاس
خبر وفات جعفر بن ابی طالب و زید بن حارثہ آئی تو جب حضرت داخل مکان ہوتے
تھے تو بہت روتے تھے دونون پر اور فرماتے تھے کہ یہ دونو مجھسے باتین کرتے تھے
اور میرے مونس تھے اور وہ دونو چلے گئے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ رونے
والے پانچ ہین آدم ع و یوسف ع و فاطمہ ع و علی بن الحسین علیہم السلام تا آخر حدیث
مشہور اور جبکہ جناب رسول خدا صلعم جنگ احد سے مدینہ کی طرف واپس آئے
تو ہر مقتول کے گھر سے آواز نوحہ و بکا آئی اور مکان حمزہ عم حضرت سے آواز رو
نے کی نہ آئی پس فرمایا حضرت نے کہ حمزہ پہ کوئی رونے والا نہین ہے پس قسم کھائی
اہل مدینہ نے کہ نہ نوحہ کرین کسی میت پر اور نہ روئین مگر ابتدا کرین حمزہ کے پس
نوحہ و بکا کرین اون پر پس وہ لوگ آجتک ایسا کرتے ہین کہ حمزہ پر رو کے اپنے مردون پر
روتے ہین من لا یحضرہ مین امام محمد باقر ع سے منقول ہے فرمایا کہ قرار دیا جاوے
میت کے لیے ماتم تین دن اوس روز سے جسمین وہ مرا ہے اور وسائل مین کافی
مثل اسکے نقل کیا ہے لیکن اوسمین ہے کہ قرار دیا جائے اہل بیت کے لیے ماتم بیان
مجمع البحرین مین ہے کہ ماتم عرب کے نزدیک اجتماع عورتون کا ہے خیر و شر مین اور
بعضون کے نزدیک یہ ہے کہ ماتم اجتماع مردون اور عورتون کا ہے غم و شادی مین
پھر مخصوص ہو گیا اجتماع عورتون کا واسطے موت کے اور اس حدیث سے محض
تین دن ماتم برپا کرنے کا جواز ہے نہ چالیس روز یا چھ ماہ یا سال پھر جیسا معمول
اہل ہندوستان ہے اور وسائل مین جناب صادق ع سے منقول ہے فرمایا
کہ جب قتل ہوئے جعفر ابن ابی طالب تو حکم دیا جناب رسول خدا صلعم نے جناب
فاطمہ ع کو کہ کھانا پکاوین اسماء بنت عمیس کے لیے تین دن اور خود مع اپنی عورتون
جاوین پاس اونکے اور قیام کرین تین دن پس جاری ہوئی سنت کہ اہل مصیبت کے

اہل مصیبت کو کھانا کھلاوین اونکی طرف سے تین دن اور دوسری حدیث مین فرمایا
کہ کھانا کھانا پاس اہل مصیبت کے عمل اہل جاہلیت سے ہے اور سنت یہ ہے کہ اونکے
پاس کھانا بھیجین جیسا کہ حکم دیا تھا جناب رسول خدا ص نے آل جعفر کے باب مین
جب اونکی خبر موت آئی تھی مؤلف کہتا ہے کہ ان اطراف کا دستور ہے کہ جو
عورتین عزیز خاص ہین وہ دس دن اگر زن ماتم دار کے پاس قیام کرتی ہین
اور بعض مقامات پر ساری برادری کی صدہا عورتین دس روز یا چالیس روز تک
زن ماتم دار کے یہان اگر مقیم ہوتی ہین اور کھانا اونکا ذمہ ماتم دار رہتا ہی حالانکہ
احادیث سے اولاً تین روز ماتم برپا کرنا چاہیئے دوسرے جو عورتین آوین اونمین سے
کسی ایک ماتم دار کے تئین کھانا کھلانا چاہیئے نہ برعکس اسکے اور دسوان اور
بیسوان اور چالیسوان و چھ ماہی و برسی جو مثل وجوب قایم کر رکھا ہے علاوہ
اسکے کہ یہ کل امور داخل اسراف و مخالف سیرت ائمہ معصومین ع ہین باعث اذلال
ہین اون مومنین کے جو نادار ہین اور قدرت نہین رکھتے چنانچہ وسائل ابواب
سفر مین شہاب بن عبدربہ سے منقول ہے کہتے ہین کہ مین نے جناب صادق ع
کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ میرے حال اور تونگری سے خوب واقف ہین
پس جب مین کچھ مومنین کا ہمسفر راہ مکہ مین ہوتا ہون تو اونپر وسعت کرتا ہون
فرمایا کہ ایسا نکر اے شہاب اسلیے کہ اگر وسعت کی تو نے اور اونھون نے بھی وسعت
کی تو ایسی تکلیف مین تو نے اونھین ڈالدیا جنکی قدرت نہین رکھتے اور اگر کچھ بھی نہ کیا
اونھون نے تو باعث ذلت اونکا ہے اور حسین بن ابو العلا کہتے ہین کہ ہم زیادہ
بیس آدمیون سے مکہ کی طرف چلے اور ہر منزل پر ایک بکری مین اونکے لیے ذبح
کرتا تھا پس جب مین امام جعفر صادق ع کی خدمت مین گیا تو فرمایا کہ اے
حسین تو ذلیل کرتا ہے مومنین کو مین نے کہا مین پناہ مانگتا ہون خدا سے ایسے
امر سے فرمایا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ ہر منزل پر تو ایک بکری اونکے لیے ذبح کرتا تھا
مین نے عرض کیا کہ سوا رضاے خدا کے میرا کوئی اور مقصود نہ تھا ذبح کیا

کرے مگر اوسپر قدرت نہ رکھتا تھا پس مین نے کہا مین استغفار کرتا ہون اور پھر ایسا نکرونگا اور ابو بصیر کہتے ہین کہ مین نے خدمت جناب صادق ع مین عرض کیا کہ سفر کرے مرد ایسے گروہ کے ساتھ جو تونگر ہون اور وہ شخص اون سب مین کم مقدرت رکھتا ہو پس وہ لوگ خرچ کرتے ہون مال اپنا جیسے خرچ پر یہ شخص قادر نہو مثل اونکے فرمایا کہ مجھے محبوب نہین ہے کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے بلکہ سفر کرے اوسکے ساتھ جو اوسکا مثل ہو پس ظاہر ہوا کہ یہ سب امور اسراف اور طریقہ ائمہ معصومین ع کے خلاف اور موافق رسوم مشرکین اور باعث اذلال مومنین ہین اور ان وجوہ سے جاری رکھنا انکا خلاف مصلحت دنیا و دین اور ناجائز ہے۔ رسم پنجم اس بیان مین کہ نچاہیے ترک زینت میت کے لیئے زیادہ تین دن کے مگر زوجہ کو اور گریبان چاک کرنا مگر پدر و برادر کے لیئے اور چلانا اور استحباب سر و پا برہنہ کرنے کا صاحب مصیبت کو جنازہ مین من لایحضر مین جناب صادق ع سے منقول ہے فرمایا کہ نہین جائز ہے کیسے لیئے کہ ترک زینت کرے زیادہ تین دن سے مگر زوجہ کو اپنے زوج پر تا اینکہ عدہ اوسکا منقضی ہو اور وسائل الشیعہ ابواب العدد مین بحوالہ تہذیب مثل اسکے محمد بن مسلم سے منقول ہے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ حداد یعنی ترک زینت کرنا قرابت مند قرابت مند پر تین روز اور عورت اپنے شوہر پر چار مہینے دس دن بیان مجمع البحرین مین ہے کہ حداد ترک زینت ہے اور اوسی سے ہے حدیث الحداد للمرأة المتوفی عنہا زوجہا اور اوسی سے ہے حدت المرأة علی زوجہا یعنی حداد کیا عورت نے اپنے شوہر پر جبکہ حزین ہوا اوسپر اور لباس حزن پہنے اور ترک زینت کرے اور علامہ مجلسی زاد المعاد مین فرماتے ہین کہ مستحب ہے کہ تین دن تک دوسرے لوگ خصوصاً ہمسایہ لوگ صاحب مصیبت کے لیئے کہانا بھیجین اور

اسطرح کہ لباس رنگین نہ پہنے اور زینت نکرے اور ان اطراف کا دستور ہی کہ قرابت
عورتین میت پر چالیس روز یا ایک سال تک ترک زینت کرتی ہین خلاف احکام خدا و رسول
ہی اور وسائل ابواب دفن مین جناب صادق ع سے منقول ہی فرمایا کہ نہین سزاوار
ہی چلانا میت پر اور لباس کا شگافتہ کرنا اور ابو ہاشم جعفری کہتے ہین کہ امام حسن عسکری
علیہ السلام جنازہ امام علی نقی علیہ السلام مین نکلے اسطرح کہ گریبان چاک تھا تو ابن عون
نے لکھا حضرت کو کہ کس امام کو اپنے دیکھا یا کس امام سے آپکو خبر ملی جسنے اپنا گریبان ایسے
وقت مین چاک کیا تھا حضرت نے اوسکا جواب لکھا کہ اے احمق تو کیا جانے گریبان چاک
کیا تھا موسی نے ہارون پر اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ نہین سزاوار ہی چلانا میت
پر اور نہین صلاحیت رکھتا لیکن لوگ نہین جانتے اور صبر بہتر ہے اور جب امیر المومنین ع
صفین سے کوفہ تشریف لائے تو شامیون کی جانب سے گذرے اور لوگون کو کشتہ ہائے
صفین پر روتے پایا پس شرجیل شامی سے فرمایا کہ کیا تمھاری عورتین تمپر غالب آتی ہین
اس امر مین جسکو مین سن رہا ہون کیا نہین منع کرتے تم اس آواز کو اور وافی مین ہے
کہ جب انتقال کیا اسماعیل بن جناب صادق ع نے تو وہ جناب آگے بڑھے پابرہنہ اور
رداے شریف دوش پر نہ تھی اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ سزاوار ہے صاحب مصیبت
کے لیے کہ نہ ڈالے ردا اور فقط ایک کرتا پہنے رہے تاکہ پہچانا جائے اور دوسری حدیث
مین فرمایا کہ ملعون ہی ملعون ہی وہ شخص جو ردا اوتارے غیر کی مصیبت مین اور فرمایا جناب
صادق ع نے کہ سزاوار ہی صاحب مصیبت کے لیئے کہ اوتارے ردا اپنی تاکہ جانین لوگ
کہ یہ صاحب مصیبت ہی بیان ملا محسن کاشانی فرماتے ہین کہ مراد وضع رداے اوتارنا
اوسکا ہے جب دوش پر اوسے ڈالے ہوئے ہو اور نہ ڈالنا اوسکا ہی اگر اوتارے ہوئے ہو
اور نہین بعید ہی کہ استنباط کیا جائے تعلیل سے استحباب تغییر ہیئت لباس اون بلاد مین
جنمین ردا ڈالنے کا معمول نہین ہی اور فقہ الرضا ع مین ہے فرمایا کہ صاحب مصیبت
نہ اوٹھاوے جنازہ کو اور نہ مٹی دے اور مستحب ہے اوسکو کہ چلے سر و پا برہنہ آستین
چڑھائے ہوئے رسم ششم رونا ایک کا دوسرے کو دیکھکر مصیبت مین

صلی اللہ علیہ وآلہ کے آئی اور حضرت کو دیکھکر منھ پر خراش کیا پس وہ جناب رونے لگے اور
فرمایا افسوس افسوس کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ ص یہ کیا امر ہے فرمایا کہ شوق حبیب کا ہے
طرف حبیب کے اور کافی باب النوادر میں کتاب الجنائز کی حدیث طویل میں جناب
صادق ع سے منقول ہے کہ جب جناب امیر المومنین ع حسب ارشاد جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہما وآلہما واسطے لانے دختر رسول ص کے جو تحت عثمان میں تھیں اور اونکو عثمان نے
بہت مارا تھا تشریف لیگئے اور اونکو لانے لگے تو جناب رسول خدا ص بھی پیچھے سے
مکان عثمان کی طرف چل چکے تھے پس جب اون معظمہ نے حضرت کو دیکھا تو باواز بلند
رونے لگیں اور حضرت بھی رونے لگے اور عقاب الاعمال عقاب من استخف بصلوٰۃ
میں ہے ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں حمیدہ زوجہ جناب صادق ع کے پاس واسطے تعزیت
اون حضرت کے گیا پس وہ رونے لگیں اور میں بھی اونکے رونے سے رونے لگا الخ

رسم ہفتم کراہت نوحہ کی شب کو و جواز گریہ اشقیا پر

وسائل الشیعہ میں خدیجہ جناب سید الساجدین ع کی پوتی سے منقول ہے کہتی ہیں کہ سنا میں نے
اپنے چچا جناب امام محمد باقر ع سے کہ فرماتے تھے کہ جز این نیست کہ عورت کو ماتم میں ضرورت
نوحہ کی واسطے آنسو جاری کرنے کے ہوتی ہے اور نہیں سزاوار ہے اوسکو کہ کہے باطل
پس جب رات آوے تو نہ اذیت دے ملائکہ کو نوحہ کر کے اور عبد اللہ بن بکیر کہتے ہیں
کہ میں نے مارا جانا اعنگ میں ابو الخطاب کا سامنے جناب صادق ع کے بیان کیا اور
وقت بیان میں نے رقت کی حضرت نے فرمایا کہ تو اون لوگون پر افسوس و رنج کرتا ہے
میں نے کہا کہ نہیں لیکن میں نے آپکو کہتے سنا کہ جب جناب امیر المومنین ع نے جب اہل نہروان کو
قتل کیا تو صبح کو اصحاب اونحضرت کے اون لوگون پر رونے لگے پس امیر المومنین ع نے
فرمایا کہ تم رنج کرتے ہو اونپر اونھوں نے کہا کہ نہیں مگر ہمنے اوس الفت کو یاد کیا جو
آپس میں رکھتے تھے اور اس بلا کو یاد کیا جسے ہم لوگون نے اونپر وارد کی ہے پس اسی
سبب سے ہمنے اونکے حال پر رقت کی حضرت نے فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں اور

[illegible]

بعد ذکر اپنے اشرار امت کے کہ اون لوگون کو خدا زمین مین دھنساویگا اور اونکو مسخ کریگا پھر حضرت رونے لگے اور ہم لوگ بھی اوس جناب کو دیکھکر رونے لگے اور کہا کہ یا رسول اللہ کیون آپ روتے ہین فرمایا کہ رحم کہا کر شقیا پر اور انوار نعمانیہ حدیث معراج مین ہے کہ حضرت نے ایک شخص معمر کو دیکھا جو ایک کرسی پر بیٹھے ہین جب داہنی جانب دیکھتے ہین تو خوش ہوتے ہین اور ہنستے ہین اور جب بائین طرف دیکھتے ہین تو غمگین ہوتے ہین اور روتے ہین پس حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل یہ کون ہے اونھون نے جواب دیا کہ آپکے والد بزرگوار آدم ہین جب دیکھتے ہین اپنی اوس اولاد کو جو داخل جنت ہوتی ہین تو ہنستے ہین اور خوش ہوتے ہین اور جب دیکھتے ہین اوس اولاد کو جو داخل جہنم ہوتے ہین تو محزون ہوتے ہین اور روتے ہین۔ رشتہ ہشتم ثواب تعزیت مین خصوصاً زن پسر مردہ کو۔ وسائل الشیعہ مین جناب صادق ع سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ جو شخص تعزیت کرے کسی صاحب مصیبت کی تو اوسے بھی مثل ثواب صاحب مصیبت ثواب ہوگا بغیر اسکے کہ صاحب مصیبت کے ثواب مین کچھ کمی ہو اور امام محمد باقر ع نے فرمایا کہ مناجات موسی مین ہے کہ خدایا کیا ثواب ہے اوس شخص کا جو زن پسر مردہ کی تعزیت کرے فرمایا کہ سایا کرونگا مین اوسپر اوس روز کہ سوا میرے سایہ کے دوسرا سایہ نہوگا اور جناب صادق ع فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو شخص تعزیت کرے کسی غمگین کی تو قیامت مین ایک حلہ عطا کیا جائیگا اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ تعزیت مورث جنت ہے اور انوار نعمانیہ مین ہے کہ داود نے کہا کہ خدایا کیا جزا ہے اوس شخص کی جو تعزیت کرے غمگین کی اور اہل مصیبت کی تیری خوشنودی کے لیئے فرمایا کہ جزا اوسکی یہ ہے کہ مین اوسے ردائے ایمان اوڑھاؤنگا اور اوسکے ذریعہ سے جہنم سے محفوظ رکھونگا اور بسبب اوسکے داخل جنت کرونگا۔ رشتہ نہم اس بیان مین کہ تعزیت کب کرنی چاہیئے وسائل الشیعہ مین ہے کہ امام موسی کاظم ع تعزیت کرتے تھے قبل دفن اور بعد دفن کے اور فرمایا جناب

ہین کہ مراد وجوب سے استحباب ہو گدہی مولف کہتا ہے کہ منجملہ حقوق واجبہ مومن کے
اگریہ ہو تو کچھ بعید نہین ہے۔ رسم دہم کیفیت تعزیت مین۔ وسائل الشیعہ
مین ہے کہ جناب صادق ع نے ایک شخص کو تعزیت فرزند کی اور فرمایا کہ خدا بہتر ہے
تیرے فرزند کے لیے تجھسے اور ثواب خدا بہتر ہے تیرے لیئے تیرے فرزند سے پس
جب پھر بیتابی اوسکی حضرت نے سُنی تو دوبارہ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے رحلت پائی پس تجھے کیون حضرت سے تسلی نہین ہوتی اوسنے
عرض کیا کہ فرزند میرا گنہگار و بدکار تھا حضرت نے فرمایا کہ آگے اوسکے تین خصلتین
ہین شہادت لاالہ الا اللہ اور رحمت خدا اور شفاعت جناب رسول خدا م اور اون
تینون سے ایک چیز بھی اوس سے فوت نہو گی انشاء اللہ تعالے اور امام محمد تقی ع نے
ایک شخص کو لکھا کہ تو نے ذکر کیا ہے اپنی مصیبت کو جو بسبب علی فرزند تیرے علی
تجھپر واقع ہوئی اور تو نے ذکر کیا ہے کہ وہ محبوب ترین اولاد تھا تیرے نزدیک اور
اسی طرح خدا بھی فرزند وغیرہ سے وہی چیز لیتا ہے جو پسندیدہ تر ہوتی ہے اوس چیز
والے کے نزدیک تاکہ عظیم کرے اجر و ثواب صاحب مصیبت کو فاعظم اللہ
اجرک واحسن عزاک وربط علی قلبک انہ قدیر وعجل علیک
بالخلف پس عظیم کرے خدا تیرے ثواب کو اور نیک کرے تیرے صبر کو اور تسکین دے
تیرے قلب کو بدرستیکہ وہ قادر ہے اور تعجیل کرے خدا تجھے خلف کے عطا فرمانے
مین اور مین امید کرتا ہون کہ کرچکا انشاء اللہ تعالے اور جناب صادق ع ایک گروہ
کے پاس تشریف لے گئے جو مبتلائے مصیبت ہوئے تھے اور فرمایا اوسنے جبر اللہ
وهنکم واحسن عزاکم ورحم متوفاکم اور وافی مین موتاکم ہی یعنی
خدا قوت دے تمہارے ضعف مین اور نیک کرے صبر تمہارا اور رحم کرے تمہارے
مردہ پر بیان شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ تعزیت ائمہ علیہم السلام کی اپنے
اصحاب کے تئین بہت ہی جو مشتمل ہی ان معانی پر اور فرمایا جناب صادق ع نے ایک

تعزیت مین اتنا کافی ہے مجھے تعزیت مین یہ کہ دیکھے تجھے صاحب مصیبت در انوار النعمانیہ
مین ہے کہ کسی نے پوچھا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے کہ مصافحہ
تعزیت مین کیسا ہے فرمایا کہ باعث تسکین مومن ہے اور جو شخص کہ تعزیت کرے کسی
مصیبت زدہ کی تو اوسکے لیے مثل اوسکے ثواب ہے اور جب وہ جناب کسی کو تعزیت
فرماتے تھے تو کہتے تھے اَجَرَکُمُ اللّٰہُ وَرَحِمَکُمْ یعنی خدا تمھین ماجور کرے اور تمپر
رحم کرے اور جب تہنیت کرتے تھے تو فرماتے تھے بَارَکَ اللّٰہُ لَکُمْ وَبَارَکَ
عَلَیْکُمْ یعنی خدا تمھارے لیے مبارک کرے اور تمھارے اوپر مبارک کرے اور
جلد ہفدھم بحار کتاب المواعظ مین ہے کہ امام علی رضاؑ نے حسن بن سہل سے
تعزیت مین فرمایا کہ اَلتَّھْنِیَۃُ بِاٰجِلِ الثَّوَابِ اَوْلٰی مِنَ التَّعْزِیَۃِ عَلٰی
عَاجِلِ الْمُصِیْبَۃِ یعنی تہنیت اوس ثواب پر جو بدیر ملنے والا ہے بہتر ہے
تعزیت سے اوس مصیبت پر جو بتعجیل واقع ہوئی ہے رسم یازدھم ثواب
ترحم مین یتیم پر فرمایا امیر المومنینؑ نے کہ نہین ہے کوئی بندہ جو ہاتھ پھیرتا ہے
سر یتیم پر رحم کھاکر مگر عطا کرتا ہے خدا ہر بال کے عوض مین ایک نور بروز قیامت اور
مروی ہے کہ لکھتا ہے خدا اوسکے لیے بعدد ہر بال کے جسپر ہاتھ اوسکا پھرتا ہے ایک
حسنہ اور فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ جو شخص برا سمجھے اپنی قساوت قلب کو تو کسی یتیم سے
بلطف و مدارات پیش آوے اور اوسکے سر پہ ہاتھ اپنا پھیرے کہ قلب اوسکا نرم ہوجائیگا
باذن خدا اسلیئے کہ یتیم کے لیے ایک حق ہے اور مروی ہے کہ بٹھلاوے اوسکو اپنے خوان
طعام پر اور ہاتھ پھیرے اوسکے سر پر پس نرم ہوجائے گا قلب اوسکا اور فرمایا جناب
صادقؑ نے کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش الٰہی جنبش مین آتا ہے اور خدا فرماتا ہے
کہ کسنے میرے اس بندہ کو رولایا ہے جسکے والدین کو مین نے اوسکی صغرسنی مین
لے لیا ہے پس قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ نہ ساکت کریگا اوسکو کوئی بندہ مومن
مگر اوسپر جنت کو واجب کردونگا اور فقہ الرضاؑ مین ہے فرمایا کہ اگر یتیم کی تعزیت
کرنی ہو تو ہاتھ اپنا پھیر اوسکے سر پہ پھر فرمایا بعض مضمون کو کہ جو سابق مین بیان ہوا

امام موسی کاظم ع سے کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش اوسکے رونے سے حرکت مین آتا ہے
آخر تک مثل سابق کے رسم دوازدہم بیان عذاب مال یتیم کے
کھانے والے کا اور یہ کبائر سے ہے عقاب الاعمال مین جناب
صادق ع سے منقول ہے فرمایا کہ کتاب علی ع مین ہے کہ جو شخص کھاوے یتیمون کے
مال کو از روے ظلم کے تو پہونچے گا وبال اسکا اوسکی اولاد مین بعد اوسکے دنیا مین
پس بدرستیکہ خدا فرماتا ہے وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً
ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا یعنی
چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ کہ اگر چھوڑ جائین بعد اپنی اولاد کو تو خائف ہون اونپر
پس چاہیے کہ ڈرین خدا سے اور چاہیے کہ کہین قول راست آور لیکن آخر عمر مین
پس بدرستیکہ خدا فرماتا ہے اِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا
يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا بدرستیکہ وہ لوگ جو کھاتے
ہین مال کو یتیمون کے از روے ظلم کے جز این نیست کہ کھاتے ہین اپنے شکمون مین
آگ کو اور عنقریب داخل جہنم ہونگے اور صافی مین جناب صادق ع سے منقول ہے
فرمایا کہ جو شخص ظلم کرے کسی یتیم پر تو مسلط کریگا خدا اوسکو جو اوسپر ظلم کرے یا اوسکے
عقب یعنی اولاد پر یا اولاد کی اولاد پر ظلم کریگا پھر حضرت نے تلاوت فرمایا وَلْيَخْشَ
الَّذِينَ الآیہ اور فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب مجھے
معراج ہوئی آسمان پر تو دیکھا مین نے ایک گروہ کو جنکے اندرون مین آگ بھری
جاتی ہے اور اونکے مبرز سے نکلتی ہے پس مین نے کہا کہ یہ کون لوگ ہین اے جبرئیل
اونھون نے عرض کیا کہ یہ وہ لوگ ہین جو یتیمون کا مال از روے ظلم کے کھاتے
تھے اور امام محمد باقر ع نے فرمایا کہ کھانے والا مال یتیم کا آویگا بروز قیامت اسطرح
کہ آگ اوسکے شکم مین روشن ہوگی تا اینکہ خارج ہوگا زبانہ آتش اوسکے دہان سے
اور اہل قیامت اوسکو پہچانینگے کہ یہ کھانے والا ہے مال یتیم کا اور وسائل الشیعہ

پرورش کرے کسی یتیم کی تا اینکہ یتیمی اوسکی منقطع ہو یا وہ مستغنی ہو بسبب اپنے نفس کے
تو واجب کریگا خدا اوسکے لیے جنت کو جسطرح واجب کیا ہی جہنم کو اوس شخص کیلیے
جو کھائے مال یتیم کو اور امام رضاؑ نے جواب مسائل محمد بن سنان مین ارقام فرمایا
کہ خدا نے کھانا مال یتیم کا از روے ظلم کے بوجہ بہت سی علتون کے جنمین فساد تھا
حرام کیا اول اونکے یہ ہی کہ جب انسان مال یتیم کو از روے ظلم کے کھائے تو مدد کیا اوسنے
اعانت کی اوسکے قتل پر اسلیے کہ یتیم مستغنی نہین ہی اور نہ بوجہ اپنے نفس کا اوٹھا سکتا اور
نہ اپنی کیفیت سے واقف ہی اور نہ اوسکے لیے کوئی ایسا ہی جو اوسکی کفایت کرے مثل والدین
کے پس جب اوسکا مال کھا لیا تو گویا اوسکو قتل کیا اور اوسکو فقر و فاقہ مین ڈالدیا مع
ذالک خدا نے حرام کیا ہی اوسپر اور گردانی واسطے اوسکے عقوبت اپنے قول مین ولیخش
تا آخر آیہ اور مثل قول امام محمد باقرؑ کے کہ خدا نے وعدہ کیا ہے اوس شخص کیلیے
جو مال یتیم کو کھائے دو عقوبت کا ایک عقوبت دنیا مین اور دوسری آخرت مین پس
تحریم مال یتیم باعث بقاے یتیم ہی اور استقلال اوسکا ہی بذات خاص اوسکے اور سلامتی
ہے واسطے اوسکی اولاد کے کہ لاحق ہوگا اونھین جو اسکو لاحق ہوگا اسلیے کہ خدا نے
اوسمین وعدہ عقوبت فرمایا ہی مع ذالک جب یتیم بالغ ہوگا تو وہ آمادہ اپنے بدلا لینے کیلیے
ہوگا اور عداوت و بغض و کینہ تا زمان موت قائم رہیگا اور وسائل باب تعیین الکبائر
مین باحادیث کثیرہ مال یتیم کے کھانے کو گناہان کبیرہ مین شمار فرمایا ہے
خاتمہ ذکر بدعت مین اور اس مین چند امور ہین۔ امر اول تعریف
بدعت مین۔ جلد اول بحار مین منقول ہے کہ ایک شخص خدمت امیرالمومنینؑ
مین آیا اور عرض کیا کہ مجھے خبر دیجیے کہ سنت و بدعت و جماعت و فرقہ کیا ہے امیرالمومنینؑ
نے فرمایا اَلسُّنَّةُ مَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صؐ وَالْبِدْعَةُ مَا اُحْدِثَ مِنْ بَعْدِہٖ
یعنی سنت وہ ہی جسے عمل کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اور بدعت وہ ہی
جو حادث کیا گیا [illegible]

بیان فرمائی وہ بغرض الزام مخالفین ہی کہ سُنت وطریقہ ائمہ ہدی علیہم السلام کو مثل قول
وفعل رسولؐ نہین سمجھتے واعمال بتدعہ بعد رسولؐ کو مثل تراویح ونماز ضحیٰ وغیرہ کے
حجت سمجھتے ہین والا سُنت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسنت ائمہ ہدی علیہم السلام مین
سرِمو فرق نہین ہے اور صافی تفسیر سورہ مائدہ تحت آیہ وَمَن يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ
مین جناب صادق ع سے منقول ہی فرمایا اَدْنیٰ مَا يَخْرُجُ بِهِ الرَّجُلُ عَنِ الْاِسْلَامِ
اَنْ يَرَى الرَّاْيَ بِخِلَافِ الْحَقِّ فَيُقِيْمَ عَلَيْهِ یعنی ادنے وہ چیز جس سے انسان
اسلام سے خارج ہو جاتا ہی یہ ہی کہ اوسکی رائے مین وہ رائے حق ہو جو خلاف واقع
وحق ہوا۔ قائم رہے اوسپر بیان خلاف واقع کل وہ امور ہین جو سابق مین جابجا
بیان ہو چکے ہین اور امر دوم وسوم بدعت مین بصراحت بیان ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ
اور جلد اول بحار مین ہی فرمایا جناب صادق ع نے کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے منبر پر يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ ان افضل الهدی هدی
محمد وخیر الحدیث کتاب اللہ وشر الامور محدثاتها الا وکل بدعة
ضلالة الا وکل ضلالة ففی النار بدرستیکہ افضل ہدایت ہدایت محمد ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ اور بہترین حدیث کتاب خدا ہی اور بدترین امور نئے ہین جو ایجاد
کیے جائین آگاہ ہو کہ ہر بدعت ضلالت ہی آگاہ ہو کہ ہر ضلالت جہنم مین ہی بیان
علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بدعت ہر وہ رائے یا دین یا حکم یا عبادت ہی
جو نہ وارد ہو شارع علیہ السلام سے خاص کر اور نہ ضمن حکم عام مین اور اسی سے
ظاہر ہوتا ہی بطلان اوس امر کا جسے ہمارے بعض اصحاب نے بمتابعت عامہ ذکر کیا ہی
کہ بدعت منقسم ہوتی ہی ساتھ احکام خمسہ کے یعنی بدعت محرمہ وواجبہ ومکروہہ ومستحبہ
وجائزہ اور کافی مین ہی فرمایا جناب صادق ع نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا نے
کہ کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار یعنے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر
گمراہی جہنم مین ہے بیان مُلّا خلیل قزوینی علیہ الرحمہ شرح فارسی کافی تفسیر بدعت مین

بہم پہونچے اور ملا صالح علیہ الرحمہ شرح کافی شرح حدیث مذکور مین لکھتے ہین کہ نتیجہ یہ نکلا کہ
کل بدعت جہنم مین ہی اور اسمین دلالت ہی اس امر پر کہ ہر بدعت حرام ہی خواہ وہ متعلق
ہو مکروہ سے یا مباح سے یا سوا ان دونو کے دیگر احکام سے اسلیئے کہ زیادتی احکام دین
مین یا کمی اوسمین ازروے رائے کے حرام ہے اور ترک اوسکا واجب ہی اور اختلاف
کیا ہے علمائے تفسیر بدعت مین پس بعض نے کہا ہی کہ جو چیز نہ تھی زمان نبی مین وہ بدعت
ہے اور فاضل اردبیلی نے فرمایا کہ بدعت ہر وہ عبادت ہی جو مشروع ہو از روی اصل کے
پھر حادث کیجائے بغیر دلیل شرعی کے یا کوئی دلیل شرعی دلالت کرے اوسکے نفی پر
بیان ان تصریح اسکی آیندہ کلام مجلسی علیہ الرحمہ سے عنقریب معلوم ہوگی اور ملا صالح علیہ الرحمہ
باب البدع کی ایک حدیث کی شرح مین لکھتے ہین کہ بدعت کل وہ چیز ہے جو مخالف ہو
کتاب و سنت و طریقۂ رسول صلعم کے اور شبہہ کل باطل ہی جو خیال وہمی مین بصورت حق
آوے اور کتاب الاستغاثۃ فی بدع الثلثۃ مین ہی اور یہ کتاب تالیف ابن میثم بحرانی
شارح نہج البلاغہ سے ہے جیسا کہ مجمع البحرین مین ہے یا تالیف ابو القاسم علی بن احمد
الکوفی سے ہے اور اسکو کتاب البدع بھی کہتے ہین اور مجھکو عاریۃً دستیاب ہوئی ہے
پس کتاب مذکور بدعات اول مین لکھتے ہین کہ جس امر مین کتاب و سنت نہو وہی بدعت
ہی اور کل بدعت متروک ہی نزدیک اہل دین کے پھر بدعات ثانی مین لکھتے ہین کہ اجماع
کیا ہی لوگون نے اس قول نبی پر کہ فرمایا کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ
فی النار یعنی ہر نئی بات بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم مین ہی اور
علامہ مجلسی علیہ الرحمہ عین الحیوۃ مین فرماتے ہین اور چونکہ کلام علامہ مذکور کثیر الفوائد
ہی لہذا باوجود طوالت کے اکثر اوسکا ملخصاً نقل ہوتا ہی فرماتے ہین کہ آگاہ ہو کہ حق
سبحانہ و تعالے نے ہر پیغمبر کو پیغمبران اولو العزم سے جسکو مبعوث کیا ایک شریعت اوسکے لیے
مقرر کی موافق مصلحت اوس زمانہ کے اور جب دوسرا پیغمبر اولو العزم بعد اوسکے مبعوث
ہوتا تھا تو موافق حکمت و مصلحت اہل زمان کے چند احکام پیغمبر سابق بدل کردیئے جاتے تھے

جسطرح طبیب اول بیماری مین بیمار کے لیئے ایک دوا وغذا تجویز کرتا ہی اور درمیان بیماری کے دوسری دوا و غذا اور آخر بیماری مین دوسری دوا تجویز کرتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اول بیماری مین تبرید دیتا ہو اور آخر مین تسخین چنانچہ مثلاً قوم حضرت موسیٰ بڑی سرکش تھی تو انکے اصلاح کے لیئے تکالیف شاقہ مقرر فرمائین تھین مثل اسکے کہ اگر پیشاب کسی مقام پر بدن کے گر پڑتا تھا تو اوسکو تراشنے کا حکم تھا تاکہ پاک ہو اور قصاص مین اونپر مقرر کیا تھا کہ اگر ایک دوسرے کو قتل کرے تو قصاص لیتے تھے اور عفو جائز نہ تھا اور امت جناب عیسیٰ مین چونکہ لوگ ملائم و ہموار تھے جہاد اون سے ساقط کیا تھا اور فرمایا کہ اونکو موعظہ و نصیحت کر کے ہدایت کرین اور اونکو حکم رُہبانیت و گوشہ گیری و سیاحت کا فرمایا اور کسی کے قتل کرنے مین دیت اور عفو اونپر مقرر فرمایا اور امت پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ و آلہٖ چونکہ درمیانی حالت رکھتی تھی تو احکام کو بھی اونکے درمیانی حالت سے مقرر فرمایا چنانچہ قتل نفس مین اونکو اختیار دیا کہ قصاص لین یا دیت لین یا عفو کرین اور اسیطرح تمام احکام مین اور رسالقاً ابواب نبوت مین مین نے بیان کیا ہی کہ عقول خلائق عاجز ہین اس سے کہ احاطہ کرین حُسن و قبیح عقلی سے خصوصیات شریعت کو پس ہر حکم شرع مین جو کچھ صاحب شرع نے حکم دیا ہے اوسی طرح عمل کرنا چاہیے اور اپنی عقل ناقص سے اختراع عبادتون اور بدعتون کا نہ کرنا چاہیے کہ موجب ضلالت و گمراہی ہے اور شیطان سے دھوکھا نہ کھانا چاہیے کہ یہ عبادت مجھے پسند آتی ہے اور یہ اس طریقہ سے عمل کرنے مین مجھکو تقرب خدا ہوگا اسلیئے کہ ہماری عقلہاے ناقص جو ہزارہا نقص سے مخلوط ہین ایسی نہین ہین کہ اونسے نزدیکی و دوری خدا کو سمجھہ سکین بلکہ عقول انبیا و اوصیا قابلیت اوسکی سمجھنے کی رکھتے ہین چنانچہ کشیش نصرانی کہتا ہے کہ مجھے یہ گمان ہے کہ وہ عبادت و ریاضت جو باعث ہلاکت ہو باعث تقرب ہوتی ہے حالانکہ ہر چند اس طریقہ سے عبادت کرے کفر و عناد زیادہ بڑھتا جاتا ہے اور خدا سے دور تر ہوتا جاتا ہے

ا گاہ ہو کہ بدعت عبارت اوس سے ہی کہ کوئی امر دین مین حرام کرین کہ خدا نے اوسے
حرام نہ کیا ہو یا اوس امر کو جسے خدا نے حرام کیا ہو اوسے حلال کرین یا اوس امر کو جسکو خدا نے
مکروہ نہین کیا ہے مکروہ کرین یا اوس امر کو واجب قرار دین جسکو خدا نے واجب
نہین کیا یا اوس امر کو مستحب قرار دین جسکو خدا نے مستحب نہین قرار دیا ہی اگرچہ
باعتبار کسی خصوصیت کے ہو مثل اسکے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ نماز ہر وقت مستحب
ہے اگر کوئی شخص اس عنوان سے نماز پڑھے کہ چونکہ ہر وقت سنت ہی اور یہ ایک وقت
ہی اون اوقات سے پس مین اسوقت نماز پڑھتا ہون تو یہ باعث ثواب ہی اور اگر وہ کا
رکعت نماز وقت غروب آفتاب بجا لاوے اس عنوان سے کہ مخصوص یہ وقت ایسا ہے
جسمین خدا نے مجھسے نماز چاہی ہے تو بدعت ہو جائیگی اور حرام ہے جیسا کہ عمر نے وقت
صبح چھ رکعت نماز مقرر رکھی ہے کہ اوسوقت بعنوان سنت پڑھنا چاہیے اور اسی سبب سے
وہ بدعت و حرام ہوئی اور ہمارے ائمہ علیہم السلام نے اوس سے ممانعت فرمائی ہے
اور اسیطرح اگر کوئی شخص نماز سنتی کو تین رکعت پڑھے ایک سلام سے چونکہ یہ ترتیب
نماز سنت کی پیغمبر سے ہمکو نہین پہونچی بدعت و حرام ہوگی یا اگر کوئی شخص ہر رکعت مین
دو رکوع کرے تو حرام ہے اور اسی طرح کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو ہر وقت کہنا سنت
ہی اور بہترین اذکار سے ہے اگر کوئی شخص قرار دے کہ بعد نماز صبح کے اوسکا ایک ہزار
پانچسو مرتبہ پڑھنا سنت ہے اور خصوص اس عدد کو خاص کر جانب شارع سے
مقرر سمجھے یا خود قرار دے اور اس خصوصیت کو عبادت سمجھے تو بدعت ہے اور
بدعت دین مین بدترین معاصی سے ہے اور امتیاز شیعہ کا سُنّی سے اسیطرح ہوا کیا ہی
کہ شیعہ حسب ارشاد اپنے ائمہ علیہم السلام کے عمل کرتے رہے اور سنیون نے چونکہ
ہاتھ اپنا متابعت سے اونحضرات کے اوٹھا لیا ہے اپنی عقلہاے سخیف سے دین مین
بدعت کرتے ہین اور اوسپر عمل کرتے ہین اور ہمارے ائمہ علیہم السلام اسکی مذمت
کرتے آئے ہین پھر مجلسی علیہ الرحمہ نے حدیث سابق الذکر و دیگر احادیث کو مذمت
بدعت مین بیان فرمایا ہی پھر اذکار کے بیان مین بعد ذکر احادیث مذمت دار ہے بلند

تکبیر و تہلیل کرے جو طریقہ ... کا ہے ... بدعت ہین تو

جان چکا کہ اس قسم کے امور جو شارع سے وارد نہوئے ہون اوسکو اچھا سمجھ کے
عبادت کرنا بدعت ہی اور سید نعمۃ اللہ جزائری رحمہ اللہ انوار نعمانیہ نور قمری
مین بعد اپنے خواب کے لکھتے ہین کہ قول لا الٰہ الا اللہ مستحب ہے ہر وقت مین
پس اگر کوئی شخص عدد خاص اوسکا کسی خاص دن مین معین کرکے پڑھے تو اوسنے
بدعت کی ذکر خدا مین اور اسیطرح تمامی عبادات مستحبہ کا حال ہے اور جلد اول
بحار مین ابو لبید بحرانی سے منقول ہے کہ ایک شخص مکہ کی خدمت امام محمد باقر ع مین
آیا اور کہنے لگا کہ آپ کہتے ہین کہ نہین ہے کوئی چیز مگر اوسکے لیئے حد ہے حضرت نے
فرمایا کہ ہان مین کہتا ہون کہ نہین ہی کوئی صغیر یا کبیر مگر یہ کہ خدا نے اوسکے لیئے حد معین
کی ہے جب اوس حد سے تجاوز کرے تو بدرستیکہ تجاوز کیا حد خدا سے اوس باب مین
الخ اور فصول المہمہ فی اصول الائمہ مین جناب صادق ع سے منقول ہے
فرمایا کہ جمیع حمد اوس خدا کے لیئے جسنے نہین چھوڑی کوئی چیز مگر اوسکے لیئے ایک حد
قرار دی اور جناب صادق ع فرماتے ہین کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ نے سعد بن عبادہ سے کہ بدرستیکہ خدا نے ہر چیز کے لیے حد مقرر کی ہی
اور جو شخص تجاوز کرے کسی ایک حد منجملہ حدود خدا سے تو اوسکے لیئے بھی حد مقرر
کی ہے اور فرمایا جناب صادق ع نے کہ ہر چیز کے لیئے حد ہے اور جو شخص کہ تجاوز
کرلے اوس حد سے تو اوسکے لیئے بھی حد ہے اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی چیز مگر اوسکے
لیے حد ہے مثل حدود میرے مکان کے پس جو چیز راستہ مین ہی وہ راستہ کی ہے
اور جو چیز گھر مین ہے وہ گھر کی ہی بیان حد معین کرنا شارع کا کام ہے پس جو شخص
حد شرع سے تجاوز کرے یا غیر معین چیز کو اپنے دل سے محدود کرے تو وہ بدعت
ہوگی اور حد خدا سے متجاوز ہوگی اور کسی چیز مین حد خدا بغیر کلام معصوم کے معلوم
نہین ہوسکتی اور جو چیز بدلیل انحضرات کے کلام کے نہوگی اور اونکے حدود سے
خارج ہوگی وہی حد خدا سے متجاوز ہوگی اور خدا نے چند آیات مین اپنی حد سے

حُدُوْدَ اللہِ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی جو تجاوز کرے حدود خدا سے پس
وہ لوگ ظالم ہین اور سورہ نسا مین فرماتا ہے وَمَنْ یَّعْصِ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ
حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْھَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ یعنی جو شخص
کہ معصیت کرے خدا و رسولؐ کی اور تجاوز کرے حدود خدا سے تو اوسکو ہمیشہ داخل
جہنم فرمائیگا اور واسطے اوسکے عذاب شدید ہے اور سورہ طلاق مین فرماتا ہے تِلْکَ
حُدُوْدُ اللہِ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ یعنی یہ ہین حدود
خدا اور جو شخص کہ تجاوز کرے حدود خدا سے پس بدرستیکہ اوسنے ظلم کیا اپنے نفس پر
اور مستحق عذاب ہوا اور جلد ہفتم بحار کے باب اول مین چند حدیثین اس مضمون کی
منقول ہین منجملہ اونکے ہے کہ فرمایا امام محمد باقرؑ نے کہ زمین خالی نہین ہوتی مگر
یہ کہ اوسمین کوئی شخص ہم ائمہ سے ہوتا ہے جو حق کو پہچانتا ہے پس جب لوگ
کچھ حق مین زیادہ کرتے ہین تو وہ بتا دیتا ہے کہ یہ زیادہ کردیا اور جب حق مین کم کردیتے
ہین تو بتا دیتا ہے کہ اوس مین کم کردیا اور اگر ایسا نہوتا تو نہ پہچانا جاتا حق باطل
سے راوی کہتا ہے کہ واللہ یہ حدیث سُنی مین نے امام محمد باقرؑ سے واللہ سُنی
مین نے یہ حدیث حضرت سے بیان یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جو چیز دین کے
نادانستگی مین لوگ کم و زیادہ کرتے ہین اوس سے معصوم متنبہ فرماتا ہے اور
چونکہ فی زماننا معصوم تک وصول دشوار ہے اگر اس حال مین کوئی چیز کم و زیادہ
ہوجائے تو اوسکا معلوم ہونا فی الجملہ عسیر ہے لیکن اوس کلام معصوم سے جو
کتب معتبرہ مین مذکور ہے اگر تجاوز نکرے تو بلائے کمی و زیادتی دین بھی محفوظ
رہے اور جو امور کہ یقیناً کلام معصوم سے ماخوذ نہون اونکے بطلان مین لوگونکا کسیطرح
شک ہی نہین ہے اور آئندہ وہ امور بیان ہونگے جو بالکل کلام معصوم سے
ماخوذ نہین بلکہ ایجادی اور دین خدا مین تحریف ہین اعاذنا اللہ من الضلال

بچے دو خصلتون سے جن مین لوگ ہلاک ہوے ان تدین اللہ بالباطل وتفتی الناس
بما لا تعلمو یعنی مین منع کرتا ہون اس سے کہ اطاعت کرے تو خدا کی ساتھ باطل کے
اور وہ فتوی دے لوگون کو جسے نہین جانتا بیان مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ان
تدین اللہ کے یہ معنی ہین کہ اطاعت کرے تو دین باطل سے یا عمل بدعت سے
اور کافی مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے عبد الرحمان بن حجاج سے
کہ پرہیز کر دو خصلتون سے کہ اون مین لوگ ہلاک ہوے ایاک ان تفتی الناس
برائک او تدین بما لا تعلمو یعنی پرہیز کر اس سے کہ لوگون کو فتوے دے
اپنی رائے سے یا عمل کر اوسپر جسے نہین جانتا بیان ملا صالح علیہ الرحمہ شرح
کافی مین لکھتے ہین یعنی کہ پرہیز کر اس سے کہ عبادت کرے تو اوس چیز سے جسے
نہین جانتا اور اخذ کرے دین کو بغیر علم کے پس خارج ہو جائے گا دین خدا سے
اور ہلاک ہوگا اسلیئے کہ دین حق عبارت ہے مجموع اون قوانین سے جنکو خدا نے
رکھا ہے پاس اپنے نبیؐ کے واسطے اصلاح خلق کے ساتھ علم الٰہی اور امر ربانی کے
اور واسطے اونکے حد ہے مثل حدود مکان کے اور نہین معلوم ہوتی وہ مگر بہ تعلیم
نبیؐ یا تعلیم قائم مقام کے اوسکے پس جو شخص کہ اخذ کرے کسی دین کو اور اعتقاد
کرے اوسپر اور عبادت خدا کرے ساتھ اوسکے در حالیکہ نہو اوسکے پاس ایسا علم
جو منسوب ہو طرف اون حضرات کے تو وہ خارج ہے دین حق سے بلکہ دین ایجادی
اور بدعت ہے اور بدعت کرنے والا ہلاک ہونے والا ہے امر دوم بعض وہ
امور جسکا بدعت ہونا بصراحت مذکور ہے۔ بحار الانوار جلد سیزدہم
مین ابو ہاشم جعفری سے منقول ہے کہ مین ایک روز پاس جناب امام حسن عسکری علیہ السلام
کے بیٹھا تھا کہ فرمایا اوس جناب نے کہ جب قائم علیہ السلام ظہور فرمائینگے تو حکم دینگے
سینار و بلندی مساجد کے گرانیکا پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ کس وجہ سے
ایسا کرینگے پس وہ جناب میری طرف متوجہ ہوے اور فرمایا معنی ھذا انھا
محدثۃ مبتدعۃ لم یبنھا نبی ولا حجۃ یعنی وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ

خدا نے **بیان** ہر چند اس حدیث مین مخصوص منارہ و بلندی مساجد کی بنانے کو
بدعت ارشاد فرمایا مگر وجہ عام فرمائی پس جو امر دین مین نبیؐ یا وصیؑ نبیؐ کی جانب سے
نہو وہی بدعت ہے اور وسائل الشیعہ حدیث حلبی مین ہے کہ کسی نے جناب
صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مساجد سایہ دار مین نماز مکروہ ہے فرمایا ہان لیکن
تمھین ضرر نہین ہے آج کل کے دنون مین یعنی زمان تقیہ مین اور اگر عدل و داد
ہوتا تو دیکھتے تم کہ کیسی مسجد بنائی جاتی ہے اور فرمایا کہ ارشاد کیا امام محمد باقرؑ نے
کہ پہلے جس امر مین قائمؑ ابتدا کرینگے وہ سقوف مساجد ہین پس توڑین گے اونکو اور
حکم کرینگے عریش بنانے کا مثل عریش موسیٰ کے اور عریش چھپر ہے درخت خرما کے
پتے و ڈالیون کا اور دوسری حدیث مین امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے
کہ جب قائم علیہ السلام ظاہر ہون گے تو نہ باقی رہیگی کوئی مسجد جس مین کنگرہ ہوگا مگر وہ
جناب اوسکو گرا دینگے اور **اصول کافی** مین ہے ابو العباس کہتے ہین کہ پوچھا مین نے
جناب صادق علیہ السلام سے کہ کیا ہے ادنے وہ چیز جس سے انسان مشرک ہوجاتا ہے
فرمایا من ابتدع رایا فاحب علیہ او ابغض علیہ یعنی جو شخص ابتداع کرے
کوئی راے یعنی نئی راے نکالے جو شرع مین نہو اور اوسکے ماننے والے سے دوستی کرے
اور اوسکے نا ماننے والے سے دشمنی کرے اور برید عجلی کہتے ہین کہ مین نے پوچھا امام
محمد باقر علیہ السلام سے کہ ادنے وہ چیز جس سے بندہ خدا مشرک ہوجاتا ہے کیا ہے
فرمایا من قال للنواۃ انہا حصاۃ وللحصاۃ انہا نواۃ ثم دان بہ یعنی جو
شخص خرمہ کے بیج کو سنگریزہ کہے اور سنگریزہ کو خرمہ کا بیج کہے پھر ایمان لاوے اوسپر
بیان ملا خلیل قزوینی شرح کافی مین لکھتے ہین کہ شرک کے معنی شریک کرنا دوسرے کو
ساتھ خدا کے ربوبیت مین ہے اور سید نعمۃ اللہ جزائری علیہ الرحمہ انوار نعمانیہ کلام طویل سے
لکھتے ہین کہ شرک تین قسم کے ہین ایک شرک جلی اور وہ عبادت اصنام وغیرہ ہے دوسرے
شرک خفی

عبادت مین شریک کرتا ہے پھر سے شرک کی اور وہ [illegible]

کہ کوئی چیز باعتقاد متغیر کیجائے اوس حالت سے جسپر وہ ہے اسلیئے کہ تجھے معلوم ہو چکا ہی
کہ خدا نے ہر چیز کو اوسکے محل و موقع پر رکھا ہے پس جو شخص کسی چیز کو متغیر کرکے بجالاوے
تو وہ مشرک ہوگا اور یہی معنی حدیث برید عجلی کے ہین پھر حدیث سابق کو بیان کیا پھر
فرمایا کہ شیخ بہاء الدین عاملی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شاید مراد امام محمد باقر علیہ السلام کی
یہ ہو کہ جو شخص اعتقاد کرے کسی چیز کا دینیات سے اور واقع مین وہ اوس طرح نہو تو
وہ ادنے شرک ہے ہرچند مثل اس اعتقاد کے ہو کہ خرمہ کا بیج سنگریزہ ہے اور سنگریزہ
خرمہ کا بیج ہے پھر ایمان لاوے اوسپر اور وسائل الشیعہ مین محمد بن مسلم سے منقول
ہے کہ مین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم لوگ تعویذات مشہور کو استعمال
مین لاوین حضرت نے فرمایا کہ نہین مگر وہ جو قرآن سے ہو بدرستیکہ امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے تھے ان کثیرا من الرقی والتمائم من الاشراک یعنی بہت سے افسون
و تعویذات شرک ہاے خدا سے ہین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ان کثیرا
من التمائم شرک یعنی بہت سے تعویذات شرک ہین بیان اور احادیث مین ہے
کہ قرآن سے یا جس چیز کا علم رکھتا ہو اور مجہول نہو اور وہ چیز جس مین ذکر خدا ہو ان
سب سے تعویذ ہو سکتا ہے اور چونکہ صوفیون و پیرزادون نے بہت سے نقوش
و ہندسے تعویذات مین ایجاد کیئے ہین لہذا عام تعویذون سے اجتناب لازم ہی تا انکے
منسوب و منقول ہونا اونکا ائمۂ اطہار علیہم السلام سے معلوم ہو اور کافی باب شرک
مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے من اطاع رجلا فی معصیۃ
فقد عبدہ یعنی جو شخص کہ اطاعت کرے کسی شخص کی کسی معصیت مین پس بدرستیکہ
اوسکی عبادت کی اوسنے بیان علامہ فخر الدین طریح نجفی مجمع البحرین مین بعد نقل حدیث
لکھتے ہین کہ بعض عارفین نے کہا ہے کہ شاید تو یہ گمان کرے گا کہ اس حدیث مین جو
طاعت کو عبادت اہل معاصی کے فرمایا وہ ایک قسم کی درگذر پر فرمایا نہ حقیقت پر حالانکہ
ایسا نہین ہے بلکہ وہ حقیقۃً ہے اسلیئے کہ عبادت نہین ہے مگر خضوع و فروتنی و تذلل

قرار دی ہے پس فرمایا ہے افرایت من اتخذ الٰھہ ھوا یعنی دیکھا تونے اوسے جسنے خدا اپنا اپنی خواہش نفسانی کو بنایا ہے اور قرار دیا طاعت شیطان کو عبادت اوسکی پس فرمایا الم اعھد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان یعنی کیا ہمنے عہد نہین کیا ہے تمہاری طرف اے اولاد آدم کہ عبادت نکرو شیطان کی اور جلد ہفتم بحار الانوار مین امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے من اصغی الی ناطق فقد عبدہ فان کان الناطق عن اللہ عز وجل فقد عبد اللہ وان کان الناطق عن ابلیس فقد عبد ابلیس یعنی جو شخص میل کرے طرف کسی کلام کنندہ کے پس بدرستیکہ اوسنے عبادت کی اوسکی پس اگر کلام کنندہ خدا کی طرف سے کہہ رہا ہے تو اوسنے خدا کی عبادت کی اور اگر کلام کنندہ شیطان کی طرف سے کہہ رہا ہے تو اوسنے شیطان کی عبادت کی اور انوار نعمانیہ نور کذب مین ہے کہ فرمایا معصوم نے من استمع الی قائل فقد عبدہ فان کان یحدث عن اللہ فقد عبد اللہ وان کان یحدث عن الشیطان فقد عبد الشیطان یعنی جو سنے کسی کلام کنندہ کے قول کو پس اوسنے عبادت کی اوسکی پس اگر وہ خدا کی جانب سے کہہ رہا ہے تو اوسنے خدا کی عبادت کی اور اگر شیطان کی طرف سے کہہ رہا ہے تو اوسنے شیطان کی عبادت کی بیان سید نعمۃ اللہ جزائری لکھتے ہین کہ مراد شیطان کی طرف سے جھوٹے قصے ہین یا ہجو یا غیبت مومنین کی ہے یا مثل اسکے اور اس زمانہ مین جو مشہور قصے ہین جنھین بنایا ہے مثل قصہ رستم وعنتر وحمزہ وامثال اسکے پس سُننے والا انکا عبادت کنندہ شیطان ہے اور شاید کہ تو گمان کرتا ہے کہ عبادت محض نماز وامثال اسکے ہین اور یہ گمان غلط ہے اسلیئے کہ تونے سنا ہے قول خدا شان مین اہل کتاب مین کے اتخذوا احبارھم ورھبانھم

نہ روزے رکھے اونکے لیئے اور اگر طلب کرتے اونکو طرف ان دونو کے تو نہ قبول
کرتے لیکن حلال کیا اونکے لیے حرام کو اور حرام کیا اونکے لیے حلال کو پس قبول
کیا اونہون نے اونکے اقوال کو پس اسی وجہ سے اونکو خدا فرمایا اور مجلسی علیہ الرحمہ
عین الحیوۃ ذکر کذب مین فرماتے ہین کہ جملہ وہ چیزین جو مذموم ہین بلکہ زیادہ حرمت
اون مین ہے وہ نقل دروغ ہے مانند قصہ حمزہ اور جملہ قصہ ہاے دروغ کے چنانچہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بدترین روایات روایت
دروغ ہے بلکہ قصہ ہاے صحیح کہ لغو و باطل ہون مثل شاہنامہ اور سوا اوسکے قصہ ہاے
مجوس و کفار سے اور بعض علمانے کہا ہے کہ حرام ہے جیسا کہ بعض کتب معتبرہ امامیہ
مین مسطور ہے اور مروی ہے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے ذکر علی بن ابی طالب عبادۃ ومن علامات
المنافق ان یتنفر عن ذکرہ ویختار استماع القصص الکاذبۃ
واساطیر المجوس علی استماع فضائلہ الی اخر الحدیث یعنی ذکر کرنا علی بن
ابی طالب کا عبادت ہے اور علامات منافق سے ہے کہ تنفر کرتا ہے اونکے ذکر سے
اور اختیار کرتا ہے سُنے کو قصہ ہاے دروغ اور افسانہاے مجوس کے سُننے پر
فضائل اون حضرت کے اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے کتاب اعتقادات مین ذکر
کیا ہے سئل الصادق علیہ السلام عن القصاص ایحل الاستماع
لھو فقال لا وقال من اصغی الی ناطق فقد عبدہ فان کان الناطق
عن اللہ فقد عبد اللہ وان کان الناطق عن ابلیس فقد عبد
ابلیس یعنی پوچھا کسی نے جناب صادق ع سے کہ قصہ خوانون کے قصون کو سُننا
حلال ہے فرمایا کہ نہین اور فرمایا کہ جو شخص کان لگاوے کسی کلام کنندہ کی طرف تو
اوسنے اوسکی عبادت کی پس اگر وہ کلام کنندہ خدا کی جانب سے کہتا ہے تو اوسنے

جناب صادق نے ان الشرک اخفی من دبیب النمل وقال منہ تحویل الخاتم لیتذکر الحاجۃ وشبہ ھذا یعنی شرک باریک تر ہی چیونٹی کی چال سے اور فرمایا کہ اوسی سے ہے بدلنا انگوٹھی کا واسطے یادآوری حاجت کے اور مثل اسکے بیان شاید کہ قوم لوط کا معمول تھا کہ واسطے یادآوری حاجت کے ایک اونگلی سے دوسری اونگلی مین انگوٹھی پہنتے تھے اور شاید کہ بیچ کی انگلی یا کلمہ کی اونگلی مین پہنتے تھے اور حدیث مین ہے فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے علی نہ پہنو انگوٹھی کلمہ کی اونگلی مین اور بیچ کی اونگلی مین کیونکہ قوم لوط ان دونو اونگلیون مین انگوٹھی پہنتی تھی پس جو شخص کہ اسکو عمدہ سمجھ کے بجا لاوے گا تو وہ شرک ہے اور اسی طرح جملہ امور متفردہ کفار کی حالت ہے اسلیئے کہ حدیث قدسی مین ہے کہ نہ چلو چال ہمارے اعدا کی کہ تم بھی ہمارے اعدا ہوجاؤگے جس طرح وہ ہمارے اعدا ہین یا یہ کہ عمل اوسکا ترک سے اوسکے اولے سمجھے جیسا ملا محسن نے شرح حدیث آئندہ مین فرمایا ہے اور مثل اسکے معمول اہل ہندوستان ہے کہ واسطے یادآوری حاجت کے گرہ دے لیتے ہین پس اگر اسکو از راہ دین کے یا عمدہ سمجھکر عمل مین لاوے تو یہ بھی اوسی حکم مین ہوگا اور یہ حدیث اعظم دلائل سے ہے کہ امور دین مین کمال احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیئے اور وافی کی ایک حدیث مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ لوگ سر کو بچہ کے خون عقیقہ یعنی ذبیحہ سے ملتے تھے اور میرے والد ماجد فرماتے تھے کہ یہ شرک ہے بیان ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شرک اعتقاد کسی چیز سے ہے خلاف پر اوسکے جن حالت پر وہ ہے اور جز این نیست کہ یہ شرک ہے اسلیئے کہ وہ لوگ کرتے تھے ایسا باعتقاد اسکے کہ وہ سنت ہے یا کرنا اوسکا اولے ہو اوسکے ترک سے اور وہ دونو خلاف واقع ہین پھر حدیث امام محمد باقر علیہ السلام کو نقل کیا جو سابق مین بیان ہوچکی ہے مؤلف کہتا ہے کہ توجیہ مولانا محسن شامل ہے جملہ رسوم مزخرفہ ہندوستان پر اسلیئے اگر کوئی رسم ایسی نہین ہے جسکو عمل کو اوسکے ترک سے اولے نہ سمجھتے ہون بلکہ بعض رسوم

منسوب بدعت و شرک ہین اور مین نے ذکر نہین کیا مگر اونھین جو مناسب تر اس رسالہ کے تھے امر سوم بیان مین اون امور مبتدعہ و محرمہ کے جو فی زماننا مشہور ہین پس منجملہ اونکے وہ روزے ہین جو طریقۂ خاص سے رائج ہین مثل روزۂ توکلی و روزہ پیر بچھاڑ و روزہ بی بی ناپید و روزۂ ترنت جلال و روزۂ حنفیہ حالانکہ روزہ خدا کا ہوتا ہے اور ہر ایک مین ان روزون سے افطار کے لیئے جدا جدا چیزین معین و مشروط ہین کہ اگر اون چیزون سے افطار نکرین تو وہ روزہ ہی نہین ہے اور اسیطرح بعض روزے ائمہ علیہم السلام کی طرف اور بعض اونکی اولاد کی طرف اور بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب ہین لیکن ہر ایک مین افطار کے واسطے ایک خاص چیز مشروط ہے اور ہر ایک مین فاتحہ کا ہونا اور ایسی خصوصیات سے عمل مین لانا ضرور ہے کہ جنکا پتہ کلام معصوم سے نہین ملتا اور ہر ایک مین ایسے امور داخل کرتے ہین کہ اگر بعض انھین شرعی طور سے رکھے جائین تو باعث ثواب ہون مگر ان خصوصیات کے داخل کرنے کے سبب سے داخل بدعت ہو جاتے ہین اور بعض روزے انھین ایسے ہین جنکا شرع مین وجود ہی نہین اور سرسے پیر تک جتنے امور اونمین ہوتے ہین وہ سب صلاً و فرعاً باطل ہین اور بعض روزے کی خصوصیات سے یہ ہے کہ افطار نکرینگے جب تک کہین سے کوئی چیز رجاً بالغیب نہ آوے اور اگر کہین سے کوئی چیز نہ آوے تو فاقہ سے سو رہینگے اور اس روزہ کو روزۂ توکلی کہتے ہین اور اسیطرح دیگر روزہ ہائے مذکورہ مین جنکی خصوصیات اونکے عمل کرنے والون مین مشہور ہین اور وہ اون مین بعوض ماجور ہونے کے مازور ہین اور شیطان نے اونکو دھوکھا دے رکھا ہے کہ اسکو ثواب جانتے ہین اور باعث رضائے خدا سمجھتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ایسے امور سے آدمی خارج از اسلام ہو جاتا ہے اور بجائے تقرب خدا ایسے امور سے دوری خدا سے حاصل ہوتی ہے اسلیئے کہ یہ امور خدا کے حکم اور امر سے نہین ہین بلکہ دین مین ایجاد ہے اور اسیطرح روزہ پیر بچھاڑ ہے

دین ہین کہ بھیکھ مانگ کر روزہ افطار کرین اور اسیطرح جو محرم مین واسطے زیادتی
عمر کے اطفال سے امام کے نام پر بھیکھ منگولیتے ہین اور جو جمع ہوتا ہے اوسکا طوق
بنواتے ہین یا جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو کچھ زمانہ تک بھیکھ کا کپڑا پہناتے ہین حالانکہ
کتاب وسائل باب تحریم السؤال من غیر احتیاج مین جناب صادق ع سے
منقول ہے فرمایا کہ نہین ہے کوئی بندہ جو بغیر احتیاج کے سوال کرتا ہے پس نہین
مرتا مگر خدا اوسکو محتاج کرتا ہے اور واجب کرتا ہے اوسکے لیئے جہنم کو اور جناب سید الساجدین
علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین ضامن ہون خدا پر کہ نہ سوال کرے گا کوئی بغیر حاجت کے مگر
یہ کہ ایک دن ایسا مضطر ہوگا کہ حاجت کے ساتھ سوال کرے گا اور فرمایا جناب امام
محمد باقر علیہ السلام نے کہ اگر جانے سائل کہ کیا گناہ ہے سوال مین تو کوئی شخص کسی سے
سوال نکرے اور اگر جانے عطا کنندہ کہ کیا ثواب ہے عطیہ مین تو کوئی کسی کو واپس
نکرے پھر فرمایا کہ جو شخص سوال کرے درحالیکہ غنی ہو تو ملاقات کرے گا خدا سے
بروز قیامت درحالیکہ چہرہ اوسکا چھلا ہوا ہوگا اور دوسری حدیث جناب صادق ع
مین ہے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے لوگون سے درحالیکہ پاس اوسکے خورش تین دن
کی ہو تو ملاقات کرے گا خدا سے درحالیکہ چہرہ پر اوسکے گوشت نہوگا اور دوسری
حدیث مین فرمایا کہ جو شخص سوال کرے بغیر احتیاج کے پس جز این نیست کہ بمنزلہ شراب خوار
ہے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مین قسم بخدا کھاتا ہون کہ نہین کھولتا
کوئی شخص اپنے نفس پر دروازہ سوال کا مگر کھول دیتا ہے خدا اوسپر دروازہ فقر کا
اور فرمایا کہ جو شخص کھولے اپنے نفس پر دروازہ ایک سوال کا تو کھول دیتا ہے خدا
اوسپر ستر دروازے فقیری کے جسکے ایک ادنے دروازہ کو کوئی چیز بند نہین کر سکتی
اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ تین شخص ہین جنکی طرف خدا بروز قیامت
بنظر رحمت نہ دیکھے گا اور اونکے لیئے عذاب شدید ہے دیوث اور ایسا بدکار جو بیہودہ
گو ہے اور وہ شخص جو لوگون سے سوال کرتا ہے درحالیکہ غنی ہے پس ان احادیث سے

معلوم ہوا کہ اس قوم کی بیت کرے اور ایسے امور کی تین لائے تحقیق کردہ نہین ہین بلکہ مخترعات
ہین اور منجملہ اونکے فاتحہ ہے جو ہمیشہ ہوا کرتا ہے اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ کھانے وغیرہ پر
ہاتھ اوٹھاکر جیسے دعا کے لیئے ہاتھ اوٹھاتے ہین سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھتے ہین بعد ازان
اوس چیز کو جسپر پڑھا ہے کھاتے ہین اور مومنین کو کھلاتے ہین اور یہ طریقہ ظاہرا ماخوذ
ہندؤن سے ہے اور ماخوذ ہونا اسکا ہندؤن سے دو وجہ سے ظاہر ہے ایک یہ کہ
ہندؤن کے نزدیک جھوٹھا نجس اعضا سے ہے جتنے اینکہ اگر ایک قوم کا شخص دوسری
قوم کا جھوٹھا استعمال کرے ہرچند دونو ایک ہی مذہب کے ہون مگر باعث فساد مذہب
سمجھتے ہین اوسیطرح اگر کوئی شخص فاتحہ کی چیز سے قبل فاتحہ لیکر کھالے ہرچند جھوٹھا
اوس مین نہ لگے تو اوسکو قابل فاتحہ نہین سمجھتے حالانکہ سب جانتے ہین کہ فاتحہ کی
چیز امام علیہ السلام نوش نہین فرماتے بلکہ جانتے ہین کہ ثواب سورۂ فاتحہ و تقسیم کا
اوس چیز کے ہدیۂ روح امام علیہ السلام ہوتا ہے حالانکہ اگر طریقۂ شرع کے خلاف
ہوگا تو وہ نامقبول ہوگا اور جھوٹھا ہونا مانع ثواب نہین ہو سکتا بلکہ جلد چہارد ہم
بحار باب فضل سور المومن مین ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جو شخص
پیئے جھوٹھے سے اپنے برادر مومن کے از راہ تبرک کے تو خدا خلق کرے گا اوس سے
ایک فرشتہ جو دونو کے لیئے استغفار کرے گا قیامت تک اور دوسری حدیث مین
اونھین حضرت و نیز جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ مومن کے
جھوٹھے مین ستر بیماریون سے شفا ہے دوسرے یہ کہ ہندؤن کا معمول ہے کہ اپنے
الٰہ یعنی بتون پر کھانا و پانی چڑھاتے ہین اور اوسپر کچھ پڑھتے ہین اوسی طرح فاتحہ مین
بھی کھانے کی چیز پر پڑھنا اور محرم مین تعزیون کے سامنے اوسکا رکھنا ایجاد کیا
حالانکہ اس مین یہ کافی ہے کہ بہ نیت میت کے مومنین کو جو چیز چاہین کھلا دین اور
ثواب اوسکا میت کی طرف راجع کرین اور اسی طرح جو قرآن چاہین پڑھکر بخشین اور
اور ترکیب خاص اسکی جس طرح کرتے ہین کسی کلام معصوم سے پائی نہین جاتی
اور منجملہ اونکے اٹھارہوین ماہ ذیحجہ کو کہ روز نص خلافت امیر المومنین علیہ السلام کے

... جس کو عمر او ... جناب کو سپرد کرتے ہین اس طرح کہ چند چراغ مٹی کے بناتے
ہین اور اون مین گھی بھر کر ہر چراغ چند بتیون سے جلاتے ہین اور مومنین کو واسطے
شہادت سپردگی کے طلب کرتے ہین اور مٹھائی منگوا کر حسب طریقہ معمولی فاتحہ دیتے ہین
اور اوس مٹھائی کو تقسیم کرتے ہین اور باوجود اسکے کہ یہ طریقہ کلام معصوم سے ماخوذ نہین
کیونکر یقین حاصل ہوتا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس امانت کو قبول بھی کیا ہی
اور ضامن ہوئے ہین حالانکہ جب اوس طریقہ سے سپرد کرینگے جس طرح خود اونحضرات
نے تعلیم نہین کیا ہے تو اوس سپردگی کو مثل مال حرام کے سپردگی کے قبول نفرماینگے
بلکہ زیادتی عمر مین جو ادعیہ مذکور ہین وہ کافی ہین اور اونکی تاثیر اعظم ہے زیادتی عمر مین
ان مبتدعات سے جو ماخوذ قول و فعل معصوم سے نہین ہین اور منجملہ اونکے طوق
و زنجیر پہنانا ہے محرم مین بتاسی و پیروی جناب سید الساجدین علیہ السلام کے حالانکہ
پہنانا اون حضرت کا طوق و زنجیر کو اختیاری نہ تھا بلکہ بجبر و قہر تھا جس طرح سر اقدس
جناب سید الشہدا روحی و روح العالمین لہ الفدا طشت طلا مین رکھا گیا اور اس امر سے
کوئی شخص استعمال ظروف طلائی کو مستحب یا جائز نہین سمجھتا اور اگر تسلیم بھی کر لیا جائے
کہ حضرت کا پہنانا کسی طرح ہو پہننے والے کو حضرت کے تاسی و پیروی حاصل ہوتی ہے
تو پہنانے والے کو ضرور پیروی دشمنان خدا کی حاصل ہوگی ہان سقائی مین البتہ از روے
احادیث کے ثواب معلوم ہوتا ہے اور منجملہ اونکے بہت سے امور محرم مین رائج ہین جنکے
بیان مین طوالت ہے اور اون مین کوئی امر ایسا نہین ہے جو حضرات معصومین کے
اقوال سے ماخوذ ہو اور منجملہ اونکے ہے علم و تعزیون کی طرف مواجہہ کرکے زیارت
پڑھنا حالانکہ زیارت بعید مین قبلہ رخ ہونا چاہیئے یا امام کی قبر کی طرف اشارہ کرنا چاہیئے
جیسا کہ احادیث مین ہے بلکہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ جلد بست و دوم کتاب بحار بحار باب
زیارۃ العباس رضی اللہ عنہ علے الوجہ الماثور مین تحریر فرماتے ہین کہ ظاہر کلام اصحاب
و عمل اونکا زیارت غیر معصوم مین یہ ہے کہ مواجہہ اوسکی جانب سزاوار نہین ہی بلکہ سزاوار
ہے استقبال قبلہ اوس زیارت مین اور مین نے نہین دیکھی ہے تصریح اسکی اکثر زیارات

منقولہ مین ہان وارد ہوا ہے زیارت مومنین مین مطلقاً استحباب استقبال قبلہ جیسا کہ آتا ہے
لیکن بعید ہے کہ نہ کہا جائے کہ جس طرح حضرات ممتاز ہین سائر مومنین سے ساتھ ان
زیارات کے جو مشتمل ہین مخاطبات پر پس شاید کہ وہ حضرات اس امر مین بھی سائر مومنین سے
ممتاز ہون کہ اونکی طرف استقبال کیا جائے جیسا کہ عادت مکالمات و محاورات ہے
لیکن وارد ہے بعض زیارات منقولہ مین حکم استقبال قبلہ کا وقت زیارت بعض اون
حضرات کے مثل زیارت علی بن الحسین علیہ السلام کے اوس زیارت مین جو ناحیہ مقدسہ
سے خارج ہوئی ہے انتہی پس علم و تعزیہ نہ کسی معصوم کی قبر ہے نہ کسی غیر معصوم کی
شہداء سے بلکہ شبیہ ہے لیکن قول شیخ مفید و سید بن طاؤس و شہید رحمہم اللہ جیسا کہ
جلد بست و دوم بحار زیارت بعید مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے مذکور ہے
کہ جب ارادہ کرا سکا فمثل بین یدیک شبہ القبر واکتب علیہ اسمہ وتکون
علی غسل ثم قم قائما وانت تتخیل مواجہتہ یعنی پس صورت بنا سامنے
اپنی شبیہ قبر کے اور لکھ اوسپر اسم مبارک اوس جناب کا اور غسل کیے ہوئے ہو پھر کھڑا
ہو در حالے کہ تخیل مواجہہ کا اوس جناب کے کرتا ہو پس ظاہر اقوال ان حضرات کا کسی
روایت سے ہے مگر یہ کلام حجت نہین ہو سکتا جب تک نسبت اسکے معصوم کی طرف
معلوم نہو اور باوجود اسکے منافی تقریر سابق کا نہین ہے اسلیئے کہ ظاہراً شبیہ قبر اوسی رخ مین
ہوگی جس طرح قبر کے بنانے کا حکم ہے نہ دوسرے رخ پر اوسی طرح مواجہہ شبیہ قبر اور قبلہ دونو
طرف یا قبر اصلی کی طرف ضرور ہے بلکہ ظاہراً تتخیل مواجہتہ مین کی ضمیر جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ کی طرف ہے نہ شبیہ قبر کی طرف اسلیئے کہ مواجہہ خلاف ان دونو طرفین
کے خلاف اقوال معصومین اور ایجاد فی الدین ہے اور قریب قول ان تینون بزرگون
کی زیارت عاشورا مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور اوس مین خاص
مواجہہ قبر جناب امام حسین علیہ السلام کی طرف بتصریح مذکور ہے جیسا کہ جلد بست و دوم
بحار باب کیفیۃ زیارتہ ع یوم عاشورا مین نقل فرمایا ہے فرماتے ہین جناب صادق علیہ السلام
بعد نماز زیارت کے وتحوّل وجہك نحو قبر الحسین علیہ السلام ومضجعہ

تمثل لنفسك مصرعه ومن كان معه من ولده واهله وتسلم و
عليه يعني رخ کر اپنا طرف قبر امام حسین علیه السلام اور خوابگاہ اوس جناب کے اور صورت
بناؤ اپنے نفس کے لیئے شہادت گاہ کی اوس جناب کے اور اونکے جو حضرت کے
ساتھ تھے اولاد و اہلبیت سے اور سلام و درود بھیج اوس جناب پر اور دوسری
روایت مین اونھین حضرت سے منقول ہے فرماتے ہین بعد نماز زیارت کے وتحو
وجهك نحو قبر ابي عبد الله ع وتمثل بين يديك مصرعه یعنی
پھیر منھ اپنا طرف قبر ابی عبد اللہ الحسین علیه السلام کے اور سامنے اپنے صورت
بناؤ شہادت گاہ کی اوس جناب کے پس تعزیہ و علم کی طرف مواجہ کر کے زیارت
پڑھنا درست نہوگا در حالیکہ مواجہ قبلہ یا قبر اطہر کی طرف نہو اور علاوہ اسکے
تعزیہ مشابہ روضہ یا مشابہ قبر محض فرض کر لیا گیا ہے اور واقع مین مشابہ نہین ہوتا
اور اگر کہا جائے کہ تربت مشابہ قبر ہوتی ہے تو وہ بھی مشابہ نہین ہوتی اسلیئے کہ تربت
کو مثل مخالفین کی قبر بناتے ہین جس طرح کی قبر بنانی ہمارے یہان ممنوع ہے پس در حالیکہ
واقعاً مشابہ قبر ہو اوسکی جانب مواجہ کر کے تو زیارت پڑھنا نادرست ہی ہے تو غیر مشابہ
کی طرف تو بطریق اولے نادرست ہوگا اور منجملہ اونکے ہے تصاویر سایہ دار کا خاص جگہ
تھمنا و تبرکاً رکھنا اور اونکا اکرام کرنا اور علاوہ اسکے کہ یہ فعل مشابہ بعمل و عبادت کفار
ہو جاتا ہے کتاب خصائل مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیه و آلہ سے منقول ہے فرمایا
کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ ہم گروہ ملائکہ نہین داخل ہوتے اوس مکان مین
جس مین سگ ہو اور تصویر ہو کسی بدن کی[1] اور نہ اوس مکان مین جس مین ایسا ظرف
ہو کہ اوس مین بول کیا جاتا ہے پس در حالیکہ ملائکہ ایسے مکان مین داخل نہین ہوتے
تو ارواح مقدسہ معصومین اجل و ارفع ہین اس سے کہ ایسے مکانات مین داخل ہون بلکہ
جلد اول بحار باب النهي عن القول بغير علم مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیه
و آلہ سے منقول ہے فرمایا کہ سخت ترین مردم از روے عذاب کے بروز قیامت وہ شخص
ہے جو قتل کرے کسی نبی کو یا قتل کرے اوسکو کوئی نبی یا وہ شخص جو گمراہ کرے لوگون کو

[1] وسائل الشیعہ باب کراہۃ الصلوة فی بیت فیه کلب او تمثال مین بہت سی حدیثین اس مضمون کی منقول ہین ۱۲ منہ غفر لہ

[illegible]

منقول ہے فرمایا کہ مجھے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مدینہ بھیجا اور فرمایا

کہ نہ ترک کرو کسی تصویر کو مگر محو کرو اوسکو یعنی نیست و نابود کرو اور نہ کسی قبر کو مگر یہ کہ

برابر کرو اوسکو اور جلد دہم و جلد سیزدہم بحار مین امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث

رجعت امام حسین علیہ السلام مین منقول ہے فرمایا خود اوس جناب نے کہ مین نہ ترک کرونگا

کسی مورت کو مگر یہ کہ اوسکو آگ مین جلاؤنگا اور قتل کرونگا ہر اوس جانور کو جسکا

گوشت خدا نے حرام کیا ہے پس واے ہے ایسی چیزون کے رکھنے پر اور اون سے

محبت کرنے پر جنکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ محو کرنے کو فرمائین اور جناب

امیر المومنین ع اونکو اپنے دستِ حق پرست سے نیست و نابود کرین اور جناب سید الشہدا

علیہ السلام رجعت مین اونھین اپنے دست مبارک سے سوختہ کرین اور باوجود اسکے

حدیث مین ہے کہ جو شخص کسی پتھر کو دوست رکھے گا تو خدا اوسی کے ساتھ اوسکو محشور

کرے گا اور دوسری حدیث مین ہے کہ مرد ساتھ ہوگا اوسکے جسکو دوست رکھتا ہے اور

منجملہ اونکے ہے مجالس سید الشہدا علیہ السلام مین کفار سے شیرینی لیکر تقسیم کرنا اور

شرم نہین کرتے روح مقدس سید الشہدا ع سے کہ خود یہ حضرات مصرح ہین نجاسات

مشرکین کے اور اونھین کے باب مین یہ معصیت عمل مین لاتے ہین اور مشرکا سے

مجلس کو شے نجس کھلا کر روح سید الشہدا کو اذیت دیتے ہین اور بعوض ثواب کے

نامۂ عمل اپنا سیاہ کرتے ہین اور صریحاً مخالفت خدا و رسول ص و ائمہ ہدی علیہ السلام کی

بلاریب و شک عمل مین لاتے ہین خداے عز و جل سورۂ توبہ مین فرماتا ہے

یا ایہا الذین امنوا انما المشرکون نجس اے وہ لوگ جو ایمان لاے

ہو جز این نیست کہ مشرکین نجس ہین پھر کیا اس خطاب مین مومنین کے اپنے تئین

نہین سمجھتے یا اس آیہ کو قابل التفات نہین جانتے یا سمجھتے ہین کہ ثواب ان اشیاے

نجسہ کا نعوذ باللہ راجع روح مقدس سید الشہدا علیہ السلام ہو سکتا ہے یا ان اشیاے

نجسہ کو تقسیم کرکے رضاے خدا جو اون سے خطاب فرما کر بنص صریح مشرکین کی نجاسات کا

اعلان فرماتا ہے حاصل کرسکتے ہین اور وسائل الشیعہ باب نجاستہ الکافر و نوشتہ میا مین

محمد بن مسلم سے منقول ہے کہ پوچھا مین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ظروف اہل ذمہ اور مجوس سے فرمایا کہ نہ کھاؤ اونکے ظروف مین اور نہ اونکے اوس طعام سے جسے پکاتے ہین اور نہ اونکے اون ظروف ہین جن مین شراب پیتے ہین اور کتاب مذکور ابواب نواقص وضو مین ایک اون دو حضرات یعنی امام محمد باقر یا امام جعفر صادق ع سے منقول ہے فرمایا اوس شخص کے باب مین جو مجوسی کو مس کرے کہ ہاتھ اپنا دہوے اور وضو نکرے اور کتاب مذکور ابواب اسار مین ہے کہ کسی نے جناب صادق ع سے پوچھا کہ وہ آٹا جو آب نجس سے گوندھا گیا ہے کیا کیا جائے فرمایا کہ بیچا جائے اوس شخص کے ہاتھ جو حلال جانتا ہے مینہ کو اور دوسری حدیث مین ہے فرمایا کہ دفن کیا اور نہ بیچا جائے شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ یہ محمول ہے استحباب پر اور اول جواز پر اور سورہ بقرہ مین ہے خدا فرماتا ہے یاایہا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم یعنی اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو خرچ کرو پاکیزہ سے اوس چیز کے جسکو تمنے حاصل کیا ہے تفسیر صافی مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ لوگون نے زمانہ جاہلیت مین برے طور سے مال حاصل کیا تھا پس جب اسلام لائے تو چاہا کہ اون مالون کو تصدق کرین تو خدا نے اوسکے قبول سے انکار فرمایا مگر یہ کہ اپنے پاکیزہ مال سے خرچ کرین اور وسائل الشیعہ ابواب صدقہ مین چند حدیثین اس مضمون کی منقول ہین و کتاب مذکور مین ہے کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ اگر لوگ اخذ کرین وہ چیز جسکا خدا نے اونھین حکم کیا ہے اور خرچ کرین اوسکو اوس امر مین جسکو اوسنے منع کیا ہے تو نہ قبول کرے گا اون سے اور اگر اخذ کرین اوس چیز کو جس سے خدا نے ممانعت فرمائی ہے اور خرچ کرین اوسکو اوس امر مین جسکا اوسنے حکم کیا ہے تو نہ قبول کرے گا وہ اون سے تا اینکہ اخذ کرین حق سے اور خرچ کرین حق مین اور منجملہ اونکے ہے بدنسب سمجھنا کسی کو اور طعن کرنا نسب پر حالانکہ کوئی سوا نطفہ حرام کے بدنسب نہین ہے اور سبکے باپ مان آدم و حوا ہین ورکسی کو

عمر مین ہی کہ جناب رسولخدا نے مسلمانون کو آپس مین ایک دوسرے کا کفو مانند نکاح مین
قرار دیا ہی بغیر اسکے کہ کوئی تمیز قرار دین درمیان قرشی اور عربی اور عجمی کے اور فرمایا اوس جناب نے
منجملہ احکام نکاح کے کہ جو شخص تمھارے پاس خواستگاری کرتا ہوا آوے اور وہ ایسا ہو جسکے دین امانت سے
تم راضی ہو تو اوسکو تزویج کرو اور دختر دو اور اگر نکروگے تو باعث فتنہ و فساد عظیم ہوگا روے
زمین پر اور فرمایا اونھین حضرت نے باجماع مسلمین حجۃ الوداع مین المؤمنون اخوۃ فاصلحوا
بین اخویکم لیکن اقرأ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ وفی قرأتہ
اخوتکم یعنی مومنین آپس مین بھائی ہین پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیون کے اپنے ایسا ہی
پڑھا ہی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے اور نیز اسیطرح بھی پڑھا ہی کہ اصلاح کرو اپنی
اخوت و برادری مین اور اسیطرح قول خدائے عزوجل ہے یا ایھا الناس انا خلقناکم
من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
یعنی اے گروہ مردم بدرستیکہ ہمنے پیدا کیا ہی تمھین مرد و عورت سے اور گردانا ہی تمھین شاخین
اور قبیلے تاکہ پہچانو تم کہ بتحقیق کہ بزرگترین تمھارا نزدیک خدا کے پرہیزگارتر ہی یا باوقت
ضرورت تقیہ کنندہ ہی کہ پس نہین تمیز رکھی ہی خدا نے اور نہ اوسکے رسول نے شریعت اسلام مین
درمیان عربی کے اور نہ عجمی کے لیکن ساتھ تقاوی پرہیزگاری کے لیکن جب عمر از روے ظلم
لوگون پر غالب آیا تو حکم دیا کہ نہ تزویج کرین عرب قریش سے اور تزویج کرین قریش تمام عرب
سے اور کہا کہ نہ تزویج کرین عجم اور تمام موالی و غلام عرب مین تا اونہ تزویج کرین عرب جملہ عجم و موالی
و غلام مین پس قریش کو ایسی جگہ پر قرار دیا کہ عرب اونکے نزدیک بمنزلہ یہود ہوگئے اسلیے کہ
مسلمان یہود و نصاری مین تزویج کرتے ہین اور یہود و نصاری مسلمین مین تزویج نہین کرتے
اور اسیطرح عجم و موالی و غلامون کو عرب کے بمنزلہ یہود و نصاری کے نکاح مین قرار دیا جیسا
بیان ہوا حالانکہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے تزویج کردیا ہے دختر زبیر بن عبد المطلب کی
دختر کو مقداد سے اور حضرت مقداد غلامون سے قبیلۂ کندہ کے تھے اور فرمایا جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ نے اتم جانتے ہو ... تزویج

کیا اصحاب نے عرض کیا کہ ہم نہین جانتے فرمایا اسلیئے کہ نکاح مین وسعت ہو جائے
اور ہر ایک کو تم مین سے اوسپر دسترس ہو سکے اور تاکہ جانو تم کہ بزرگتر پیش خدا
پرہیزگار تر ہی پس جو شخص روگردانی کرے سنت رسولؐ سے تو بدرستیکہ وہ کافر ہوا اور
کسینے امیر المومنین ع سے پوچھا کہ آیا جائز ہی تزویج موالی کی زنان عربیہ سے حضرت نے
فرمایا کہ مساوات کیجاتی ہے اون مین خون مین اور نہ مساوات کیجاے گی اون کی
فروج مین یعنے جب وہ لوگ دیت مین برابر ہین تو نکاح مین کیونکر برابر ہونگے انتہی
حاصل کتاب الاستغاثہ اور مین نے اس بیان کو ذکر نکاح مین بھی ذکر کیا ہے فتذکر
اور منجملہ اونکے ہے ٹوٹکا کرنا بغرض کسی کی محبت یا عداوت کے خصوصًا عورتین اپنے
رجال کے لیئے کرتی ہین حالانکہ من لایحضرہ و مکارم الاخلاق و وسائل مین جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت نے جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ سے کہا کہ میرا شوہر مجھ پر سخت ہے پس مین نے ایک چیز بنائی ہے تاکہ
مہربان کرون اوسکو اپنے اوپر حضرت نے فرمایا کہ اُف ہے تیرے اوپر تجھپر ملائکہ
آسمان و زمین لعنت کرتے ہین پس وہ عورت دن کو روزہ رکھتی تھی اور رات کو
عبادت کرتی تھی اور ٹاٹ پہنا اور سر مونڈوایا پس حضرت کو خبر ہوئی اور اوس
جناب نے فرمایا کہ اسکا کوئی عمل مقبول نہین ہے اور منجملہ اونکے ہے مونگہ کی
تسبیح پر بتعداد معین یا وہّاب کا پڑھنا یا اسیطرح دیگر اسماے الٰہی کا دوسری کیفیتون
سے پڑھنا اس حیثیت سے کہ اگر کسی روز ترک ہو جائے تو از سر نو عمل کرتے ہین
اور سمجھتے ہین کہ عمل ناقص ہو گیا حالانکہ سند ان خصوصیات کی کلام معصوم سے
پائی نہین جاتی بلکہ اس مین کافی ہے کہ جس قدر چاہین پڑھین مگر تعداد معین کرنا اور
ہیئت خاص - مونگہ یا موتی کی تسبیح پر پڑھنا اور مترصد موہبت الٰہی رہنا
بلا دلیل کلام معصومؑ کے جائز نہین اور کیا خوب شاعر کہتا ہے ؎ بزہد و ورع
کوش و صدق و صفا ٭ ولیکن میفزاے بر مصطفےٰ ٭ اور یہ سب امور شل امور دنیا کے
نہین ہین کہ جو امر موافق مصلحت ہو وہ کیا بلکہ یہ امور دین سے متعلق ہین اور ان مین

علوم زمین و آسمان ہین ضرور ہے اور ہم لوگون کی عقلین ایسی نہین ہین کہ اوسپر اعتماد
کر کے یہ سب امور بلا دلیل عمل مین لاوین جیسا شاعر کہتا ہے ؎ تو کار زمین
رانکو ساختی ؛ کہ بر آسمان نیز پرداختی ؛ اور منجملہ اونکے ہے وہ تعویذ و دعا واسطے
دفع بلیات وغیرہا کے جو معلوم و ماخوذ کلام معصوم سے نہون اور اس قسم کے تعویذات
جو لوگ واسطے دفع بلاے دنیا عمل مین لاتے ہین بلاے آخرت مین داخل ہونے کی
کوشش کرتے ہین اسلیئے کہ حدیث مین ہے کہ بہت سے تعویذات شرک ہین جیسا
سابق مین گذرا اور منجملہ اونکے ہے وہ خاص ہیئتین اور اوقات اور کیفیات
دعا کرنے کے مثل اسکے کہ بعض چیزون کو دریا مین داخل ہو کر پڑھتے ہین یا اندھیرے
مین یا کسی خاص رنگ کا کپڑا پہنکر جنکا وجود کلام معصوم مین نہو اور اسیطرح صدہا
امور ہین جنکو مین نے ذکر نہین کیا اور جبکہ تعریف بدعت مین معلوم ہو چکا کہ جو چیز
بلا دلیل کلام معصوم دین مین حادث کیجاے وہی بدعت ہے تو اب زیادہ جزئیات
امور کا ذکر کرنا ضرور نہین بلکہ جو چیزین مین نے ذکر کین ہین وہ کفایت کرتی ہین
اون امور سے جنکو مین نے ذکر نہین کیا ہے اور جو بعض لوگ کہتے ہین کہ اس
عمل کے کرنے مین فائدہ ظاہر ہوتا ہے پس ظہور فائدہ کا دلیل اوس عمل کی صحت پر
نہین ہو سکتی اسلیئے کہ کفار اپنے طریقون سے عبادات بجا لاتے ہین اور خاص صورتین
حصول مطالب کی ایجاد کیئے ہوے ہین اور اونکو خدا اوسی حالت مین عطا فرماتا ہے
حالانکہ ظاہر ہے کہ اونکے اعمال بالکل باطل ہین پس جس عمل غیر ماثور مین کوئی فائدہ
ظاہر ہو اوس سے صحت اوسکی ہرگز ثابت نہین ہو سکتی اور اگر محض فائدہ ظاہر ہونے
پر کسی امر غیر ماثور کی عمدگی سمجھی جاے تو چاہیئے کہ چوری اور سود لینے کی بھی عمدگی
سمجھی جاے اسلیئے کہ ان دونو امرون مین یقیناً فائدہ عظیم ہے اور تفسیر امام حسن عسکری
علیہ السلام مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے اور ملخص اوسکا یہ ہے فرماتے
ہین کہ ایک شخص نے ایک دکان سے دو روٹیان اور دوسری دکان سے دو انار چورائے

...کے پاس لاکر رکھدیا تب حضرت نے اوس عمل کی وجہ پوچھی
اوسنے کہا کہ تم کون ہو حضرت نے اپنا اسم مبارک ارشاد فرمایا اوسنے کہا کہ تمہاری شرافت
کیا کام آوے گی در حالے کہ تم کتاب خدا سے جاہل ہو حضرت نے فرمایا کہ کس آیہ سے
مین جاہل ہون اوسنے کہا کہ خدا فرماتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ
أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا یعنی جو شخص
ایک نیکی بجا لاوے تو اوسکے لیئے ثواب دس نیکیون کا ہے اور جو شخص بدی کو بجا لاوے
تو اوسکو جزا نہ دیجاے گی مگر مثل اوسکے پس جب مین نے دو روٹیان چرائین تو دو
گناہ ہوئے اور جب دو انار چرائے تو دو گناہ ہوے پس یہ چار گناہ ہوے اور جب
ہر ایک کو مین نے راہ خدا مین تصدق کیا تو چالیس نیکیان مجھے حاصل ہوئین ان چالیسون
سے چار نیکیان بسبب چار گناہون کے کم ہوگئین اور چھتیس ۳۶ نیکیان باقی رہین
حضرت فرماتے ہین کہ مین نے کہا کہ تیری مان تیرے ماتم مین بیٹھے تو خود جاہل ہے کتاب
خدا سے کہ خدا فرماتا ہے إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ یعنی جز این نیست کہ خدا
قبول کرتا ہے پرہیزگارون سے جب تو نے دو روٹیان چرائین تو دو گناہ ہوے
اور جب دو انار چرائے تو دو گناہ ہوے اور جب تو نے اونہین اوسکے غیر مالک کو
دیا بغیر اجازت اوسکے تو چار گناہ اون چار گناہون مین اور اضافہ کیئے نہ یہ کہ چالیس
نیکیان اضافہ کین چار گناہون مین پس وہ مجھے حیران ہو کر دیکھنے لگا اور مین اوسکو
چھوڑ کر چلا آیا پھر فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ مثل ایسی ہی تاویل قبیح کے
گمراہ ہوتے ہین اور گمراہ کرتے ہین اور بلا سند کلام معصوم کے عمل کرنے والے کی
مثال بعینہ اس ورذ خبیث کی ہے کہ بلا اجازت و رضاے خدا کے اوسکے دین مین
ایسا امر حادث کرتا ہے جسکا علم اوسکو جانب خدا سے حاصل نہین ہے اور واضح ہو
کہ ظہور فائدہ کا ان امور باطلہ مین ممکن ہے کہ چند وجہ سے ہوتا ہو اوّل خدا سے کو کم
سورہ نسا مین فرماتا ہے إِنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ
یعنی مین نہین ضایع کرتا عمل کو کسی عامل کے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور نیز الربیع مین

سید نعمۃ اللہ جزائری علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ احادیث صحیحہ مین آیا ہے کہ خدا نے قسم کھائی ہے
اپنی ذات کی کہ نہ ضائع کرے گا عمل کو کسی عامل کے خواہ وہ مومن ہو یا کافر پس یا تو اوس
عمل کی جزا اوسکو دنیا مین دے گا یا عقبے مین جیسا کہ ابلیس چھ ہزار سال تک عبادت کیا کیا جیسا
کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے پس مقصود اوسکا اوس عبادت سے ثواب دنیا
تھا اور اگر ثواب آخرت کا خواستگار ہوتا تو خدا اوسکو اوسکے نفس پر نہ چھوڑتا تا اینکہ سجدۂ
آدم سے انکار کیا پس اسیوجہ سے خدا نے اوسکے عمل کا یہ عوض دیا کہ مسلط کیا بنی آدم پر
اور اوسکو قادر کیا اوسکے ارادہ مین خدا فرماتا ہے من کان یرید حرث الآخرۃ نزد
لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ فی
الآخرۃ من نصیب یعنی جو شخص کہ چاہتا ہے کھیتی آخرت کی تو ہم زیادہ کرتے ہین
کھیتی اوسکی اور جو شخص کہ چاہتا ہے کھیتی دنیا کی تو دیتے ہین ہم اوسکے تئین اوسکو اور
نہین ہے آخرت مین اوسکے لیے کوئی نصیب و حصہ اور شاہد ہے اسپر یہ روایت کہ
ایک کافر دل کا حال بتایا کرتا تھا تو امام موسی کاظم علیہ السلام نے اوس سے پوچھا کہ یہ
مرتبہ تجھکو کس سبب سے حاصل ہوا اوسنے کہا کہ مخالفت نفس سے حضرت نے فرمایا کہ اسلام
پہ نفس پر عرض کر بعد غور اوسنے کہا کہ دل میرا اسلام کو قبول نہین کرتا فرمایا کہ اب تجھکو
اس باب مین بھی مخالفت نفس لازم ہوئی پس وہ مسلمان ہو کر اہل خدمت امام سے ہوا
پس ایک دن حضرت نے بعض اصحاب سے فرمایا کہ کوئی خیال دل مین کر شاید یہ شخص
بتلاوے جیسا کہ پہلے بتاتا تھا جب اوس شخص نے غور کیا تو کچھ سمجھ نہ سکا اور متحیر ہوا حضرت
نے فرمایا کہ وہ جزا تیرے عمل مخالفت نفس کی تھی اور آخرت مین کوئی جزا و ثواب اسکا نہ تھا
اور جب تو مسلمان ہوا تو خدا نے تیری جزا جنت مین ذخیرہ کی ہے اور دنیا کی جزا تجھ سے
لے لی پس وہ شخص مسرور ہوا اور ایسا ہی حال کفار ہند کا ہے کہ وہ ریاضات شاقہ
بجا لاتے ہین پس بعضے ہاتھون کو بالائے سر بارہ برس تک اوٹھائے رہتے ہین اور بعضے
اسی مدت تک زمین پر نہین بیٹھتے پس افعال عجیبہ و غریبہ اونکے ہاتھون پر جاری ہوتے
ہین اور یہ نہین ہے مگر بسبب تحمل اونھین مشقتون کے اسلیئے کہ اونکے لیئے ثواب آخرت

نہین

نہین ہے اسکی تحصا اور یہ امور کی ... بھی ... ہین ... ہین

چلنے یا قطع مسافت بعیدہ جلد تر طے کرنے یا اخبار غیب بیان کرنے و دیگر امور کے جنکی
صراحت ضرور نہین یا جس طرح صوفیون کے معمولات ہین کہ حلقہ مین بیٹھکر صدا ے
حق حق بلند کرتے ہین اور رقص و سرود مین حال لاتے ہین اور اونکے لیے بھی بہت سے
امور عجیبہ ان باطل اشیاء کے سبب سے حاصل ہوتے ہین پس جب ان باطل اشیا کی
مزاولت مین اثر ظاہر ہوتا ہے تو اسماے الٰہی و قرآن وغیرہ مین جو ترکیب غیر ماثور سے
پڑھی جائین کیون اثر نہو لیکن اثر آخرت اونکا بسبب بدعت ہونے کے اولٹا پڑیگا
جیسا کہ احادیث سے ظاہر ہے دوسرے اثر کا باعث اعتقاد ہوتا ہے کہ عامل ان کا
سمجھتا ہے کہ اس طرح عمل کرنے مین یہ امور ظاہر ہونگے جیسا کہ کفار اپنے بتون کے وسیلہ سے
اور مخالفین صنمی قریش کے وسیلہ سے دعا کرتے ہین اور طریقہ خاص حصول مطالب کے لیے
مقرر کیے ہوے ہین پس جب ان باطل طریقون سے خدا دعا مین اثر پیدا کرتا ہے تو
اسماے الٰہی و قرآن وغیرہ مین جو در اصل باطل نہین ہین بلکہ طریقۂ عمل اونکا باطل ہوتا ہے
کیون امور دنیا مین اثر پیدا نفرمائے گا ہرچند بدعت ہو تیسرے جب طریقہ بدعت مین
امور استجابت دعا کے مجتمع ہوجاتے ہین تو خدا اپنے فضل و رحمت سے اوس مین اثر پیدا کرتا ہے
مثل اسکے کہ چالیس شخص مجتمع ہوکر دعا کرین جیسا کہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ نہین مجتمع ہوتے چالیس شخص دعا کے لیے کسی امر مین مگر خدا دعا اونکی قبول فرماتا ہے
اور اگر چالیس شخص نہون تو چار شخص دس مرتبہ دعا کرین مگر یہ کہ خدا اونکی دعا قبول
فرماتا ہے اور اگر چار بھی نہون تو ایک شخص چالیس مرتبہ دعا کرے کہ خداے عزیز دعا
اوسکی قبول فرمائے گا اور جلد یازدہم بحار مین حفص بن عمر سے منقول ہے کہتے ہین
کہ مین نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین اپنے فقر و پریشانی کی شکایت کی
حضرت نے فرمایا کہ جب تو کوفہ جا تو بعض فرش مکان دس درہم کو بیچ اور اپنے
برادران ایمانی کو طلب کر اور اونکے لیے کھانا پکوا اور اون سے سوال کر کہ تیرے لیے
[illegible] اونھین عنایت فرمایا پس

ان دونو حدیث وامثال مین انکی کوئی ترکیب خاص دعا کرنے کی مذکور نہین ہے
پس اگر کوئی شخص مومنین کو جمع کرے واسطے عمل خوانی ترکیب خاص غیر ماثور کے
جو ہندوستان مین معروف و سند اوسکی مفقود ہے اور اثر اوسکا موافق مقصود ظاہر
ہو تو وہ بوجہ دعاے مومنین کے اثر ہوگا۔ بوجہ ترکیب خاص عمل بدعت کے
چوتھے ممکن ہے کہ ترکیب خاص غیر ماثور سے کسی عمل کے بجا لانے مین اسوجہ سے
اثر ظاہر ہوتا ہو کہ خدا اوس عمل کو اور اوسکے عامل کی آواز کو دشمن رکھتا ہے پس
بسبب کمال کراہت کے جلد اوس امر کو مستجاب فرماتا ہے جس طرح کوئی فقیر بد آواز
کسی کے دروازہ پہ سوال کرے اور کراہت آواز اوسکی باعث ہو کہ مالک مکان
اوسکو کچھ دے کہ جلدی سے وہ چلا جاے اور یہ مضمون بعینہ وسائل مین جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ کبھی بندہ خدا دعا کرتا ہے تو خدا ملائکہ
سے فرماتا ہے کہ مین نے دعا اسکی قبول کی لیکن حاجت براری مین اسکے توقف
کرو کہ مین اسکی آواز کو دوست رکھتا ہون اور کبھی بندہ دعا کرتا ہے تو خدا فرماتا ہے
کہ جلد اسکی حاجت روائی کرو کہ مین اسکی آواز کو دشمن رکھتا ہون پانچوین ممکن ہے
کہ اثر ان مبتدعات مین علی سبیل الاستدراج ہو جیسا خدا فرماتا ہے سنستدرجہم
من حیث لا یعلمون یعنی قریب ہے کہ استدراج کرین ہم اونکے تئین اس حیثیت
سے کہ نہین جانتے ہین اور استدراج کے معنی مجمع البحرین مین لکھتے ہین کہ تھوڑا تھوڑا
اخذ کرنے کے ہین جو دفعۃً نہو جیسا کہ سیڑھی پہ چڑھنے والا تھوڑا تھوڑا چڑھتا ہے
تا اینکہ کوٹھے تک پہونچتا ہے اور قاموس مین ہے کہ معنی استدراج کے خدع و مکر کے ہین
اور استدراج خدا کا بندہ کے لیے یہ ہے کہ جب وہ کوئی گناہ کرے تو خدا اوسے
نعمت عطا فرماے اور استغفار کو بھلا دے پس اوسکو دفعہ دفعہ کرکے ماخوذ کرے
نہ یکدفعہ وناگہانی کے ساتھ انتہی اور گو اس آیت مین بظاہر استدراج متعلق بشان
کفار ہے لیکن احادیث سے عموم معلوم ہوتا ہے تا اینکہ مومن کے لیے بھی استدراج
ہو سکتا ہے جیسا کہ کافی باب الشکر مین عمر بن یزید سے منقول ہے کہ مین نے جناب

طلب کیا پس اوسنے عطا کیا پھر مکان طلب کیا پس وسنے عطا کیا اور مین خائف
ہون کہ کہین یہ امر استدراج نہو حضرت نے فرمایا لیکن واللہ ساتھ حمد کے پس نہین ہوتا
استدراج اور جلد ثالث بحار مین امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا اے
گروہ مردم چاہیے کہ دیکھے تمھین خدا نعمت سے خائف جیساکہ دیکھتا ہے تمھین امر مکروہ
سے پریشان بدرستیکہ جسکی کسب معاش مین خدا وسعت کرے اور وہ نہ سمجھے اسکو از
راہ استدراج کے تو وہ ایمن یعنی نڈر ہوا خوف خدا سے اور جسپر کسب معاش مین تنگی کرے
اور وہ نہ سمجھے اسکو از راہ امتحان کے تو ضائع کی اوسنے امید اپنی خدا سے اور سماعہ
نے جناب صادق علیہ السلام سے سنستدرجھم من حیث لا یعلمون
کے معنی پوچھے حضرت نے فرمایا کہ یہ اوس بندہ کے باب مین ہے جو گناہ کرے اور
خدا ساتھ ہی اوسکے نعمت عطا فرمائے جو بھلا دے استغفار کرنے کو اوس گناہ سے
پس ممکن ہے کہ ان اعمال مبتدعہ کا اثر نعمت کے ساتھ اسی غرض سے ہوتا ہو کہ وہ
نعمت بھلا دیتی ہے اوس عمل بدعت سے استغفار کرنے کو بلکہ باعث اوس عمل کے عمدہ
سمجھنے کا ہوتا ہے اور نفع ظاہر ہونے سے وہ عمل حق معلوم ہوتا ہے حالانکہ
ایسا نہین ہے پس یہ وجوہ ہین اثر اعمال مبتدعہ کے مع ذالک یہ اثر محض دنیا کے
لیئے ہے اور آخرت مین نتیجہ اسکا برا ہے پس لعنت ہے اوس دنیا پر جو دین کھو کر
حاصل ہو اور افسوس ہے کہ ہمارے ہاتھون مین باوجود اسکے کہ دامن اہل
عصمت و طہارت کا ہے چاہیے تھا کہ کسی قسم کی بے راہی خصوصاً دین مین اون
حضرات سے نکرتے جیساکہ جلد یازدہم بحار مین ہے کہ جناب صادق علیہ السلام
نے ایک شخص گنہگار اپنے موالی سے فرمایا کہ اے شقرانی نیکی ہر ایک سے خوب ہے
اور تجھسے خوب تر ہے اسلیئے کہ تو ہم مین سے ہے اور بدی ہر ایک سے قبیح ہے
اور تجھسے قبیح تر ہے اور ہمارے مخالفین جو ہمزاد تر ہین ان امور کے بجالانے کے
جنکے ہاتھ دامن معصوم سے خالی ہین اور قیاس و رائے دین مین جائز رکھتے ہین ان

... ثابت ہین چنانچہ وسائل الشیعہ باب عدم جواز تقلید غیر المعصوم الخ مین
بحوالہ کافی محمد بن عبیدہ سے منقول ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام نے مجھسے
پوچھا کہ اے محمد تم لوگ زیادہ مطیع ہو یا مخالفین مین نے کہا کہ ہم لوگ اطاعت
کرتے ہین اور وہ لوگ بھی اطاعت کرتے ہین حضرت نے فرمایا کہ یہ تو مین نے
نہین پوچھا پھر مجھسے زیادہ اول مرتبہ سے جواب نہو سکا پس خود اوس جناب نے
ارشاد فرمایا کہ مخالفین نے ایسے شخص کو امام گردانا جسکی اطاعت فرض نہ تھی پھر
اوسکی تقلید کی اور تم لوگون نے ایسے شخص کو امام گردانا جسکی اطاعت خدا کی
طرف سے فرض تھی پس تمنے اوسکی اطاعت و تقلید نہ کی پس وہ لوگ تمسے زیادہ
مطیع ہین محض یہ ایک حدیث کافی ہے ہم لوگون کو اپنی حالتون کے درست کرنے
کے لیئے اور خدا ہمسے وہی عبادت و اعمال چاہتا ہے جنکو ہمارے لیے بیان کردیا ہے
نہ وہ اعمال کہ جو ہم اپنی طبیعتون سے بجا لاوین اور جلد اوّل بحار مین جناب
صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب ابلیس سجدہ آدم علیہ السلام پر مامور
ہوا تو کہا کہ خدایا اگر تو مجھے معاف کر سجدہ آدم ع سے تو ایسی تیری عبادت کرونگا
کہ مثل اوسکے کبھی کسی نے نہ کی ہوگی خداے جلیل نے ارشاد فرمایا کہ مین وہی
عبادت چاہتا ہون جس طرح مین خود چاہتا ہون اور دوسری حدیث مین فرمایا
کہ جناب سید الساجدین فرماتے ہین کہ ایک شخص کو جناب موسیٰ نے آسمان کی طرف
ہاتھ اوٹھائے دعا کرتے دیکھا اور دوسری طرف چلے گئے ساتوین روز جب پھر
اوس مقام پر آئے تو پھر اوسکو ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھائے دعا کرتے دیکھا
پس درگاہ خدا مین عرض کیا کہ خدایا یہ بندہ سات روز سے برابر ہاتھ اوٹھائے
تجھسے دعا کرتا ہے اور طالب مغفرت ہے اور تو دعا اوسکی قبول نہین کرتا پس
وحی کی خدا نے موسے ع کی طرف کہ اے موسےٰ اگر یہ دعا کرے تا اینکہ ہاتھ اسکے
کٹ کر گر پڑین یا زبان کٹ کر گر پڑے جب بھی مین دعا اسکی قبول نکرونگا جبتک
کہ میرے پاس اوس دروازہ سے نہ آوے گا جس سے آنے کا مین نے اوسکو حکم

دیلہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ رسوم مشہورہ ہرگز وہ دروازہ خدا نہین ہین جنمین اوسنے
داخل ہونے کا حکم دیا ہے اور نہ وہ عبادت ہین جنکو اس طریقہ سے بجالانے کو
فرمایا ہے اسلیئے کہ کلام ہے اوسکے یا اوسکے ہمرازنکے جو معصوم ہین اثر انکا نہین
ملتا بلکہ بدعت اور ایجاد ہین دین مین اور جن اشخاص کے نزدیک امور مذکورہ
بدعت نہون گے تو اونکو لازم ہوگا کہ تراویح و نماز ضحی و نماز صبح مین الصلوة
خیر من النوم کہنا و دیگر امثال کو انکے بھی بدعت نہ سمجھین اسلیئے کہ ان دونومین
فرق نہین ہے امر چہارم عقاب بدعت کرنے والے اور بلا دلیل
کلام معصوم عمل کرنے والے کا۔ جلد ہفتم بحار مین امام موسی کاظم علیہ السلام
سے منقول ہے فرمایا تفسیر مین اس آیہ کے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ
بِغَیْرِ هُدًی مِنَ اللّٰهِ یعنی کون گمراہ تر ہے اوس شخص سے جو متابعت خواہش
نفسانی کی کرے بغیر کسی ہدایت کے جو خدا کی جانب سے ہو فرمایا کہ جو شخص
اپنے دین کو اپنی رائے سے قرار دے بغیر کسی امام کے ایمہ ہدیٰ سے اور وسائل
حدیث طویل مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا فکل
عمل من اعمال الخیر یجری علے غیر ایدی الاصفیاء و عہودهم
وحدودهم وشرایعهم وسننهم مردود غیر مقبول واهله
بمحل کفروان شملهم صفة الایمان یعنی ہر عمل اعمال خیر سے
جو جاری ہوتا ہے ہاتھ پر غیر معصوم و برگزیدگان خدا کے اور غیر اوسکے
عہود اور حدود اور طریقون اور سنتون کے وہ مردود و نامقبول ہے اور
عمل کرنے والے اوسکے محل کفر مین ہین ہرچند شامل ہو اون پر صفت ایمان
اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کل مالم یخرج من هذا البیت
فهو باطل یعنی جو چیز نہین نکلی ہم اہلبیت ع کے گھر سے وہ باطل ہے
اور جلد اول بحار الانوار مین ہے امیر المومنین صلوات اللہ وسلامہ علیہ
وآلہ المعصومین فرماتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے

لا قول الا بعمل ولا عمل الا بنیة ولا عمل ولا نیة
الا باصابة السنة یعنی نہین ہے قول مگر ساتھ عمل کے اور نہین ہے
عمل مگر ساتھ نیت کے اور نہین ہے عمل و نیت مگر بعد پالینے سنت کے
بیان مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ قول سے اس حدیث مین مراد اعتقاد سے
ہے یعنی نہ نفع پہونچاوے گا ایمان اور اعتقاد حق نفع کامل آخرت مین مگر جب
مقرون ہو ساتھ عمل کے اور نیز نہ نفع پہونچاوین گے دونو مگر ساتھ خلوص نیت کے
جو ریا و اغراض فاسدہ سے بری ہو اور نہ نفع پہونچاوین گے یہ تینون مگر جب
عمل موافق سنت و طریقہ رسول ص ہو اور بدعت نہو اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے من خالف سنة محمد فقد کفر یعنی جو خلاف چلے سنت
و طریقہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے پس بدرستیکہ اوسنے کفر کیا اور
فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ خدا نے انکار کیا ہے صاحب
بدعت کے لیے توبہ کو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ ص کیون ایسا ہے فرمایا اسلیے کہ
محبت بدعت کی اوسکے دل مین اثر کر گئی ہے بیان مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین
کہ شاید مراد یہ ہو کہ توفیق توبہ نپاوے گا جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے تعلیل یعنے اوس
وجہ سے جسکو فرمایا توبہ اوسکی کامل طور سے قبول نہو گی اور فرمایا امام محمد باقر ع
نے ایک حدیث مین کہ صاحب بدعت و شبہات و شہوات کا منہ خدا بروز قیامت
سیاہ کرے گا اور عجلی کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا خدمت جناب صادق
علیہ السلام مین کہ کیا ہے ادنے وہ چیز جس سے بندہ کافر ہو جاتا ہے فرمایا ان
یبتدع شیئا فیتولی علیہ ویبرأ ممن خالفہ یعنی جو شخص کہ نئی چیز
نکالے اور محبت کرے اوسکے ماننے والے سے اور بیزاری کرے اوسکے مخالفت
کرنے والے سے اور برید عجلی کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا خدمت جناب صادق علیہ السلام
مین کہ کیا چیز ہے کہ اوسکے اونے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے پس حضرت نے زمین سے
سنگریزہ اوٹھایا اور فرمایا کہ یہ کہے اس سنگریزہ کو کہ یہ خمسہ کا ہیچ ہے اور بیزاری کرے

اوس شخص سے جو اوس سے مخالفت کرے اور اطاعت خدا کرے ساتھ بیزاری وس
شخص کے جو خلاف قول اوسکے کہے پس یہ ناصبی ہے بدرستیکہ شرک کیا اوسنے
خدا کا اور کفر کیا اس حیثیت سے کہ نہین جانتا **بیان** علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
فرماتے ہین کہ تمثیل سنگریزہ سے واسطے بیان اسکے ہے کہ جو شخص ایجاد کرے کوئی
چیز اور اعتقاد کرے از روے باطل کے ہر چند کسی حقیر چیز مین ہو اور یہی راے
اپنی اور دین اپنا قرار دے اور محبت کرے اوسی پر اور دشمنی کرے اوسی پر
تو وہ حکم کافرین ہے شدت عذاب اور محرومی تقرب خدا مین بروز قیامت اور
فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ادنے شرک یہ ہے کہ کوئی نئی راے نکالے
اور اوسپر محبت کرے اور اوسپر دشمنی کرے اور دوسری حدیث مین ہے کہ
ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ ادنے نصب کیا ہے پس حضرت نے
وہی جواب دیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو شخص جاے
پاس صاحب بدعت کے اور توقیر اوسکی کرے تو اسلام کے گرانے کے واسطے
چلا اور دوسری حدیث مین ہے کہ کوشش کی اسلام کے گرجانے کی اور فرمایا امام
محمد باقر علیہ السلام نے کہ نہین ہے دین اوس شخص کے لیئے جو ایمان لاوے خدا کا
ساتھ اطاعت اوس شخص کے جو گنہگار رہے اور نہین ہے دین واسطے اوس
شخص کے جو اطاعت خدا کیے ساتھ تقرب باطل کے اور نہین ہے دین اوس
شخص کے لیئے جو ایمان لاوے ساتھ انکار کسی آیت کے اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ امیر المومنین علیہ السلام نے انکار کیا ہے
اس سے کہ داخل کرین دین خدا مین راے کو یا کہین کچھ دین خدا مین راے
اور قیاس سے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے
کہ نہین ہے راے دین مین اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے حدیث طویل مین
یابن ابی محمود اذا اخذ الناس یمینا و شمالا فالزم طریقتنا
فانہ من لزمنا لزمناہ ومن فارقنا فارقناہ ان ادنے

مايخرج به الرجل من الايمان ان يقول للحصاة هذه نواة
ثم يدين بذلك ويبرأ ممن خالفه يا بن ابي محمود احفظ
ماحدثتك به فقد جمعت لك فيه خير الدنيا والاخرة
اے ابن ابو المحمود جبکہ لوگ داہنے اور بائین راہ چلین تو لازم ہے ہمارے طریقہ کو
پس بدرستیکہ جو ہمکو لازم پکڑے گا تو ہم اوسکو بھی لازم پکڑین گے اور جو ہم کو
ترک کرے گا اوسکو ہم بھی ترک کرین گے بدرستیکہ ادنے وہ چیز جس سے انسان
خارج ہوجاتا ہے ایمان سے یہ ہے کہ سنگریزہ کو کہ یہ خرمہ کا بیج ہے پھر ایمان
لاوے اوسپر اور بیزاری کرے اوسکے مخالفت کرنے والے سے اے ابن
ابی المحمود حفظ کر اس حدیث کو کہ مین نے جمع کر دیا ہے اس مین تیرے لیے
خیر دنیا و آخرت کو بیان مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ کوئی دین
یا رائے یا عبادت ایجاد کرے اور اوسپر اصرار ہوجتے اینکہ وہ امر جو مخالف واقع
ہوا ایسا ہو جسپر کوئی فساد مترتب ہوتا ہو اور حاصل یہ ہے کہ غرض تعمیم ہے
ہر اوس امر مین جو مخالف واقع ہو کہ ایمان لانا اوسپر خارج کر دیتا ہے اوس ایمان
سے جس مین ترک کبائر ماخوذ ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے تفسیر ایوا توا
البیوت من ابوابہا مین منقول ہے یعنی آؤ مکانون مین اونکے دروازون سے
فرمایا اسکا مقصود یہ ہے کہ بجا لاوے ہر امر کو جس طرح وہ ہے جو امر ہو مورد
سے اور وسائل الشیعہ ابواب الامر بالمعروف مین جناب صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ جب دیکھو
تم اہل شک و بدعت کو بعد میرے تو اون سے بیزاری ظاہر کرو اور بہت
سب و شتم اونپر کرو تا کہ نہ طمع کرین فساد اسلام مین اور نہ سیکھو بدعت اونکی
لکھے گا خدا تمھارے لیئے حسنات کو اور بلند کرے گا درجات کو آخرت مین
اور وسائل کتاب القضا باب عدم جواز القضا والحکم بالرائے حدیث
طویل مین امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جو شخص آوے

اپنی خدا نے بغیر اوس کی پیغمبر کے جسکو اوسنے حکم دیا ہے تو حق ہوگا خدا پر کہ
اوسے ذلیل کرے اور اوسپر عذاب کرے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام
نے حدیث طویل مین کہ اتباع کرو احادیث وسنت رسول صلعم کا اور اخذ کرو
اسے اور نہ اتباع کرو اپنی خواہشہاے نفسانی اور اپنی راے کا کہ گمراہ ہوجاوگے
پس بدرستیکہ زیادہ گمراہ کنندہ لوگون کا نزدیک خدا کے وہ ہے جو اتباع کرے
اپنی خواہشہاے نفسانی اور راے کا بغیر کسی ایسی ہدایت کے جو جانب خدا سے
ہو پھر فرمایا کہ اے گروہ مردم تمپر لازم ہے کہ احادیث وسنت رسول صلعم اور احادیث
وسنت ائمہ ہُدا ے پر جو اہلبیت رسول صلعم ہین عمل کرو کہ جو شخص عمل کرے گا اسکو
تو ہدایت پاوے گا اور جو ترک کرے گا اور روگردانی کرے گا اس طریقہ سے تو وہ
گمراہ ہوگا اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حدیث طویل مین کہ اگر کوئی شخص
دن کو روزے رکھے اور رات کو عبادت کرے اور تمام مال اپنا راہ خدا مین تصدق
کرے اور تمام زندگی حج کرے اور نہ پہچانے ولایت ولی خدا کو جس سے محبت کرے
اور تمام اعمال اوسکے اوس ولی خدا کی ہدایت سے ہون تو اوسکے لیئے کچھ ثواب نہوگا
اور نہ وہ اہل ایمان سے ہوگا اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ مومن نے
دین اپنا اپنی راے سے اخذ نہین کیا بلکہ جب خدا کی طرف سے اوسے پہونچا تب
اوسنے اوسکو اخذ کیا اور قبول کیا اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
کہ جو شخص قیاس کرے کسی چیز کو دین کی اپنی راے سے تو خدا اوسکو ابلیس کے
ساتھ جہنم مین داخل کرے گا اسلیئے کہ اوّل جسنے قیاس کیا وہ ابلیس ہے جب کہا
کہ تو نے پیدا کیا مجھے آگ سے اور پیدا کیا آدم کو مٹی سے پس ترک کرو راے اور
قیاس اور اوس گروہ کے قول کو جو کہتے ہین دین خدا مین اور اوسپر کوئی دلیل
نہین ہے اسلیئے کہ دین خدا وضع نہین کیا گیا ہے راے اور قیاس سے اور
فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ نہین ہے کوئی میرے نزدیک محبوبتر
تم لوگون سے بدرستیکہ لوگ بہت سی راہون پر چلے بعضون نے اپنی خواہش

نفسانی پر عمل کیا اور بعضون نے اپنی راے پر لیکن کیے اخذ کیا ایسے امر کو جسکے لیے
اصل ہے اور فرمایا اونھین حضرت نے ایک حدیث مین بعد مذمت راے وقیاس
کے کہ اگر یہ خدا کے نزدیک جائز ہوتی تو نہ بھیجتا انبیا کو واسطے فرق کے اور نہ منع
کرتا ہزلیات سے اور نہ مذمت کرتا جہالت کی لیکن لوگون نے حق کو نہ پہچانا
اور استغنا حاصل کی بسبب اپنی جہالت و تدابیر کے علم خدا سے اور اکتفا کی
بسبب اونکے انبیا و اوصیا سے اور کہا کہ نہین ہے کوئی چیز مگر جسے ہمارے
عقول ادراک کرین اور عقلا سمجھ سکین پس چھوڑ دیا خدا نے اونکو اور مخذول
کیا تا اینکہ وہ لوگ اپنے نفس کی عبادت کرنے لگے اس حیثیت سے کہ نہین
جانتے اور اگر خدا اون لوگون کی راے اور اجتہاد سے جسکا ادعا کرتے ہین
راضی ہوتا تو کوئی فارق اونکی طرف مبعوث نکرتا اور نہ کسی زجر کنندہ کو ونکی
رایون مین اور حزین نیست کہ استدلال کیا ہمنے کہ رضاے خدا سوا اسکے ہے
بسبب مبعوث کرنے رسولون کے ساتھ امور استوار و صحیح کے پھر قرار دیا
خدا نے اونھین انبیا کو ابواب اور صراط اپنے اور ہدایت کنندہ ساتھ اون
امور کے جو پوشیدہ ہین راے اور قیاس سے پس جو شخص کہ طلب کرے
اوس چیز کو جو خدا کے پاس ہے راے اور قیاس سے تو خدا سے دور تر ہوتا
جاے گا الحدیث اور **وسائل الشیعہ** باب وجوہ الجمع بین الاحادیث
المختلفہ مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ واللہ نہین قرار دی
خدا نے کسی کے لیے بہتری ہمارے غیر کی اتباع مین اور بدرستیکہ جسنے ہماری
موافقت کی اوسنے مخالفت کی ہمارے دشمن کی اور جسنے موافقت کی ہمارے
دشمن سے کسی قول یا عمل مین تو وہ نہین ہے ہمسے اور نہ ہم ایسے لوگون سے
ہین بیان اے ناظر با انصاف جب تو ان احادیث کو بامعان نظر دیکھیگا
تو سمجھے گا کہ کوئی امر کلی یا جزئی دین کا ایسا نہین ہے جسپر عمل بغیر دلیل کلام
معصوم کے جائز ہو اور جتنے طریقے و کیفیات کہ بلا دلیل دین مین ایجاد کیے

یا کم فہمی سے عمل نکرین تو معاند و کافر ہین مثل دیگر فرق ضالہ و باطلہ کے اسلیے کہ ان دونو
مین فرق نہین ہے سوا اس امر کے کہ ظاہر مین زبان سے اثنا عشری کہتے ہین مگر عمل
مثل دیگر فرق کی رائے وقیاس پر ٹھہرانہ اقوال اہل عصمت وطہارت پر اور
جلد اوّل بحار چند حدیث مین امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا
جابر سے کہ اے جابر اگر ہم لوگون کو فتوی دیتے اپنی رائے سے اور خواہش سے
تو ہلاک ہوتے لیکن ہم فتوےٰ دیتے ہین احادیث رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور اون اصول علم سے جو ہمارے پاس ہین اور اپنے بزرگون سے
بوراثت ہمنے پایا ہے جمع رکھتے ہین ہم اونھین جس طرح لوگ سونے اور چاندی
کو جمع رکھتے ہین۔ اور سماعہ نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ہر چیز جسے
آپ حضرات فرماتے ہین وہ کتاب وسنت مین ہے یا آپ لوگ اپنی رائے سے
کہتے ہین فرمایا بلکہ جو چیز ہم لوگ کہتے ہین وہ کتاب خدا اور سنت خدا مین ہے
مؤلف کہتا ہے کہ چند احادیث اس باب مین سابقاً مذکور ہوئین اور بہت
سی احادیث اواخر رسالہ فوائد القرآن اُردو مین مین نے نقل کی ہین جو بعض
اونکے کافی ہین اون لوگون کے لیے جو طالب ہدایت ہین اقوال معصومین ؑ سے اور
ناظرین باانصاف کی خدمات مین عرض ہے کہ احادیث مذکور کو اس رسالہ کے
بامعان نظر اور بنور ایمان ملاحظہ فرمائین اور تعصب واعتساف کو راہ ندین
کہ مین نے جو کچھ اس مین لکھا ہے وہ بدلیل کلام معصوم ؑ ہے نہ اپنی طرف سے
اور جس استدلال یا ترجمہ مین خلل پاوین اوسکو ترک کرین اور اصلاح دین مگر
احادیث معصوم کی پیروی ہر وقت مین ملحوظ رکھین کہ ہر حال مین ہم لوگون کو
لازم ہے کہ اپنے امور جزئی وکلی مین رجوع کرین طرف ائمہ معصومین علیہم السلام کے
جس طرح بچہ حوادث مین اپنے والدین کی طرف رجوع کرتا ہے اور نہ بجالاوین کسی امر کو
دین کے مگر ایک دلیل رکھتے ہون اوسکے قول یا فعل یا تقریر اون حضرات سے سلیے

دین ایک محدود و بیرہے جانب خدا سے اور بارے پہ عقلان نہین ہے کہ جو چاہا اوس پر
عمل کیا اور جسے چاہا اوسے ترک کیا اور خدا ہمسے بروز قیامت سوال کریگا سامنے
معصومین علیہم السلام کے ان امور سے پس چاہیئے کہ دلیل ہمارے پاس استوار
موجود ہو اور سامنے اپنے آقا اور موالی کے ذلیل و رسوا نہون کہ وہ حضرات
فرماتے ہین کہ تم لوگ ہماری زینت کے باعث ہو اور شین و عار کے باعث نہو
پس کہہ سکین کہ آپ کے فلان قول یا فعل سے یہ چیز ہماری ماخوذ ہے خدایا ہم سبکو
پیروی ایمہ معصومین عم پر مجبور فرما اور بروز قیامت ساتھ اونکے محشور فرما اور
ختم کرتا ہون مین اس مقام پر اس رسالہ کو اور پروا نہین کرتا ملامت کنندگان
اور ناحق شناسان سے وقد فرغ من کتابته مولفه السید
محمد مرتضی عفر الله مع ائمة الهدی جونفوری مسکناً
وکربلائی مدفناً ان شاء الله تعالی فی التاسع
والعشرین من شهر ذی الحجة الحرام
یوم الاحد سنة ۱۳۱۱ هجری ثلثمائة واحد عشر
بعد الالف من هجرة سید المرسلین
صلی الله علیه واله المعصومین
والحمد لله رب
العالمین

خاتمة الطبع

خاتمة الطبع - ہزاران ہزار شکر پروردگار کہ یہ کتاب یادگار
مشتمل بر احادیث واخبار حضرات ایمہ اطہار عم باصرار شیعیان حیدر کرار ع
بار دوم بماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۶ ہجری حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ
ہوکر حائل گلوے مومنین وموقنین ہر دیار و امصار ہوئی ایزد کردگار توفیق مطالعہ

ع۸۸۳۳
اصلاح الرسوم بكلام المعصوم

تلک حدود اللہ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین

کتاب ہدایت نصاب رشاد انتساب دافع ہموم کاشف غموم قاطع رسوم

ممنوع و مذموم اسمے

اصلاح الرسوم بکلام المعصوم

تصنیف شریف و تالیف منیف

عمدۃ المحدثین زبدۃ المتفقہین اسوۃ الکملا نخبۃ العلما جناب مولوی السید محمد مرتضیٰ صاحب جونپوری

مطبع کربند احمدی لکھنو مین باہتمام بلیغ چھپی

دوسری مرتبہ

آپ حضرات شیعہ اثنا عشری کا مذہب حق اور پاک ملت کیا ہی۔ بس یہی ہی کہ قرآن مجید کے احکام
اور اقوال حضرت رسول صلعم اور اونکی اولاد ع پر عمل کرنا یعنی حضرات چہاردہ معصوم
علیہم السلام کی پیروی اور فرمانبرداری کرنا۔ جن جن باتون کا حکم دیا ہے اونپر عمل کرنا
اور جن جن باتون کو منع کیا ہے اون سے پرہیز کرنا اور یہ سب پر خوب واضح ہے کہ
ان سب باتون کا جاننا بغیر کتاب دیکھے ممکن نہین۔ اور محض قرآن شریف کی
تلاوت سے بھی بغیر تفسیر پڑھے احکام سے واقفیت نہین ہو سکتی ہے۔ اسیواسطے
ہمارے علمائے کرام نے کیسی کیسی تفاسیر اور کتب حدیث کس محنت سے تصنیف
کر ہماری ہدایت کے لیئے یادگار چھوڑین۔ لیکن زیادہ تر کتب عربی زبان مین
جنکا پڑھنا اور مطلب سمجھنا عام طور سے دشوار ہے اور جب تک اونکا
... نہ کیا جاسے اوسوقت تک احکام قرآن واحادیث سے واقف
... ہو سکتے۔ اور اپنا مذہب کامل نہین کر سکتے پھر کیا ہو اور کیونکر شرعی
... پر قدرت حاصل کرین اوسکا طریق ہماری علمائے نامدار نے جو کہ اس زمانہ مین ہین
... اون عربی کتابون کا ترجمہ اردو زبان عام فہم مین کردیا کہ طالبان دین سبھین
... خاتم المرسلین اپنے دین مین کامل ہوجائین اور پیشوایان دین کے احکام سے واقف ہوکر
... عنبرسرشت حاصل کرین۔ اب یہ کتاب اصلاح الرسوم بکلام المعصوم ع آپ سب
حضرات کے واسطے اردو زبان مین حاضر ہی خوشی خوشی جلدی اس کتاب کو خرید لیجیئے اور احکام
... اور رسول صلعم اور اونکی اولاد پاک سے واقف ہو جایئے۔ اس کتاب کی خوبی اور عمدگی پڑھنے سے معلوم
ہوگی ہرچند کہ فہرست بھی مجمل طور سے لکھدی ہی لیکن فہرست سے تمام حالات کیونکر معلوم کرسکتے ہین
... پوری کتاب کا ملاحظہ کرنا ہی کہ قرآن مجید اور احادیث و تفاسیر حضرات چہاردہ معصوم علیہم السلام سے
... کتاب بھری ہوئی ہے قیمت ایکروپیہ عہ اور محصول ۳ر ہے۔
بذریعہ ویلوپے ایبل راقم سے طلب کرلین۔ فوراً یہان سے روانہ کردیجایگی فقط

راقم سید عبدالحسین تاجر کتب از لکھنو محلہ درگاہ سردار باغ

فہرست مطالب کتاب اصلاح الرسوم بکلام المعصوم

تقریظات علمائے اعلام و مجتہدین کرام و نقادان علوم برین

کتاب اصلاح الرسوم بکلام المعصوم ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

الحمد للہ الذی رفع قدر العلماء؛ و فضل مدادھم علی دماء الشہداء؛ وجعلھم ورثۃ الانبیاء؛ وامناء علی عبادہ بعد الحجج والاوصیاء؛ والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین وخاتم الانبیاء؛ وآلہ الطاہرین النجباء النقباء؛ المخصوصین بجزیل الحباء؛ وبعد بر طالبان طریق حق ورشاد۔ وسالکان سبیل صدق وسداد مخفی و پوشیدہ نماناد۔ کہ از اعظم نعم جلیلہ۔ واکمل واتم مواہب جزیلہ۔ کہ خداوند منعام۔ در زمان غیبت امام علیہ السلام۔ بر کافۂ انعام العام فرمودہ وجود مسعود علمائے اعلام۔ وفقہائے فخام است چہ بسبب وجود عاقبت محمود الشان احکام شرع سید انام۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ بر پاست ونظام امور معاش۔ ومعاد عباد بغایت استحکام۔ بر جاست۔ فشکر اللہ مساعیھم الجمیلۃ بمثوباتہ الجزیلۃ وچون درین اوان۔ سعادت اقتران۔ جناب مستطاب۔ فضائل مآب قدسی خطاب عالم عامل۔ وفاضل عادل۔ سالک مسالک صلاح وسداد و دارج مدارج فلاح ورشاد۔ مجمع الفضل والعلی۔ ومنبع المجد والتقی۔ مولوی سید محمد مرتضیٰ صاحب وفقہ اللہ تعالیٰ لما یحب ویرضی فرزند ارجمند جناب مستطاب معارف اکتساب شریعت آداب۔ السید الزکی والسند الوفی والمولی الولی۔ المولوی سید حسن علی۔ صاحب قبلہ دام ظلہ السمی بحمد اللہ تعالیٰ از عنایات آلہیہ وتسدیدات سبحانیہ۔ وتوجہات ظاہریہ وباطنیہ ائمہ ہدیٰ علیہم الاف صلوٰۃ وتحیۃ از بدو شباب۔ در خدمت علمائے اطیاب۔ وفقہائے اقطاب

اوقات شریفه خود را برای اکتساب علوم و معارف دینیه مصروف و عنان همت را باکمال
جهد و بذل طاقت بضبط و فهم و حفظ کتب احادیث و فضائل و مناقب و مصائب ائمه اطائب علیهم
سلام الله الملک الوهاب معطوف و باین واسطه بمنه تعالی ذات تقدس و تورع سمات ایشان
بمحاسن علم و عمل آراسته و بمحامد تقوی و فضل متحلی گشته - و توفیقات ربانیه - و تائیدات
سبحانیه شامل حال - و کافل احوال جناب ایشان شده و چند تالیف منیف ازان بلبل
بوستان فصاحت و جلالت - و عندلیب اغصان شجرهٔ بلاغت و نبالت - در قالب ترتیب
و ترصیف درآمده چون کتاب مستطاب فوائد القرآن که هر فائده آن عائده و کتاب
مجالس الابرار در مصائب اهل بیت اطهار - علیهم سلام الله الملک الجبار که هر سطری
ازان بحری است ذخار - و هر کلمهٔ ادا بری است اشک بار و کتاب اصلاح الرسوم بکلام المعصوم
که هر رقمش کنزی از ابواب علوم - و رسوم هر امام و معصوم - ازان مفتوح و معلوم - و مراسم
و موهوم اهل کفر و هنود مضمحل و معدوم گشته و قلم هدایت شیم بر صفحهٔ عالی صحیفه اش قد اتیت
بجوامع الکلم نوشته و زبان گوهر فشان او بر زبان طریق مذموم اهل جاهلیت و
بت پرستان آیهٔ وافی هدایه جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا
خوانده و چون کتاب مستطاب کحل الناظرین فی تفضیل الزهراء علی سائر الانبیاء والمرسلین
که الحق آن صحیفهٔ ردیفه هر صفحه اش بوستانی است دلکشا - و هر فصلش گلشنی است روح افزا
والحق هر کتابی را بر بیان دقائق اخبار - و تبیان حقائق احادیث و آثار بحق ناطق
یافتم و این چند ورق را برای شکریه نگاشتم بر جمله مومنین و متدینین بشریعت حضرت
سید المرسلین - و طریقت ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین - شایسته بلکه لازم است
که بمضامین اخبار صحیحه و مفاد احادیث معتبرهٔ آن عمل نمایند - و در رسوم خود رجوع بطریقهٔ
شرعیهٔ امام و معصوم فرمایند - و اصلاح قواعد عاطله شائعه و رسوم باطله غیر مشروعه که
محض بدعت و خلاف مرسوم و شریعت است نموده باشند و از طریقهٔ مبتدعهٔ بت پرستان و سبحیه

رویهٔ مخترعهٔ اہل جاہلیت و کفر و عصیان که محض بدعت و ضلالت و باعث ہلاکت و دخول
در آتش است باز دارند چنانکه در حدیث نبوی صلعم وارد است که ہر امر تازه و حادث که در
شرع وارد نشده باشد و آنرا از حکم شرع دانسته بجاے آورند بدعت خواہد بود و ہر بدعت
ضلالت و گمراہی است و صاحب آن بدعت و ضلالت در آتش خواہد بود پس باید بمتابعت و پیروی کلام
امام معصوم خود ہا را از وادی گمراہی بصراط مستقیم شرع قویم بر منزل نجات و رضائے الٰہی رسانید
و بجنت و نعیم ابدی و رضا و خوشنودی سرمدی فائز و رستگار گردانیده و بر جناب
مستطاب مولوی ممدوح واجب است که بموجب عہده و استعداد خود ارشاد عباد
فرمایند و ایشان را براه طاعت و عبادت حضرت احدیت جل و علی که اصل ہر معروف
است راه نمائی نمایند۔ و از طریق معصیت او جل جلاله که عین منکر است باز دارند۔ و بقدر
وسع و طاقت ارشاد جاہلین و تنبیه غافلین فرمایند و در ترویج دین مبین۔ و تشیید
قواعد شرع متین۔ و بسط شرائع و احکام۔ و نشر شعائر و معالم اسلام۔ بروجه تام و تمام
کمال سعی و کوشش را نموده باشند و اعظم شعائر اسلام را که نماز جمعه و جماعت و
اذان و اقامت و بیان فضائل و احادیث و ہدایت و موعظت۔ و تعلیم مسائل
حلال و حرام و دیگر احکام شریعت حضرت سید الانام را مطابق فتوائے اعلم و اعدل فقہائے
و مجتہدین والا مقام۔ چون سرکار شریعت مدار ملجأ الانام حجة الاسلام۔ حاجی میر
محمد حسن شیرازی دام ظله العالی بعموم عوام تعلیم و افہام نموده باشند و مراتب مندرجه
را بر عہدهٔ ذمت و ہمت خود فرض و واجب دانند و اقامهٔ شعائر و علائم اسلام۔ بر خصوص
جناب ایشان چنانکه بر عموم مومنین و مسلمانان از اہل اسلام۔ نیز واجب است که برپا
دارند شعائر اسلام را و الا جائز نیست ایشان را قیام۔ در بلاد کفر بلکه ہجرت بر ایشان لازم
است بدار الاسلام و بر عہدهٔ عامهٔ طالبان حق و شریعت۔ و قاطبهٔ سالکان صدق و
طریقت سزاوار است که پیروی رفتار۔ و گفتار جناب ممدوح که مطابق اخبار۔ و احادیث

[illegible] البتہ [illegible] مجتہدین ابرار [illegible] نموده باشند و

وجود مسعود جناب مولوی ممدوح را از مغتنمات شمارند۔ و در مجالس وعظ و جماعت ایشان

حاضر شوند و از افادات ایشان مستفید باشند که البتہ موجب رستگاری و اجر و ثواب اخروی

خواهد بود و بر جناب مولوی ممدوح لازم است که در جمیع حالات لحاظ و رعایت طریقۂ احتیاط

که سبیل و راه نجات از ورطۂ هلکات و مایۂ فوز باعلی درجات است فرموده و کمال سعی و

کوشش را در تحصیل علوم دینیہ و ترقی باعلی مدارج علمیہ و عملیہ نموده و در مظان استجابت دعوات

و عقیب وظائف و مجالس و صلوات عموم مومنین و مومنات بخصوص جناب مستطاب والد

ماجد والامقام خود مد ظلہ العالی را و حضرات علماء اعلام و مجتہدین و فقہاء کرام و این

اقل و کمترین خدام ایشان را بندۂ قاصر آثم و جانی محمد باقر بن المرحوم ملا محمد کاظم اصفہانی

را بدعاء رحمت و طلب مغفرت یاد و شاد فرمایند۔ واللہ العالم بالضمائر حرره العبد القاصر

محمد باقر بن ملا محمد کاظم الاصفہانی عفی عنہما فی سنہ ۱۳۱۳ ہجری علی ہاجرہا الآف تحیہ در قصبۂ

سیدنگا نون در مکان خلد آشیان مرحوم مولوی سید علی احمد صاحب مغفور تحریر شد و السلام خیر ختام

محمد باقر
محمد کاظم

بسم اللہ و لہ الحمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ علی محمد و آلہ الطاہرین و بعد

غیر خفی علی القریب و البعید و من القی السمع و هو شہید بر ارباب دانش

و اعتبار و اصحاب بینش و استبصار از مومنین اخیار و موحدین ابرار مخفی و مستور نماناد که نظام

مہام عموم انام در ایام غیبت امام علیہ السلام بکف کفایت علمائے اعلام و فقہائے کرام

و فضلائے ذوی العز و الاحترام میباشد پس بر کافۂ انام و قاطبۂ عوام لازم بل واجب است

که در جل امور و کل رسوم تقتدی و تتاسی باقوال و افعال علماء و فقہا کثر اللہ امثالہم

باشند و عمل خود را مطابق فتاوی و فرمایشات و رسائل ایشان نمایند و چون جناب سلطان
عمدة العلماء الاعلام العلم العلیم العلام سناد المحدثین و عماد الفقهاء الراشدین مولوی
سید محمد مرتضی صاحب دام توفیقه ابن جناب مستطاب فضائل مآب فواضل انتساب
نتیجة السادات الاطیاب معلے القاب مولوی سید حسن علی صاحب دام عمره و عزه
و علاه که در بیان اخبار و آثار ائمه اطهار سلام الله علیهم به تقریر خوب و تحریر
مرغوب عمر شریف خود را مصروف فرموده و خاطرش را پیوسته از غیر مطالب شرعیه
معطوف نموده و رسائل عدیده در سلک تالیف و انتظام آورده که منجمله آنها رساله
کحل الناظرین فی تفصیل الزهراء علی الانبیاء و المرسلین و کتاب مجالس الابرار فی
مصائب الائمة الاطهار و فوائد القران عربی العبارة و مترجم بلسان اردو که
هریک باعث هدایت و ارشاد جمعے از عباد است فجزاه الله عن الاسلام
و اهله خیرًا و درین ایام سعادت فرجام تالیف کتاب منیف المسمی باصلاح الرسوم
بکلام المعصوم فرموده اند و الحق زحمات زیاد و تعب بسیار کشیده اند که واقعًا
نفعش بر جمیع اهل ایمان تام و تمام و فائده اش برائے جمله مسلمین و مومنین عام
و این کتاب مستطاب مصداق عموم آیه وافی هدایه فبشر عبادی الذین
یستمعون القول فیتبعون احسنه مے باشد چه این کتاب بحمد الله از احسن
اقوال است و لازم است که اهالی هندوستان متابعت و عمل بآن نمایند و از رسوم
و طریقهٔ هندوان و بت پرستان اجتناب فرمایند که ما وافق الکتاب و السنة
فخذوه و ما خالف فذروه بهر حال مسلمانان و مومنان را باید که شیوه و روش
خود را مطابق اوامر و نواهی الٰهی و موافق آداب و سنن حضرت رسالت پناهی مقرر
فرمایند و در کردار و رفتار و گفتار پیروی ائمه اطهار نمایند که مایه اجر جزیل و ثواب جمیل است
و بر جناب مولوی ممدوح واجب است که خلق را بمواعظ حسنه هدایت فرمایند و بطریقه

و مناقب ائمہ اطہار از کتب معتمدہ معروفہ کہ نزد علمائے ابرار و فقہائے اخیار موصوف بوثوق و اعتبار ہست مثل کتاب وافی و کافی و من لایحضر و تہذیب و استبصار و بحار الانوار اخذ و ضبط نمودہ و بمقتضائے آن رفتار فرماید و عامۂ مومنین را بموجب آن ہدایت و ارشاد نماید و مسائل شرعیہ از احکام اصولیہ و فرعیہ مطابق فتاوی و رسائل فقہا و مجتہدین اعلام ادام اللہ ظلالہم کہ اعلم و افقہ و اوثق در فتوی باشند تعلیم نماید و نماز جمعہ و جماعت را کہ از اعظم شعائر اسلام ست برپا دارند و مراعات طریقۂ احتیاط کہ صراط نجات است از مہالک فرمودہ باشند و در مظان استجابت دعوات این داعی را فراموش نفرماید حررہ فی اواسط شہر جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۲ ہجری کتب فی دار السرور جون فور دانا الجانی محمد ابن الشیخ زین العابدین المازندرانی قدس سرہ

(مہر: محمد زین العابدین ۱۲۸۲ ہجری)

باسمہ سبحانہ و بحمدہ ما اعلی شانہ

تحریر بے نظیر۔ و تقریر دلپذیر۔ عالم خبیر ناقد بصیر حبر علام بحر طمطام۔ وحید اوحد۔ رشید ارشد۔ مجید امجد۔ مجمع فضائل۔ منبع فواضل۔ حقائق پناہ۔ دقائق آگاہ۔ ذکی مجید۔ زکی مجید۔ نتیجۂ اعاظم افاخم اکابر۔ وارث فضل و نبل کابراً عن کابر۔ رضی مرضی مرتضی جناب مولوی سید محمد مرتضی۔ وفقہ اللہ لما یحب و یرضی۔ ابن سید سند۔ رشید ارشد۔ جناب مولوی سید حسن علی۔ غفر اللہ الولی لہ ولی۔ کہ تالیف شریف۔ و ترصیف منیف ہی۔ اور موسوم باصلاح الرسوم بکلام المعصوم ہی اکثر مقامات اسکے نظر قاصر سے گذرے واقعی مستبصرین و طالبین و مستفیدین و مسترشدین۔ کے واسطے یہ کتاب بہت مفید ہی اور ابطال رسوم بد مین نہایت سدید ہی۔ برادران ایمانی و اخلاء روحانی۔ کو خدا مستفید و مستفیض کرے اور اصلاح حال و مآل کی اونھین توفیق دے۔ و ہو الموفق و المعین۔ و علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد اس رسالۂ
انیقہ ۔ اور مقالۂ رشیقہ کی کہ تصنیف و تالیف حسیب نسیب حبیب و لبیب صاحب
ذہن وقاد و طبع نقاد ۔ مجمع اوصاف حمیدہ ۔ و مصدر اخلاق پسندیدہ ۔ کوکب دری سماء مجد و علا
دُر ثمین دامار عزّ و اعتلا ۔ نور حدقۂ فضل و رشاد ۔ نور حدیقۂ صلاح و سداد ۔ جناب مولوی
سید محمد مرتضی صاحب ۔ صانہ اللہ عن النوائب ۔ ابن جناب مستطاب مستغنی عن القاب
جناب سید حسن علی صاحب ادام اللہ العلی ہے مقامات متفرقہ ۔ اور جابجا مختلفہ نظر قاصر جامع سے
گذرے الحق کہ مضامین ۔ لطافت آگین ۔ اوسکے کحل البصر مستبصرین ۔ و جلاء عیون متبصرین اور
نزہۂ نواظر مستفیدین و بہجۂ خواطر مسترشدین ہین ۔ و غنیۂ طالبین ۔ و مستفید و مہذب رسوم
قاصرین و مقصرین ہین بلکہ یہ کتاب مستطاب ۔ باب صلاح رسوم و تہذیب عادات و آداب
مین عمدہ قوانین ہے لاشتمالہ علی کلام سادتنا الاخیار و ائمتنا الابرار
و قادتنا الی جنات تجری من تحتہا الانہار وفقنا اللہ و ایاہ باتباع
الحق المبین ونفعہ بہ و سائر المومنین و آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین و آلہ المنتجبین
المنتخبین حررہ بیمنی الداثرہ الوازرہ محمد حسین بن العلامۃ المرحوم جناب
السید بندہ حسین اوتی کتابہما بیمینہما فی الآخرہ

العاصی سید بندہ حسین
محمد حسین بن السید

بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین
اصطفی حقیر بدیدن بعض مقامات رسالۂ شریفہ موسومہ باصلاح الرسوم
بکلام المعصوم مشرف شدم وانچہ کوشش وسعی درین رسالۂ شریفہ و مقالۂ منیفہ

[illegible] علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام

دافع رسوم عوام بلکہ آثار کفار انام فی الحقیقۃ باحسانی است و منتی بر اہل سلام خداوند

عالم جزای خیر کرامت فرماید و بر توفیق ترویج و نشر اخبار ائمۃ اخیار سلام اللہ علیہم

بیفزاید وفقنا اللہ وسائر المومنین لابتغاء مرضاتہ وسلوک سبیل

طاعتہ وکتب الفقیر الی اللہ ابو الحسن بن علی الرضوی

لا الہ الا اللہ القوی
عبدہ ابو الحسن محمد بن
علی بن صفدر الرضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

اما بعد این رسالہ انیقہ و مقالہ رشیقہ موسومہ باصلاح الرسوم بکلام المعصوم

بجہت اشتمال بر مرسومات شرعیہ و ضوابط ماثورہ مرضیہ و ترتیب بعنوان سدید

و تہذیب بنہج حمید لایق مدح و تحسین و قابل ستائش و آفرین است فجزی اللہ

مولفہا علیہا خیر جزاء المحسنین ووفقنا وایاہ لسلوک

مناہج الشرع المتین ونفعنا وسائر اہل الایمان

بہا بفضلہ العمیم فی الدنیا ویوم لا ینفع مال

ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم نمقہ خادم

الشریعۃ المصطفویۃ السید مصطفی المدعو بمیر آغا عفی عنہ

العلم سید محمد ہادی
سید مصطفی بن عمدۃ

تلک حدود اللہ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین

کتاب ہدایت نصاب شادت انتساب واقع ہموم کاشف غموم قاطع رسوم

ممنوع و مذموم اعنی

اصلاح الرسوم بکلام المعصوم

تصنیف شریف و تالیف منیف

عمدۃ المحدثین زبدۃ المتفقہین اسوۃ الکملا نخبۃ العلما جناب مولوی السید محمد مرتضی صاحب جونپوری

بار دوم

مطبع بدر احمدی لکھنؤ مین باہتمام بلیغ چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الموجود

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَبْدَعَ الْمَعْلُوْلَ مِنَ الْمَعْدُوْمِ ۝ وَبَیَّنَ الْمَجْهُوْلَ بِالْمَعْلُوْمِ
وَاَوْضَحَ سُبُلَ الدِّیْنِ بِالْاَعْلَامِ وَالرُّسُوْمِ ۝ وَاَصْلَحَ الرُّسُوْمَ بِکَلَامِ الْمَعْصُوْمِ
وَحَدَّ حُدُوْدًا فَمَنْ تَعَدَّاهَا فَهُوَ مَاثُوْمٌ ۝ وَمَنْ تَجَاوَزَهَا فَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ مَنْ عَلَی الْاَرْضِ وَمَنْ فِی النُّجُوْمِ ۝ وَعَلٰی اٰلِهِ
الَّذِیْنَ هُمْ نُجُوْمُ سَمَاءِ الْعُلُوْمِ ۝ وَقَبَّحَ اللّٰہُ اَعْدَاءَهُمْ وَلَوْ فِیْ بَعْضِ مَا قَالُوْهُ عَلَی
الْخُصُوْصِ اَوِ الْعُمُوْمِ ۝ وَطَمَّهُمْ فِی الدُّنْیَا بِالْهُمُوْمِ ۝ وَفِی الْاٰخِرَةِ بِاَشَدِّ الْغُمُوْمِ ۝

امابعد کہتا ہے عبد ذلیل محمد مرتضی حشرہ اللہ مع ائمۃ الہدی ووفقہ اللہ لما یحب
ویرضی ابن الجناب المولوی السید حسن علی حفظہ اللہ العلی کہ اکثر رسوم مسلمین ہند
ماخوذ ہین ہندون سے بلکہ اگر غور کرین تو دیکھین کہ جملہ رسوم ولادت وشادی ووفات
مین مسلمانون نے اونکی مطابقت کی ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ اصل مین یہ ملک
ہندون کا ہے پس جب مسلمانون نے یہان سکونت اختیار کی تو ناچار رسوم مین
اونکی مطابقت کرنی پڑی حتی انکہ سلاطین نے ہندون سے وصلت وقرابت کی اور
رسوم مین موافقت اونکے رسوم کی جائز رکھی خصوصًا اکبر بادشاہ نے جیساکہ تواریخ
حالات اکبر سے معلوم ہوتا ہے ولقولہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ رعایا نے
بادشاہون کے جملہ امور مین پیروی کی اور یہی باعث ہے کہ باوجود انقراض زمانہ

سابق کے وہ رسوم ابتک قائم و بحال رہے حالانکہ اکثر امور ان رسوم مین محرمات
عمل مین آتی ہین ہر چند بعض امور جو واضح الحرمت تھے بعض اشخاص نے ترک کیے مگر
جو باقی رہگئے وہ زیادہ ہین اونسے جو متروک ہوئے اور چونکہ ہم لوگ امور دنیا و دین مین
تابع شریعت رسول مختار اور مطیع احکام و سنن ایمہ اطہار سلام اللہ علیہم ما اتصل اللیل
بالنہار کیئے گئے ہین لہذا ہمکو متابعت اونھین حضرات کی جملہ امور مین لازم ہے اور
چونکہ اقوال اونحضرات کے متعلق ان امور کے کتب عربیہ مین مذکور ہین اور سمجھنا اونکا
عام طور سے لوگون کو دشوار ہے لہذا مین نے احادیث متعلق رسوم کو مع دیگر احکام
ضروریہ کے اس رسالہ مین ترجمہ کیا تاکہ جو لوگ سرگرم اطاعت امثلۂ رحمان اور تارک
ظلم و طغیان ہین اس رسالہ پر عمل کرین اور موافق اسکے رسوم مشہورہ و معروفہ مین اصلاح
کرین اور امور محرمہ کو قطعاً ترک کرین اور علاوہ حفظ عرض و مال جو اونپر واجب ہے
اتباع اقوال و افعال معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کو ان امور مین ذریعہ رضائے
خدائے جلیل اور وسیلہ حصول ثواب جزیل کا قرار دین اور اغلب احادیث اس رسالہ
مین وسائل الشیعہ و وافی سے منقول ہین اسلیئے کہ یہ دونو کتابین جامع ہین کتب
احادیث معتبرۂ فقہ کی اور بعض احادیث دیگر کتب معتبرۂ امامیہ سے کہ اسما اونکے
وقت ذکر مضامین بیان ہونگے اور چونکہ یہ رسالہ کلیتہً ماخوذ ہے اقوال معصومؑ سے
لہذا نام اسکا اصلاح الرسوم بکلام المعصومؑ رکھا گیا خدائے کریم مجھکو و جملہ
مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو توفیق عمل اسپر و اسکے امثال پر کرامت
فرمائے حضرات حق شناس کی خدمات مین التماس ہے کہ اگر کسی مقام پر ترجمۂ
احادیث وغیرہا مین لغزش پاوین تو اوس سے چشم پوشی فرماوین اور اصلاح دین اور
اس حقیر قلیل البضاعت پر زبان طعن نہ کھولین کہ جو کچھ مین نے اسمین لکھا ہے
وہ اپنی طرف سے نہین ہے بلکہ ماخوذ ہے اہل وحی و الہام سے اور مجھے پروا نہین
ہے ملامت جہلا و ناحق شناسان کالانعام سے اور اب مین مقصود کتاب کو شروع
کرتا ہون ایک مقدمہ سے جسمین چند امور ضروریہ مذکور ہین جو دافع ہین اون لوگونکے

خیالات کے جو ان رسوم کے ترک مین عذر رکھتے ہین و باللہ التوفیق وہو المستعان

مقدمہ چند امور ضروریہ مین - امر اول مذمت اسراف مین اور کوئی شک نہین کہ بہت سے امور اسراف کے ان رسوم مین ہوتے ہین اور پہلے چند آیات مذمت اسراف مین باترجمہ لکھے جاتے ہین پھر چند احادیث ماثورہ اہلبیت علیہم السلام سورہ انعام رکوع ۱۷ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ترجمہ اسراف کرو بتحقیق کہ خدا نہین دوست رکھتا اسراف کنندگان کو ترجمہ احادیث منقول از تفسیر صافی امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کسی نے آیہ مذکورہ کی تفسیر حضرت سے پوچھی تو حضرت نے فرمایا کہ اسراف یہ ہے کہ کھیت کاٹنے مین کوئی شخص دونو کف دست سے خیرات کرے پھر فرمایا کہ میرے والد ماجد جب ایسے موقع پر موجود رہتے تھے اور کسی کو اپنے غلامون سے دیکھتے تھے کہ دونو کف دست سے خیرات دے رہا ہے تو اوسکو آواز دیتے تھے کہ ایک ہاتھ سے دے ایک قبضہ کے بعد دوسرے قبضہ اور ایک بالی کے بعد دوسرے بالی - اور جناب صادق علیہ السلام سے اسی آیت کی تفسیر کسی نے پوچھی تو حضرت نے فرمایا کہ فلان انصاری کی کھیتی تھی اور حضرت نے اوسکا نام لیا پس جب وہ اوسے کاٹتا تھا تو خیرات کر دیتا تھا اور خود مع عیال تہی دست ہوجاتا تھا پس خدا نے اس فعل کو اسراف قرار دیا اور کافی مین اونھین حضرت سے ایک حدیث مین منقول ہے فرمایا کہ چند آیات کتاب خدا مین ہین فرماتا ہے اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ بدرستیکہ وہ نہین دوست رکھتا اسراف کنندگان کو پس منع کیا لوگون کو اسراف سے اور منع کیا تنگی سے لیکن رکھا ایک امر کو جو درمیان ان دو امرون کے ہے نہ دے کل موجودات کو اپنی پھر دعاے رزق کرے خدا سے کہ دعا اوسکی نامقبول ہوگی سورہ اعراف رکوع ۳ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ترجمہ کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو بدرستیکہ وہ دوست نہین رکھتا اسراف کنندگان کو حدیث فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث

روا رکھاہے اونے لوگون کے لیے کہ میانہ روی سے کھائین اور میانہ روی سے پہنین اور

میانہ روی سے پہنین اور میانہ روی سے نکاح کرین اور میانہ روی سے سوار ہون اور

نفع پہونچاوین باقیماندہ سے فقراے مومنین کو اور جمع اور اصلاح کرین اونکی پریشانی کو

پس جو ایسا کرے گا تو جو کچھ کھائیگا حلال کھائیگا اور از روے حلال کے پئیگا اور سواری

اور نکاح بحلال کریگا اور جو شخص تجاوز کریگا اس سے تو ہوگا وہ مال اوسپر حرام پھر فرمایا

کہ نہ اسراف کرو بدرستیکہ وہ نہین دوست رکھتا اسراف کنندگان کو کیا دیکھتا ہی تو کہ

خدا نے کسیکو کچھ مال سپرد کیا اور عطا کیا اسطرح کہ مول لے کوئی گھوڑا دس ہزار درہم کو

حالانکہ اوسے وہ گھوڑا کافی ہے چوبیس درہم کو ملسکتا ہے اور مول لے کوئی کنیز

ہزار دینار کو حالانکہ اوسکو بیس دینار کی کنیز کافی ہو پھر فرمایا کہ نہ اسراف کرو بدرستیکہ

وہ نہین دوست رکھتا اسراف کرنے والون کو سورہ یونس رکوع ۲ زُیِّنَ

لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا کَانُوا یَعْمَلُوْنَ ترجمہ زینت دیگئی ہے واسطے اسراف کرنے والونکے

وہ چیز جسکو بجالاتے ہین ایضا رکوع ۸ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ وَاِنَّہٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ

ترجمہ بدرستیکہ فرعون جابر و قاہر ہے زمین مین اور تحقیق کہ وہ اسراف کرنے والونسے

ہے سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوا

اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ ترجمہ نہ تبذیر و اسراف کر بدرستیکہ تبذیر کنندگان برادران

شیاطین ہین بیان صاحب مجمع البحرین رحمہ اللہ لکھتے ہین کہ تبذیر و اسراف مین یہ

فرق ہے کہ تبذیر صرف کرنا ہے اوس چیز مین جو سزاوار نہین ہے اور اسراف زیادتی

صرف ہے اوس چیز سے جو سزاوار ہے اور اخوت شیاطین کی یہان واسطے مشاکلت کے

ہے۔ اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ گذرے سعد کے پاس سے درحالیکہ وہ وضو

کر رہا تھا پس فرمایا حضرت نے کہ یہ اسراف کیا ہے ای سعد اوسنے کہا کہ کیا وضو مین بھی

اسراف ہوتا ہے فرمایا ہان ہرچند چشمہ جاری پر ہو اور کافی و تفسیر عیاشی مین ہے

فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے کہ ڈر خدا سے اور اسراف نکر اور تنگی

نکر اور رہ درمیان اسکے راستی پر بدرستیکہ تبذیر اسراف سے ہے فرمایا خدا نے کہ نہ تبذیر کر

کہ جو شخص کوئی چیز غیر طاعت خدا مین صرف کرے تو وہ مبذر و اسراف کنندہ ہے اور جو شخص راہ خدا مین صرف کرے تو وہ میانہ رو ہے اور اونھین حضرت سے پوچھا گیا کہ تبذیر واسراف حلال مین بھی ہوتا ہے فرمایا ہان اور اونھین حضرت نے خرمہ طلب کیا تو بعضون نے گٹھلی اوسکی پھینکنی شروع کی پس فرمایا کہ ایسا مکرو بدرستیکہ تبذیر و اسراف سے ہے اور تحقیق کہ خدا فساد کو دوست نہین رکھتا سورہ شعراء رکوع ۸ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ترجمہ پس ڈرو خدا سے اور اطاعت کرو اور نہ مانو امر کو اون اسراف کرنے والون کے جو فساد کرتے ہین زمین مین اور اصلاح نہین کرتے سورہ مومن رکوع ۵ اِنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ترجمہ بہ تحقیق کہ اسراف کنندگان وہی صاحبان جہنم ہین حدیث وسائل الشیعہ مین ہے فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے کہ وہ گناہ جو کھول دیتے ہین پردون کو وہ قرض لینا ہے بغیر نیت ادا کے اور اسراف خرچ مین باطل پر ہے اوسی کتاب کی کتاب الامر بالمعروف مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے حدیث طویل مین کہ جب دیکھے تو تا انیکہ فرمایا اور دیکھے تو مرد کو کہ خرچ کرتا ہے مال کو غیر طاعت خدا مین اور کوئی اوسکو منع نہین کرتا اور نہ اوسکا کوئی ہاتھ پکڑتا ہے تا انیکہ فرمایا پس پرہیز کر اور بچ اور طلب کر نجات خدا سے اور آگاہ ہو کہ لوگ ناراضمندی خدا مین ہین جز این نیست کہ مہلت دیتا ہے اونکو واسطے اوس امر کے جو اونکے لیئے مقصود ہے پس نگہداشت کرتا رہ اور کوشش مین رہ تا کہ دیکھے تجھے خدا خلاف پر اون لوگون کے حال کے پس اگر اون پر عذاب نازل ہوگا اور تو بھی اون مین رہے گا تو بہ تعجیل رحمت خدا مین پہونچیگا اور اگر تاخیر تیرے باب مین کیجائیگی تو وہ لوگ مبتلا ہونگے اور تو خارج رہیگا اوس جرأت سے جو خدا پر وہ لوگ رکھتے ہین اور اوسی کتاب کی کتاب الدعا مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ وہ شخص جسکو خدا مال عطا فرماتا ہے

اور وہ نامناسب طور سے خرچ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ خدایا مجھے رزق دے پس دعا
اوسکی نامقبول ہوتی ہے اور فرمایا اونھین حضرت نے کہ چار شخص ہین جنکی دعا قبول
نہین ہوتی تا اینکہ فرمایا اور وہ شخص جسکے پاس مال ہوا اور اوسکو ضائع کرے پھر کہے
کہ خدایا مجھے رزق دے تو اوس سے کہا جاتا ہے کہ کیا مین نے تجھے میانہ روی کا
حکم نہین دیا تھا کیا مین نے اصلاح کا حکم نہین دیا تھا پھر پڑھا حضرت نے اس آیہ کو
جسکا ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ جب خرچ کرتے ہین تو اسراف نہین کرتے اور نہ تنگی کرتے
ہین اور ہوتی ہے درمیان اسکے اونکی راستی اور فرمایا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ چند لوگ ایسے ہین جنکی دعا قبول نہین ہوتی تا اینکہ فرمایا اور وہ شخص جسکو خدا
مال کرامت فرمائے اور وہ خیر و نیکی مین اوسکو صرف کرے اور نہ باقی رہے کچھ بھی
اوسکے پاس اور وہ دعا کرتا ہو رزق کی خدا سے پس خدا اوس سے فرماتا ہے کہ کیا مین نے
تجھے رزق نہین دیا تھا کیا مین نے تجھکو غنی نہین کیا تھا کیون نہ تو نے میانہ روی
کی اور کیون اسراف کیا مین دوست نہین رکھتا اسراف کرنے والون کو اور اوسی
کتاب کی کتاب التجارۃ مین ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے بدرستیکہ اسراف
مورث فقر ہے اور بدرستیکہ میانہ روی باعث غنا ہے اور فرمایا امام موسی کاظمؑ نے
کہ مین ضامن ہون اوس شخص کے لیئے جو میانہ روی کرے کہ فقیر نہوگا اور فرمایا امام
زین العابدین علیہ السلام نے کہ بدرستیکہ مرد خرچ کرتا ہے مال اپنا کسی حق واجب مین
حالانکہ وہ مسرف رہتا ہے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جب ارادہ کرتا ہے
خدا کسی اہلبیتؑ کے ساتھ نیکی کا تو کرامت فرماتا ہے نرمی کو معیشت مین اور فرمایا امام
محمد باقر علیہ السلام نے کہ علامتین مومن کی تین ہین بعمدگی اندازہ کرنا معیشت مین اور
صبر کرنا مصیبت پر اور بصیر ہونا دین مین پھر فرمایا کہ نہین ہے خیر اوس مرد مین جو میانہ روی
نکرے اپنی معیشت مین جس مین اوسکی دنیا و آخرت کی صلاحیت ہو و واضح ہو کہ جسطرح
اسراف مذموم ہے اوسیطرح بخل بھی مذموم ہے اور اگر خارج از مبحث نہوتا تو مین مذمت
اوسکی بیان کرتا اور جملہ امور مین اعتدال و میانہ روی خوب ہے و وسائل باب تحریم البخل

تین چیزین ہلاک کرنے والی اور تین چیزین نجات دینے والی ہین پس جو نجات دینے والی
ہین وہ خوف خدا ہے باطن وظاہر مین اور میانہ روی ہے حالت غنا و فقر مین و کلمۂ
انصاف ہے رضا و غضب مین اور جو تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین وہ بخل حرص کے
ساتھ ہے جسکی اطاعت کیجاے اور خواہش نفسانی ہے جسکی پیروی کیجاے اور خودبینی
ہے مرد کی اپنے نفس کے ساتھ امر دوم بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ رسوم قدیم و
آبائی ہین کیونکر ترک ہوسکتے ہین حالانکہ مذمت تقلید طریقۂ آبا مین چند آیات و
احادیث وارد ہین جب مخالف طریقۂ ائمہ علیہم السلام ہون اور ان رسوم مین بہت سے
انکو مخالف طریقۂ معصومین ہین جیسا آیندہ معلوم ہوگا اور آیات مذمت تقلید طریقۂ آبا کے
ہین سورہ توبہ رکوع ۴ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ترجمہ بنایا ہے اونھون نے اپنے عالمون اور راہبون کو خدا سوا خدا کے حدیث
وسائل الشیعہ مین اس آیہ کی تفسیر مین امام علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ
اونھون نے حقیقت مین خدا نہین بنایا تھا لیکن داخل ہوے زیر طاعت اونکے
پس ہوگئے بمنزلہ اون لوگون کے جنھون نے اونکو خدا بنایا تھا اور تفسیر صافی
مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ واللہ نہین طلب کیا اونھین
اپنے نفسون کی عبادت کی طرف اور اگر طلب کرتے اونھین اپنے نفسون کی عبادت
کی طرف تو قبول نکرتے لیکن حلال کیا اونکے لیے حرام کو اور حرام کیا اونپر حلال کو پس
عبادت کی اونھون نے اونکی اس حیثیت سے جسکو شعور نکرتے تھے پس جو طریقہ
قدیم طریقۂ اہلبیت ع سے ملتا ہوا نہو بلکہ ماخوذ ہو ہندون کے طریقہ سے وہ ضرور
لائق ترک ہے اور اوسکے باب مین یہ نہ کہنا چاہیے جیسے خدا برے لوگون کی جانب سے
حکایت کرتا ہے اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ
یعنے ہمنے پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر تو ہم اونکے نشانون پر راہ راست پاتے
ہین۔ اور دوسری آیت مین ہے اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ

معتقد ہون بدرستیکہ پایا ہے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر تو ہم اونھین کی نشانیون پر اقتدا کرتے ہین امر سوم تدبر عاقبت ان امور مین ضرور ہے اور عاقبت ان امور کی دنیا و آخرت دونو راہ سے بری ہے جیسا کہ مخفی نہین ہے صاحبان فہم و ادراک پر کہ دنیا مین موجب فقر و فاقہ اور آخرت مین موجب عدم رضائے خدا ہے اسلیئے کہ یہ امور یا داخل اسراف ہین یا غیر طریقۂ اہلبیت ع سے ماخوذ ہین اور دونون صورت مین مورث خسران دنیا و آخرت و موجب عذاب و خیبت ہین وسائل الشیعہ کتاب الجہاد مین ہے فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ایک شخص خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ص مجھے کچھ وصیت کیجیئے فرمایا کہ اگر مین وصیت کرونگا تو اوسپر عمل کریگا تا اینکہ تین بار یہی حضرت نے فرمایا اور ہر مرتبہ وہ شخص کہتا تھا کہ عمل کرونگا یا رسول اللہ پس فرمایا کہ مین تجھے وصیت کرتا ہون کہ جب کسی امر کا ارادہ کر تو اوسکے عاقبت مین غور کر پس اگر وہ درست ہو تو اوسپر عمل کر اور اگر نادرست ہو تو اوس سے باز رہ اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص خدمت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ تعلیم کیجیئے فرمایا کہ تو مایوس رہ اوس چیز سے جو لوگون کے قبضۂ قدرت مین ہے پس بدرستیکہ یہ غنائے حاضر ہے اوسنے عرض کیا کہ اور زیادہ ارشاد ہو فرمایا کہ بچ تو طمع سے کہ یہ فقر حاضر ہے اوسنے عرض کیا کہ اور زیادہ ارشاد ہو فرمایا کہ جب تو ارادہ کرے کسی امر کا تو اوسکی عاقبت مین غور و فکر کر پس اگر وہ بہتر ہو تو اوسپر عمل کر اور اگر نادرست ہو تو اوس سے اجتناب کر امر چہارم تحریم ریا مین پس جو لوگ کہ ان رسوم کو فرض سمجھکر بجا لاتے ہین اونکو خوف ہے کہ اگر نکرینگے تو لوگ مضحکہ کرینگے جیسا کہ بعض لوگون نے ظاہر کیا اور ظاہر ہے کہ جب یہ امور محض لوگون کے دکھانے کے لیئے ہین اور خدا کے لیئے نہین ہین تو قطعاً حرام ہین وسائل الشیعہ مین امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ اگر کوئی

اوسمین رضامندی کیسکی لوگون سے تو وہ مشرک ہوگا اور فرمایا جناب صادق ع نے
کہ جو شخص کوئی امر بجا لاوے لوگون کی خوشی کے لیئے تو اوسکا ثواب بھی لوگون ہی پر
ہے اے زرارہ کل ریا شرک ہے اور فرمایا کہ خدا نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عمل
کرے میرے لیئے اور میرے غیر کے لیئے تو وہ اوسی کے لیئے ہے جسکے لیئے اوسنے
عمل کیا ہے اور روایت کی ہے جناب صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے
کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جب حضرت سے پوچھا گیا کہ نجات
کس امر مین ہے فرمایا کہ جزین نیست کہ نجات اسمین ہے کہ نہ مکاری کرو خدا سے
پس عوض مکر دیگا تمکو پس بدرستیکہ جو شخص خدا سے مکر کرتا ہے تو خدا اوسے عوض
مکر کا دیتا ہے اور سلب کر لیتا ہے اوس سے ایمان کو اور خود نفس اوسکا مکر کرتا ہے
اگر وہ جانے پس کسی نے کہا کہ کیونکر خدا سے مکر کرتا ہے فرمایا کہ عمل کرے اوسکا جیسے
خدا نے حکم دیا ہے پھر ارادہ کرے اوس سے غیر خدا کا پس بچو خدا سے ریا مین کہ
بدرستیکہ وہ شرک خدا ہے بدرستیکہ ریا کنندہ پکارا جاے گا بروز قیامت چار
نامون سے اے فاجر اے کافر اے غاور اے زیانکار تیرا عمل حبط ہوا اور تیرا
ثواب باطل ہوا پس آج تجھے چھٹکارا نہین ہے اب لے ثواب اپنا اوس سے جسکے لیئے
تو عمل کرتا تھا اور فرمایا امام موسی کاظم علیہ السلام نے کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ چند لوگون کو حکم جہنم ہوگا پس اون سے خازن جہنم پوچھیگا
کہ اے اشقیا تمہارا کیا حال تھا وہ جواب دینگے کہ ہم عمل کرتے تھے غیر خدا کے لیئے
پس کہا گیا ہے کہ لو ثواب اپنا اوس سے جسکے لیئے تم عمل کرتے تھے اور امام جعفر صادق
علیہ السلام نے اس آیہ کی تفسیر مین فرمایا فمن کان یرجوا لقاء ربه فليعمل
عملا صالحا ولا یشرك بعبادة ربه احدا پس جو شخص امیدوار ملاقات
خدا ہوا وسے چاہیئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے رب کی عبادت مین اور کسیکو شریک
نکرے فرمایا کہ کوئی شخص عمل کرے کسی امر ثواب کو اور مقصود اوسکا رضاے خدا نہو بلکہ

مقصود داو سکا تعریف اپنے نفس کی ہو خواہش رکھتا ہو کہ لوگ اوسے سنین پس یہی وہ
شخص ہے جسنے شرک کیا اپنے پروردگار کی عبادت مین امر پنجم مذمت اطاعت
نسوان مین ہر چند امور خیر مین ہو پس بعض لوگ کہتے ہین کہ ان رسوم کے ترک کو
عورتین نہ مانین گی حالانکہ عورتون کو خدانے پابند مردون کا کیا ہے اور مردونکو اطاعت
عورتون کی جب خیر مین نکرنی چاہیے تو امور شر مین تو بطریق اولے بچنا ہے وسائل الشیعہ
مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ذکر کیا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے عورتون کا پس فرمایا کہ مخالفت کرو اونکی نیکی مین قبل اسکے کہ تمھین حکم دین
بدی کا اور پناہ مانگو خدا سے شریر عورتون سے اور رہو نیک عورتون سے حذر و
پرہیز مین اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب امیرالمومنین ع نے
کہ بچو بد عورتون سے اور رہو نیک عورتون سے پرہیز مین اور اگر تمھین حکم کرین
نیکی کا تو مخالفت کرو اونکی تاکہ طمع نکرین تمسے بدی مین - اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ پناہ مانگو خدا سے بُری عورتون سے اور رہو نیک عورتون سے
پرہیز مین اور نہ اطاعت کرو اونکی نیکی مین کہ حکم کرینگی تمھین بدی کا دوسری حدیث
مین ہے پس طلب کرینگی تمکو طرف بدی کے اور اسحاق بن عمار سے بحدیث مرفوع
منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جب ارادہ لڑائی پر جانے کا
کرتے تھے تو اپنی بیبیون کو بلاتے تھے اور اون سے مشورہ لیتے تھے پھر اون کی
مخالفت کرتے تھے اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے ایک حدیث مین کہ ایک
شخص نے اصحاب امیرالمومنین علیہ السلام سے حضرت کی خدمت مین اپنی عورتونکی
شکایت کی پس حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اے گروہ مردم نہ اطاعت کرو
عورتون کی کسی حال مین اور نہ سپرد کرو اونکے تئین کوئی مال اور فرمایا جناب صادق
علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اطاعت عورت کی
ندامت ہے اور اب مین اصل مقصود کو شروع کرتا ہون اور انھین احادیث سے
طریقۂ عمل اہلبیت علیہم السلام ولادت سے وفات تک ظاہر ہوتا ہے اور جو غم سے

جملہ مومنین کو امور دنیا و دین مین متابعت رسول و ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین پر مجبور کرے اور شیطان کو اوسکے ارادہ مین مقہور کرے۔ **فصل جو استقرار حمل کے لیئے اور حالت حمل مین تا ولادت کرنا چاہیئے اور اسمین چند رسوم ہین۔ رسم اول ادعیہ و احراز طلب فرزند مین** وسائل الشیعہ مین ہی فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب ارادہ مجامعت کا کرے تو کہے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ وَلَدًا وَّاجْعَلْهُ تَقِيًّا لَيْسَ فِيْ خَلْقِهٖ زِيَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ وَّاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ اِلٰى خَيْرٍ اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے کہ جو شخص چاہے کہ عورت اوسکی حاملہ ہو تو دو رکعت نماز بعد نماز جمعہ کے پڑھے اور رکوع و سجود مین طول دے پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِمَا سَئَلَكَ بِهٖ زَكَرِيَّا يَا رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ اَللّٰھُمَّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَفِيْٓ اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا فَاِنْ قَضَيْتَ فِيْ رَحِمِهَا وَلَدًا فَاجْعَلْهُ مُبَارَكًا وَّلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ شِرْكًا وَّلَا نَصِيْبًا **مولف کہتا ہے** کہ مین نے ذکر کیا ہے کتاب فوائد القرآن عربی و نیز اوسکے ترجمہ مین **تحت سورہ بقرہ** بحوالہ کتاب مکارم الاخلاق امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی کی عورت حاملہ ہو تو اوسکو قبلہ رخ کرے اور پڑھے آیۃ الکرسی اور مارے ہاتھ اوسکے پہلو پر اور کہے اَللّٰھُمَّ قَدْ سَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا یعنے خدایا بدرستیکہ مین نے نام اسکا محمد رکھا پس خدا اوسکو بیٹا کریگا پس اگر وفا کیا اپنے اوس نام مین تو خدا اوسمین برکت دیگا اور اگر دوسرا نام رکھے تو پھر اوسے اختیار ہے چاہے لیلے چاہے چھوڑ دے اور **کافی** مین جناب صادق علیہ السلام سے مثل اسکے ہی لیکن اوس مین ہے فرمایا کہ جب تم مین سے کسی کی عورت کو حمل رہے اور چوتھا مہینہ اوسپر آوے تو اوسکو قبلہ رخ کرے آخر حدیث تک **اور تحت سورہ**
آل عمران کتاب البرہان فی تفسیر القرآن سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

جو حاملہ نہین ہوتی تو حاملہ ہوگی باذن خدا۔ اور فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
کہ اگر لکھے اس سورہ کو زعفران سے اور لٹکا دے اوس عورت پر جو ارادہ حمل
رکھتی ہے تو حاملہ ہوگی باذن خدا اور تحت سورہ انبیا بحوالہ وسائل امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہے ایک شخص نے حضرت سے عرض کیا کہ مجھے کوئی فرزند
نہین ہے فرمایا کہ جب تو اپنے شہر مین واپس جا اور ارادہ اپنی زوجہ سے مباشرت
کا کر تو پڑھ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى
فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
تین آیہ تک پس تجھے فرزند نصیب ہوگا انشاء اللہ اور جناب صادق علیہ السلام
نے فرمایا کہ جب کسی کو ولادت فرزند مین دیر ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ لَا تَذَرْنِىْ
فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ وَحِيْدًا وَحْشًا فَيَقْصُرُ شُكْرِىْ عَنْ تَفَكُّرِىْ
بَلْ هَبْ لِىْ عَاقِبَةَ صِدْقٍ ذُكُوْرًا وَّاِنَاثًا اٰنَسُ بِهِمْ مِنَ الْوَحْشَةِ وَاَسْكُنُ
اِلَيْهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاَشْكُرُكَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَةِ يَا وَهَّابُ يَا عَظِيْمُ يَا
مُعَظِّمُ ثُمَّ اَعْطِنِىْ فِىْ كُلِّ عَافِيَةٍ شُكْرًا حَتّٰى تُبَلِّغَنِىْ مِنْهَا رِضْوَانَكَ
فِىْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَوَفَاءِ الْعَهْدِ بِالْعَهْدِ اور حرث
نضری نے خدمت جناب صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ مین اون لوگون سے
ہون جو گذر گئے اور مجھے کوئی فرزند نہین ہے فرمایا حالت سجدہ مین یہ دعا پڑھ
رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِىْ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ
خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ راوی کہتا ہے کہ ایسا ہی کیا مین نے پس دو بیٹے مجھے پیدا
ہوئے علیؑ و حسینؑ اور امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب سے
فرمایا کہ پڑھ طلب فرزند مین رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ
وَاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِىْ فِىْ حَيَاتِىْ وَيَسْتَغْفِرُ لِىْ بَعْدَ مَوْتِىْ
وَاجْعَلْهُ خَلْقًا سَوِيًّا وَّلَا تَجْعَلْ لِّلشَّيْطٰنِ فِيْهِ نَصِيْبًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَغْفِرُكَ